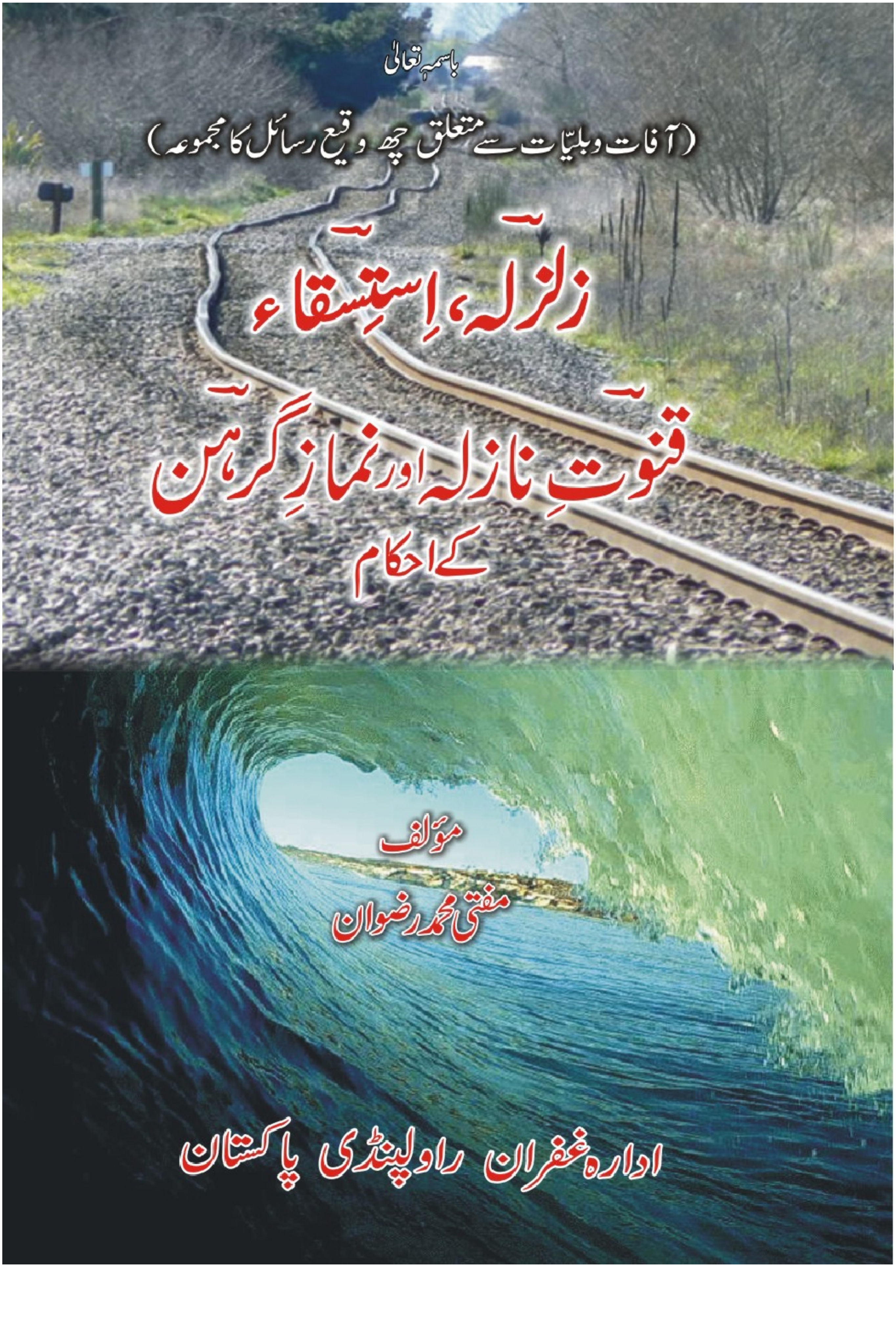


باسمہٖ تعالیٰ

(آفات وبلیّات سے متعلق چھ وقیع رسائل کا مجموعہ)

زلزلہ، اِستِسقاء
قنوتِ نازلہ اور نمازِ گرہن
کے احکام

مؤلف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

باسمہٖ تعالیٰ

(آفات وبلیّات و رسا عہ)

اور

اور ف پر تِ ا ز پڑ

اورخشک سا پراستسقاء عا اور ز پڑ

اور رج وچا ندگرہن پرکرہن ز پڑ

فضا

مؤ

مفتی محمد

غفر سلطا لپنڈ کستا

نام ب: ز ،اِستِسقاء، تِماز اور زِکرہن ا م

مؤ : مفتی محمد ر ان

طباعتِ اول: ربیع ا ول/۱۴۳۲ھ فروری/ 2011ء

صفحات: ۳۲۰

ملنے پتہ

خا ا ارہ غفران چاہ ن گلی نمبر17 راولپنڈی پاکستان

ن051-5507270 فیکس 051-5780728

فہرست

بسم اللہ

تمہید (از مؤ)

یعتِ مطہرہ خصوصیت وجامعیت اس جہاں ایک طرف وُسعت وفرا ،ا وسلامتی، راحت و جیسے حا ت ا م اوران حا ت اات بیان کیں،ا سا اس مقابلہ میں ’’تنگی وتنگدستی، و چینی، ر وغمی‘‘ حا ت ا م اوران حا ت اات بھی بیان یں،اوراس طرح ن ہو حیثیت زند ہر حلہ پر پیش آ وا حا ت ایک جا مِ عمل پیش ا، پر عمل پیرا ہو وآخرت میں سلامتی اور عافیت حا ہو ۔

بندہ مختلف او ت میں آفات اور اُن حفاظت، ز اوراس حفاظت، پا بحران اوراس ،استسقاء، تِ باز ،اور زِکر ہن ا ا مضامین تحریر کیے ،جو رے مفصَّل ، میں بعض ا رسا رت میں شا ہوئے،اور بعض واختصار ہنا ’’التبلیغ‘‘ راولپنڈی میں شا ہوا۔ان مضامین رے سا اس لیے تحریر کیا گیا تھا بعض چیزوں میں ا میں غلط فہمیاں پھیلی ہوئی تھیں،اور بعض مسا علمی اعتبار کچھ تحقیق طلب ،اور مسا یکجا عام ں میں ناماب نا ناب ۔بعد میں بعض احباب ا ہوئی مضامین کیو زنا ہ تر آفات ومصاب اور ابتلاء وآز حا ت ہیں،اس لیے ان مضامین یکجا اشاعت مناسب ۔احباب اس ا پر بندہ بھی اطمینان ہوا۔

اس لیے بندہ ان سب مضامین وبارہ نظرِ ثا ،اور کئی مفید اضافات واصلاحات شا کیں،اور یکجا ہو وجہ کئی رات حذف کیا۔اس طرح احباب ا و جہات بر کب ان مضامین ورسا یکجا اشاعت حلہ بحمد اللہ تعالیٰ پایۂ تکمیل تک پہنچا۔

عا اللہ تعالیٰ اس عہ رسا اپنی بار ہ میں ل و رفر ۔اور بندہ احباب ومعاو جزائے خیر فر ۔اور جملہ مؤمنین ومؤمنات لیے مفید بنا ۔آمین

فقط محمد ر ان

مؤرخہ ۲۹/صفرالمظفر ۱۴۳۲ھ۔3/فروری 2011ء بروز جمعرات ر:ا ارہ غفران راولپنڈی

بسم اللہ ا حیم

آفات اور اُن حفاظت

اس وقت بھر میں انسان عام رپر اور ن خاص رپر مختلف قسم گیر اور وسیع مصائب اور آفات وچار ہیں، کبھی پا کمی رت میں عذاب آتا ، کبھی پا زیا رت میں سیلاب ذریعہ، کبھی آسما کر ، کبھی ز ل رت میں، کبھی فضائی اور سمندری فان شکل میں، کبھی طا ن اور مختلف بیماریوں اور وبا گیا ا ات شکل میں، کبھی مہنگائی شکل میں، اور کبھی ، گیس اور پیداواری قلت شکل میں، کبھی کسی طرح اور کبھی کسی طرح۔

اور اس سلسلہ میں بھر میں تبصرے وتجز جاری ہیں، اور ان ت وحفاظت لئے مختلف وی تدبیریں وششیں جارہی ہیں، لیکن سب ثابت ہورہی ہیں۔

اور بلِ افسوس بات ا ل جہ بھی قرآن وسنت بجائے، ف وی تدبیروں اور ل طرف ۔

حا ن ہو حیثیت ہر ن پر چیز زم سب پہلے قرآن وسنت طرف جہ ے، اور قرآن وسنت اپنے مسا ومصائب ش ے۔

کیو میں ف ہبِ اسلام ہی اب ایسا ہے میں مسا مصائب اسباب اور ان حفاظت و ت حقیقی واصلی رتیں وتدبیریں بیان گئی ہیں۔

اس لئے قرآن وسنت روشنی میں میں آ وا آفات وبلیات اور مصائب اور ان و ج ذ کیا جاتا ، تا ہر ن وی تدبیروں اور ل پہلے قرآن وسنت میں بیان کئے ہوئے ا اض اور ان ج جارہ سکے۔

میں آفات ومصاب اسباب

اس میں جوآفات وبلیّات آ ہیں،اور ں اچھی حالت بُری حالت میں تبد ہوجا ،اس پراللہ تعالیٰ قرآن میں ا انداز میں اس طرح آ ہ فر ما :

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ(سورة الرعد، آیت نمبر ۱۱)

جمہ بلاشبہ، اللہ کسی م (اچھی) حالت نہیں بدلتا جب تک وہ ہی اپنے (بداعمالیوں وجہ) بدل ڈا ۔اور جب اللہ کسی م پر (ان بداعمالیوں وجہ) ئی مصیبت ڈالنے ارا ہ ے وہ (کسی ٹا)ٹل نہیں سکتی اور اللہ مقابلے میں اس م ئی (حا و) ر(ہوسکتا) (ترجمہ ختم) [۱]

قرآن وسب میں صدیوں پہلے اس بات پیشین ئی ی گئی جب گناہ عام ہوجا ،اور گناہوں روک تھام ششیں بھی ہوں ، گ آفات اور بلا ں میں پھنس جا ،اُس وقت سُرخ آندھیاں، بارش رُک جانا، فان آجانا، زمین میں دھنس جانا، ر ں مسخ ہوجانا، سیلاب آ نا، آسمان پتّھر برسنا، ز ں آ نا، شمنوں غلبہ اور ں پر ان مُسلّط ہوجانا، طا ن اور وغارت کری عام ہوجانا، مختلف بیماریوں پھیلنا، ں ب ہوجانا اور ں پر ف غالب ہوجانا، نیک ں بھی عا ں ل ہونا، اور اس قسم و ی آفتیں لگا تار آ ۔

اور گ آج اِن آفات وبلیات تجر اور مُشا ے بھی ر ہیں، اور پیشین ئیاں حا ت پر ایسی صاف صاف صا ق و منطبق ہورہی ہیں، اور کھلی آنکھوں ہمارے سامنے آرہی ہیں ذرا بھی فرق نہیں ہور ۔

---

[۱] اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ) لا يسلبهم نعمته (حتى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمْ) من الحالة الجميلة بالمعصية (وَإِذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوءاً) عذاباً (فَلاَ مَرَدَّ لَهُ) من المعقبات ولا غيرها (وَمَا لَهُمْ) لمن أراد الله بهم سوءاً (مِن دُونِهِ) أى غير الله (مِنْ) زائدة (وَالٍ) يمنعه عنهم(تفسير الجلالين، تحت آيت ۱۱ من سورة الرعد)

ش گ اللہ ربُّ العزت ارشا ات وا ت جو ق پر بہت زیا دہ مہربان ہیں،
اورحضورﷺ جیسے نبی فر ات ر لیتے جو ف ں ہی لئے نہیں بلکہ
ساری ق لئے ر بنا بھیجے گئے،اوراِن اُ ں پر عمل ماسارے عالَم لئے
اعتبار بھی فائدہ منداور خیر ذریعہ ،اورآخرت اعتبار طِ ایمان ہی،
جب ن اپنے اسلا وں باوجو ان ر یں و وں پرکیا اعتراض؟اور
و وں کیا خبر اللہ تعالیٰ مُبارک ر آفتوں بھی بچنے لئے کیسی پیش
بندی اور انتظام فر ما ،اوراللہ نبی جورحمۃ للعالمین ہیں،اس سلسلے میں کیسی کیسی قیمتی
امات ارشا فر ئی ہیں؟اب بھی اگران امات مضبو پکڑلیا جائے ان گیر
مسا ومصائب ت مِل جائے۔

قرآن میں جوما قر ں جابجاقصّے اوران سا ان ا اور بُج بد رہیں،وہ
ہمیں عبرت اور نصیحت حا ہی لیے بیان کیے گئے ہیں،چنانچہ معلوم نہیں وہ کیا
چیز ابلیس آسمان نکال زمین پر پھینکا یہی ما قر بدولت وہ ن
ہوا، رت بگاڑی گئی،با تباہ ہوگیا،بجائے ر لعنت نصیب ہوئی،اللہ قر ب ہو
بد میں دُوری میں آئی،تسبیح وتقدیس کفرو ک،جھوٹ،فحش وبال ۔

وہ کیا چیز ح علیہ السّلام ز میں تمام زمین وا ں زمینی وآسما پا
فان میں غرق ما۔

وہ ن چیز وجہ تیز وتُند ہوا م عا پر مسلّط کیا گیا یہاں تک زمین پر پٹک
پٹک رے گئے۔

وہ ن چیز وجہ مِ ثمو پر چیخ آئی ان کلیجے پھٹ گئے اور سب
سب ہلاک ہوگئے۔

وہ ن چیز وجہ مِ ط علیہ السّلام بستیاں آسمان تک جا اُلٹی کرائی گئیں
اوراُوپر پتھّر برسائے گئے۔

وہ ن چیز وجہ شعیب علیہ السَّلام م پر با ں سائبان شکل میں عذاب آنا اوراس آگ بر ۔

وہ ن چیز سب مِر ن بحرِ قُلزم رمیان میں پہنچ اچانک غرق گئی۔

وہ ن چیز باعث رون زمین میں ھنسا ما گیا،اور پیچھے اِس گھراوراسباب اُس سا تباہ ہوا۔

وہ ن چیز اںک تبہ بنی ا ا پر ایسی م مسلَّط کیا جو سخت ائی وا اوروہ اُن گھروں اندر گھس گئے اوران زبروزَبر ڈا ۔

اورپھر و ی تبہ اُن مخالفین ان پر غالب کیا ان پھر بنا بنایا رخا تباہ وبربا ہُوا اوروہ ن چیز ان ہی بنی ا ا طرح طرح مصیبت وبلا میں گرفتار کیا۔کبھی ہوئے کبھی قید،کبھی اِن گھر اُجاڑے گئے کبھی ظا با شاہ ان پر مسلَّط ہوئے کبھی وہ جلا و کئے گئے۔ [1]

وہ چیز سب آ ثار و ظاہر ہوئے اگر ماٖر نہیں پھر کیا تھا؟ ان قصّوں اور ماٖر اورگناہوں جا بجا ذ ٖر ما گیا،اوراللہ تعالیٰ ماٖر نیوں مختلف طر ں پر ذ کیا گیا۔

اورمختصر انداز میں ان وآ ثار کہیں ان الفاظ میں ذ کیا گیا :

إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا (سورة الإسراء، آیت نمبر٧)

جمہ اگر نیکو ری و اپنی جا ں (فائدے) لئے و اوراگر بُرے اعمال و (ان)وبال بھی تمہاری جا ں پر ہو (ترجمہ ختم)

اورکہیں ان الفاظ میں ذ کیا گیا :

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (سورہ بقرہ آیت ۵۷، وسورہ

---

[1] وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا ،ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا(سورة الإسراء ، آيات نمبر ۴تا۷)

اعراف'' آیت ۱۶۰)

جمہ اورا ں (ماقر اور ماشکری) ہمارا کچھ نہیں بگاڑا اپنی ہی جا ں پرظلم ر (ترجمہ ختم)

اورکہیں ان الفاظ میں ذ کیا گیا :

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (سورة آل عمران،آیت ۱۱۷)

جمہ اوراللہ ان پر ئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی جا ں پرظلم ہیں(ترجمہ ختم)

اورکہیں ان الفاظ میں ذ کیا گیا :

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (سورة التوبة' آیت ۷۰؛ وسورہ روم'' آیت ۹)

جمہ اللہ شان ان پرظلم تا۔ بلکہ وہ ہی اپنی جا ں پرظلم (ترجمہ ختم)

اورکہیں ان الفاظ میں ذ کیا گیا :

إِنَّ اللّٰـهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (سورہ یونس آیت ۴۴)

جمہ بیشک اللہ ں پر ئی ظلم نہیں تا لیکن گ ہیں ہی اپنی جا ں پرظلم ہیں(ترجمہ ختم)

اورکہیں ان الفاظ میں ذ کیا گیا :

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (سورہ نحل'' آیت ۳۳)

جمہ اوراللہ ان پر کچھ ظلم کیا، ں وہ ہی اپنی جا ں پرظلم (ترجمہ ختم)

اورکہیں ان الفاظ میں ذ کیا گیا :

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (سورہ نحل'' آیت ۱۱۸)

جمہ اور ان پرظلم کیا ں وہی اپنی جا ں پرظلم (ترجمہ ختم)

اورکہیں ان الفاظ میں ذ کیا گیا :

فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ فَمِنْهُم مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُم مَنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (سورہ عنکبوت“ آیت ۴۰)

جمہ پھر ہرایک اس گناہ پر پکڑا پھرکسی پر پتھروں بارش بر سائی اوران میں کسی کرک آ پکڑا اورکسی ان میں زمین میں ھنسا ما اورکسی ان میں غرق مااوراللہ ایسا تھا ان پرظلم ےلیکن وہی اپنے اوپرظلم کیا (ترجمہ ختم)

یکھئے ان ں اپنی نافر نیوں اورگناہوں بدولت میں کیا کیا خرابیاں بھگتیں۔

اورایک مقام پراللہ تعالیٰ خشکی اورتری میں فسا سب ایسا ں بداعمالیوں اس طرح قرار ما :

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (سورۃ الروم آیت ۴۱ پ ۲۱)

جمہ خشکی اورتری میں ں اعمال سب بلا پھیل رہی ہیں تا اللہ تعالیٰ ان بعض اعمال مرہ ان چکھا ے(اور) تا وہ بازآجا (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا بداعمالیوں وجہ خشکی اورتری میں مختلف بلا پھیلتی ہیں۔

اوربعض اعمال مطلب یہی اکرسب پر ا مُرتَّب ہوتیں ایک جاندار بھی زندہ رہتا،اورکبھی قصہ تمام ہو ہوتا۔ [1]

---

[1] ظَهَرَ الْفَسادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ كالجدب والموتان وكثرة الحرق والغرق والقتال والجدال ومحق البركات والظلم وكثرة المضار والأمراض والضلال والرياح المفسدة فى البحار ومصادمة الدواب فى البحار .وقال البغوى أراد بالبر البوادى والمفاوز وبالبحر المدائن والقرى التى على المياه الجارية واخرج ابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم عن عكرمة انه قال العرب يسمى المصر بحرا يقول احدبت البر وانقطعت مادة البحر وقال عطية وغيرها البر ظهر الأرض من

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ر﴾

چنانچہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشا :

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَاتَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ (سورۃ فاطر آیت ۴۵ پ ۲۲)

جمہ اور اگر اللہ تعالیٰ ں پر ان اعمال سب پکڑ یں چھوڑیں رُوئے زمین پر ایک بھی ہلنے چلنے وا (ترجمہ ختم)

معلوم ہوا ں ہر ہر گناہ پر اگر اللہ تعالیٰ گرفت وع فر یں ئی جاندار بھی زمین میں با ر ۔

اور ایک مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ میں آ وا آفات اور بلیات وجہ اس طرح بیان فر ئی :

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (سورۃ شوریٰ آیت ۳۰ پ ۲۵)

جمہ اور (اے گناہ رو) جو کچھ مُصیبت پہنچتی وہ تمہارے ہی تھوں کئے ہوئے ں (پہنچتی)اور بہت رکر رہی یتا (ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر ارشا فر ما :

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ○ وَتِلْكَ الْقُرٰىٓ اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا (سورہ کهف پ ۱۵ آیت ۵۸.۵۹)

﴿ صفحے بقیہ ﴾

الأمصار وغيرها والبحر هو البحر المعروف وقلة المطر كما تؤثر فى البر تؤثر فى البحر فتخلوا جواف الاصداف لان الصدف إذا جاء المطر ترتفع الى وجه البحر وتفتح فاه فما يقع فى فيه من المطر صار لؤلؤا.....بما كَسَبَتْ أَيْدِى النَّاسِ اى بشوم معاصيهم او بكسبهم إياه يعنى وقع القحط والجدب بمكة بشوم معاصى أهلها حتى أكلوا العظام والجيف لِيُذِيقَهُمْ قرأ قنبل بالنون على التكلم والباقون بالياء بَعْضَ الَّذِى عَمِلُوا اى بعض جزائه فان تمام الجزاء فى الاخرة واللام للعلة او العاقبة لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اى لكى يرجعوا من أعمالهم الخبيثة متعلق بقوله لِيُذِيقَهُمْ(التفسير المظهرى، تحت آيت ۴۱ من سورة الروم)

جمہ اورآپ رب بڑا مغفرت وا (اور) ر وا ۔ اگر
ان(ں) ان اعمال پر اروگیر لگتا اِن پر راًہی عذاب وا یتا
(ایسانہیں تا) بلکہ ان واسطے اک معیَّن وف (یعنی مت ن)
اِس اُس طرف (یعنی آ) ئی پناہ نہیں پاسکتے اور بستیاں (
قصّے مشہورو رہیں) جب ا ں (یعنی اِن باشندوں) ارت
ان ہلاک نا اور ان ہلاک ہو لئے وف معیَّن کیا تھا (ترجمہ
ختم)

اور اک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشا :

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

(سورۃ سجدہ، آیت نمبر ۲۱)

جمہ اور ضرور چکھا رہیں ان چھو چھو عذاب(میں مت
)بڑے عذاب پہلے تا گ باز آ جا (اپنی کشی)(ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا بداعمالیوں سب اللہ تعالیٰ میں بھی عذاب بھیجتے ہیں، اور عذاب
آخرت عذاب مقابلے میں چھو ہو ہیں، اہ وہ بظاہر کتنے ہی بڑے ہوں؛ اور
میں عذاب بھیجنے وجہ ں بداعمالیوں پر تنبیہ نا ہو ۔

لہٰذا آفات وبلیات اسا ں تنبیہ حا چاہیے۔ [1]

پھر اسان بداعمالیوں پر اللہ تعالیٰ عام ر پر میں یکدم گرفت نہیں فر ، بلکہ کسی مصلحت
ڈھیل ے یتے ہیں۔

جیسا ت ا سیٰ ر اللہ عنہ رواے :

---

[1] عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ,(وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ) قَالَ " :الْمَصَائِبِ فِي الدُّنْيَا . "(لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ) " : لَعَلَّهُمْ يَتُوبُونَ(شعب الإيمان، حديث نمبر ۹۳۶۴)

(وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ العذاب الأدنى) عـذاب الـدنيا بالقتل والأسر والجدب سنين والأمراض (دُونَ) قبل (العذاب الاكبر) عذاب الآخرة (لَعَلَّهُمْ) أى من بقى منهم (يَرْجِعُونَ) إلى الإيمان (تفسير الجلالين، تحت آيت ۲۱ من سورة السجدة)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِىْ لِلظَّالِمِ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ " وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهٗ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ" (بخاری) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما شک اللہ تعالیٰ ظا ڈھیل یتے ہیں، یہاں تک جب اُس پکڑ فر ہیں، اُس مہلت نہیں یتے، پھر ر ل اللہ ﷺ (رۂ ہو آ ـ) قراءت فر ئی (ترجمہ)اورا طرح آپ رب پکڑ ہوا جب وہ بستیوں اس حال میں کرفت فر تا وہ ظا ( ) ہو ہیں۔ بیشک اس کرفت ر ناک (اور) سخت ہو

(ترجمہ ختم)

مطلب جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں ظالموں ڈھیل یتے ہیں، پھر جب کرفت فر ہیں، بڑی سخت ہو ۔ [2]

قرآن آیات وہ احا ـ وآثار بھی تا اس ہو ۔

چنانچہ ت ا سیٰ ر اللہ عنہ وی :

---

[1] حدیث نمبر ۴۶۸۶، کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ وکذلک أخذ ربک إذا أخذ القری، دارطوق النجاة، بیروت.

[2] (وَعَنْ أَبِى مُوسَى قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِى لِلظَّالِمِ) : مِنَ الْإِمْلَاءِ أَىْ :يُمْهِلُهُ وَيُؤَخِّرُهُ وَيُطَوِّلُ عُمْرَهُ حَتَّى يَكْثُرَ مِنْهُ الظُّلْمُ (حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ) : مِنَ الْإِفْلَاتِ وَهُوَ الْخُرُوجُ مِنْ ضِيقٍ مَعَ فِرَارٍ ذَكَرَهُ شَارِحٌ، وَالْمَعْنَى ثُمَّ يَتْرُكُهُ، بَلْ أَخَذَهُ أَخْذًا شَدِيدًا ذَكَرَهُ ابْنُ الْمَلَكِ قِيلَ :أَفْلَتَ الشَّيْءُ وَتَفَلَّتَ وَانْفَلَتَ بِمَعْنَى وَأَفْلَتَهُ غَيْرُهُ، فَفِى النِّهَايَةِ أَىْ :لَمْ يَنْفَلِتْ مِنْهُ، وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمَعْنَى لَمْ يُفْلِتْهُ مِنْهُ أَحَدٌ أَىْ :لَمْ يُخَلِّصْهُ .قُلْتُ :هَذَا الْمَعْنَى هُوَ الظَّاهِرُ عَلَى مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ الضَّمِيرُ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ، أَمَّا حَاصِلُ الْمَعْنَى أَوْ يُقَالُ بِالْحَذْفِ وَالْإِيصَالِ، وَفِيهِ تَسْلِيَةٌ لِلْمَظْلُومِ فِى الْحَالِ وَوَعِيدٌ لِلظَّالِمِ لِئَلَّا يَغْتَرَّ بِالْإِمْهَالِ، كَمَا قَالَ تَعَالَى :(وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ) (إبراهيم:۴۲) (ثُمَّ قَرَأَ) أَى :النَّبِىُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اعْتِضَادًا أَوْ أَبُو مُوسَى اسْتِشْهَادًا (وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى) (هود:۱۰۲) أَىْ :أَهْلَهَا (وَهِىَ ظَالِمَةٌ) (هود:۱۰۲) الْآيَةَ أَىْ :إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ كَمَا فِى نُسْخَةٍ بَدَلَ الْآيَةِ (مرقاة، كتاب الآداب، باب الظلم)

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُوْنَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ، وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرُ ، وَقَرَأَ ''وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيرٍ''(ترمذی) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر یا کسی بندے ئی مصیبت اہ بڑی ہو یا چھو ، اُس گناہ وجہ ہی پہنچتی ، اور ا اللہ تعالیٰ بندے معاف ہی فر یتے ہیں پھر (رہ ریٰ) آ ت پڑ (ترجمہ)اور (اے گنہگارو) جو کچھ مُصیبت پہنچتی وہ تمہارے ہی تھوں کئے ہوئے ں (پہنچتی)اور بہت رکر رہی یتا (ترجمہ ختم)

اور ت حسن رواے :

أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ابْتُلِيَ فِيْ جَسَدِهِ فَقَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُوْ اللّٰهُ أَكْثَرُ وَتَلَا ''مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ ''(شعب الایمان للبیهقی) [2]

جمہ عمران حصین جسما بیماری میں مبتلا ہوئے، اور فر یا میرے خیال میں کسی گناہ وجہ ، اور ا اللہ تعالیٰ معاف ہی فر یتے ہیں، اور پھر (رہ

---

[1] حدیث نمبر ۳۲۵۲، ابواب تفسير القرآن، بَابٌ :وَمِنْ سُورَةِ حم عسق،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى،مصر.

قال الترمذى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الوَجْهِ.

فالحديث ضعيف، وله شاهد من حديث على عند أحمد وغيره، وتقدم لفظه وفيه :أزهر بن راشد الكاهلى وهو ضعيف، ويؤيده حديث معاوية عند أحمد وابن أبى شيبة وحديث أبى سعيد، وحديث ابن مسعود المتقدمان فى الفصل الأول (مرعاة المفاتيح، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المرض، الفصل الثانى)

[2] حديث نمبر ۹۳۵۶،فصل فى ذكر ما فى الأوجاع والأمراض والمصيبات من الكفارات،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

قال اليهثمى:

رواه الطبرانى فى الكبير وإسناده حسن(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،ج۲ص۳۰۲، باب كفارة سيئات المريض وما له من الأجر، مكتبة القدسى، قاهرة)

رئ آ ں) وت فر ئی(ترجمہ)اور (اے گنہگارو) جو کچھ مُصیبت پہنچتی وہ تمہارے ہی تھوں کئے ہوئے ں (پہنچتی) (ترجمہ ختم)

اورزنا ربیع فر ہیں :

قُـلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ :يَـا أَبَا الْمُنْذِرِ ,آيَةٌ فِـي كِتَـابِ اللّٰهِ أَحْزَنَتْنِيُ قَالَ: وَمَـا هِيَ؟ قُلْتُ ’’مَـنْ يَّعْـمَلْ سُوْءً ا يُّجْزَ بِهٖ‘‘(النساء:۱۲۳) قَـالَ إِنْ كُنْتُ أَرَاكَ فَـقِيُهًـا إِنَّ الْـمُـؤْمِـنَ لَا يُصِيبُـهُ مُصِيْبَةُ قَدَمٍ وَلَا اِخُتِلاجُ عِرْقٍ وَلَا خَدْشُ عُوْدٍ إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُوُ اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرُ (شعب الايمان للبيهقى) ۱

جمہ میں ت ا کعب چھا اے ا منذر! بُ اللہ اک آ ں مجھے غمگین ںا ۔ا ں فر ںا وہ ن آ ں ؟ میں کہا (رہ ںساء آ ں)مَـنْ يَـعْـمَلْ سُوءً ا يُّجْزَ بِهٖ (ترجمہ جو بدعملی ے ،اُ اُس بد ںاجائے ،اس طرح ہر ہر بدعملی پر آخرت میں کرفت ہو ت کیوں ہو)ا ں فر ںا میں عقل مند سمجھتا تھا (بات)مؤ پا ں میں ئی پہنچے، ںاکسی رَگ میں رُ وٹ پیدا ہو، ںا ئی لکڑی چُبھے وہ گناہ وجہ ہو ،اورا اللہ تعالیٰ رکر رہی فر یتے ہیں (ترجمہ ختم)

یعنی ا گناہوں رکر رفر یتے ہیں،اوربعض پر لیف پہنچا معاف فر یتے ہیں۔

ت قتا ہ بھی رہ رئ آ ں تفسیر میں ا طرح وی ۔ ۲

---

۱ حديث نمبر ۹۳۵۷،فصل فى ذكر ما فى الأوجاع والأمراض والمصيبات من الكفارات،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

۲ وَقَـالَ قَتَـادَةُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ :(وَمَـا أَصَـابَـكُـمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ) (الشورى ۳۰) قَالَ قَتَادَةُ :ذُكِـرَ لَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ " :لَا يُصِيبُ ابْنَ آدَمَ خَدْشُ عُودٍ ,وَلَا عَثْرَةُ قَدَمٍ ,وَلَا اخْتِلَاجُ عِرْقٍ ,إِلَّا بِـذَنْـبٍ وَمَـا يَعْفُو اللهُ عَنْهُ أَكْثَرُ (شعب الايمان، حديث نمبر ۹۳۵۷)

مصا ب گناہ معاف اور رجات بلند ہو بیان

البتہ وہ ا بات میں جو پہنچتی ،اُس پر صبر نتیجے میں اُس گناہ معاف اور رجات بلند ہو ہیں۔

چنانچہ ت عائشہ ر اللہ عنہا رواب :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ مُصِيْبَةٍ تُصِيْبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا (بخاری) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما: ن جو مصیبت بھی پہنچتی ، یہاں تک ہی کیوں چُبھے، اللہ تعالیٰ اُس ذر اُس گناہ معاف فر یتے ہیں (ترجمہ ختم)

اور ت ا سعید خدری اور ت ا ہریرہ ر اللہ عنہما وی نبی ﷺ فر ما :

مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ، مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ، وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ (بخاری) [2]

جمہ ن ئی دُ ، ر ،اور اور فکر،اور ر و اور کسی بھی قسم جو پہنچتی ، یہاں تک جو اُس چُبھے، اللہ تعالیٰ اُس ذر اُس معاف فر یتے ہیں (ترجمہ ختم)

حدیث تھوڑے بہت الفاظ فرق سا و ی سندوں بھی وی ۔ [3]

---

[1] حديث نمبر ٥٦٤٠، كتاب المرضى، باب ما جاء فى كفارة المرض، دارطوق النجاة، بيروت.

[2] حديث نمبر ٥٦٤١، كتاب المرضى، باب ما جاء فى كفارة المرض، دارطوق النجاة، بيروت.

[3] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ :(مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) (النساء:١٢٣) شَقَّتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَبَلَغَتْ مِنْهُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَبْلُغَ، فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، فَكُلُّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ، حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا، وَالشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا(مسند أحمد، حديث نمبر ٧٣٨٦)

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر ﴾

اور ت سعد ا و ص ر اللہ عنہ روا ر ل اللہ ﷺ ر ما :

عَجِبْتُ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ رَبَّهُ وَشَكَرَ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ رَبَّهُ وَصَبَرَ، اَلْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلٰى فِيِّ امْرَأَتِهٖ (مسند أحمد) [1]

جمہ مجھے مؤ سا اللہ عزو فیصلے ہوئی اگر مؤ ئی خیر (وبھلائی) حا ہو ، اپنے رب تعر اورشکر تا ،اوراگر اُس ئی مصیبت پہنچتی اپنے رب تعر اورصبر تا ،مؤ ہر چیز میں اَجر ا جاتا ، یہاں تک اُس لقمے میں بھی جو وہ اپنی بیوی منہ طرف اُٹھاتا (ترجمہ ختم)

معلوم ہوا مؤ جو مصیبت و ہر گناہ معاف کیا جاتا ، ا اس اَجر حا ہوتا ، وہ اُس وقت ، جبکہ وہ اس پر صبر ے۔ [2]

﴿ صفحہ بقیہ ﴾

إسناده صحيح على شرط مسلم (حاشيه مسند احمد)

عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَجُلًا تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ :(مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) (النساء:۱۲۳) قَالَ :إِنَّا لَنُجْزَى بِكُلِّ عَمَلِنَا ؟ هَلَكْنَا إِذًا .فَبَلَغَ ذَاكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ " :نَعَمْ، يُجْزَى بِهِ الْمُؤْمِنُونَ فِي الدُّنْيَا فِي مُصِيبَةٍ فِي جَسَدِهِ فِيمَا يُؤْذِيهِ (مسند أحمد، حديث نمبر ۲۴۳۶۸)

صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف (حاشيه مسند احمد)

[1] حديث نمبر ۱۴۸۷، وحديث نمبر ۱۴۹۲، مؤسسة الرسالة، بيروت.

إسناده حسن (حاشيه مسند احمد)

[2] وكان في هذا الحديث أن المسلمين سواهم يحط عنهم بالبلاء الذى يبتلون به فى الدنيا خطيئاتهم وذلك عندنا والله أعلم لاحتسابهم عند ذلك وصبرهم عليه فتمحص عنهم خطيئاتهم بذلك إذا كانوا ذوى خطايا وإذا كان الأنبياء صلوات الله عليهم فى ذلك بخلافهم لأنهم لا خطايا لهم(شرح مشكل الآثار،باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من جوابه سعد بن أبى وقاص لما سأله من أشد الناس بلاء)

وقال بن المنير الحاصل أن المرض كما جاز أن يكون مكفرا للخطايا فكذلك يكون جزاء لها وقال بن بطال ذهب أكثر أهل التأويل إلى أن معنى الآية أن المسلم يجازى على خطاياه فى الدنيا

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ر ﴾

گناہ روں گناہ پر وصیبت پہنچنا ظاہر ،اورجو گ گناہ رنہیں،جیسا انبیائے
امعلیہم السلام اوّلاً اللہ تعالیٰ اُن اس طرح ما گہا آفات ظ رکھتے ہیں۔
اوراگر اُن ئی ظاہری (مثلاً بیماری) پہنچتی ، اُس پر اُن رجات بلند کیے جا
ہیں۔ لے

گناہ روں اورنیکو روں لیف میں فرق بھی ہوتا نیکو روں اورخاص انبیائے
امعلیہم السلام کئی ظاہری لیف پہنچتی ہیں، اُن وقلبی ر پر اُن پریشا و
چینی نہیں ہو ، بلکہ لذّت وراحت حا ہو ،اورا وجہ ان ات طرف
ایسے پر شکوہ وشکا ت رنہیں ہوتا، بلکہ ایسے وف ان اللہ تعالیٰ طرف جہ اور تعلق
بڑھ جاتا ،اوراعمالِ صالحہ میں تر ہوجا ۔

پس انبیائے اماوراولیائے م ظاہری اور ری ہو ،حقیقی نہیں ہو ۔
جیسا محبت وجہ محبوب اپنے مِحب بغل گیر ہو ا زور ایسا بھینچے اور بائے اس
دَم گھٹنے لگے، بظاہر بابا باعث ہو ،لیکن مِحب اگر سچا عا ، اس ل
آرزو یہی ہو اہ دَم گھٹ جائے، جان چلی جائے،لیکن قرب اوروصال حالت اور

بقیہ صفحہ

بالمصائب التی تقع له فیها فتکون کفارة لها وعن الحسن وعبد الرحمن بن زید أن الآیة المذکورة نزلت فی الکفارة خاصة والأحادیث فی هذا الباب تشهد للأول انتهی وما نقله عنهما أورده الطبری وتعقبه ونقل بن التین عن بن عباس نحوه والأول المعتمد (فتح الباری لابن حجر، کتاب المرضی، باب ما جاء فی کفارة المرض)

لے (وَمَا أَصَابَكُمْ) : مَا :شَرْطِيَّةٌ أَوْ مَوْصُولَةٌ مُتَضَمِّنَةٌ لِمَعْنَى الشَّرْطِ .(مِنْ مُصِيبَةٍ) أَيْ :مِنْ مَرَضٍ، وَشِدَّةٍ، وَهَلَاكٍ، وَتَلَفٍ فِي أَنْفُسِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَهَذَا يَخْتَصُّ بِالْمُذْنِبِينَ، وَأَمَّا غَيْرُهُمْ فَإِنَّمَا تُصِيبُهُمْ لِرَفْعِ دَرَجَاتِهِمْ .(فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ) الرِّوَايَةُ بِالْفَاءِ، وَقَرَأَ نَافِعٌ وَابْنُ عَامِرٍ بِحَذْفِهَا فِي الْآيَةِ أَيْ: بِذُنُوبٍ كَسَبَتْهَا أَنْفُسُكُمْ، فَمَا مَوْصُولَةٌ أَوْ مَوْصُوفَةٌ، وَيُمْكِنُ أَنْ تَكُونَ مَصْدَرِيَّةً أَيْ :بِكَسْبِكُمُ الْآثَامَ، وَانْتِسَابُ الِاكْتِسَابِ إِلَى الْأَيْدِي ;لِأَنَّ أَكْثَرَ الْأَعْمَالِ تُزَاوَلُ بِهَا، وَالْمَعْنَى :مَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ .(وَيَعْفُو) أَيْ :فَضْلًا مِنْهُ تَعَالَى :(عَنْ كَثِيرٍ) أَيْ :كَثِيرٍ مِنَ الذُّنُوبِ، أَوْ كَثِيرٍ مِنَ الْمُذْنِبِينَ وَتُكْتَبُ الْأَلِفُ بَعْدَ وَاوِ يَعْفُ، مَعَ أَنَّهُ مُفْرَدٌ عَلَى الرَّسْمِ الْقُرْآنِيِّ .(مرقاة المفاتیح،كِتَابُ الْجَنَائِزِ،بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ)

تر ہو، اور بزبانِ حال وہ شعرزن ہو ۔ ؎

ں ر بکوئے لبر بسیار جانِ مضطر   مبا ابارِ کر بایں تمنا ر

قتِ ذ اپنا اس زیرِ پائے   نصیب اللہ ا !لوٹنے جائے

ا جیسا کسی چٹپٹی چیز رغبت ہو، اور وہ ا کھائے اور کھا ہوئے چ مصالحے تیزی بھی لگے، اور زبان بھی ے، اور پسینہ بھی آئے، ظاہر اس میں ف رتاً اور ظاہراً ، حقیقتاً نہیں۔ ۱

۱ (وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ) أَيْ :أَكْثَرُ أَوْ أَصْعَبُ بَلَاءً ؟ أَيْ :مِحْنَةً وَمُصِيبَةً .(قَالَ " :الْأَنْبِيَاءُ) أَيْ :هُمْ أَشَدُّ فِي الِابْتِلَاءِ ;لِأَنَّهُمْ يَتَلَذَّذُونَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَلَذَّذُ غَيْرُهُمْ بِالنَّعْمَاءِ، وَلِأَنَّهُمْ لَوْ لَمْ يُبْتَلَوْا لَتُوُهِّمَ فِيهِمُ الْأُلُوهِيَّةُ، وَلِيُتَوَهَّنَ عَلَى الْأُمَّةِ الصَّبْرُ عَلَى الْبَلِيَّةِ .(ثُمَّ الْأَمْثَلُ) أَيِ :الْأَشْبَهُ بِهِمْ، أَوِ الْأَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِمْ .(فَالْأَمْثَلُ) قَالَ ابْنُ الْمَلَكِ :أَيِ :الْأَشْرَفُ فَالْأَشْرَفُ، وَالْأَعْلَى فَالْأَعْلَى رُتْبَةً وَمَنْزِلَةً(مرقاة المفاتيح،كِتَابُ الْجَنَائِزِ،بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ)

وقد كانت قلوبهم راضية وأنفسهم بذلك مطمئنة، حتى لقد رد بعضهم جوار أقاربه للكفار، ورضى أن يعذب فى الله ويبتلى فيه مع الأخيار، وشكواهم ليست عن تطجر ولا تبرم، وإنما هى لأنهم رأوا أن فى السلام من ذلك تفرغاً للعبادة، وتوجهاً إلى كمال السعادة، فأرشدهم المصطفى إلى أن غاية الأدب الصبر على مراد الله والرضا بقضاء الله(دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين،باب الصبر)

والآية مخصوصة بأصحاب الذنوب من المسلمين وغيرهم فإن لا ذنب له كالأنبياء عليهم السلام قد تصيبهم مصائب ففى الحديث أشدالناس بلاء الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل ويكون ذلك لرفع درجاتهم أو لحكم أخرى خفيت علينا وأما الأطفال والمجانين فقيل غير داخلين فى الخطاب لأنه للمكلفين وبفرض دخولهم أخرجهم التخصيص بأصحاب اذ لأنه فما يصيبهم من المصائب فهو لحكم خفية وقيل :مصائب الطفل رفع درجته ودرجة أبويه أو من يشق عليه بحسن الصبر ثم أن المصائب قد تكون عقوبة على الذنب وجزاء بحيث لا يعاقب عليه يوم القيامة ويدل على ذلك ما رواه أحمد فى مسنده والحكيم الترمذى وجماعة عن على كرم الله تعالى وجهه قال :ألا أخبركم بأفضل آية فى كتاب الله تعالى حدثنا بها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وما أصابكم من مصيبة فبما كسبت أيديكم ويعفو عن كثير وسأفسرها يا على ما أصابك من مرض أو عقوبة أو بلاء فى الدنيا فبما كسبت أيديكم والله تعالى أكرم من أن يثنى عليكم العقوبة فى الآخرة وما عفا الله تعالى عن فى الدنيا فالله سبحانه أكرم من أن يعود بعد عفوه وزعم بعضهم أنها لا تكون جزاء لأن الدنيا دار تكليف فلو حصل الجزاء فيها لكانت دار جزاء وتكليف معا وهو محال فما هى إلا امتحانات وخبر على كرم الله وجهه يرده وكذا ما صح من أن الحدود أى غير حد قاطع الطريق مكفرات وأى محالية فى كون الدنيا دار تكليف ويقع فيه البعض الأشخاص ما يكون جزاء له على ذنبه أى مكفرا له (روح المعانى -للألوسى ،ج۱۳ ص ۴۱،تحت آيت ۳۰ من سورة الشورى، دار الكتب العلمية -بيروت)

ظاہری لیف، رجات بلند لیے ہو ہیں، اُن آخرت میں عذاب نہیں ہوتا،اوراس برخلاف گناہ روں سا سا آخرت میں بھی ا ی جا ۔

اِلَّا کسی تمام گناہ وی زند میں ہی (معا سا ماوبال اورسختیوں کرر)ختم ہوجا ۔ [1]

اتنی بات وا ا رپراورضابطہ رُو بداعمالیوں وجہ اورآخرت و ں میں وبال آتا ۔

اعمالِ صالحہ وآخرت میں راحت وعافیت ذریعہ ہیں

لہٰذااس وبال بچنے طر یہی اپنےاعمال اصلاح جائے۔

کیو نیک اعمال برکت وآخرت و ں میں راحت وعافیت حا ہو ۔

---

[1] قد يحتمل أن يكون للعباد ذنوب يستحقون من الله عز وجل العقوبة فى الدنيا والعقوبة فى الآخرة جميعا كمثل ما قال عز وجل فى آية المحاربين إنما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون فى الأرض فسادا أن يقتلوا أو يصلبوا أو تقطع أيديهم وأرجلهم من خلاف أو ينفوا من الأرض ذلك لهم خزى فى الدنيا ولهم فى الآخرة عذاب عظيم فتكون تلك العقوبة الدنيوية إذا أقيمت على المذنبين لم تعد عليهم فى الآخرة وكانت عليهم فى الآخرة عقوبات أخر سواها ويكون الله عز وجل إذا ستر عليهم فى الدنيا تلك الذنوب وعفا لهم عنها بتركه أخذهم بالعقوبات الدنيوية عليهم فيها لم يسقط بذلك عنهم العقوبات الأخروية عليهم فيها وكانت أمورهم إليه عز وجل إن شاء عذبهم عليها وإن شاء عفا لهم عنها ومثل ذلك ما صلى الله عليه وسلم شيئا كما أخذ على النساء فى القرآن يبايعنك على أن لا يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ولا يزنين الآية فمن أصاب منكم حدا فعجلت له عقوبته فهو كفارته ومن أخر عنه فأمره إلى الله عز وجل إن شاء غفر له وإن شاء عذبه قال أبو جعفر فالعقوبة التى يعاقب بها الله عز وجل على ذلك فى الآخرة والعفو عنها على ما شاء عز وجل أن يجرى أمورهم عليه على مثل ما فى حديث على الذى رويناه وما يقيمه عليهم عز وجل فى الآخرة هو خلاف ما أقامه عليهم فى الدنيا إن كان أقامه عليهم فيها وخلاف ما قد عفا لهم عنه فى الدنيا إن كان عفا لهم عنه فى الدنيا على ما كان منه عز وجل فى ذلك من عفو أو من ستر ومن عقوبة .... فكان قوله صلى الله عليه وسلم ما فى حديث عبادة من الكفارة ومن الستر الذى قد يجوز أن يكون معه العفو إنما يرجع على ما سوى الشرك لأن الله تعالى قال إن الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء والله عز وجل نسأله التوفيق (شرح مشكل الآثار، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيمن أصاب ذنبا فى الدنيا فعوقب به وفيمن أصاب ذنبا فى الدنيا فستره الله عز وجل عليه فى الدنيا وعفا عنه)

چنانچہ رۃ میں اللہ تعالیٰ ارشا :

لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ (سورة النحل،٣٠)

جمہ جو گ نیکو رہیں ان لئے اس میں بھی بھلائی اور آخرت گھر بہت ہی اچھا ۔اور متقیوں گھر بہت ب (ترجمہ ختم)

اور رۃ میں ہی ارشا :

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ(سورة النحل،٩٧)

جمہ جو شخص بھی نیک م ے ، اہ ہو یا رت بشرطیکہ ہو وہ ، (یا رکھو) ضرور ا (میں) پاکیزہ زند بسر ا اور (آخرت میں بھی) ایسے ں ان اچھے اعمال اجر ضرور یں (ترجمہ ختم)

ان آیات معلوم ہوا نیک اعمال برکت وآخرت میں پاکیزہ و شگوار زند حا ہو ۔ لے

اورا وجہ وآخرت میں بھلائی اور خیر حا ہو عا یعت طرف ترغیب ی گئی ۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشا :

لے لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ) كما قال تعالى :(مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (النحل:٩٧) أى: من أحسن عمله فى الدنيا أحسن الله إليه فى الدنيا والآخرة .(تفسير ا بن كثير،تحت آيت ٣٠ من سورة النحل)

هذا وعد من الله تعالى لمن عمل صالحا -وهو العمل المتابع لكتاب الله تعالى وسنة نبيه من ذكر أو أنثى من بنى آدم، وقلبه مؤمن بالله ورسوله، وإن هذا العمل المأمور به مشروع من عند الله -بأن يحييه الله حياة طيبة فى الدنيا وأن يجزيه بأحسن ما عمله فى الدار الآخرة.

والحياة الطيبة تشمل وجوه الراحة من أى جهة كانت .وقد روى عن ابن عباس وجماعة أنهم فسروها بالرزق الحلال الطيب.(تفسير ا بن كثير ،تحت آيت ٩٧ من سورة النحل)

وَمِنْهُم مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. أُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

(سورة البقرة، آيات نمبر ۲۰۱، ۲۰۲)

جمہ اوربعض عا ہیں اے رب ہمارے! ہمیں میں بھلائی یجئے اورہمیں آخرت میں بھلائی یجئے اورہمیں آگ عذاب بچالیجئے۔یہی گ ہیں لئے ان ل (و ں جہا ں میں) اوراللہ جلد حساب لینے وا (اورجلداجر ینے وا) (ترجمہ ختم)

اور ت ا ر اللہ عنہ فر ہیں نبی ﷺ عا کیا :

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

جمہ یا اللہ! ہمیں میں بھلائی فر اورہمیں آخرت میں بھلائی فر اورہمیں آگ عذاب بچالیجئے (بخاری) [1]

بھلائی ا اُس مختلف ہیں،اورآخرت بھلائی ا جنت اوراللہ تعالیٰ رضا ، حا اورخلاصہ اورآخرت شگوارزند ۔ [2]

---

[1] حديث نمبر ۴۵۲۲،كتاب تفسير القرآن، دارطوق النجاة؛ مسلم، حديث نمبر ۲۶۹۰.

[2] (وِمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا اتِنَا فِي الدنيا حَسَنَةً) نعمة (وَفِي الأخرة حَسَنَةً) هي الجنة (وَقِنَا عَذَابَ النار) بعدم دخولها .وهذا بيان لما كان عليه المشركون ولحال المؤمنين والقصد به الحث على طلب خير الدارين كما وعد بالثواب عليه بقوله (أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ) ثواب (مِ) نُ أجل (عَنْهُم مَّا كَسَبُواْ) عملوا من الحج والدعاء (والله سَرِيعُ الحساب) يحاسب الخلق كلهم في قدر نصف نهار من أيام الدنيا لحديث بذلك(تفسير الجلالين، تحت آيت ۲۰۱، من سورة البقرة)

وقال الشيخ عماد الدين بن كثير الحسنة في الدنيا تشمل كل مطلوب دنيوى من عافية ودار رحبة وزوجة حسنة وولد بار ورزق واسع وعلم نافع وعمل صالح ومركب هنيء وثناء جميل إلى غير ذلك مما شملته عباراتهم فإنها كلها مندرجة في الحسنة في الدنيا وأما الحسنة في الآخرة فأعلاها دخول الجنة وتوابعه من الأمن من الفزع الأكبر في العرصات وتيسير الحساب وغير ذلك من أمور الآخرة وأما الوقاية من عذاب النار فهو يقتضي تيسير أسبابه في الدنيا من اجتناب المحارم وترك الشبهات قلت أو العفو محضا ومراده بقوله وتوابعه ما يلتحق به في الذكر لا ما يتبعه حقيقة(فتح البارى لابن حجر،كتاب تفسير القرآن، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم ربنا آتنا في الدنيا حسنة)

اور ت ا ر اللہ عنہ روا ت ر ل اللہ ﷺ ر ما :

إِنَّ الْـكَـافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا، وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ، فَإِنَّ اللّٰـهَ يَـدَّخِـرُ لَـهُ حَسَـنَـاتِـهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ

(مسلم) [1]

جمہ ر جب ئی اچھا عمل (مثلاً غر ب اور ضرورت مند تعاون) تا ،

اُس ہی میں اس بد ے ما جا تا ، اور مؤ لیے نیک اعمال

اَجرو اب آخرت میں جمع ر لیا جا تا ، اور ا سا مؤ ل پر

اُس میں بھی رزق (کسی بھی قسم خیر و بھلائی شکل میں) ما جا تا (ترجمہ ختم)

ر لیے کیو (ایمان ہو وجہ) آخرت میں ئی اَجرو اب نہیں، اس لیے وہ اگر ئی ایسا عمل ے جو اعتبار خیر وا ہو، جیسے صلہ رحمی، ضرورت منداور غر ب تعاون اور وغیرہ، اُس اس بد کسی بھی شکل میں ادر بدما جا تا ؛ مثلاً اُس ل و ولد ما صحت وغیرہ نعمت بدی جا ۔

اس برخلاف مؤ نیک اعمال پرا اجرو اب آخرت میں کیا جا تا ، اور میں بھی اُس نیک اعمال نتیجے میں کسی بھی شکل میں خیر و بھلائی اور نعمت جا ۔ [2]

---

[1] حدیث نمبر ۲۸۰۸، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب جزاء المؤمن بحسناته فى الدنيا والآخرة وتعجيل حسنات الكافر فى الدنيا، دار إحياء التراث العربى، بيروت.

[2] عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً، يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ، لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا (مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار باب جزاء المؤمن بحسناته فى الدنيا والآخرة وتعجيل حسنات الكافر فى الدنيا)

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّ الْكَافِرَ الَّذِي مَاتَ عَلَى كُفْرِهِ لَا ثَوَابَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُجَازَى فِيهَا بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ فِي الدُّنْيَا مُتَقَرِّبًا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَصَرَّحَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ بِأَنْ يُطْعَمَ فِي الدُّنْيَا بِمَا عَمِلَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ أَيْ بِمَا فَعَلَهُ مُتَقَرِّبًا بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِمَّا لَا يَفْتَقِرُ صِحَّتُهُ إِلَى النِّيَّةِ كَصِلَةِ الرَّحِمِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالضِّيَافَةِ وَتَسْهِيلِ الْخَيْرَاتِ وَنَحْوِهَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيُدَّخَرُ لَهُ حَسَنَاتُهُ وَثَوَابُ أَعْمَالِهِ إِلَى الْآخِرَةِ وَيُجْزَى بها مع ذلك أيضا فى الدنيا ولامانع مِنْ جَزَائِهِ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَدْ وَرَدَ

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ر﴾

خلاصہ مؤمنوں نیک اعمال برکت اورآخرت میں بھلائی حا ہو ۔
اوراس برخلاف بداعمالیوں وبال آتا ۔

گناہوں سیلاب

آج گناہوں بہت بڑا سیلاب معا ے اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ۔
عقائد شعبہ ہو ا عبا ات ،معا ت شعبہ ہو ا معا ت ، ست شعبہ ہو ا اخلاق ، اک شعبہ بھی ایسا بچا ہوا نہیں گناہوں تذ ہ کیا جائے۔
گناہوں طرف ڈا جا لگتا شاد ئی گناہ ایسا نہیں جو بچارہ گیا ہو۔
عقائد پر جا ارتدا والحا اورزند تک بت پہنچی ہوئی آ ، ک وبدعات شمار کیا جائے فتر ہ ہوجا ۔
سب ا فریضے ز لیا جائے ل پا فیصدی بھی تعدا ز پابند ڈ نڈے نہیں ملتی،صحیح صحیح زکوٰۃ ا وا خال خال آ ہیں۔
ا بالمعروف،نہی المنکر عمو ذ اری ذ اربھی غا آ ہیں،جہا وقتال فسا اور کر ی سمجھ لیا گیا اور محبت اور ت ا وجہ جہا جہی عمو ض پیدا ہوگیا ،انبیاءعلیہم السلام شان میں گستا ،ختمِ ت انکار،صحابۂ ام ر اللہ عنہم پر سبّ وشتم ،اسلافِ امت اوراولیائے م شان میں زبان رازی عام ہو ،جادُو ا عام ،جھو پیروں،فقیروں اورنجومیوں پاس باری وف نہیں ملتا، ل محبت ں میں گھر لیا ، ین میں رائے ز اورآزا ی بہترین مشغلہ شمار

صفحے بقیہ

الشَّرْعُ بِهِ فَيَجِبُ اعْتِقَادُهُ قَوْلُهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً مَعْنَاهُ لَا يَتْرُكُ مُجَازَاتِهِ بِشَيْءٍ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَالظُّلْمُ يُطْلَقُ بِمَعْنَى النَّقْصِ وَحَقِيقَةُ الظُّلْمِ مُسْتَحِيلَةٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا سَبَقَ بَيَانُهُ وَمَعْنَى أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ صَارَ إِلَيْهَا وَأَمَّا إِذَا فَعَلَ الْكَافِرُ مِثْلَ هَذِهِ الْحَسَنَاتِ ثُمَّ أَسْلَمَ فَإِنَّهُ يُثَابُ عَلَيْهَا فِي الْآخِرَةِ عَلَى الْمَذْهَبِ الصَّحِيحِ(شرح النووی،کتاب صفة القيامة والجنة والنار،باب جزاء المؤمن بحسناته فی الدنيا والآخرة وتعجيل حسنات الكافر فی الدنيا)

کیاجا لگا ، حیائی پر ،بد ی،فیشن پرستی وباعام ہو ۔
۔وی،وی۔ ۔آر،کیبل، سیقی،فلموں بھوت م اوپرجنون حدتک ارہو ،
جہاں یکھو ر ں وں اختلاط آتا ،قیمتی او ت ضا ماا ک کھیل وتفریح گیا
،اسلا و قطع اورحلیہ وا ن ڈ نڈے ستیاب ہونا مشکل ہوگیا ،
انشور ، بچت اسکیمیں،ا بانڈ،سُو اورجُوئے پرمشتمل مختلف اسکیمیں آئے ن نئی نئی
شکلوں میں جنم رہی ہیں، ر ت تحفہ اوراپنی سمجھ ل ل شمار کیاجا لگا ،جھوٹ،
وعدہ خلا ،اداءرسا گناہوں فر فر اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ،تکبُّر،غیبت،حسد
،دِکھلاوا،حبِّ ل اورمختلف ر م ورواجوں دِ ں اورگھروں میں ڈیرے ئے ہوئے ہیں۔
اب اور اور بجا مختلف شکلیں و رتیں عام ہیں۔
ایسے حا ت میں اُوپر خیر فیصلے ہو اوراللہ عذاب بچنے کیا جاسکتی
؟

بداعمالیوں وی وبال میں نیک گ کب ک ہو ہیں؟

یہاں بات یا رکھنا ضروری بداعمالیوں وجہ ا وبال میں بداعمالیوں
اختیار وا ں پرہی آتا ۔
اوراُن بداعمالیوں بچنے اورنیک عمل وا ں اللہ تعالیٰ اُس ظر رکھتے ہیں۔
لیکن اُس وق جبکہ نیک گ اپنی حسبِ رت واستطاعت گناہ روں نہی المنکر
رہیں، ور بعض بداعمالیوں وجہ میں آ وا وبال اُن ں بھی اپنی لپیٹ
میں لیتا ،جواُن بداعمالیوں بچے ہوئے ہوں، اپنی حسبِ رت واستطاعت نہی
المنکر میں سُستی یں۔
چنانچہ عام ز ،سیلاب،خشک سا ، شمنوں اورظا وجابراورفا وفاجرحکمرا ں غلبہ وغیرہ
جیسی گیرآفات عام لہرا وجہ آ کچھ گ گناہوں اور بداعمالیوں تکب

ہو ہیں، کچھ گ بداعمالیوں ں بچا اپنی حسبِ رت نہیں ۔ وہا بات آخرت میں نیک ں اللہ تعالیٰ عذاب ظر رکھیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشا :

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ(سورہ انفال آیت ۲۵ پ ۹)

جمہ اور ایسے وبال بچو جو خاص انہی ں پروا ہو جو میں ان گناہوں تکب ہوئے ہیں،اور جان رکھو اللہ تعالیٰ سخت ا ینے وا ہیں(ترجمہ ختم)

ین فر یا اس مطلب جب باوجو رت ہو گناہوں پر نکیر نہیں جائے ، اُس نتیجے میں آ وا وبال گناہ روں تک محدو نہیں ر ؛ بلکہ اُس اُن ں پر بھی آئے ،جو باوجو رت نہی المنکر نہیں ۔[1]

اور ت ا حازم فر ہیں :

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ :أَنَّهُ خَطَبَ فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ ، وَتَضَعُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ مَا وَضَعَهَا اللّٰهُ "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَهُمْ ، فَلَمْ يُنْكِرُوْهُ ، يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ (مسند الإمام أحمد) [2]

جمہ ت ابکر صدیق ر اللہ عنہ خطبہ یا،اور فر یا اے ! آ ٓ پڑھتے ہو:

---

[1] (واتقوا فِتْنَةً) إن أصابتكم (لَّا تُصِيبَنَّ الذين ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً) بل تعمهم وغيرهم ، واتقاؤها بإنكار موجبها من المنكر (واعلموا أَنَّ الله شَدِيدُ العقاب) لمن خالفه(تفسير الجلالين ، تحت آیت ۲۵ من سورة الانفال)

[2] حديث نمبر ۵۳، مؤسسة الرسالة، بيروت.

إسناده صحيح على شرط الشيخين .إسماعيل :هو ابن أبي خالد .وأخرجه المروزى(۸۹) والبزار (۶۲)وأبو يعلى(۱۲۸)من طريقين عن شعبة ، بهذا الإسناد .وقد تقدم (حاشيه مسند احمد)

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوا عَـلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُم

(سورہ مائدہ، آیت نمبر ۱۰۵)

''اے ایمان وا ! اپنی فکر و،کسی گمراہ ہوناتمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اگر اس پر ہو''

اوراس مطلب اللہ تعالیٰ ا خلاف لیتے ہو، میں ر ل اللہ ﷺ فر ہوئے سنا گ جواپنے رمیان منکَر (بُرائی) یکھتے ہیں، پھراُس پرنکیر نہیں ، قرب اللہ تعالیٰ اُن سب عذاب لپیٹ میں لیں (ترجمہ ختم)

ر رۂ دہ رہ آ ب بعض احا ب معلوم ہوتا اس میں گمراہ ں ا رہیں،اورمطلب جب ایمان اوراعمالِ صالحہ اختیار کیے ہو، فروں کفر پر ئم رہنا تمہیں ئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ [1]

اوربعض روایات معلوم ہوتا اُس رت ،جب و ے وزبان نہی المنکَر رت ہو۔

---

[1] عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ :كَانَ رَجُلٌ قُتِلَ مِنْهُمْ بِأَوْطَاسٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :يَا أَبَا عَامِرٍ أَلَا غَيَّرْتَ ؟ "فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ :(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ " :أَيْنَ ذَهَبْتُمْ إِنَّمَا هِيَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ مِنَ الْكُفَّارِ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ(مسند الإمام أحمد، حديث نمبر ۱۷۷۹۸)

إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه أبى عامر الأشعرى(مسند الإمام أحمد)

قال الهيثمى فى "المجمع "(۷/۱۹) " و رجالهما ثقات ، إلا أنى لم أجد لعلى بن مدرك سماعا من أحد من الصحابة . "قلت :خفى عليه أن ابن حبان أورده فى "ثقات التابعين "، و قال (۳/۱۸۰) سمع أبا مسعود صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، روى عنه شعبة بن الحجاج ، مات سنة عشرين و مائة . "قلت :و أبو مسعود مات سنة أربعين ، و أبو عامر الأشعرى مات فى خلافة عبد الملك ابن مروان ، و كانت خلافته سنة ۶۵ ، و قيل سنة۷۳، فهو بإمكانه أن يسمع منه من باب أولى ، لأنه تأخر وفاته عن وفاة أبى مسعود بعشرين سنة أو أكثر .و لذلك ذكر الحافظ فى "التقريب "أنه ثقة من الرابعة .مات سنة عشرين و مائة .و جملة القول :إن الحديث صحيح الإسناد ، و رجاله كلهم ثقات (السلسلة الصحيحة، تحت حديث رقم ۲۵۶۰)

لہٰذااُس وف ل برائی براسمجھنااور اپنی اصلاح فکرضروری ۔ [1]

اوربعض ات فر ما رۂ مدہ رہ آ ب میں اب پر ہو میں بھی اخل اپنی حسبِ رت نہی المنکر بھی کیا جائے؛ لہٰذااس نہی المنکر انہیں ۔ [2]

بہرحال جومطلب بھی ہو، نہی المنکر رت ہو ہوئے نہی المنکر وا بھی گناہ روں سا میں آ وا وبال میں ںک ہوجا ہیں۔

اور ت نعمان بشیرر اللہ عنہ فر ہیں :

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، وَالْوَاقِعِ فِيْهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِىْ فِيْ أَسْفَلِهَا يَمُرُّوْنَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ أَعْلَاهَا، فَتَأَذَّوْا بِهِ، فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا :مَا لَكَ، قَالَ :تَأَذَّيْتُمْ بِىْ وَلَا بُدَّ لِىْ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوْهُ أَهْلَكُوْهُ وَأَهْلَكُوْا أَنْفُسَهُمْ (بخاری) [3]

جمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فر ما اللہ حدو (وا م) میں اہنت (یعنی عمل

---

[1] حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ، فَقُلْتُ :يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ، كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ :(عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ) ؟ قَالَ :أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ -يَعْنِي -بِنَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ، وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ :أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ (ابوداوٗد، حدیث نمبر ۴۳۴۱، واللفظ لهٗ؛ ترمذی، حدیث نمبر ۳۰۵۸؛ ابنِ ماجه، حدیث نمبر ۴۰۱۴؛ ابنِ حبان، حدیث نمبر ۳۸۵)

[2] لَا يَضُرُّكُمُ الضَّلَالُ إِذَا كُنْتُمْ مُهْتَدِينَ، وَمِنَ الِاهْتِدَاءِ أَنْ يُنْكِرَ الْمُنْكَرَ حَسَبَ طَاقَتِهِ عَلَى مَا سَبَقَ مِنَ الْحَدِيثِ (مرقاة، كِتَابُ الْآدَابِ، بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ)

[3] حدیث نمبر ۲۶۸۶، كتاب الشهادات، باب القرعة فى المشكلات، دارطوق النجاة، بيروت، واللفظ لهٗ، ترمذى حديث نمبر ۲۱۷۳، مسند أحمد، حديث نمبر ۱۸۳۶۱.

اور و وں ا بالمعروف ونہی المنکر)وا اوران میں وا

(یعنی اللہ حدو اورا م ڑ)وا ان ں طرح ہیں،جنہوں اک

کشتی میں قرعہ اندازی (اپنااپنا منتخب کیا) پس بعض میں کشتی

نیچے وا آ ما(وہ اس میں بیٹھ گئے) اور بعض میں کشتی اوپر وا

آ ما(وہ اس میں بیٹھ گئے) پھر نیچے وا پا ضروت لئے اوپر وا ں

پاس آ لگے(تا اوپر کھلی ڈول ر وغیرہ ذریعہ کشتی باہر پا

لیں) اوپر وا ں ہوئی (پھر نیچے وا ں میں)اک شخص

بسو لیا اور نچلے میں(سمندر اور پا طرف) راخ لگا تا اس

پا اور اوپر وا ں (ہمارے اوپر جا) ہو، اوپر وا گ

اس پاس آئے اور اس کہا تجھے کیا ہوگیا اس کہا ں میرے

(اوپر آ)پا حا وجہ ہوئی اور میرے واسطے پا ضروری

، اکر ان (اوپر وا) ں اس(کشتی میں راخ وا)

پکڑلیا(اور راخ روک ما،تا پا کشتی اندر اخل ہو اس غرق

ے) وہ اس بھی (غرق اور ہلاک ہو) ت یں ،ور اپنے

آپ بھی ت لیں ،اور اکر اس چھوڑ یں (اور راخ نہیں

روکیں ،اور راخ پا کشتی اندر اخل ہوجائے) وہ اس(راخ

وا) بھی ہلاک یں ،اور اپنے آپ بھی ہلاکت میں ڈالیں

(ترجمہ ختم)

اہن اس کہاجاتا ،جو اکرچہ گناہ بچاہواہو،لیکن و وں گناہ ہوئے یکھ

باوجو رت ہو ے،اور سکوت اختیار ے۔

اس حدیث میں اک مثال ے بتلا ما گیا اکر اللہ تعالیٰ ا م رے وا گ

گناہ روں ضرورت ری یں ،جو نہی المنکر ، گناہ روں گناہوں

نتیجے میں آ وا وبال میں وہ و وں سا بھی ہلاک ہوں ۔ ۱؎

اور ت جریر اللہ عنہ رواہ :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَعْمَلُوْنَ بِالْمَعَاصِيْ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ لَا يُغَيِّرُوْنَ إِلَّا عَمَّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعِقَابٍ أَوْ قَالَ أَصَابَهُمُ الْعِقَابَ (مسند الإمام أحمد) ۲؎

ترجمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما جو م بھی گناہوں میں مبتلا ہو ، اور ان میں اک آ زیا ہ عزت اور طاقت وا ہوتا ، وہ اُن گناہوں نہیں رو ، اللہ عزو ان سب پر عام عذاب بھیجتا (ترجمہ ختم)

مطلب اگر رت باوجو و وں گناہ رو جائے، اور اہنت اختیار جائے، جو گناہ بچا ہوا ، لیکن باوجو رت و وں نہیں رو ، گناہ روں پر آ وا وبال میں وہ بھی ک ہو ۔

وہ ا بات آخرت میں و ل اپنے اپنے نامۂ اعمال مطا اوجزا پا ۔ ۳؎

۱؎ قَوْله :(مثل المدهن) ، وَهُنَاكَ :مثل الْقَائِم على حُدُود الله تَعَالَى، والمدهن، بِضَم الْمِيم وَسُكُون الدَّال الْمُهْملَة وَكسر الْهَاء ، وَفِي آخِره نون من الإدهان، وَهُوَ الْمُحَابَاة فِي غير حق، وَهُوَ الَّذِي يرائي ويضيع الْحُقُوق وَلَا يُغير الْمُنكر، وَوَقع عِنْد الْإِسْمَاعِيلِيّ فِي الشّركَة :مثل الْقَائِم على حُدُود الله وَالْوَاقِع فِيهَا والمدهن فِيهَا، وَهَذِه ثَلَاث فرق، وجودهَا فِي الْمثل الْمَضْرُوب هُوَ أَن الَّذين أَرَادوا خرق السَّفِينَة بِمَنْزِلَة الْوَاقِع فِي حُدُود الله، ثمَّ من عداهم إِمَّا مُنكر وَهُوَ الْقَائِم، وَإِمَّا سَاكِت وَهُوَ المداهن(عمدة القاری،کتاب الشهادات، باب القرعة فی المشكلات،دار إحياء التراث العربی -بيروت)

۲؎ حديث نمبر ۱۹۱۹۲،مؤسسة الرسالة، بيروت، واللفظ لهٗ، شرح مشكل الآثار للطحاوی، حديث نمبر ۱۱۷۴.

حديث حسن (حاشيه مسند احمد)

۳؎ (إذا أراد الله بقوم عذابا) أی عقوبة فی الدنيا كقحط وفناء وجور (أصاب) أی أوقع (العذاب) بسرعة وقوة (من كان فيهم ثم بعثوا) بعيد الممات عند النفخة الثانية (على أعمالهم) ليجازوا عليها فمن أعماله صالحة أثيب عليها أو سيئة جوزی بها فيجازون فی الآخرة بأعمالهم ونياتهم وأما ما أصابهم فی الدنيا عند ظهور المنكر فتطهير للمؤمنين ممن لم ينكر وداهن مع القدرة ، ونقمة

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ﴾

اور ت حذ یمان ر اللہ عنہ رواب نبی ﷺ فر ما :

وَالَّـذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَـلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ (ترمذی) [1]

جمہ قسم اس ذات قبضے میں میری جان ، ضرور بالضرور ا بالمعروف اور نہی المنکر رہو، ور وہ وف فر ب اللہ تعالیٰ اپنی طرف عذاب بھیجے، پھر اللہ تعالیٰ عا و، تمہاری عا ل جائے (ترجمہ ختم)

ت حذ ر اللہ عنہ فأ بھی ا طرح رواب ۔ [2]

اوراس قسم حدب اورسندوں بھی وی ۔ [3]

﴿ صفحہ بقیہ ﴾

لغيرهم ، وقضية ما تقرر أن العذاب لا يعم من أنكر ويؤيده آية *(أنجينا الذين ينهون عن السوء) * لكن ظاهر *(واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة) * (الانفال:۲۵) وخبر "أنهلك وفينا الصالحون قال نعم إذا كثر السوء "العموم (ق عن ابن عمر) بن الخطاب.(فيض القدير شرح الجامع الصغيرللمناوى، تحت حديث رقم ۴۰۰، حرف الهمزة)

[1] حديث نمبر ۲۱۶۹،ابواب الفتن، باب ما جاء فى الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى -مصر، واللفظ لهٗ،مسند الإمام أحمد، حديث نمبر ۲۳۳۰۱ ،شعب الايمان للبيهقى حديث نمبر ۷۱۵۲.

قال الترمذى :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ(حواله بالا)

[2] حَدَّثَنِي أَبُو الرُّقَادِ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ مَوْلَايَ وَأَنَا غُلَامٌ فَدُفِعْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ وَهُوَ يَقُولُ " :إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ مُنَافِقًا "، وَإِنِّي لَأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ فِي الْمَقْعَدِ الْوَاحِدِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَحَاضُّنَّ عَلَى الْخَيْرِ، أَوْ لَيُسْحِتَنَّكُمُ اللهُ جَمِيعًا بِعَذَابٍ، أَوْ لَيُؤَمِّرَنَّ عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ، ثُمَّ يَدْعُو خِيَارُكُمْ، فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ (مسند الإمام أحمد ، حديث نمبر ۲۳۳۱۲، مؤسسة الرسالة، بيروت)

أثر حسن(حاشية مسند احمد)

[3] عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ :دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ أَنْ قَدْ حَفَزَهُ شَيْءٌ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ خَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا، فَدَنَوْتُ مِنَ الْحُجُرَاتِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ " :يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ :مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَدْعُونِي فَلَا أُجِيبُكُمْ، وَتَسْأَلُونِي فَلَا أُعْطِيكُمْ، وَتَسْتَنْصِرُونِي، فَلَا أَنْصُرُكُمْ(مسند الإمام أحمد ،حديث نمبر ۲۵۲۵۵)

حسن لغيره(حاشية مسند احمد)

احا ث میں جومعروف اورمنکَر پرنکیر ذ آ ہا ، معروف ا رجہ بدرجہ اچھے اعمال اورخیروا م اورمنکَر ا رجہ بدرجہ بُرے اعمال ہیں۔

پس معروف میں ایمان اور رجہ بدرجہ نیک اورمسنون اعمال اورمنکَر میں کفرو ک اور رجہ بدرجہ گناہ اوربدعات اخل ہیں۔ [1]

اور بات ظاہر ر ئی معروف ہو ،اُس لیےاُ ر اَ و ضرورت ہو ،اور ر ئی منکَر ہو ،اُس لیےاُ ر ازا ضرورت ہو ۔اورا وجہ کبیرہ گناہ پرنکیر رت ہو ہوئے نکیر ما کبیرہ گناہ اور صغیرہ گناہ پرنکیر ماصغیرہ گناہ ۔

احا ث میں ف نہی المنکر چھوڑ پروعیدسنائی گئ ،اورا بالمعروف ذ نہیں کیا گیا، ان میں ایسے معروفات ترک ما بھی اخل ترک ما منکر ،مثلاً ترکِ ز ،ترکِ روزہ وغیرہ۔

اور ت عدی عمیرہ ر اللہ عنہ سند ر ل اللہ ﷺ ارشا وی :

إِنَّ اللّٰـهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ، حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ، وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْهُ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ، عَذَّبَ اللّٰهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ (مسند الإمام أحمد) [2]

جمہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عام ں خاص ں (برے) عمل وجہ عذاب

---

[1] اورمجتہد ا رمیں مجتہدوا م ر ک جوچیزناجائز ہو،وہ اس میں بھی منکرہو ،بالخصوص جبکہ ناجائز لیل ی بھی ہو،برخلاف و ے مجتہداوراس میں،البتہ علیہ محر ت منکرہو رجہ زنا ہ ۔

المنكر مجمعا عليه ، أو يعتقد الفاعل تحريمه وجب وإلا فلا(شرح البهجة الوردية، باب النكاح)

العلماء إنما ينكرون المجمع على تحريمه أو ما أعتقد فاعله تحريمه وأما الأمر بالمندوب فمندوب أما المختلف فيه إذا فعله من لا يعتقد تحريمه فلا ينكره عليه لكن إن ندبه على وجه النصح للخروج من الخلاف فمحبوب(غاية البيان شرح زبد ابن رسلان ،لمحمد بن أحمد الرملى الأنصارى، ص ۲۱)

الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ بالايمان والطاعة وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ عن الشرك والمعصية وقيل المعروف السنة والمنكر البدعة (التفسير المظهرى، تحت آيت ۱۱۲ من سورة التوبة)

[2] حديث نمبر ۱۷۷۲۰ ، مؤسسة الرسالة ، بيروت.حسن لغيره(حاشية مسند احمد)

نہیں یتے، یہاں تک گ اپنے رمیان منکر (گناہ وبرائی) یکھ لیں، اور وہ اس پر ربھی ہوں، پھر وہ یں، پس جب وہ ایسا ہیں، اللہ تعالیٰ خاص وعام پر عذاب بھیجتے ہیں (ترجمہ ختم)

جب گناہوں پر روک ک جائے، اس ز نتیجہ ہوتا گناہ عام ہوجا ہیں، اور علی ا ن کیے جا لگتے ہیں، اور معزز ں میں بھی وہ گناہ پہنچ جا ہیں؛ ایسی رت میں ا بالمعروف اور نہی المنکر وا بھی عنقاء ہوجا ہیں۔ ۱؎

خلاصہ باوجو رت ا بالمعروف اور نہی المنکر رت میں اکٓ گناہ عام ہوجا ہیں، اور وٓ ے جو گناہوں نتیجے میں میں وبال آ تا ، اس میں وہ گ بھی شا ہوجا ہیں، جو اگرچہ ان گناہوں بچے ہوئے ہوں، لیکن رت ہو باوجو ا بالمعروف اور نہی المنکر یں، البتہ آخرت میں نیک ں معاملہ بد روں ا ہو ۔

اور اگر ا بالمعروف اور نہی المنکر کیا جاتا ر ، اس برکت اکٓ گناہ عام نہیں ہو ، اور وٓ ے میں وبالِ عام ت حا ہو ۔ ۲؎

۱؎ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَتَى نَدَعُ الِائْتِمَارَ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: "إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا ظَهَرَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِذَا كَانَتِ الْفَاحِشَةُ فِي كِبَارِكُمْ، وَالْمُلْكُ فِي صِغَارِكُمْ، وَالْعِلْمُ فِي رُذَالِكُمْ" (مسند الإمام أحمد، حديث نمبر ۱۲۹۴۳، مؤسسة الرسالة، بيروت)

إسناده قوى (حاشيه مسند أحمد)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ (سنن ترمذى، حديث نمبر ۲۱۸۵، ابواب الفتن، باب ماجاء فى الخسف، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى -مصر)

قال الترمذى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الوَجْهِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ (حواله بالا)

۲؎ والحاصل انه لا يلزم من الاشتراك فى الموت الاشتراك فى الثواب أو العقاب بل يجازى كل أحد بعمله على حسب نيته وجنح ابن أبى جمرة إلى ان الذين يقع لهم ذلك انما يقع بسبب

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ رم﴾

لیکن اس پر بات ما رکھنی ضروری ا بالمعروف اور نہی المنکر ہر شخص پر اس رت اور وسعت مطا زم ہوتا ، آخری رجہ اکر اور زبان بھی رت ہو ل اس گناہ برا سمجھے، اور اس منکر ختم ہو اللہ عا ے۔ اور رت ہو رت میں اس ازا س رکھے، اور جہاں رت حا ہو، و ل عملی ر پر اہتمام بھی ے۔

چنانچہ ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ رواے :

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّةٍ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ

صفحہ بقیہ

سكوتهم عن الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر واما من أمر ونهى فهم المؤمنون حقا لا يرسل الله عليهم العذاب بل يدفع بهم العذاب ويؤيده قوله تعالى وما كنا مهلكى القرى الا وأهلها ظالمون وقوله تعالى وما كان الله ليعذبهم وأنت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون ويدل على تعميم العذاب لمن لم ينه عن المنكر وان لم يتعاطاه قوله تعالى فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا فى حديث غيره انكم إذا مثلهم ويستفاد من هذا مشروعية الهرب من الكفار ومن الظلمة لأن الإقامة معهم من القاء النفس إلى التهلكة هذا إذا لم يعنهم ولم يرض بأفعالهم فان أعان أو رضى فهو منهم ويؤيده أمره صلى الله عليه و سلم بالإسراع فى الخروج من ديار ثمود وأما بعثهم على أعمالهم فحكم عدل لأن أعمالهم الصالحة انما يجازون بها فى الآخرة واما فى الدنيا فمهما أصابهم من بلاء كان تكفيرا لما قدموه من عمل سيء فكان العذاب المرسل فى الدنيا على الذين ظلموا يتناول من كان معهم ولم ينكر عليهم فكان ذلك جزاء لهم على مداهنتهم ثم يوم القيامة يبعث كل منهم فيجازى بعمله وفى الحديث تحذير وتخويف عظيم لمن سكت عن النهى فكيف بمن داهن فكيف بمن رضى فكيف بمن عاون نسأل الله السلامة قلت ومقتضى كلامه ان أهل الطاعة لا يصيبهم العذاب فى الدنيا بجريرة العصاة والى ذلك جنح القرطبى فى التذكرة وما قدمناه قريبا أشبه بظاهر الحديث والى نحوه مال القاضى بن العربى وسيأتى ذلك فى الكلام على حديث زينب بنت جحش أنهلك وفينا الصالحون قال نعم إذا كثر الخبث فى آخر كتاب الفتن (فتح البارى -لابن حجر، كتاب الفتن، باب إذا انزل الله بقوم عذابا)

خَرْدَلٍ(مسلم) [1]

جمہ ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فر ما جو نبی بھی مجھ پہلے اپنی امت میں

گیا، اس امت میں کچھ گ اری(ر)اور صحا ہوا ،جو

اپنے نبی سب اختیار ،اور اس پیروی ،پھر ان

بعد ایسے ما آ جا ،جو وہ بات کہتے ،جو نہیں ،اور وہ ایسے

عمل ، انہیں نہیں ما گیا تھا، پس ان ما ل (برائی

روکنے) اپنے وہ ،اور ان اپنی

زبان ،وہ بھی ،اور ان اپنے ل ،

وہ بھی ،اور اس بعد رائی ا برابر بھی ایمان نہیں (ترجمہ ختم)

مطلب ہر شخص اپنی حسبِ رت بُرائی ختم جدو ،اور آخری

رجہ اپنے ل اس برائی ازا ے،یعنی ل میں اس برا سمجھے اور اس

ختم ہو ل میں ا اور رت ہو رت میں اس ازا سب رکھے،

اور اللہ اس بُرائی ختم ہو عا تار ۔

اور اگر بُرائی ل بھی بُرا نہیں سمجھتا، اس مطلب ہوا وہ ل اس برائی ناپسند

نہیں تا، بلکہ اس پسند تا ۔

اکر ذ باللہ تعالیٰ ایسا کفر ۔ [2]

---

[1] ج ا ص ٦٩ ،کتاب الایمان،باب بیان کون النهی عن المنكر من الإيمان الخ ،دار إحياء التراث العربي -بيروت.

[2] (فمن جاهدهم بيده) إذا توقف إزالة المنكر عليه ولم يترتب عليه مفسدة أقوى منه كانشقاق العصى المترتب على الخروج على ولي الأمر الذي هو أعظم مفسدة من المنكر (فهو مؤمن) كامل الإيمان (ومن جاهدهم بلسانه) بأن أنكر به واستعان بمن يدفعه (فهو مؤمن، ومن جاهدهم بقلبه) والاستعانة على إزالته با سبحانه (فهو مؤمن) وتتفاوت مراتب كمال الإيمان بتفاوت ثمراته (وليس وراء ذلك) أي :كراهة المنكر بالقلب (من الإيمان حبة خردل) كنى بها عن نهاية القلة، وذلك لأن الرضا بالكفر الذي هو من جملة المعاصي كفر، وبالعصيان الناشيء عن غلبة الشهوة نقصان من

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر﴾

ت ا سعید خدری ر اللہ عنہ اک لمبی حدث میں حضور ﷺ ارشا وی :

مَنْ رَّأٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَإِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَإِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ أَضْعَفُ الْإِیْمَانِ (مسلم) [1]

جمہ میں جو شخص منکر (گناہ و بُرائی) یکھے، ا چاہیے اپنے اُ بدل ے، اور اگر اس طاف و رت ہو اپنی زبان بدل ے، اور اگر اس بھی طاف و رت ہو، اپنے ل بدل ے، اور ایمان کمزور ترین رجہ (ترجمہ ختم)

اور ت ا سعید خدری ر اللہ عنہ اک رواس میں حضور ﷺ ارشا ان الفاظ میں وی :

مَنْ رَّأٰی مُنْکَرًا فَغَیَّرَہٗ بِیَدِہٖ فَقَدْ بَرِءَ، وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ أَنْ یُّغَیِّرَہٗ بِیَدِہٖ، فَغَیَّرَہٗ بِلِسَانِہٖ فَقَدْ بَرِءَ، وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ أَنْ یُّغَیِّرَہٗ بِلِسَانِہٖ، فَغَیَّرَہٗ بِقَلْبِہٖ فَقَدْ

صفحہ بقیہ

الإیمان أیّ نقصان .وقال القرطبی :الإیمان ھنا بمعنی الإسلام، والمراد أن آخر خصال الإیمان المتعینة علی العبد وأضعفھا الإنکار بالقلب ولم یبق بعدھا رتبة أخری (دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین لمحمد علی بن محمد علان بن إبراھیم البکری،باب فی الأمر بالمعروف)

ولیس وراء ذلک من الإیمان حبة خردل ھی اسم لیس ومن الإیمان صفته قدمت فصارت حالا ووراء ذلک خبرہ ثم ذھب المظھر إلی أن ذلک إشارة إلی الإیمان فی المرتبة الثالثة ویحتمل أن یشار به إلی الإیمان فی المراتب الثلاث من مراتب الإیمان فإنه إن لم ینکر بالقلب رضی بالمنکر وھو کفر فتکون ھذہ الجملة المصدرة بلیس معطوفة علی الجملة قبلھا بکمالھا کذا قاله الطیبی والأول ھو الظاھر أی وراء الجھاد بالقلب یعنی من لم ینکرھم بالقلب بعد العجز عن جھادھم بیدہ ولسانه فلم یکن فیه حبة خردل من الإیمان لأن أدنی مراتب أھل الإیمان أن لا یستحسن المعاصی وینکرھا بقلبه فإن لم یفعل ذلک فقد خرج عن دائرة الإیمان ودخل فیمن استحل محارم الله واعتقد بطلان أحکامه(مرقاة المفاتیح،کتاب الایمان،باب الإعتصام بالکتاب والسنة)

[1] ج ا ص ٦٩ ،کتاب الایمان،باب بیان کون النھی عن المنکر من الإیمان الخ ،دار إحیاء التراث العربی -بیروت، واللفظ لہٗ؛ مسند أحمد، حدیث نمبر ١١٠٧٣ .

إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، رجاله ثقات رجال الشیخین غیر إسماعیل بن رجاء :وھو ابن ربیعة الزبیدی، وأبیه، فمن رجال مسلم، وقد توبعا (حاشیه مسند احمد)

بَرِءَ، وَذٰلِکَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ (سنن النسائی) [1]

جمہ جو شخص کسی منکر (وگناہ) یکھے، پھرا اپنے بدل ے، وہ بر ا ہوگیا، اور جو شخص اپنے اس بدلنے طاف رکھے پھر وہ اپنی زبان بدل ے (یعنی زبان نہی المنکر ے) وہ بھی بر ا ہوگیا، اور جو شخص اپنی زبان اس بدلنے طاف رکھے پھر وہ اپنے ل اس بدل ے (یعنی ل اس منکر برا اور غلط سمجھے) وہ بھی بر ا ہوگیا اور ایمان کمزورتر رجہ (ترجمہ ختم)

اور ت براء عازب ر اللہ عنہ ایک لمبی حدیث میں نبی ﷺ ارشا وی :

وَانْـهَ عَنِ الْـمُـنْـكَـرِ، فَـإِنْ لَّـمْ تُـطِقْ ذٰلِكَ، فَـكُفَّ لِسَـانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَيْرِ (مسنداحمد) [2]

جمہ اور آپ نہی المنکر یں، اور اگر آپ اس طاف ہو، اپنی زبان

---

[1] حدیث نمبر ۵۰۰۹، کتاب الایمان وشرائعه، باب تفاضل اهل الايمان، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب.

[2] حدیث نمبر۱۸۶۴۷، مؤسسة الرسالة، بيروت.

إسناده صحيح، رجاله ثقات. أبو أحمد: هو محمد بن عبد الله بن الزبير الزبيري.
وأخرجه الدارقطني في "السنن۲/۱۳۵" من طريق أبي أحمد الزبيري، بهذا الإسناد. دون قوله: "فأطعم الجائع، واسقِ الظمآن، وأمر بالمعروف، وأنه عن المنكر." وأخرجه عبد الله بن المبارك في "البر والصلة(۲۷۷)" والطيالسي (۷۳۹) ومن طريقه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (۲۷۴۳) والبيهقي في "السنن۲۷۳،۲۷۲/۱۰" والبخاري في "الأدب المفرد(۶۹) 69" والطحاوي في "شرح مشكل الآثار(۲۷۴۴)" وابن حبان(۳۷۴) والدارقطني۲/۱۳۵، والحاكم ۲/۲۱۷، والبيهقي أيضا في "السنن ۲۷۳،۲۷۲/۱۰" وفي "شعب الإيمان(۴۳۳۵)" والبغوي في "شرح السنة(۲۴۱۹)" من طرق عن عيسى بن عبد الرحمن، به. وليس في رواية البخاري: فأطعم الجائع واسقِ الظمآن. قال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وأورده الهيثمي في "المجمع۲۴۰/۴" وقال: رواه أحمد ورجاله ثقات (حاشية مسند احمد)
قال الهيثمي:
رواه أحمد ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، ج۴ص۲۴۰، باب العتق والاعانة فيه، مكتبة القدسي، قاهرة)

روکیں، اے خیر بات (ترجمہ ختم)

مطلب اکرزبان نہی المنکر رت ہو، زبان نہی المنکر یں،اور ایسی حالت میں زبان و ی خیر باتیں،اورذ وغیرہ یں۔

اور ت علی ر اللہ عنہ ارشا وی :

إِنَّ أَوَّلَ مَا تُغْلَبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْجِهَادِ اَلْجِهَادُ بِأَيْدِيْكُمْ ، ثُمَّ الْجِهَادُ بِأَلْسِنَتِكُمْ ، ثُمَّ الْجِهَادُ بِقُلُوْبِكُمْ ، فَأَيُّ قَلْبٍ لَمْ يَعْرِفِ الْمَعْرُوْفَ وَلَا يُنْكِرِ الْمُنْكَرَ نُكِّسَ فَجُعِلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ (مُصنف ابن أبی شیبة) [1]

جمہ سب پہلے اپنے تھوں جہا عمل مغلوب ہو ،پھر اپنی زبان جہا مغلوب ہو ،پھر اپنے دِ ل جہا مغلوب ہو ، جو ل معروف (نیکی) معرفت (وپہچان) ے ،اور منکر انکار ے ، اُس اُلٹ ماجائے ،اُس اوپروا نیچے ماجائے (ترجمہ ختم)

اور ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ اُن ارشا وی :

اَلنَّاسُ ثَلَاثَةٌ فَمَا سِوَاهُمْ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ :رَجُلٌ رَأٰى فِئَةً تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَاهَدَ بِنفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ جَاهَدَ بِلِسَانِهِ، وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَنَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ بِقَلْبِهِ(المعجم الکبیر للطبرانی) [2]

---

[1] حدیث نمبر ۳۸۷۳۳،کتاب الفتن، باب ماذکر فی فتنة الدجال.

[2] حدیث نمبر ۸۸۹۶،مکتبة ابن تیمیة -القاهرة.

قال الهیثمی:

رواہ الطبرانی وفیہ من لم أعرفه (مجمع الزوائد،ج۷ص۲۷۶، باب الانکار بالقلب، مکتبة القدسی، قاهرة)

قلتُ: سندهٗ هٰذا:

حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ الْفَضْلُ بن الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بن إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بن مَنِيعٍ السَّدُوسِيُّ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ النَّهْدِيَّ، يَقُولُ :قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بن مَسْعُود.

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ر﴾

جمہ گ تین قسم ہیں (جو اچھے ہیں) جوان تین وہ ہیں، ان میں ئی خیر
نہیں، ا کٓ وہ آ کسی عت اللہ تعالیٰ راستے میں قتال ہوئے
یکھا، اُس (ان سا شا ہو) اپنی جان اور ل جہا کیا؛ و ٓ اوہ
آ اپنی زبان جہا کیا، یعنی ا بالمعروف اور نہی المنکر کیا؛ اور تیسٓرا
وہ آ اپنے ل پہچانا (ترجمہ ختم)

اور ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ ہی وی :

إِذَا رَأَيْتَ الْفَاجِرَ فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْهِ فَاكْفَهِرَّ فِيْ وَجْهِهِ (المعجم الکبیر للطبرانی) [۱]

جمہ جب آپ گناہ ر ، اور اُس پر آپ (ا بالمعروف اور نہی المنکر ذر)تغیر رت ہو، اپنے ے تُر اظہار یں (ترجمہ ختم)

اور طارق شہاب رواب :

﴿ صفحہ بقیہ ﴾

و احوال رجال هٰذا السند هٰذا:

(۱)...... أبو خليفة *الامام العلامة، المحدث الاديب الاخبارى، شيخ الوقت، أبو خليفة، الفضل بن الحباب (سير اعلام النبلاء، جزء۱۴، صفحه ۷)

(۲)...... مسلم بن إبراهيم الأزدى الفراهيدى، قال يحيى بن معين والعجلى وغيرهما ثقة (كذا فى تهذيب الكمال تحت رقم الترجمة ۵۹۱۶)

(۳)...... حصين بن منيع السدوسى بصرى روى عن العلاء بن بدر النهدى روى عنه شاذان الاسود بن عامر ومسلم بن ابراهيم سمعت ابى يقول ذلك . حدثنا عبد الرحمن قال ذكره ابى عن اسحاق بن منصور عن يحيى بن معين انه قال :حصين بن منيع السدوسى صالح (الجرح والتعديل، لا بن أبى حاتم، تحت رقم الترجمة ۸۵۴)

(۴)...... أبو محمد النهدى يروى عن عمرو بن قيس الملائى وأبى سنان روى عنه بشر بن الحكم وابن حميد (ثقات ابن حبان، جزء۸، صحفه ۱۹۴)

[۱] حديث نمبر ۸۵۸۱، مكتبة ابن تيمية ،قاهرة.

قال الهيثمى:

رواه الطبرانى باسنادين فى أحدهما شريك وهو حسن الحديث ، وبقية رجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، ج۷ص۲۷۶، باب الانكار بالقلب،مكتبة القدسى، قاهرة)

قَالَ عِتْرِیْسٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ :هَلَکَ مَنْ لَمْ یَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :بَلْ هَلَکَ مَنْ لَّمْ یَعْرِفِ الْمَعْرُوْفَ بِقَلْبِهٖ وَیُنْکِرِ الْمُنْکَرَ بِقَلْبِهٖ(مُصنف ابن أبی شیبة) لے

جمہ ت عتریس (ع ب) ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ عرض کیا وہ شخص ہلاک ہوگیا، جوا بالمعروف اور نہی المنکر ے، اس پر ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ فر ما: بلکہ وہ شخص ہلاک ہوگیا جو اپنے ل معروف (نیکی) معرفت (و پہچان) اختیار ے، اور اپنے ل منکر انکار ے(ترجمہ ختم)

اور ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ اک حدیث میں حضور ﷺ اک ارشا اس طرح وی :

بِحَسْبِ الْمَرْءِ أَنْ یَّرٰی مُنْکَرًا لَا یَسْتَطِیْعُ لَهٗ غَیْرًا أَنْ یَّعْلَمَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَهٗ مُنْکِرٌ(المعجم الکبیر للطبرانی) ۲

جمہ آ نہی المنکر ذ اری سبکدوش ہو لئے جب وہ کسی منکر یکھے اور اس (اپنے اور زبان)بدلنے رت ہو اللہ تعالیٰ علم میں اس سب بارے میں بات آ جائے وہ اس ل

لے حدیث نمبر ۳۸۷۳۶، کتاب الفتن، باب ماذکر فی فتنة الدجال واللفظ لهٗ؛ حلیة الاولیاء فی ترجمة عبداللہ بن مسعود؛ شعب الإیمان، حدیث نمبر ۷۱۸۲؛ المعجم الکبیر، حدیث نمبر ۸۵۴۸.

قال الهیثمی:

رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحیح (مجمع الزوائد، ج۷ص ۲۷۵، باب الانکار بالقلب، مکتبة القدسی، قاهرة)

۲ حدیث نمبر ۱۰۵۴۱،مکتبة ابن تیمیة -القاهرة،واللفظ لهٗ، التاریخ الکبیر للبخاری، تحت ترجمة ربیع بن سهل بن رکین ج۳ص ۲۷۸.

قال الهیثمی:

رواه الطبرانی، وفیه الربیع بن سهل وهو ضعیف(مجمع الزوائد ج۷ص ۲۷۵، باب الانکار بالقلب، مکتبة القدسی، قاهرة)

برا سمجھتا (ترجمہ ختم)

معلوم ہوا منکر ل بدلنے حقیقت اگر کسی اورزبان منکر روکنے رت ہو، وہ ل میں اس برا سمجھے، اور س رکھے اگر اس زبان ما رت ہوگئی وہ حسبِ رت اس ازا ے ، وہ اپنی ذ اری بری سمجھا جائے ۔

ما تغییر وقسمیں ہیں ایک حسّی اور ایک معنوی، پہلی قسم تعلق اور بعض او ت زبان ہوتا ، اور و ی قسم تعلق ل ہوتا ۔ ۱

احا ث میں جو ل نکیر ایمان کمزور رجہ قرار ما گیا ، اس مطلب پہلے کر ر گناہ ل میں بھی برا سمجھے، پھر ایمان محروم ہو جاتا ، اور ایک مطلب منکر انکار اپنی ذات میں کمزور رجہ ، مطلب نہیں جو وزبان طاف رکھتا ہو، اس لیے اور اس میں بھی کمزور رجہ ، کیو ایسے شخص میں اُس وسعت اور طاف اعتبار ہی رجہ ۔ ۲

اور بعض ات مطلب بیان کیا اپنے ثمرہ اعتبار ایمان کمزور رجہ ، نہی المنکر وا اعتبار ایمان کمزور رجہ ۔ ۳

اور ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشا وی :

---

۱ (بحسب المرء)بسكون السين اى يكفيه فى الخروج عن عهدة الواجب والباء زائدة (اذارأى منكرا)يعنى علم به والحال انه (لايستطيع له تغييرا) بيده ولابلسانه(ان يعلم اللّٰهتعالىٰ)من نيته(انه له منكر)بقلبه لان ذالك مقدوره فيكره بقلبه ويعزم انه لو قدرعليه بقول اوفعل ازاله(فيض القديرللمناوى ج۳،حرف الباء الموحده،تحت حديث رقم ۳۱۲۴)

فبقلبه بأن لا يرضى به وينكر فى باطنه على متعاطيه فيكون تغييرا معنويا إذ ليس فى وسعه إلا هذا القدر من التغيير (مرقاة المفاتيح،كتاب الآداب ،باب الأمر بالمعروف)

۲ ”اضعف الايمان“ المتعلقة بانكار المنكر فى ذاتهٖ لابالنظر الىٰ غير المستطيع فانهٗ بالنظر اليه هو تمام الوسع والطاقة وليس عليه غيره (حاشية السندى على النسائى،كتاب الايمان وشرائعه، باب تفاضل اهل الايمان)

۳ ”فبقلبهٖ“ معناه فليكرهه بقلبه وليس ذالک بازالة وتغيير منه للمنكر ولكنهٗ هو الذى فى وسعهٖ وقولهٗ صلی اللہ علیہ وسلم ”وذالک اضعف الايمان“ معناه واللّٰه اعلم اقلهٗ ثمرةً (شرح النووى، تتمة كتاب الايمان، باب بيان كون النهى عن المنكر الخ)

لَا يَـنْبَـغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا :يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْإِذْلَالُ؟ قَالَ : يَتَعَرَّضُ لِلسُّلْطَانِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْهُ النِّصْفُ(السنن الواردة فى الفتن للدانى) [1]

جمہ مؤ لیے مناسب نہیں وہ اپنے آپ ذلیل ے۔

صحابہؓ ام عرض کیا اپنے آپ ذلیل ا طرح ہو ؟

ر ل اللہ ﷺ فر ا با شاہ (یعنی مت ا مِ وف، ریاستی منصب ار وعہدے ار) تعرُّض ے، حا اُس پاس با شاہ مقابلے میں نصف (طاف) بھی نہیں (ترجمہ ختم)

اور ت سعید جبیر رواتے :

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ آمُرُ السُّلْطَانَ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ :إِنْ خِفْتَ أَنْ يَّقْتُلَكَ فَـلَا، قَالَ :ثُمَّ عُدْتُ، فَقَالَ لِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ عُدْتُ، فَـقَـالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ :إِنْ كُـنْـتَ لَا بُـدَّ فَـاعِلًا فَفِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ

(الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر لابن أبى الدنيا ،حديث نمبر ۸۰، ص۱۱۳)

جمہ میں ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ عرض کیا کیا میں حا ا بالمعروف اور نہی المنکر وں؟ ت ابنِ عباس فر ا اگر آپ ف ہو وہ آپ ے ، پھر نہیں، ت سعید جبیر تین تبہ یہی ال ہرایا، اور ت ابنِ عباس ہر تبہ یہی جواب ا، اور ت ابنِ عباس فر ا اگر آپ لئے حا ا بالمعروف اور نہی المنکر ضروری ہو، ف اپنے اور اس رمیان ے (کسی و ے سامنے نہیں) (ترجمہ ختم)

اور ت عبداللہ عمر ر اللہ عنہ فر ہیں :

سَـمِـعْـتُ الْـحَجَّاجَ يَخْطُبُ، فَذَكَرَ شَيْئًا أَنْكَرْتُهٗ، فَذَكَرْتُ مَقَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ.قُلْتُ :يَا

[1] حديث نمبر ۱۴۸ ،باب النهى عن الخروج على الأئمة والأمراء .

رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ :يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ

(المعجم الأوسط للطبرانی) [1]

جمہ میں ج (یوسف) خطبے میں ایسی چیز سُنی ، میں منکَر (بُرا) سمجھا (میں اُس پر نکیر چاہی) پھر مجھے ر ل اللہ ﷺ ارشا ا آ گیا مؤ لیے مناسب نہیں وہ اپنے آپ ذلیل ے۔

میں عرض کیا: اے اللہ ر ل! اپنے آپ طرح ذلیل ے ؟

ر ل اللہ ﷺ فر ما ایسی آز میں پڑے، اُ طاف ہو (ترجمہ ختم)

اور ت حسن حسن بارے میں رواب :

قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيْدٍ الْحَجَّاجُ قَدْ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِّنَ الْعَصْرِ قَالَ فَأَقُوْمُ إِلَيْهِ فَأْمُرُهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ قَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ إِنَّهُمْ إِذًا يَقْتُلُوْنِيْ قَالَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَلَيْسَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ قَالَ الْحَسَنُ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَتَكَلَّفُ

---

[1] حديث نمبر ۵۳۵۷،دار الحرمين -القاهرة، واللفظ لهٗ؛ امثال الحديث لابى الشيخ الاصبهانى، حديث نمبر ۱۳۱)

رواه البزار والطبرانى فى الاوسط والكبير باختصار واسناد الطبرانى فى الكبير جيد ورجاله رجال الصحيح غير زكريا بن يحى بن أيوب الضرير ذكره الخطيب روى عنه جماعة ولم يتكلم فيه أحد (مجمع الزوائد، ج۷ص ۲۷۴، باب فيمن خشى من ضرر على غيره وعلى نفسه، مكتبة القدسى، قاهرة)

وبه قال الطبرانى لا يروى عن ابن عمر إلا بهذا الإسناد تفرد به زكريا قلت رواته موثقون إلا عبد الكريم وهو أبو أمية بن أبى المخارق فإنه ضعيف لكنه شاهد جيد للحديث الماضى وله شاهد آخر من حديث على رضى الله تعالى عنه رويناه فى المعجم ا لأوسط أيضا وفى إسناده من لا يعرف (الامالى المطلقة لابن حجر، جزء ا ، صفحه ۱۶۸)

مِنَ الْبَـلَاءِ مَا لَا يُطِيْقُ (بغية الباحث، روايت نمبر ۷۷۳) ۱؎

جمہ اُن سامنےایک آ کھڑاہوا،اورکہااےا سعید! ج(یوسف)

جمعہ ن زمیں بہت تاخیر ، یہاں تک عصر وف فرست ہوگیا، آپ

اُن کھڑے ہو اللہ ف دِ ۔

ت حسن حسن اُن کہا ایسی رت میں وہ مجھے یں ، پھر اُن

اُس آ کہا کیا اللہ عزوجلّ ارشا نہیں فر ما وہ گ نہی المنکر

نہیں ،اوراُن طرزِعمل بہت بُرا تھا۔

ت حسن اس جواب میں فر ما مجھ ت ا بکرہ حدس

بیان ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فر ما مؤ لیے جا ر نہیں وہ اپنے آپ

ذلیل ے۔

صحابۂ ام عرض کیا اے اللہ ر ل! اپنے آپ کیسے ذلیل ے ؟

ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فر ما ایسی آز (اپنی طرف)اختیار ے

اُ طاف ہو(ترجمہ ختم)

اورا یعلیٰ صلی بھی اپنی مسند میں اس قسم ایک واقعہ صحیح سند سا رواب کیا ۔ ۲؎

۱؎ رواتـه ثـقـات إلا الخليل وهو عند أبى يعلى فى قصة طويلة من طريق المعلى بن زياد القردوسى عـن الـحسن البصرى إنما حدث بحديثين ، أحدهما :عـن أبـى سعيد رضى الله عنه ، والثانى قال : قـال رسـول الله صلى الله عليه وسلم .فـذكـر هذا المتن (المطالب العالية، باب جواز ترك النهى عن المنكر ، لمن لا يطيق)

رواه الـحـارث بـن أبـى أسـامة عن الخليل بن زكريا وهو ضعيف لكن لم ينفرد به فقد رواه أبو يعلى مـطـولًا وسيـأتى فى الفتن فى باب ليس للمؤمن أن يذل نفسه (اتحاف الخيرة المهرة، باب إجتناب المحرمات)

۲؎ حـدثـنـا قطن بن نسير ، حدثنا جعفر بن سليمان ، حدثنا المعلى بن زياد قال :لما هزم يزيد بن المهلب أهل البصرة قال المعلى :فـخشيت أن أجلس فى حلقة الحسن بن أبى الحسن فأوجد فيها فـأعـرف ، فـأتيت الحسن فى منزله ، فدخلت عليه فقلت :يـا أبا سعيد ، كيف بهذه الآية من كتاب الله ؟ قال : أية آية من كتاب الله ؟ ، قلت :قول الله فى هذه الآية :(وترى كثيرا منهم يسارعون

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر﴾

ت ابنِ عمر اور ت حسن ره احا ث اُن صحیح احا ث ا ہیں، میں ایسے
حکمرا ں سامنے جو سب خلاف ورزی یں ،بدعات ار ب یں ، ز مؤخر

﴿ صفحہ بقیہ ﴾

فـي الإثم والعدوان وأكلهم السحت لبئس ما كانوا يعملون) ، قال : يا عبد الله ، إن القوم عرضوا السيف فحال السيف دون الكلام ، قلت :يـا أبا سعيد ، فهل تعرف لمتكلم فضلا ؟ قال : لا ، قال الـمعلى :ثـم حدث بحديثين :حـدثـنـا أبـو سـعيـد الخدرى ، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديث ، قال :قـال رسـول الـلـه صلى الله عليه وسلم : ألا لا يـمـنعن أحدكم رهبة الناس أن يقول الحق إذا رآه ، أن يذكر تعظيم الله فإنه لا يقرب من أجل ، ولا يبعد من رزق قال :ثم حدث الحسن بـحديث آخر ، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ليس للمؤمن أن يذل نفسه قيل :وما إذلاله نفسه ؟ قال : يتعرض من البلاء لما لا يطيق قيل :يا أبا سعيد فيزيد الضبى وكلامه فى الصلاة ؟ قال : أما إنه لم يخرج من السجن حتى ندم ، قال المعلى :فقمت من مجلس الحسن فأتيت يزيد فقلت :يـا أبـا مـودود ، بيـنما أنا والحسن نتذاكر إذ نصبت أمرك نصبا ، فقال :مـه يا أبا الحسن ، قال : قلت :قد فعلت ؟ قال :فـما قال الحسن ؟ قلت قال : أمـا إنـه لم يخرج من السجن حتى ندم على مقالته ، قال يزيد :مـا نـدمـت على مقالتى ، وايم الله لقد قمت مقاما أخطر فيه بنفسى ، قال يزيد : فأتيت الحسن فقلت :يـا أبـا سعيد ، غلبنا على كل شىء ، نغلب على صلاتنا ؟ فقال : يا عبد الله ، إنك لـم تـصـنـع شيئا ، إنك تعرض نفسك لهم ، ثم أتيته فقال لى مثل مقالته ، قال :فقمت يوم الـجـمعة فى المسجد والحكم بن أيوب يخطب ، فقلت :رحـمك الله ، الصلاة ، قال :فلما قلت ذلك احتوشتنى الرجال يتعاورونى ، فأخذوا بلحيتى وتلبيتى ، وجعلوا يجئون بطنى بنعال سيوفهم ، قال :ومضوا بى نحو المقصورة ، فما وصلت إليه حتى ظننت أنهم سيقتلونى دونه ، قال :ففتح لى باب المقصورة ، قال :فـدخلت فقمت بين يدى الحكم وهو ساكت ، فقال :أمجنون أنت ؟ قال : ومـا كنا فى صلاة ، فقلت :أصـلـح الله الأمير ، هل من كلام أفضل من كتاب الله ؟ قال :لا ، قلت : أصـلـح الـلـه الأميـر ، أرأيـت لو أن رجلا نشر مصحفا يقرؤه غدوة إلى الليل أكان ذلك قاضيا عنه صلاته ؟ قال :والـله إنى لأحسبك مجنونا ، قال :وأنـس بـن مالك جالس تحت منبره ساكت ، فقلت :يـا أنس ، يا أبا حمزة ، أنشدك الله فقد خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم وصحبته ، أبـمعروف قلت أم بمنكر ، أبحق قلت أم بباطل ؟ قال :فـلا والله ، ما أجابنى بكلمة ، قال له الحكم بن أيوب :يا أنس ، قال :يقول :لبيك ، أصلحك الله ، قال :وكان وقت الصلاة قد ذهب ، قال :كان بقى من الشمس بقية ، فقال :احبسوه ، قال يزيد :فأقسم لك يا أبا الحسن -يعنى للمعلى- لما لقيت من أصحابى كان أشد على من مقامى ، قال بعضهم :مراء ، وقال بعضهم :مجنون ، قال : وكتب الحكم إلى الحجاج :أن رجلا من بنى ضبة قام يوم الجمعة قال :الصلاة ، وأنا أخطب ، وقد شهـد الشهود العدول عندى أنه مجنون ، فكتب إليه الحجاج :إن كـانت قامت الشهود العدول أنه مـجنون فخل سبيله ، وإلا فاقطع يديه ورجليه ، واسمر عينيه ، واصلبه ، قال :فشهدوا عند الحكم أنى مجنون فخلى عنى .قال المعلى ، عن يزيد الضبى : مات أخ لنا فتبعنا جنازته فصلينا عليه ، فلما

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ر ﴾

یں ، ماگیا آ اپنی ذات اُن بچا رکھے،اورحتیٰ ا مکان اللہ

بافر بچتار ،اور ز وف پرپڑ ،اوراُن سا بامِر مجبوری پڑھنی پڑجائے بامِر

مجبوری رپراُن سا کب ے،اورفتنے وجہ اُن حکمرا ں سا تعرّض

اوربھِڑ نہیں ماگیا۔ ؎۱

صفحے بقیہ

دفن تنحیت فی عصابة ، فذكرنا الله وذكرنا معادنا ، فإنا كذلك إذ رأينا نواصی الخيل والحراب ، فلما رآه أصحابی قاموا وتركونی وحدی ، فجاء الحكم حتى وقف علی فقال :ما كنتم تصنعون ؟ قلت : أصلح الله الأمير ، مات صاحب لنا فصلينا عليه ودفن ، فقعدنا نذكر ربنا ، ونذكر معادنا ، ونذكر ما صار إليه ، قال :ما منعک أن تفر كما فروا ؟ قلت : أصلح الله الأمير ، أنا أبرأ من ذلک ساحة وآمن للأمير من أن أفر ، قال :فسكت الحكم ، فقال عبد الملک بن المهلب -وكان على شرطته -تدرى من هذا ؟ قال :من هذا ؟ قال :هذا المتكلم يوم الجمعة ، قال :فغضب الحكم وقال :أما إنک لجرىء ، خذاه ، قال : فأخذت فضربنی أربعمائة سوط ، فما دريت حين تركنی من شدة ما ضربنی ، قال :وبعثنی إلی واسط ، فكنت فی ديماس الحجاج حتى مات الحجاج (مسند ابی یعلیٰ، حدیث نمبر ۱۳۸۱)

رواه أبويعلى الموصلی بسند صحيح، والحارث مختصرًا بسند ضعيف، وتقدم لفظه فی المواعظ فی باب من يعمل الحسنات (اتحاف الخيرة المهرة، باب فی التلاعن وتحريم دم المسلم)

؎۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللَّهِ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْکَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلاَةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمِيتُونَ الصَّلاَةَ عَنْ وَقْتِهَا .قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِی قَالَ صَلِّ الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَکَ نَافِلَةٌ .وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا (مسلم، حدیث نمبر ۱۴۹۷، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، وما يفعله المأموم إذا أخرها الإمام)

-(سيكون بعدی أئمة) أی فسقة كما فی رواية الديلمی (يؤخرون الصلاة عن مواقيتها) فإذا فعلوا ذلک (صلوها لوقتها فإذا حضرتم معهم الصلاة فصلوا) قال ابن تيمية :هذا كالصريح فی أنهم كانوا يفوتونها وهو الصحيح وفيه كما قبله صحة الصلاة خلف الفاسق لأمره بالصلاة خلف أولئک الأئمة وقال جمع منهم المهلب :أراد تأخيرها عن وقتها المستحب لا إخراجها عن وقتها قال ابن حجر :وهو مخالف للواقع فقد صح أن الحجاج وأميره الوليد كانوا يؤخرونها عن وقتها(فيض القدير شرح الجامع الصغير، تحت حديث رقم ۴۶۷۴)

عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَلِی أُمُورَكُمْ بَعْدِی رِجَالٌ يُطْفِئُونَ السُّنَّةَ وَيَعْمَلُونَ بِالْبِدْعَةِ وَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيتِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُهُمْ كَيْفَ أَفْعَلُ قَالَ تَسْأَلُنِی يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ (ابن ماجة، حدیث نمبر ۲۸۶۵، كتاب الجهاد،باب لا طاعة فی معصية الله، واللفظ لهٗ؛ مسند احمد، حدیث نمبر ۳۷۹۰؛ سنن البيهقی الكبریٰ، حديث نمبر ۵۵۲۰)

مؤ اپنے آپ ذلیل حدث و ی سندوں سا بھی وی ۔[1] اورا وجہ قُربِ مب فتنوں دَور میں جبکہ زبان ا بالمعروف اور نہی المنکر رت ر ، حضور ﷺ اپنی ذا اصلاح تک محدو رہنے تعلیم ی ۔

چنانچہ ت عبداللہ عمرو عاص ر اللہ عنہ فر ہیں :

بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوْا هٰكَذَا . وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذٰلِكَ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ قَالَ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ (ابوداوٗد) [2]

جمہ ر ل اللہ ﷺ ار اکر بیٹھے ہوئے آپ فتنے ذ کیا، پھر فر ما جب ل سا عہد (ومعا وں) خلاف ورزی ہو ، اور ل ا نتوں ہلکا سمجھا جائے (یعنی اُن ا ائیگی اہمیت دِ ل میں ر) اور گ اس طرح (اک و ے میں ملط) ہوجا ، اور ر ل اللہ ﷺ اپنی اُنگلیوں اک و ے میں اخل لیا۔

---

[1] عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنْ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ (ترمذی، حديث نمبر ۲۲۵۴، ابواب الفتن؛ ابنِ ماجه، حديث نمبر ۴۰۰۶)

[2] حديث نمبر ۴۳۴۳، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهى، واللفظ لهٗ؛ مستدرک حاكم، حديث نمبر ۷۸۶۶؛ مسند احمد، حديث نمبر ۶۹۸۷؛ معرفة الصحابه لابى نعيم، حديث نمبر ۴۳۵۹.
قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد و لم يخرجاه.
وقال الذهبى فى التلخيص :صحيح
وفى حاشية مسند احمد:
إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير هلال بن خبّاب، فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة.

ت عبداللہ عمرو کہتے ہیں میں کھڑا ہوا، اور ر ل اللہ ﷺ پاس حاضر ہوا، اورعرض کیا ایسے وف میں میں کیا طرزِ عمل اختیار وں؟ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا یں۔ ر ل اللہ ﷺ فر ما اپنے گھر زم پکڑ ، اور اپنی زبان اپنی ذات تک میں رکھو، اور جو معروف (نیکی) یکھو، اُ اختیار و، اور جو منکر (بُرا م) یکھو، اُ چھوڑ و، اور اپنے اوپر اپنی ذات معا ت زم رکھو، اور عام ل معا ت اپنے چھوڑ و (ترجمہ ختم)

اور ت ا اُ ر اللہ عنہ بھی بسندِ ضعیف استطاعت و رت ہو رت میں صبر حد ث منقول ۔ ۱ے

اور ت عر س عمیرہ کندی ر اللہ عنہ نبی ﷺ ارشا وی :

إِذَا عُـمِلَـتِ الْـخَطِيْئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا .وَقَـالَ مَرَّةً أَنْـكَـرَهَـا كَـمَـنْ غَـابَ عَـنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا

(ابو داؤد) ۲ے

جمہ جب زمین میں ئی گناہ کیا جائے، جو شخص اُس جو ہو، اُس ماپسند ے، اور ا ک تبہ فر ما اُس پر نکیر ے، وہ ایسا جیسا اُس گناہ غا ب ؛ اور جو اُس گناہ غا ب ہو، لیکن اُس گناہ را ہو، وہ

۱ے عَنْ أَبِي أُمَـامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، قَالَ ":إِذَا رَأَيْتُـمْ أَمْرًا لا تَسْتَطِيعُونَ تَغْيِيرَهُ، فَاصْبِرُوا حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يُغَيِّرُهُ."(المعجم الكبير، حديث نمبر ۷۶۸۵، واللفظ لهٗ؛ شعب الايمان، حديث نمبر ۹۳۴۵؛ الكامل فى ضعفاء الرجال)

قـال الهيثـمـى:رواه الـطبرانى وفيه عفير بن معدان وهو ضعيف (مجمع الزوائد،ج۷ص۲۷۵، باب الانكار بالقلب، مكتبة القدسى، قاهرة)

قَـال عبـد الرحمن بن أَبى حاتم :سَـأَلـتُ أبى عن عفير بن معدان :فقال :ضـعيف الحديث ، يكثر الـرواية عـن سـليـم بن عامر ، عَن أبى أمامة ، عن النبى صلى الله عليه وسلم ما لا أصل له ، لا يشتغل بروايته .وَقَال أبو عُبَيد الآجرى :سـألت أبا داود عن عفير بن معدان ، فقال :شيخ صالح ، ضعيف الحديث ، قال :وسألته أيضا فقال هكذا.وَقَال النَّسائى :ليس بثقة ولا يكتب حديثه.وَقَال أبو أحمد بن عدى :وعامة رواياته غير محفوظة.(تهذيب الكمال، ج۲۰ص۱۷۸)

۲ے حديث نمبر ۴۳۴۵، كتاب الملاحم، باب الامر والنهى ،المكتبة العصرية، صيدا -بيروت.

ایسا جیسا اُس گناہ جو (ترجمہ ختم)

اور ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ فر ہیں :

إِذَا عُمِلَ بِالْخَطِيْئَةِ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا(السنن الكبرى للبيهقي) [1]

جمہ جب زمین میں ئی گناہ کیا جائے، جو شخص اُس جو ہو، اُس ناپسند ے(اورحسبِ رت اُس پر نکیر ے) وہ ایسا جیسا اُس گناہ غا ب ؛اورجو اُس گناہ غا ب ہو، لیکن اُس گناہ را ہو، وہ ایسا جیسا اُس گناہ جو (ترجمہ ختم)

مطلب جو شخص گناہ ہو وا میں جو ہو، اور اُس پر حسبِ رت نکیر ے، اگر اورزبان رت ہو، اپنے ل ہی نکیر ے، وہ گناہ میں کسی طرح ک نہیں سمجھا جائے ،اوراس بر عکس جو شخص اُس گناہ ہو وا میں جو ہو، لیکن وہ اس گناہ را اور پسند تا ہو، وہ بغیر عمل کیے بھی گناہ میں ک ۔ [2]

احا ب میں بشرطِ رت اورزبان اور ل برائی تبد اور و ی احا ب وآ ثار استد ل ہوئے اہلِ علم ات فر ما برائی تبد ناحکمرا ں ذ اری ،اورزبان علماءاوراہلِ اثر ام ذ اری ،اور ل ضعفاءاورکمزوروں ذ اری ۔ [3]

---

[1] حديث نمبر ۱۴۵۵۱،کتاب الصداق،باب الرجل يدعى إلى الوليمة وفيها المعصية نهاهم فإن نحوا ذلک عنه وإلا لم يجب، دارالکتب العلمية، بيروت.

[2] والمعنى من حضرها فكرهها أى فأنكرها ولو بقلبه كان كمن غاب عنها أى ولم يعلم بها ومن غاب عنها أى وعلم بها فرضيها أى فرضى بها واستحسنها كان كمن شهدها أى ولم ينكرها(مرقاة المفاتيح ،کتاب الآداب ،باب الأمر بالمعروف)

[3] قال العلماء الامر بالمعروف باليد على الامراء وباللسان على العلماء وبالقلب على الضعفاء يعنى عوام الناس(تفسير القرطبى ج۴،سورہ آلِ عمران ، تحت آیت نمبر ۲۱، ۲۲)

وقد قال بعض علمائنا الأمر الأول للأمراء والثانى للعلماء والثالث لعامة المؤمنين(مرقاة المفاتيح،کتاب الآداب،باب الأمر بالمعروف)

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر ﴾

اپنے زیرِ اثر اور تحت افرا (اہ وہ خانگی اعتبار ہوں یا کسی ا ارہ، محکمہ و فتری اعتبار) پر بھی اسان ا بالمعروف اور نہی المنکر رت حا ہو ، کیو وہ ان اک طرح حکمران ہوتا ، اس لئے بحیثیت حکمران اپنے زیرِ اثر اور تحت افرا ا بالمعروف اور نہی المنکر ا بھی ضروری ۔

صفحے بقیہ

وَأَمَّا غَيْرُ نَحْوِ السُّلْطَانِ فَإِنَّمَا يَأْمُرُ وَيَنْهَى بِالْقَوْلِ الْأَرْفَقِ فَالْأَرْفَقِ وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ بِقَوْلِهِ فَإِنْ لم يَقْدِرْ الْمُكَلَّفُ على الْأَمْرِ أو النهى بيده لِكَوْنِهِ غير سُلْطَان وَمَنْ فى مَعْنَاهُ من نَحْوِ الْأَبِ وَالسَّيِّدِ وَالزَّوْجِ لِأَنَّ غير من ذُكِرَ لَا يَأْمُرُ بِالْيَدِ وَحِينَئِذٍ فَمَعْنَى عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَدَمُ التَّمَكُّنِ شَرْعًا من الْأَمْرِ أو النَّهْيِ بِالْيَدِ فَبِلِسَانِهِ أَىْ فَيَأْمُرُ وَيَنْهَى بِلِسَانِهِ فَإِنْ لم يَقْدِرْ على الْأَمْرِ أو النَّهْيِ بِلِسَانِهِ لِشِدَّةِ صَوْلَةِ من يُرَادُ أَمْرُهُ أو نَهْيُهُ فَبِقَلْبِهِ أَىْ فَيَأْمُرُ وَيَنْهَى بِقَلْبِهِ بِمَعْنَى أَنَّهُ يقول فى نَفْسِهِ لو كُنْت أَقْدِرُ على ذلك بِيَدِى أو لِسَانِى لَفَعَلْت وَيُبْغِضُ ذلك مع تَرْكِ مُخَالَطَةِ الْمُتَلَبِّسِ بِالْمُنْكَرِ إنْ اسْتَطَاعَ وَإِلَّا انْتَقَلَ إلَى الْمُدَارَاةِ لِأَنَّهَا صَدَقَةٌ وَمَشْرُوعَةٌ لِخَبَرِ أُمِرْت بِالْمُدَارَاةِ لِلنَّاسِ كما أُمِرْتُ بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَتَقَدَّمَ أنها بَذْلُ الدُّنْيَا لِحِفْظِ الدِّينِ أو الْعِرْضِ أو الْجَاهِ بِخِلَافِ الْمُدَاهَنَةِ فَإِنَّهَا بَذْلُ الدِّينِ لِحِفْظِ الدُّنْيَا وَهِيَ حَرَامٌ إلَّا لِمَفْسَدَةٍ أَعْظَمَ(الفواكه الدوانى على رسالة ابن أبى زيد القيروانى،لأحمد بن غنيم ،بَابٌ مُشْتَمِلٌ على بَيَانِ جُمَلٍ جَمْعُ جُمْلَةٍ أَىْ عِدَّةٍ من الْفَرَائِضِ)

وخلاصة الكلام من أبصر ما أنكره الشرع فليغير بيده أى بأن يمنعه بالفعل بأن يكسر الآلات ويريق الخمر ويرد المغصوب إلى مالكه فإن لم يستطع أى التغيير باليد وإزالته بالفعل لكون فاعله أقوى منه فبلسانه أى فليغيره بالقول وتلاوة ما أنزل الله من الوعيد عليه وذكر الوعظ والتخويف والنصيحة فإن لم يستطع أى التغيير باللسان أيضا فبقلبه بأن لا يرضى به وينكر فى باطنه على متعاطيه فيكون تغييرا معنويا إذ ليس فى وسعه إلا هذا القدر من التغيير وقيل التقدير فلينكره بقلبه لأن التغيير لا يتصور بالقلب فيكون التركيب من باب علفتها تبنا وماء باردا ومنه قوله تعالى والذين تبوؤا الدار والإيمان الحشر وذلك أى الإنكار بالقلب وهو الكراهية أضعف الإيمان أى شعبه أو خصال أهله والمعنى أنه أقلها ثمرة فمن غير المراتب مع القدرة كان عاصيا ومن تركها بلا قدرة أو يرى المفسدة أكثر ويكون منكرا بقلبه فهو من المؤمنين وقيل معناه وذلك أضعف زمن الإيمان إذ لو كان إيمان أهل زمانه قويا لقدر على الإنكار القولى أو الفعلى ولما احتاج إلى الاقتصار على الإنكار القلبى أو ذلك الشخص المنكر بالقلب فقط أضعف أهل الإيمان فإنه لو كان قويا صلبا فى الدين لما اكتفى به ويؤيده الحديث المشهور أفضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر وقد قال تعالى ولا يخافون لومة لائم المائدة هذا وقد قال بعض علمائنا الأمر الأول للأمراء والثانى للعلماء والثالث لعامة المؤمنين وقيل المعنى إنكار المعصية بالقلب أضعف مراتب الإيمان لأنه إذا رأى منكرا معلوما من الدين بالضرورة فلم ينكره ولم يكرهه ورضى به واستحسنه كان كافرا ولعل الإطلاق الدال على العموم لإفادة التهديد والوعيد الشديد قال ابن الملك رحمه الله (مرقاة المفاتيح ،كتاب الآداب ،باب الأمر بالمعروف)

اورا وجه فرآن وسب میں اپنے تحتوں اور بیوی بچوں بطورِخاص ا بالمعروف اورنہی المنکر آما ،اور ہر بیوی اوروا او نگران وذ ارفرار ماگیا ۔ [1]

[1] وقوله :(وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا) : هذا أيضًا من الثناء الجميل، والصفة الحميدة، والخلة السديدة، حيث كان مثابرًا على طاعة ربه آمرًا بها لأهله، كما قال تعالى لرسوله :(وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى) (طه: ١٣٢)، وقال تعالى :(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلائِكَةٌ غِلاظٌ شِدَادٌ) الآية (التحريم:٦) أي :مروهم بالمعروف، وانهوهم عن المنكر، ولا تدعوهم هملا فتأكلهم النار يوم القيامة(تفسير ابن كثير، تحت آيت ٥٦ من سورة مريم)

قال سفيان الثوري، عن منصور، عن رجل، عن علي، رضي الله عنه، في قوله تعالى :(قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا) يقول :أدبوهم، عَلموهم.وقال علي بن أبي طلحة، عن ابن عباس :(قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا) يقول :اعملوا بطاعة الله، واتقوا معاصي الله، ومُروا أهليكم بالذكر، ينجيكم الله من النار.وقال مجاهد :(قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا) قال :اتقوا الله، وأوصوا أهليكم بتقوى الله . . وقال قتادة :يأمرهم بطاعة الله، وينهاهم عن معصية الله، وأن يقومَ عليهم بأمر الله، ويأمرهم به ويساعدهم عليه، فإذا رأيت لله معصية، قَدعتهم عنها وزجرتهم عنها .وهكذا قال الضحاك ومقاتل :حق على المسلم أن يعلم أهله، من قرابته وإمائه وعبيده، ما فرض الله عليهم، وما نهاهم الله عنه.وفي معنى هذه الآية الحديث الذي رواه الإمام أحمد، وأبو داود، والترمذي، من حديث عبد الملك بن الربيع بن سَبْرَة، عن أبيه، عن جده قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" :مروا الصبي بالصلاة إذا بلغ سبع سنين، فإذا بلغ عشر سنين فاضربوه عليها"هذا لفظ أبي داود، وقال الترمذي :هذا حديث حسن .وروى أبو داود، من حديث عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك .قال الفقهاء :وهكذا في الصوم؛ ليكون ذلك تمرينًا له على العبادة، لكي يبلغ وهو مستمر على العبادة والطاعة ومجانبة المعصية وترك المنكر، والله الموفق(تفسير ابن كثير، تحت آيت ٨ من سورة التحريم)

وعلى هذا الوجه قال تعالى :(يـأَيُّهَا الذين ء امَنُواْ قُواْ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً) (التحريم :٦) فالتواصي بالحق يدخل فيه سائر الدين من علم وعمل ، والتواصي بالصبر يدخل فيه حمل النفس على مشقة التكليف في القيام بما يجب ، وفي اجتنابهم ما يحرم إذ الإقدام على المكروه ، والإحجام عن المراد كلاهما شاق شديد ، وههنا مسائل :

المسألة الأولى :هذه الآية فيها وعيد شديد ، وذلك لأنه تعالى حكم بالخسار على جميع الناس إلا من كان آتياً بهذه الأشياء الأربعة ، وهي الإيمان والعمل الصالح والتواصي بالحق والتواصي بالصبر ، فدل ذلك على أن النجاة معلقة بمجموع هذه الأمور وإنه كما يلزم المكلف تحصيل ما يخص نفسه فكذلك يلزمه في غيره أمور ، منها الدعاء إلى الدين والنصيحة والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ، وأن يحب له ما يحب لنفسه ، ثم كرر التواصي ليضمن الأول الدعاء إلى الله ، والثاني الثبات عليه ، والأول الأمر بالمعروف والثاني النهي عن المنكر ، ومنه قوله :(وانه عَنِ

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ مر﴾

پھر اورزبان طاف و رت ہو لغوی طاف و رت انہیں، بلکہ طاف
و رت ا ، مطلب ما زبان رت استعمال نتیجے میں
کسی بڑے منکَر ما ما بلِ بر اشت سامنا ہو،مثلاً اکروہ اب پینے ے
اس اس ماکسی ذریعہ بنے ماوہ گناہ تکب وجہ کلماتِ کفر
بکنے لگے، نتیجے میں ایمان بھی بیٹھے،ما ا طرح ئی اورخرا زم
آ ئے،ور وزبان(وجہ بھی منکر زم آر) ماجار ہو ،بلکہ
اس بچتے ہوئے ل پراکتفاء ماہو ۔
اوراکرزبان رت میں ئی بڑامنکَر زم آ ئے،البتہ ف اپنی ذات
پہنچتی (کسی اورنہیں)ما و ے ننے امید ہو، پھرزبان ماجار

صفحہ بقیہ

المنکر واصبر(تفسیر الفخر الرازی مفاتیح الغیب ،تفسیرسورة العصر)

(وعن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی قال :کلکم راع) أی حافظ مؤتمن ملتزم صلاح ما اؤتمن علی حفظه فهو مطلوب بالعدل فیه والقیام بمصالحه (کلکم مسؤول عن رعیته) أی هل قام بما علیه من صلاحها وحفظها والقیام بمصلحتها أولاً (والأمیر) أی ذو الأمر فیشمل سائر الحکام، وفی روایة الإمام، وعلیها فخص بالذکر لأنه الأشرف الأکمل وباقی الولاة مثله کما أفادته روایة الباب، والأمیر (راع) علی من تحت ولایته فعلیه النظر فی شأنهم وتسدید أمرهم ودفع المضرات عنهم (والرجل راع علی أهل بیته) فیقوم بکفایتهم من سائر المؤن بحسب حاله یساراً وإعساراً، ویأمرهم بالمعروف وینهاهم عن المنکر ویبین لهم ما یحتاجون إلیه من أمر الشرائع (والمرأة راعیة علی بیت زوجها) فتقوم بحفظه عن السارق والهرة وسائر المتلفات، ولا تخزن فیه ولا تتصدق بما تعلم أنه لا یرضی به (وولده) فتقوم بحضانته وخدمته .قال الخطابی :اشترکوا یعنی الأمیر ومن بعده فی الوصف بالراعی، ومعناه مختلف، فرعایة الإمام الأعظم رعایة الشریعة بإقامة حدودها والعدل فی الحکم، ورعایة الرجل أهله سیاسته لأمرهم وإیصال حقوقهم، ورعایة المرأة تدبیرها لأمر البیت والأولاد والخدم والنصیحة للزوج (فکلکم) حتی من لا أمر له ولا زوجة وهو الإنسان فی نفسه فإنه (راع) علی جوارحه فیعمل المأمورات ویجتنب المنهیات فعلاً ونطقاً واعتقاداً، فجوارحه وقواه وحواسه رعایاه، ثم لا یلزم من کونه راعیاً أن لا یکون مرعیاً باعتبار آخر (وکلکم مسؤول عن رعیته) هل قام بما یجب لها علیه أولا؟ وجاء فی حدیث أنس مثل حدیث ابن عمر، وفی آخره فاعدد للمسألة جواباً، قال :وما جوابها؟ قال :أعمال البرّ أخرجه ابن عدیّ والطبرانی فی الأوسط وسنده حسن (متفق علیه) ورواه أحمد وأبو داود والترمذی(دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین،باب حق أی واجب الزواج علی المرأة)

یا مستحب ہوتا ، واجب و زم نہیں رہتا۔

البتہ ل برا سمجھنا ہر حال میں فرض رہتا ، کیو اس فرضیت کبھی سا نہیں ہو ۔[1]

---

[1] فان غلب على ظنه ان تغييره بيده يسبب منكرا اشد منه من قتله اوقتل غيره بسبب كف يده واقتصر على القول باللسان والوعظ والتخويف(شرح النووى تممه كتاب الايمان ،باب بيان كون النهى عن المنكر الخ)

فَإِنَّ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ وَإِنْ كَانَ مُتَضَمِّنًا لِتَحْصِيلِ مَصْلَحَةٍ وَدَفْعِ مَفْسَدَةٍ فَيُنْظَرُ فِي الْمُعَارِضِ لَهُ فَإِنْ كَانَ الَّذِي يَفُوتُ مِنْ الْمَصَالِحِ أَوْ يَحْصُلُ مِنْ الْمَفَاسِدِ أَكْثَرَ لَمْ يَكُنْ مَأْمُورًا بِهِ ؛ بَلْ يَكُونُ مُحَرَّمًا إذَا كَانَتْ مَفْسَدَتُهُ أَكْثَرَ مِنْ مَصْلَحَتِهِ(مجموع الفتاوى،لابن تيمية ،فَصْلٌ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْمُنْكَرِ)

وكذلك يحسن أن يستخار فى النهى عن المنكر كشخص متمرد عات يخشى بنهيه حصول ضرر عظيم عام أو خاص وإن كان جاء فى الحديث إن أفضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر لكن إن خشى ضررا عاما للمسلمين فلا ينكر وإن خشى على نفسه فله الإنكار ولكن يسقط الوجوب(عمدة القارى،كتاب التهجد،باب ما جاء فى التطوع مثنى مثنى)

أجمع المسلمون فيما ذكر ابن عبد البر أن المنكر واجب تغييره على كل من قدر عليه، وأنه إذا لم يلحقه بتغييره إلا اللوم الذى لا يتعدى إلى الاذى فإن ذلك لا يجب أن يمنعه من تغييره، فإن لم يقدر فبلسانه، فإن لم يقدر فيقلبه ليس عليه أكثر من ذلك.وإذا أنكر بقلبه فقد أدى ما عليه إذا لم يستطع سوى ذلك .قال :والاحاديث عن النبى صلى الله عليه وسلم فى تأكيد الامر بالمعروف والنهى عن المنكر كثيرة جدا ولكنها مقيدة بالاستطاعة(تفسير القرطبى، تحت آيت ۴ من سورة آل عمران)

(فمن جاهدهم بيده) إذا توقف إزالة المنكر عليه ولم يترتب عليه مفسدة أقوى منه كانشقاق العصى المترتب على الخروج على ولى الأمر الذى هو أعظم مفسدة من المنكر (دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين لمحمد على بن محمد علان بن إبراهيم البكرى،باب فى الأمر بالمعروف)

وقد قال العلماء رحمة اللهعليهم ان التغيير باليد متعين على الامراء وباللسان متعين على العلماء وبالقلب متعين على غيرهما وماقالوه هو فى غالب الحال والا فقد نجد كثيرا منه يتعين تغييره باليد على غير الامير وغير العالم فضلا منهما واذاكان الامر كذالك فينقسم التغيير بالنسبة الى العالم قسمين قسم يتغير باليد قسم يتغير باللسان والشاذالنادر يتعين عليه بالقلب، وقد نقل ابن رشد رحمه اللهتعالىٰ فى البيان والتحصيل ماهذا لفظه ان الامر بالمعروف والنهى عن المنكر واجب على كل مسلم بثلاثة شروط، احدها ان يكون عارفا بالمعروف والمنكر لانه ان لم يكن عارفا بهما لم يصح له امر ولانهى اذ لايأمن من ان ينهى عن المعروف ويامر بالمنكر لجهله بحكمهما وتمييز كل منهما عن الآخر ،والثانى ان لايؤدى انكاره المنكر الى منكر اكبر منه مثل ان ينهاه عن شرب الخمر فيؤول نهيه عن ذالك الى قتل نفس واما اشبه ذالك لانه اذالم يامن ذالك لم يجز له امرولانهى، والثالث ان يعلم اويغلب على ظنه ان انكاره المنكر مزيل له وان امره مؤثر ونافع لانه اذالم يعلم

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ر﴾

﴿ صفحے بقیہ ﴾

ذالک ولاغـلـب على ظنه لم يجب عليه امرولا نهى، فالشرطان الاول والثانى مشترطان فى الجواز ،والشـرط الثـالـث مشتـرط فـى الـوجـوب فـاذاعدم الشرط الاول والثانى لم يجز ان يامر ولاينهى، واذاعـدم الشـرط الثـالـث ووجـد الشـرط الاول والثـانـى جـاز لـه ان يامر وينهى ولم يجب ذالک عليه(المدخل لابنِ الحاج ، الجزء الاول ص ۷۰، ۱۷)

إذا أمـن أن يـؤثـر إغلاظه منكرا أشد مما غيره لكون جانبه محميا عن سطوة الظالم .فإن غلب على ظنـه أن تغييره بيده يسبب منكرا أشد منه من قتله أو قتل غيره بسبب كف يده ، واقتصر على القول باللسان والوعظ والتخويف .فإن خاف أن يسبب قوله مثل ذلک غير بقلبه ، وكان فى سعة ، وهذا هـو الـمـراد بالحديث إن شاء الله تعالى وإن وجد من يستعين به على ذلک استعان ما لم يؤد ذلک إلـى إظهـار سـلاح وحـرب ، وليرفع ذلک إلى من له الأمر إن كان المنكر من غيره ، أو يقتصر على تغييره بقلبه .هـذا هـو فـقـه المسألة ، وصواب العمل فيها عند العلماء والمحققين خلافا لمن رأى الإنكار بالتصريح بكل حال وإن قتل ونيل منه كل أذى .هذا آخر كلام القاضى رحمه الله .

قـال إمـام الحرمين رحمه الله :ويسـوغ لآحـاد الـرعية أن يصد مرتكب الكبيرة وإن لم يندفع عنها بقوله ما لم ينته الأمر إلى نصب قتال وشهر سلاح .فإن انتهى الأمر إلى ذلک ربط الأمر بالسلطان قال :وإذا جـار والـى الـوقت ، وظهر ظلمه وغشمه ، ولم ينزجر حين زجر عن سوء صنيعه بالقول ، فـلأهـل الـحـل والـعـقـد التـواطؤ على خلعه ولو بشهر الأسلحة ونصب الحروب .هـذا كلام إمام الحرمين .وهـذا الـذى ذكـره من خلعه غريب ، ومع هذا فهو محمول على ما إذا لم يخف منه إثارة مـفسـدة أعظم منه .قال :ولـيـس لـلآمـر بـالـمـعروف البحث والتنقير والتجسس واقتحام الدور بالظنون ، بل إن عثر على منكر غيره جهده .هذا كلام إمام الحرمين .

وقال أقضى القضاة الماوردى :ليس للمحتسب أن يبحث عما لم يظهر من المحرمات .فإن غلب على الظن استسرار قوم بها لأمارة وآثار ظهرت ، فذلک ضربان .

أحدهما :أن يـكـون ذلک فـى انتهاک حرمة يفوت استدراكها ، مثل أن يخبره من يثق بصدقه أن رجـلا خـلا بـرجـل لـيـقتله أو بامرأة ليزنى بها فيجوز له فى مثل هذا الحال أن يتجسس ، ويقدم على الـكشف والبـحـث حـذرا من فوات ما لا يستدرک .وكـذا لـو عـرف ذلک غيـر المحتسب من المتطوعة جاز لهم الإقدام على الكشف والإنكار .

الـضرب الثانى :مـا قـصـر عـن هـذه الرتبة فلا يجوز التجسس عليه ، ولا كشف الأستار عنه .فإن سـمـع أصـوات الـمـلاهى المنكرة من دار أنكرها خارج الدار لم يهجم عليها بالدخول لأن المنكر ظاهر وليس عليه أن يكشف عن الباطن .وقد ذكر الماوردى فى آخر الأحكام السلطانية بابا حسنا فـى الـحسبة مشتـمـلا عـلـى جمل من قواعد الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر وقد أشرنا هنا إلى مقاصدها ، وبسطت الكلام فى هذا الباب لعظم فائدته ، وكثرة الحاجة إليه ، وكونه من أعظم قواعد الإسلام .والله أعلم (شرح النووى،كتاب الايمان،باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان)

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ﴾

میں ایک ایسی عت ا بالمعروف اورنہی المنکر لئے ہوا فرضِ ، جواس

﴿ صفحہ بقیہ ﴾

(وأمر بمعروف) أى واجب ونهى عن محرم باليد فاللسان فالقلب سواء الفاسق وغيره وفى الحديث إن الناس إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا على يديه أوشك أن يعمهم الله بعذابه والمراد بالنهى عنه بالقلب هو أن يتوجه بهمته إلى الله تعالى فى إزالته سواء صدر ذلك التوجه عمن جرت عادة الله تعالى بأن لا يخيب توجهه أم من غيره فظاهر أنه يكتفى بتوجه البعض ولا يشترط توجه الجميع بخلاف الكراهة بالقلب فإنها فرض عين لأن انتفاء ها فى فرد ينافى الإيمان والعياذ بالله تعالى(نهاية الزين فى إرشاد المبتدئين،محمد بن عمر بن على بن نووى الجاوى ،فصل فى الصيال)

قال المهلب وأما قول أبى وائل(قيل لأسامة ألا تكلم هذا الرجل)يعنى عثمان بن عفان ليكلمه فى شأن الوليد ؛ لأنه ظهر عليه ريح نبيذ وشهر أمره ، وكان أخا عثمان لأمه ، وكان عثمان يستعمله على الأعمال ، فقيل لأسامة ألا تكلمه فى أمره ؛ لأنه كان من خاصة عثمان ، وممن يخف عليه ، فقال :قد كلمته فيما بينى وبينه ، وما دون أن أفتح بابا أكون أول من يفتحه ، يريد لا أكون أول من يفتح باب الإنكار على الأئمة علانية فيكون بابا من القيام على أئمة المسلمين فتفترق الكلمة وتتشتت الجماعة ، كما كان بعد ذلك من تفرق الكلمة بمواجهة عثمان بالنكير ، ثم عرفهم أنه لا يداهن أميرا أبدا بل ينصح له فى السر جهده بعدما سمع النبى يقول فى الرجل الذى كان فى النار كالحمار يدور برحاه ، من أجل أنه كان يأمر بالمعروف ولا يفعله وينهى عن الشر ويفعله يعرفهم أن هذا الحديث جعله ألا يداهن أحدا ، يتبرأ إليهم مما ظنوا به من سكوته عن عثمان فى أخيه.

فإن قال قائل :فإن الإنكار على الأمراء فى العلانية من السنة لما روى سفيان عن علقمة بن مرثد ، عن طارق بن شهاب :(أن رجلا سأل النبى (صلى الله عليه وسلم) أى الجهاد أفضل ؟ قال :كلمة حق عند سلطان جائر) . قال الطبرى :قد اختلف السلف قبلنا فى تأويل هذا الحديث فقال بعضهم :إنما عنى النبى (صلى الله عليه وسلم) بقوله :(كلمة حق عند سلطان جائر) إذا أمن على نفسه القتل أو أن يلحقه من البلاء ما لا قبل له به ، هذا مذهب أسامة بن زيد ، وروى ذلك عن ابن مسعود وابن عباس وحذيفة ، وروى عن مطرف بن الشخير أنه قال :والله لو لم يكن لى دين حتى أقوم إلى رجل معه ألف سيف فأنبذ إليه كلمة فيقتلنى إن دينى إذا لضيق .وقال آخرون :الواجب على من رأى منكرا من ذى سلطان أن ينكره علانية وكيف أمكنه ، روى ذلك عن عمر بن الخطاب وأبى بن كعب ، واحتجوا بقوله (صلى الله عليه وسلم) : (من رأى منكم منكرا فليغيره بيده ، فإن لم يستطيع فبلسانه ، فإن لم يستطيع فبقلبه ، وذلك أضعف الإيمان) وبقوله :(إذا هابت أمتى أن تقول للظالم :يا ظالم ، فقد تودع منهم) . وقال آخرون :من رأى من سلطانه منكرا فالواجب عليه أن ينكره بقلبه دون لسانه ، واحتجوا بحديث أم سلمة عن النبى (صلى الله عليه وسلم) أنه قال :(يستعمل عليكم أمراء بعدى ، تعرفون وتنكرون ، فمن كره فقد برء ، ومن أنكر فقد سلم ، ولكن من رضى وتابع ، قالوا :يا رسول الله ، أفلا نقاتلهم ؟ قال :لا ، ما صلوا) . قال الطبرى :والصواب : أن الواجب على كل من رأى منكرا أن ينكره إذا لم يخف على نفسه عقوبة لا قبل له بها ؛ لورود الأخبار عن النبى (صلى الله عليه وسلم) بالسمع والطاعة للأئمة ، وقوله (صلى الله عليه وسلم) :(لا ينبغى للمؤمن أن يذل نفسه .قالوا :وكيف يذل نفسه ؟ قال :يتعرض من البلاء ما لا يطيق)

(شرح صحيح البخارى ـ لابن بطال،كتاب الفتن،باب الفتنة التى تموج كموج البحر)

ضرورت را ر ۔ ے

ے اورکسی خاص شعبہ تبلیغ وا عت ہو فریضہ ا ا ہو ،جبکہ ین جملہ شعبوں ا بالمعروف اورنہی المنکر کیا جائے۔

بھی ملحوظ ر ا بالمعروف ونہی المنکر اور ت وتبلیغ لئے یعت ا ل وآ اب ئمہ فر ہیں، اس طر سب لئے ئی ایک مقرر نہیں کیا، تحریراً وتقریراً، تدریساً وعملاً مختلف طر ں تبلیغ ا ائیگی ہوسکتی ، اور ہر شخص اپنی حیثیت اور ضرورت ملحوظ ر ا بالمعروف، نہی المنکر ئی مناسب طر اختیار سکتا ،اور ایک زیا ہ طر بھی اختیار سکتا ۔

وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْ الْأُمَّةِ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ مِنْ الدَّعْوَةِ بِمَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ إذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ غَيْرُهُ فَمَا قَامَ بِهِ غَيْرُهُ سَقَطَ عَنْهُ وَمَا عَجَزَ لَمْ يُطَالَبْ بِهِ .وَأَمَّا مَا لَمْ يَقُمْ بِهِ غَيْرُهُ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ بِهِ ؛ وَلِهَذَا يَجِبُ عَلَى هَذَا أَنْ يَقُومَ بِمَا لَا يَجِبُ عَلَى هَذَا وَقَدْ تَقَسَّطَتْ الدَّعْوَةُ عَلَى الْأُمَّةِ بِحَسَبِ ذَلِكَ تَارَةً وَبِحَسَبِ غَيْرِهِ أُخْرَى ؛ فَقَدْ يَدْعُو هَذَا إلَى اعْتِقَادِ الْوَاجِبِ وَهَذَا إلَى عَمَلٍ ظَاهِرٍ وَاجِبٍ وَهَذَا إلَى عَمَلٍ بَاطِنٍ وَاجِبٍ ؛ فَتَنَوُّعُ الدَّعْوَةِ يَكُونُ فِي الْوُجُوبِ تَارَةً وَفِي الْوُقُوعِ أُخْرَى .وَقَدْ تَبَيَّنَ بِهَذَا أَنَّ الدَّعْوَةَ إلَى اللَّهِ تَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ؛ لَكِنَّهَا فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ وَإِنَّمَا يَجِبُ عَلَى الرَّجُلِ الْمُعَيَّنِ مِنْ ذَلِكَ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ إذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ غَيْرُهُ وَهَذَا شَأْنُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْمُنْكَرِ وَتَبْلِيغِ مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَتَعْلِيمِ الْإِيمَانِ وَالْقُرْآنِ .وَقَدْ تَبَيَّنَ بِذَلِكَ أَنَّ الدَّعْوَةَ نَفْسَهَا أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنْ الْمُنْكَرِ فَإِنَّ الدَّاعِيَ طَالِبٌ مُسْتَدْعٍ مُقْتَضٍ لِمَا دُعِيَ إلَيْهِ وَذَلِكَ هُوَ الْأَمْرُ بِهِ ؛ إذْ الْأَمْرُ هُوَ طَلَبٌ لِلْفِعْلِ الْمَأْمُورِ بِهِ وَاسْتِدْعَاءٌ لَهُ وَدُعَاءٌ إلَيْهِ فَالدُّعَاءُ إلَى اللَّهِ الدُّعَاءُ إلَى سَبِيلِهِ فَهُوَ أَمْرٌ بِسَبِيلِهِ وَسَبِيلُهُ تَصْدِيقُهُ فِيمَا أَخْبَرَ وَطَاعَتُهُ فِيمَا أَمَرَ .وَقَدْ تَبَيَّنَ أَنَّهُمَا وَاجِبَانِ عَلَى كُلِّ فَرْدٍ مِنْ أَفْرَادِ الْمُسْلِمِينَ وُجُوبَ فَرْضِ الْكِفَايَةِ لَا وُجُوبَ فَرْضِ الْأَعْيَانِ كَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ بَلْ كَوُجُوبِ الْجِهَادِ، وَالْقِيَامُ بِالْوَاجِبَاتِ :مِنْ الدَّعْوَةِ الْوَاجِبَةِ وَغَيْرِهَا يَحْتَاجُ إلَى شُرُوطٍ يُقَامُ بِهَا كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ :(يَنْبَغِي لِمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَى عَنْ الْمُنْكَرِ أَنْ يَكُونَ فَقِيهًا فِيمَا يَأْمُرُ بِهِ فَقِيهًا فِيمَا يَنْهَى عَنْهُ رَفِيقًا فِيمَا يَأْمُرُ بِهِ رَفِيقًا فِيمَا يَنْهَى عَنْهُ حَلِيمًا فِيمَا يَأْمُرُ بِهِ حَلِيمًا فِيمَا يَنْهَى عَنْهُ) فَالْفِقْهُ قَبْلَ الْأَمْرِ لِيُعَرِّفَ الْمَعْرُوفَ وَيُنْكِرَ الْمُنْكَرَ وَالرِّفْقُ عِنْدَ الْأَمْرِ لِيَسْلُكَ أَقْرَبَ الطُّرُقِ إلَى تَحْصِيلِ الْمَقْصُودِ وَالْحِلْمُ بَعْدَ الْأَمْرِ لِيَصْبِرَ عَلَى أَذَى الْمَأْمُورِ الْمَنْهِيِّ فَإِنَّهُ كَثِيرًا مَا يَحْصُلُ لَهُ الْأَذَى بِذَلِكَ .وَلِهَذَا قَالَ تَعَالَى : (وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ) وَقَدْ أَمَرَ نَبِيَّنَا بِالصَّبْرِ فِي مَوَاضِعَ كَثِيرَةٍ كَمَا قَالَ تَعَالَى فِي أَوَّلِ الْمُدَّثِّرِ :(قُمْ فَأَنْذِرْ) (وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ) (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) (وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرْ) (وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ) وَقَالَ تَعَالَى :(وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا) وَقَالَ :(وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَقَالَ تَعَالَى :(وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَى مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا) وَقَالَ :(فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ) . وَقَدْ جَمَعَ سُبْحَانَهُ بَيْنَ التَّقْوَى وَالصَّبْرِ فِي مِثْلِ قَوْلِهِ :(لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ر﴾

بھی ملحوظ ر ا بالمعروف اور نہی المنکَر وا لیے راعا ہوا ضروری
نہیں، لہٰذا اگر ئی عمل میں تاہی تا ، تب بھی حسبِ رت وحسبِ حیثیت و ول
ا بالمعروف اور نہی المنکَر ذ اری عا ید رہتی ، کیو عمل ا اور و ے
اَ بالمعروف اور نہی المنکَر ا وا ا اور مستقل ذ اریاں ہیں۔
لہٰذا اک ذ اری میں تاہی و ی ذ اری اپنی برقرار رہتا ۔ لے

صفحے بقیہ

الْأُمُورِ) . وَالْـمُـؤْمِـنُونَ كَانُوا يَدْعُونَ إلَى الْإِيمَان بِاَللَّهِ وَمَا أَمَرَ بِهِ مِنْ الْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَمَّا نَهَى اللَّهُ عَنْـهُ مِنْ الْمُنكَرِ فَيُؤْذِيهِمْ الْمُشْرِكُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ .وَقَـدْ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ قَبْلَ وُقُوعِهِ وَقَالَ لَهُمْ :(وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ) وَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا أَخِي قَدْ مَنَّ الـلَّهُ عَلَيْنَا إنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ) . فَـالتَّقْوَى تَتَضَمَّنُ طَاعَةَ اللَّهِ وَمِـنْهَـا الْأَمْـرُ بِـالْـمَـعْـرُوفِ وَالـنَّهْـيُ عَنْ الْمُنْكَرِ وَالصَّبْرُ يَتَنَاوَلُ الصَّبْرَ عَلَى الْمَصَائِبِ الَّتِي مِنْهَا أَذَى الْـمَأْمُورِ الْمَنْهِيِّ لِلْآمِرِ النَّاهِي .لَـكِـنْ لِـلْآمِرِ النَّاهِي أَنْ يَدْفَعَ عَنْ نَفْسِهِ مَا يَضُرُّهُ كَمَا يَدْفَعُ الْإِنْسَانُ عَنْ نَـفْسِـهِ الصَّائِلَ فَإِذَا أَرَادَ الْمَأْمُورُ الْمَنْهِيُّ ضَرْبَهُ أَوْ أَخْذَ مَالِهِ وَنَحْوَ ذَلِكَ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى دَفْعِهِ فَلَهُ دَفْعُهُ عَـنْهُ ؛ بِخِلَافِ مَا إذَا وَقَعَ الْأَذَى وَتَابَ مِنْهُ ؛ فَإِنَّ هَذَا مَقَامَ الصَّبْرِ وَالْحِلْمِ وَالْكَمَالُ فِي هَذَا الْبَابِ حَالُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا فِي الصَّحِيحَيْنِ (عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ بِيَـدِهِ خَـادِمًـا لَهُ وَلَا امْرَأَةً وَلَا دَابَّةً وَلَا شَيْئًا قَطُّ إلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا نِيلَ مِنْهُ فَـانْتَقَمَ لِنَفْسِهِ إلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ مَحَارِمُ اللَّهِ فَإِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمُ اللَّهِ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتَّى يَنْتَقِمَ لِلَّهِ) فَـقَـدْ تَـضَمَّنَ خُلُقُهُ الْعَظِيمُ أَنَّهُ لَا يَنْتَقِمُ لِنَفْسِهِ إذَا نِيلَ مِنْهُ وَإِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمُ اللَّهِ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتَّى يَـنْـتَـقِـمَ لِلَّهِ وَمَعْلُومٌ أَنَّ أَذَى الرَّسُولِ مِنْ أَعْظَمِ الْمُحَرَّمَاتِ فَإِنَّ مَنْ آذَاهُ فَقَدْ آذَى اللَّهَ وَقَتْلُ سَابِّهِ وَاجِـبٌ بِـاتِّـفَـاقِ الْأُمَّةِ سَوَاءٌ قِيلَ إنَّهُ قُتِلَ لِكَوْنِهِ رِدَّةً أَوْ لِكَوْنِهِ رِدَّةً مُغَلَّظَةً أَوْجَبَتْ أَنْ صَارَ قَتْلُ السَّابِّ حَدًّا مِنْ الْحُدُودِ .وَالْمَنْقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي احْتِمَالِهِ وَعَفْوِهِ عَمَّنْ كَانَ يُؤْذِيهِ كَثِيرٌ كَـمَـا قَالَ تَعَالَى :(وَدَّ كَثِيـرٌ مِـنْ أَهْـلِ الْـكِتَـابِ لَـوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْـفُسِهِـمْ مِـنْ بَـعْـدِ مَـا تَبَيَّـنَ لَهُـمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ(مجموع الفتاوى،لابن تيمية،ج١٥،ص١٦٩)

لے وكـذا لا حجة فيها لمن زعم أنه ليس للعاصى أن يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر لأن التوبيخ عـلـى جـمـع الأمـريـن بـالـنـظر للثانى فقط لا منع الفاسق عن الوعظ فإن النهى عن المنكر لازم ولو لـمـرتـكـبـه فـإن ترك النهى ذنب وإرتكابه ذنب آخر وإخلاله بأحدهما لا يلزم منه الإخلال بالآخر (روح المعانى -للالوسى ،ج١ص٢٥٠،سورة البقرة)

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :لَـمَّـا ثَبَـتَ بِـمَـا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ مِنْ الْقُرْآنِ وَالْآثَارِ الْوَارِدَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُـوبُ فَـرْضِ الْأَمْـرِ بِـالْـمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْمُنْكَرِ ، وَبَيَّنَّا أَنَّهُ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ إذَا قَامَ بِهِ الْبَعْضُ سَقَطَ عَنْ الْبَاقِينَ ، وَجَبَ أَنْ لَا يَخْتَلِفَ فِي لُزُومِ فَرْضِهِ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ؛ لِأَنَّ تَرْكَ الْإِنْسَانِ لِبَعْضِ

بقیہ گلے صفحے حظہ ر

البتہ آخرت میں ت لیے ف ا بالمعروف اور نہی المنکر ا نہیں، بلکہ عمل ا بھی ضروری ۔ ؎

خلاصہ

خلاصہ وآخرت میں مصاب ا سب گناہوں ار ب ، اور میں عمو آفات وبلیات سب گناہوں پر نکیر ا ۔

اور وآخرت میں راحت وعافیت حا صحیح راستہ ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں۔

اس لئے ہر ن اعمالِ صالحہ اہتمام اور گناہوں بچنے اور بہ واستغفار اہتمام ا چاہئے، اور ا ں مطا ا بالمعروف اور نہی المنکر اہتمام ا چاہئے۔

اور ا سا مصیبت وپریشا ت عا چاہئے (اگلے مضامین میں ذ آ تا) اور اس سلسلہ میں احا ب میں رمسنون عا ں بھی ور ا چاہئے۔

﴿ بقیہ صفحے ﴾

الْفُرُوضِ لَا يُسْقِطُ عَنْهُ فُرُوضَ غَيْرِهِ ، أَلَا تَرَى أَنَّ تَرْكَهُ لِلصَّلَاةِ لَا يُسْقِطُ عَنْهُ فَرْضَ الصَّوْمِ وَسَائِرَ الْعِبَادَاتِ ؟ فَكَذَلِكَ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ سَائِرَ الْمَعْرُوفِ ، وَلَمْ يَنْتَهِ عَنْ سَائِرِ الْمَنَاكِيرِ فَإِنَّ فَرْضَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْمُنْكَرِ غَيْرُ سَاقِطٍ عَنْهُ .وَقَدْ رَوَى طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :(اجْتَمَعَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْت إنْ عَمِلْنَا بِالْمَعْرُوفِ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْ الْمَعْرُوفِ شَيْءٌ إلَّا عَمِلْنَاهُ وَانْتَهَيْنَا عَنْ الْمُنْكَرِ حَتَّى لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنْ الْمُنْكَرِ إلَّا انْتَهَيْنَا عَنْهُ ، أَيَسَعُنَا أَنْ لَا نَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ ، وَلَا نَنْهَى عَنْ الْمُنْكَرِ ؟ قَالَ :مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهِ كُلِّهِ ، وَانْهَوْا عَنْ الْمُنْكَرِ وَإِنْ لَمْ تَنْتَهُوا عَنْهُ كُلِّهِ) ، فَأَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْضَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْمُنْكَرِ مَجْرَى سَائِرِ الْفُرُوضِ فِي لُزُومِ الْقِيَامِ بِهِ مَعَ التَّقْصِيرِ فِي بَعْضِ الْوَاجِبَاتِ .(أحكام القرآن للجصاص،سورة آل عمران ،بَابُ فَرْضِ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْمُنْكَرِ)

اقول: حديث ابی هريرة ضعيف، ولكن المعنىٰ صحيح. محمد رضوان

؎ عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ :قِيلَ لِأُسَامَةَ :أَلاَ تُكَلِّمُ هَذَا؟ قَالَ :قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ، بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ :أَنْتَ خَيْرٌ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ، فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الحِمَارِ بِرَحَاهُ، فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ :أَيْ فُلاَنُ، أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ المُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ :إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ أَفْعَلُهُ، وَأَنْهَى عَنِ المُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ (بخارى، بَابُ الفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ البَحْرِ، حديث نمبر ٧٠٩٨)

آ فات وبلیّات ت چند مسنون عا

اب آ فات وبلیات ت وحفاظت چند مسنون عا ں ذ کیا جاتا ۔

آ فات وبلیات اور مصا ب ت وحفاظت لئے ان وِر ما انتہائی ما اور مفید ۔

ت اُم سلمہ ر اللہ عنہا روا ر ل اللہ ﷺ فر ما ن بھی ئی مصیبت پہنچتی ، پھر وہ عا پڑھتا ، اللہ تعالیٰ اس بہترین اجر فر ہیں، اور اس لئے اس بہتر بدل پیدا فر ہیں:

''إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَأَخْلِفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا''

جمہ شک اللہ لئے ہیں، اور ا طرف ٹ جا وا ہیں، ا اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر فر ، اور میرے لئے اس بہتر متبا ل فر (مسلم) [۱]

ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ روا نبی ﷺ پریشا وف عا کیا :

''لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ''

جمہ اللہ وہ ئی معبو نہیں، جو عظیم اور حلیم ، اللہ وہ ئی معبو نہیں، جو عرشِ عظیم رب ، اللہ وہ ئی معبو نہیں، جو آ سمان اور زمین رب ، اور عرشِ یم رب (مسلم) [۲]

---

[۱] ج۲ص۶۳۲، کتاب الکسوف، باب مایقال عندالمصیبة ،دار إحیاء التراث العربی -بیروت.

[۲] ج۴ص۲۰۹۲، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب دعاء الکرب، ،دار إحیاء التراث العربی -بیروت.

بعض احا ث وروایات میں ره عا ''کلماتِ فرج''، یعنی ''مشکل و پریشا ورہو کلمات'' قرار ما گیا ۔ [1]

ت اسماء بنتِ عمیس ر اللہ عنہا فر ہیں مجھے ر ل اللہ ﷺ وف اس عا پڑ تعلیم ی:

اَللّٰهُ رَبِّیُ لَا أُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا

جمہ اللہ میرا رب ، میں اس سا کسی ک نہیں تا (مسند احمد) [2]

اور ت عائشہ ر اللہ عنہا وی ر ل اللہ ﷺ فر ما جب میں کسی ئی فکر ما تنگی ہو، وہ عا پڑ :

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیُ لَا أُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا.

جمہ اللہ، اللہ میرا رب ، میں اس سا کسی ک نہیں تا (معجم اوسط طبرا) [3]

اور بعض روایات میں عا سات تبہ پڑ ذ ۔ [4]

---

[1] عن ابن عباس ، عن النبی صلى الله عليه وسلم قال : كلمات الفرج لا إله إلا الله الحليم العظيم ، لا إله إلا الله الحليم الكريم ، لا إله إلا هو رب السماوات السبع ورب العرش الكريم (مسند عبدبن حميد، حديث نمبر ٦٥٩)

(كلمات الفرج :لا إله إلا الله الحليم الكريم ، لا إله إلا الله العلى العظيم ، لا إله إلا الله رب السماوات السبع ورب العرش الكريم) قال الحكيم :كان هذا الدعاء عند أهل البيت معروفا مشهورا يسمونه دعاء الفرج فيتكلمون به فى النوائب والشدائد متعارفا عندهم غياثه والفرج به. (ابن أبى الدنيا) أبو بكر (فى كتاب الفرج) بعد الشدة (عن ابن عباس) رمز المصنف لحسنه.(فيض القدير شرح الجامع الصغير للمناوى، تحت حديث رقم ٦٣٧٢)

[2] حديث نمبر ٢٧٠٨٢، مؤسسة الرسالة، بيروت.

حديث حسن(حاشية مسند احمد)

[3] حديث نمبر ٥٢٩٠، ج٥ص ٢٧١،٢٧٢، دارالحرمين،قاهرة.

[4] عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ :جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ بَيْتِهِ فَقَالَ " :إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ هَمٌّ أَوْ حَزَنٌ فَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ :اللهُ، اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا "(السنن الكبرىٰ للنسائى، حديث نمبر ١٠٤١١، ج٩ص ٢٤١،مؤسسة الرسالة،بيروت)

ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ رواب ر ل اللہ ﷺ فر ما ن
بھی کبھی ئی فکر اور پہنچے، اور وہ عا پڑ ، اللہ تعالیٰ اس فکر ور فر یتے ہیں، اور اس
فر یتے ہیں، صحابہؓ ام عرض کیا کیا عا و وں بھی سکھلا یں،
ر ل اللہ ﷺ فر ما شک، جو اس عا سنے، اس چاہئے اس و وں تعلیم
ے، وہ عا :

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ ابْنُ أَمَتِکَ، نَاصِيَتِىْ بِيَدِکَ، مَاضٍ فِيَّ حُکْمُکَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُکَ، أَسْأَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَکَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَکَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِىْ كِتَابِکَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِىْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَکَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِىْ، وَنُوْرَ بَصَرِىْ، وَجِلَاءَ حُزْنِىْ، وَذَهَابَ هَمِّىْ.

جمہ اے اللہ! میں آپ بندہ، آپ بندے بیٹا، آپ بندی بیٹا ہوں، میری پیشا آپ قبضہؑ رت میں ، میرے بارے میں آپ فیصلہ ہو ہو، میرے بارے میں آپ فیصلہ عدل وا ف پر مبنی ، میں آپ ال تا ہوں، ہر اس نام برکب ، جو آپ ، جو آپ اپنا نام رکھا ، یا آپ اس اپنی ب میں نازل کیا ، یا آپ اپنی ق میں کسی اس تعلیم ی ، یا آپ اپنے علمِ غیب میں اس اختیار فر ما ، قرآن میرے ل بہار اور میری آنکھوں ر، اور میرے جِلاء، اور میرے فکر ور ہو ذریعہ بنا دیجئے (صحیح ابنِ حبان) [1]

[1] حدیث نمبر ۹۷۲، ج۳ص ۲۵۳، ذِکْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ أَصَابَهُ حُزْنٌ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ ذَهَابَهُ عَنْهُ وَإِبْدَالَهُ إِيَّاهُ فَرَحًا، مؤسسة الرسالة، بيروت، واللفظ لهٗ، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۱۸۷۷، ج ۱ ص ۶۹۰، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر ۱۰۳۵۲، مسند ابی یعلیٰ الموصلی، حدیث نمبر ۵۲۹۷، ج۹ص ۱۹۸، ۱۹۹، مسنداحمد حدیث نمبر ۳۷۱۲.

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر﴾

ت ا بکرہ ر اللہ عنہ رواب نبی علیہ وسلم ور ما پریشان حال شخص عا
:

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ أَرْجُوْ، فَلا تَکِلْنِیْ إِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ، وَأَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

جمہ اے اللہ! میں آپ ر امیدوار ہوں، آپ مجھے میری ذات طرف پلک جھپکنے برابر بھی ا کیجئے (بلکہ وف آپ ہی اپنی نگرا میں رکھئے) اور میری ہر حالت رست ور کیجئے، آپ وہ ئی معبو نہیں (صحیح ابنِ حبان) [1]

صفحہ بقیہ

قال شعیب الارنوؤط: إسناده صحیح، رجاله رجال الصحیح (حاشیة ابنِ حبان)

وقال الهیثمی:

رواه أحمد، وأبو یعلی، والبزار، إلا أنه قال " :وذهاب غمی ."مکان "همی ." والطبرانی، ورجال أحمد وأبی یعلی رجال الصحیح غیر أبی سلمة الجهنی، وقد وثقه ابن حبان (مجمع الزوائد ج۱۰ ص۱۳۶ ،باب ما یقول إذا أصابه هم، مکتبة القدسی، قاهرة)

وقال الحاکم:

هَـذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ إِنْ سَلِمَ مِنْ إِرْسَالِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِیهِ فَإِنَّهُ مُخْتَلَفٌ فِی سَمَاعِهِ عَنْ أَبِیهِ.

وقال الألبانی:

قلت :هو سالم منه ، فقد ثبت سماعه منه بشهادة جماعة من الأئمة ، منهم سفیان الثوری و شریک القاضی و ابن معین و البخاری و أبو حاتم ، و روى البخاری فی " التاریخ الصغیر "بإسناد لا بأس به عن القاسم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن أبیه قال ":لما حضر عبد الله الوفاة ، قال له ابنه عبد الرحمن :یا أبت أوصنی ، قال :ابک من خطیئتک . "فلا عبرة بعد ذلک بقول من نفى سماعه منه ، لأنه لا حجة لدیه على ذلک إلا عدم العلم بالسماع ، و من علم حجة على من یعلم..........و للحدیث شاهد من حدیث فیاض عن عبد الله بن زبید عن أبی موسى رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله علیه وسلم :فذکره نحوه .أخرجه ابن السنی (۳۴۳) (السلسلة الصحیحة، تحت حدیث رقم ۱۹۹)

[1] حدیث نمبر ۹۷۰، ذِکْرُ وَصْفِ دَعَوَاتِ الْمَکْرُوبِ، ج۳ص۲۵۰، مؤسسة الرسالة.
قال شعیب الارنؤط: إسناده محتمل للتحسین (حاشیة ابنِ حبان)

ت سعد ا و ص ر اللہ عنہ رواں ر ل اللہ ﷺ فر ما ت
یو علیہ السلام مچھلی پیٹ میں عا ،اور جو بھی ن آ اس سا کسی چیز عا
تا ، اللہ تعالیٰ اس عا ل فر ہیں، وہ عا :

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ

جمہ آپ وہ ئی معبو نہیں، آپ پاک ہیں، اور میں ہی ظلم وا ل
میں ہوں (تر ی) [1]

ت ا سعید خدری ر اللہ عنہ فر ہیں ر ل اللہ ﷺ رچھو جا ذ
فر ما، صحابہؓ ام گھبراہٹ ہوئی، ر ل اللہ ﷺ ان اس عا تعلیم ی:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

جمہ ہمیں اللہ ،اور وہ بہتر رساز ، االلہ پر ہی بھروسہ کیا
(تر ی) [2]

ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ فر ہیں ت ابراہیم علیہ السلام جب آ گ میں ڈا گیا،
آپ علیہ السلام آ گ میں ڈا جا پہلے آخری جملہ کہا:

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الوَكِيْلُ

---

[1] حـديـث نـمبـر ۳۵۰۵، ابواب الدعوات، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى -مصر، واللفظ لهٗ، مستدرک حاکم حديث نمبر ۱۸۶۲.

[2] حـديث نمبر ۲۴۳۱، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء فى شأن الصور، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى -مصر.

قال الترمذى: هَـذَا حَـدِيـثٌ حَسَـنٌ، وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هَذَا الحَدِيثُ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الخُدْرِىِّ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَه.

جمہ مجھےاللہ ،اورکیاہی اچھا رساز (بخاری) ۱

پس ت ابراہیم علیہ السلام اتباع میں مصیبت وف عا مفید ۔

ت ا اور ت ابنِ مسعو ر اللہ عنہما رواب جب نبی ﷺ کسی چیز وگھبراہٹ پہنچتی، با ئی فکر با ہوتا عاپڑھتے :

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

جمہ اے ،اوراے م (اللہ تعالیٰ صفات) آپ ر میں حا تاہوں (تر ی) ۲

ت ا ر اللہ عنہ ا ک لمبی حدیث میں رواب ا ک شخص سخت بیمار پڑ گیا تھا، اور کمزور ہو وجہ زے طرح ہو گیا تھا، ا ر ل اللہ ﷺ اس عا تعلیم ی، برکت اللہ تعالیٰ ا شفا ر ی، وہ عا :

اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

جمہ اے اللہ! ہمیں میں بھی اچھائی ر ،اور آخرت میں بھی اچھائی ر ،اور ہمیں آگ عذاب بچا (مسلم) ۳

---

۱ حديث نمبر ۴۵۶۴، كتاب تفسير القرآن، باب إن الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم، دارطوق النجاة، بيروت.

۲ حديث نمبر ۳۵۲۴،عمل اليوم والليلة لابن السنى حديث نمبر ۳۳۶،عن انس ، مستدرك حاكم حديث نمبر ۱۸۷۵، شعب الايمان للبيهقى حديث نمبر ۹۷۵۱ عن ابنِ مسعود.

قال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(حاكم)

۳ ج۴ص۲۰۶۸،كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار،باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة فى الدنيا،دار إحياء التراث العربى -بيروت،واللفظ لهٗ، مسند احمد حديث نمبر ۱۲۰۴۹.

إسناده صحيح على شرط الشيخين .ابن أبى عدى :اسمه محمد بن إبراهيمَّ(حاشية مسنداحمد)

ت ا ر اللہ عنہ رواںت ر ل اللہ ﷺ ور ما میں ئی بھی کسی
ازل شدہ بلاء و وجہ ت تمنا ے، اگر ت تمنا ضروری ہو، اس
بجائے عا پڑ :

اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِىْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِىْ وَتَوَفَّنِىْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِىْ

جمہ اے اللہ! مجھے زندہ ر ، جب تک زند میرے لئے بہتر ہو، اور جب
میرے لئے ت بہتر ہو مجھے وفات ے یجئے (بخاری) [1]

اور ت عمر ر اللہ عنہ رواںت ر ل اللہ ﷺ ور ما شخص کسی
مصیبت ز ہ شخص یکھ کلمات کہے، ان کلمات کہنے وا شخص جب تک بھی زندہ ر ،
اُس مصیبت ظر ۔ وہ کلمات ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا .

جمہ سب تعریفیں اللہ لئے ہیں، مجھے اس مصیبت و پریشا ت
ور ئی، میں تجھے (یعنی اس مصیبت ز ہ) مبتلا کیا، اور اس مجھے اپنی بہت
ق پر فضیلت ی (تر ی) [2]

ت عائشہ ر اللہ عنہا ر ہیں انہیں ر ل اللہ ﷺ اس جا عا تعلیم ی:

---

[1] حدیث نمبر ۶۳۵۱، کتاب الدعوات، باب الدعاء بالموت والحياة، دارطوق النجاة، بيروت، واللفظ لهٗ، مسلم حديث نمبر ۲۶۸۰.

[2] حديث نمبر ۳۴۳۱، ابواب الدعوات، باب ما يقول إذا رأى مبتلى، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى -مصر، واللفظ لهٗ، ابنِ ماجة، حديث نمبر ۳۸۹۲)

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُکَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ خَيْرًا.

جمہ اے اللہ! میں آپ وآخرت تمام خیر چیزوں ال تاہوں، مجھے علم ان بھی، اور مجھے علم نہیں ان بھی، اور میں آپ ذر وآخرت تمام چیزوں پناہ طلب تاہوں، مجھے علم ان بھی، اور مجھے علم نہیں ان بھی، اے اللہ! میں آپ اس خیر ال تاہوں آپ آپ بندے اور نبی ال کیا، اور میں آپ ذر اس پناہ نگتاہوں، پناہ آپ بندے اور نبی نگی، اے اللہ! میں آپ جنت ال تاہوں، اور ایسے ل ا عمل بھی جو جنت قر ے، اور میں آپ ذر جہنم پناہ چاہتاہوں، اور ایسے ل ا عمل بھی جو جہنم قر ے، اور میں آپ ال تاہوں جو بھی آپ میرے لئے فیصلہ فر ، وہ خیروا فر (ابنِ جہ) [1]

فقط۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد ر ان

۲۶/صفر المظفر/۱۴۳۲ھ 31/جنوری/2011ء

ا ارہ غفران، راولپنڈی

---

[1] حدیث نمبر ۳۸۴۶، کتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، دار إحياء الكتب العربية، واللفظ لهٗ، مسند احمد حديث نمبر ۲۵۰۱۹، مصنف ابنِ ابی شيبة، حديث نمبر ۲۹۹۵۷، مستدرک حاکم حديث نمبر ۱۹۱۴.

قال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

ز اوراس حفاظت

میں جوعمو عیت مصاب وآفات آ ہیں،وہ اسا ن بداعمالیوں وجہ آ ہیں۔

ز اسباب

اللہ تعالیٰ طرف ق لئے وبال کبھی ز شکل میں آتا ۔

ز اسا ں لئے بہت بڑی تباہی ذریعہ ، وجہ بڑے بڑے شہراور تباہ وبربا ہوجا ہیں، ری ری بستیوں سان صفحۂ ہستی مٹ جاتا ،زندہ اور ہنستے کھیلتے ہوئے گ زمین میں ھنس ختم ہوجا ہیں، ا ئی حیثیت تبد ہوجا ،

میں ز ز میں تباہ ہو وا ایسے بہت آثارِ یمہ رافت ہوئے ہیں اب نسلوں بھی نام ونشان با نہیں۔

قرآن میں مِ ثمو ،اہلِ ین، مِ صا اور و ی ں پر ز عذاب ذ آیا ۔

چنانچہ مِ ثمو اور مِ شعیب بارے میں ارشا :

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْافِیْ دِیَارِهِمْ جَاثِمِیْنَ (سورہ اعراف آیت ۷۸، ۹۱،عنکبوت آیت ۳۷)

جمہ ،انہیں سخت ز (عذاب) آ پکڑا پس وہ (ہلاک ہو) صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے (ترجمہ ختم) [1]

---

[1] (فَکَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرجفة) الزلزلة الشديدة (فَأَصْبَحُواْ فِي دَارِهِمْ جاثمين) باركين على الرُّكب ميّتين(تفسير الجلالين، تحت آيت ۹۱ من سورة اعراف)

اور ت سیٰ علیہ السلام سا جو بنی ا ا گ ہِ ر پر گئے اور کچھ گستاخا کلمات کہے ان قِصّہ میں اللہ تعالیٰ ارشا :

فَلَمَّا اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ (سورہ اعراف آیت ۱۵۵)

جمہ جب ان ز آ پکڑا (ترجمہ ختم)

اور رون زمین میں ہنس جا ذ قرآن میں اس طرح آ ا ۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ (سورۃ القصص، آیت نمبر ۸۱)

جمہ رون اور اس گھر زمین میں ھنسا ا، اس لئے اللہ مقابلہ میں لئے ئی عت آ ئی، اور ہی وہ کئے جا وا ں میں تھا (ترجمہ ختم)

اور بات ھنسنے پہلے زمین حرکت (یعنی ز)ضروری ۔

اور مِ ط بستیوں اُلٹ جا ا گئی قرآن میں ر اور ظاہر اُلٹنے پہلے حرکت اور ز ۔ [1]

اور مِ ط عذاب واقعہ سُنا اللہ تعالیٰ ارشا فر ا :

إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ. وَإِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُقِيْمٍ . إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ الحجر، آیات نمبر ۷۵، ۷۶، ۷۷)

جمہ شک اس واقعہ میں اہلِ ت لیے سا ں ہیں۔ اور (بستی) عام کرر ہ پر (جو) ، شک اس میں ایمان وا ں لئے سا (ترجمہ ختم)

غرضیکہ پہلی ں پر گنا ہوں اور ا فر نیوں بدولت ز عذاب آ ا ثابت ۔

---

[1] **فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيْلٍ مَنْضُوْدٍ. مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ** (سورہ ھود، آیات نمبر ۸۲، ۸۳)

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيْلٍ (سورۃ الحجر، آیت نمبر ۷۴)

اوراللہ تعالیٰ آ وا ں بھی ز اوراس جیسے و ے ماک عذا ں ڈرایا ۔

چنانچہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشا :

اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَکَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰہُ بِھِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَھُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ .اَوْ یَاْخُذَھُمْ فِیْ تَقَلُّبِھِمْ فَمَا ھُمْ بِمُعْجِزِیْنَ .اَوْ یَاْخُذَھُمْ عَلٰی تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ النحل، آیت ۴۵ تا ۴۷)

جمہ جو گ بری چالیں ر ہیں کیا وہ اس بات ف ہو گئے ہیں اللہ انہیں (ز بھیج) زمین میں ھنسا ے ما ایسی ان پر عذاب آ جائے جہاں آ انہیں و وگمان بھی ہو۔ ما انہیں چلتے پھر پکڑ ، اللہ تعالیٰ عاجز نہیں سکتے۔ ما انہیں ڈرا بعد پکڑے پس تحقیق تمہارا رب نہا ہی رحم وا (ترجمہ ختم)

اورایک مقام پر ارشا :

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ وَکِیْلًا .اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَکُمْ فِیْهِ تَارَۃً اُخْرٰی فَیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَکُمْ بِمَا کَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا (سورۃ الاسراء آیت ۶۸، ۶۹)

جمہ کیا گ نڈر (اور ف) ہو گئے ہو اس بات وہ کبھی خشکی جا ہی (ز بھیج) زمین میں ھنسا ے ما وہ بھیج ے پر پتھر برسا وا ئی آ مد ، پھر پاسکو اپنے لئے ئی رساز۔ ما اس بات نڈر (اور ف) ہو گئے ہو وہ تمہیں ٹا وبارہ ا (سمندر) میں جائے اور تمہاری ناشکری بد پر سخت فا ہوا بھیج تمہیں غرق ے اور اس بات پر ہمارا ئی پیچھا وا ملے؟ (ترجمہ ختم)

اورایک مقام پرارشا :

ءَ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَاءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ .اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَاءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ کَیْفَ نَذِیْرِ(سورة الملک آیت ۱۶،۱۷)

جمہ کیا اس بات نڈر(اور ف)ہوگئے ہو آسمان وا (ز بھیج)تمہیں زمین میں ھنسا ےاوراچانک زمین ز لگے۔ماکیا اس بات نڈرہوگئے ہو آسما ں وا پرپتھر برسائے، پھرتمہیں معلوم ہوہی جائے میرا ڈراناکیساتھا(ترجمہ ختم)

ان آیات معلوم ہوا اللہ تعالیٰ طرف ما فر اورگناہوں نتیجہ میں ز عذاب میں مبتلافر یئے تنبیہ گئی ۔

فربِ مت میں ز ل ت

اوراحا ث میں بھی اس امت میں ز ل آ پیشین ئی گئی ،اورز سب گناہوں فرار ما گیا ،اورز ل ت تِ مت میں شمارکیا گیا ،کیو مت فرب ایسی بداعمالیاں زیا ہ ہوں جوز سب بنتی ہیں۔

چنانچہ ت عبداللہ عمرو ر اللہ عنہ روایت :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ(ابن ماجة) [1]

---

[1] حدیث نمبر ۴۰۶۲،کتاب الفتن، باب الخسوف،واللفظ لهٗ، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۸۴۹۵.

قال الحاکم: "إِنْ کَانَ أَبُو الزُّبَیْرِ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَإِنَّهُ صَحِیحٌ عَلَی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ"

وقال الذهبی فی التلخیص :علی شرط مسلم.

وقال الالبانی:إن للحدیث شواهد کثیرة تشهد لصحته عن عائشة و عمران بن حصین و عبد الله بن عمر و عبد الله بن عمرو و سهل بن سعد و جابر بن عبد الله و أبی هریرة و سعید بن راشد (السلسلة الصحیحة ، تحت حدیث رقم ۱۷۸۷)

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما میری امت میں (ز ل ذریعہ زمین میں)دھنس جانا اور ر ل مسخ ہوجانا اور پتھروں برسنا ہو (ترجمہ ختم)

اور ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ روا نبی ﷺ ارشا فر ما :

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ العِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الهَرْجُ -وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ -حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ (بخاری) [1]

جمہ مت اس وقت تک ئم نہیں ہو جب تک (ین)علم اُ جائے (جو علماء اُ جا ہو)اورز ل ت ہوجائے،اورز فر فر ہوجائے (یعنی او ت میں برکت ختم ہوجائے اور وقت تیزی تیزی کرر لگے یا عمریں تھوڑی ہوجا)اور بہت فسا ات ظاہر ہوجا اور ''ہرج'' ت ہوجائے اور ''ہرج'' ، (جملہ آپ ﷺ و تبہ فر ما)اور یہاں تک تمہارے اندر ل حد زیا ہ ت ہوجائے (ترجمہ ختم)

ل ت ہوجا مطلب و ی حدیث میں بیان کیا گیا ئی صد مستحق بھی ملے۔ [2]

اور ت حسن، ت سمرہ ب ر اللہ عنہ روا ہیں :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَزُوْلَ الْجِبَالُ عَنْ أَمَاكِنِهَا، وَتَرَوْنَ الْأُمُوْرَ الْعِظَامَ الَّتِيْ لَمْ تَكُوْنُوْا تَرَوْنَهَا (المعجم الكبير للطبرانی) [3]

---

[1] حدیث نمبر ۱۰۳۶،کتاب الجمعة، باب ماقیل فی الزلازل والآیات، دارطوق النجاة، بیروت.

[2] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ " :لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ، فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةً، وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ :لَا أَرَبَ لِي فِيهِ "(مسلم، حديث نمبر ۱۵۷، کتاب الزکاة، باب الترغیب فی الصدقة قبل ان لا یوجد من یقبلها)

[3] حدیث نمبر ۶۸۵۷،مکتبة ابن تیمیة -القاهرة.

جمہ ر ل اللہ ﷺ و ر ما مت اس وقت تک ئم نہیں ہو ، جب تک پہاڑ اپنی جگہوں ٹل جا ، اور آپ ایسی بڑی بڑی چیزیں یکھ لیں، جو آپ نہیں یکھی ہونگیں (ترجمہ ختم)

یہی مضمون ت حسن سلاً بھی وی ۔ [1]

ت ثعلبہ عبا بھی ایک لمبی حدیث میں ت سمرہ ر اللہ عنہ ا قسم مضمون رواں کیا ۔ [2]

---

[1] الفاظ ہیں:

لاتقوم الساعة حتى تزول الجبال من أماكنها وحتى تروا الامر العظيم الذى لم تكونوا ترونه (مصنف عبد الرزاق،حديث نمبر ٢٠٧٨٠ ،باب اشراط الساعة)

[2] الفاظ ہیں:

وَلَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى تَرَوْا أُمُورًا يَتَفَاقَمُ شَأْنُهَا فِي أَنْفُسِكُمْ، وَتَسَاءَلُونَ بَيْنَكُمْ هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذَكَرَ لَكُمْ مِنْهَا ذِكْرًا، وَحَتَّى تَزُولَ جِبَالٌ عَلَى مَرَاتِبِهَا، ثُمَّ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ الْقَبْضُ "، قَالَ :ثُمَّ شَهِدْتُ خُطْبَةً لِسَمُرَةَ ذَكَرَ فِيهَا هَذَا الْحَدِيثَ، فَمَا قَدَّمَ كَلِمَةً، وَلَا أَخَّرَهَا عَنْ مَوْضِعِهَا (مسند احمد حديث نمبر ٢٠١٧٨، مؤسسة الرسالة، بيروت، واللفظ لهٗ، مصنف ابنِ ابى شيبة، حديث نمبر ٣٨٦٢٨، المعجم الكبير للطبرانى حديث نمبر ٦٧٩٩، صحيح ابنِ حبان حديث نمبر ٢٨٥٦،صحيح ابنِ خزيمة حديث نمبر ١٣٩٧، سنن البيهقى حديث نمبر ٦٥٨٨، مستدرک حاکم حدیث نمبر ١٢٣٠)

ت حسن معجم کبیر طبرا رواں میں تمام راوی ثقہ ہیں، اے عفیر معدان ، جو ضعیف ہیں، لیکن ت حسن رواں اس مؤید ، میں رہ راوی جو نہیں، ت ثعلبہ عبا رواں بھی اس مؤید ۔

اور معجم کبیر طبرا ایک اور رواں بھی اس مؤید ، جو مندرجہ ذ :

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :سَوْفَ تَرَوْنَ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ أَشْيَاءَ تَسْتَنْكِرُونَهَا عِظَامًا، تَقُولُونَ :هَلْ كُنَّا، حُدِّثْنَا بِهَذَا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، فَاذْكُرُوا اللهَ تَعَالَى، وَاعْلَمُوا أَنَّهَا أَوَائِلُ السَّاعَةِ "حَتَّى قَالَ :سَوْفَ تَرَوْنَ جِبَالًا تَزُولُ قَبْلَ حَقِّ الصَّيْحَةِ وَكَانَ يَقُولُ لَنَا " :لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَدُلَّ الْحَجَرُ عَلَى الْيَهُودِيِّ مُخْتَبِئًا كَانَ يَطْرُدُهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، فَاطَّلَعَ قُدَّامَهُ، فَاخْتَفَى، فَيَقُولُ الْحَجَرُ :يَا عَبْدَ اللهِ، هَذَا مَا تَبْغِي "(المعجم الكبير للطبرانى حديث نمبر ٧٠٨٣)

پس رہ مندرجہ با ا وجہ حدیث صحیح ۔

آ ج ماک ز ل وجہ پہاڑ اپنی ٹل جا اورسب جا واقعات رو ہو لگے ہیں۔

اوراس وہ بڑی بڑی ایسی چیزیں رو ہو لگی ہیں جو بہت حیران کُن ہیں، مثلاً سمندروں میں جزیروں رو اورختم ہوناوغیرہ وغیرہ۔

اور ت سلمہ نفیل سکو ر اللہ عنہ اک لمبی حدث میں ر ل اللہﷺ ارشا وی :

وَسَتَـأْتُـوْنَ أَفْـنَـادًا يُفْنِيُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَبَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ مَوْتَانٌ شَدِيْدٌ، وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ (مسند الإمام أحمد) [1]

جمہ عنقرب ا ا کروہ جا ،بعض بعض (ر ر)ختم یں ،اور مب فرب شدید تیں وا ہونگیں، بعد ز ل سال وع ہونگے (ترجمہ ختم)

اِن احا ب معلوم ہوا مب فرب ل بداعمالیوں بدولب جہاں اور فتنے ظاہرہوں و ل ز ل ت بھی ہو ۔

ن گناہ ز ل سب بنتے ہیں؟

اب چندایسی احا ب وروایات ذ جا ہیں، میں ان گناہوں ذ کیا گیا ،جوبطورِ خاص ز سب بنتے ہیں۔

ت ابنِ عمر ر اللہ عنہما رواب نبیﷺ فر ما :

بَيْـنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلاَ ءِ خُسِفَ بِـهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِى الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (بخارى) [2]

---

[1] حديث نمبر ١٦٩٦٤، مؤسسة الرسالة، بيروت .
إسناده صحيح، رجاله ثقات(حاشية مسند الإمام أحمد)

[2] حديث نمبر ٣٤٨٥،كتاب احاديث الانبياء، باب حديث الغار،دارطوق النجاة، بيروت ، واللفظ لهٗ، نسائى حديث نمبر ٥٣٤١،باب التغليظ فى جر الازار، مسند احمد حديث نمبر ٥٣٤٠.

جمہ اىک آ اپنے ازار(پائجا) تکبر وجہ (ٹخنوں نیچے)لٹکار تھا، اس (اللہ تعالیٰ طرف)ا وف زمین میں ھنسا ما گیا،پس وہ مت تک ا طرح زمین میں ھنسا جا تار (ترجمہ ختم)

بخاری میں ہی اىک مقام پر واقعہ ان الفاظ میں وی ت سا عبداللہ وا اُن بیان کیا ر ل اللہ ﷺ ارشا فر ما :

بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ اِذْ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (بخاری) [1]

جمہ اىک آ اپنے ازار (ٹخنوں نیچے)لٹکار تھا،اس (اللہ تعالیٰ طرف)ا وف زمین میں ھنسا ما گیا،پس وہ مت تک ا طرح زمین میں ھنسا جا تار (ترجمہ ختم)

اگرچہ ا ی عذاب ، زمین میں ھنسنے سے ز ، اہ محدو میں ہو۔

اس معلوم ہوا تکبر اور اتر اسے گناہ ز عذاب سے ۔

اس وہ احا سے میں کئی ایسے گناہوں ذ کیا گیا جب ان ت ہو جائے ، ز عذاب آ ئے ۔

چنانچہ ت ا اشعری ر اللہ عنہ رواسے نبی ﷺ فر ما :

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُضْرَبُ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَيْنَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ (التاريخ الكبير للبخاری) [2]

---

[1] حديث نمبر ٥٧٩٠،كتاب اللباس، بَاب مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ الْخُيَلَاء ، دارطوق النجاة، بيروت.

[2] ج ١ ص ٣٠٥،دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد -الدكن،واللفظ لهٗ،ابنِ ماجة حديث نمبر ٤٠١٠، كتاب الفتن، باب العقوبات، شعب الايمان حديث نمبر ٥٢٢٧، مصنف ابنِ ابی شيبة حديث نمبر ٢٤٢٢٧، المعجم الكبير للطبرانی حديث نمبر ٣٣٤٢، صحيح ابنِ حبان حديث نمبر ٦٧٥٨.

قلت :وهذا إسناد رجاله ثقات غير مالك هذا فإنه لا يعرف إلا برواية حاتم عنه فهو مجهول ولذلك قال الحافظ فيه " :مقبول "أی عند المتابعة (تحريم آلات الطرب للألبانی ،ص ٤٥)

جمہ کچھ گ میری امت میں اب پئیں ، نام اب وہ کچھ اور رکھیں ان وں پر بجا آ ت بجائے جا ،اور وا ،اللہ تعالیٰ ان زمین میں ھنسا یں ،اوران میں بعض اللہ تعالیٰ بندراور ربنا یں (ترجمہ ختم)

معازف عر زبان میں بجا تمام آ ت کہاجاتا ، میں ڈ ل، بانسری وغیرہ سب اخل ہیں۔ [1]

اس حدث معلوم ہوا اب اور آ ور چیزوں پر و ے نا ں ل چڑ اور لیبل لگا استعمال نا اور سیقی استعمال، ز سب ۔

ت علی ر اللہ عنہ رواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشا فر ما :

يُـمُسَـخُ طَـائِـفَةٌ مِنْ أُمَّتِىْ قِرَدَةً وَطَائِفَةٌ خَنَازِيْرَ وَيُخْسَفُ بِطَائِفَةٍ وَيُرْسَلُ عَـلٰى طَائِفَةٍ الرِّيْحُ الْعَقِيْمُ بِأَنَّهُمْ شَرِبُوا الْخَمْرَ وَلَبِسُوا الْحَرِيْرَ وَاتَّخَذُوْا الْقِيَانَ وَضَرَبُوْا بِالدُّفُوْفِ (ذم الملاهى لابن ابى الدنيا) [2]

---

[1] والـمعـازف وقـولـه يستـحـلـون قال بن العربى يحتمل أن يكون المعنى يعتقدون ذلک حلالا ويـحتمل أن يكون ذلک مجازا على الاسترسال أى يسترسلون فى شربها كالاسترسال فى الحلال وقد سمعنا ورأينا من يفعل ذلک قوله والمعازف بالعين المهملة والزاى بعدها فاء جمع معزفة بفتح الـزاى وهـى آلات الملاهى ونقل القرطبى عن الجوهرى أن المعازف الغناء والذى فى صحاحه أنها آلات الـلهو وقيل أصوات الملاهى وفى حواشى الدمياطى المعازف الدفوف وغيرها مما يضرب به ويـطـلـق عـلـى الـغـنـاء عزف وعلى كل لعب عزف ووقع فى رواية مالک بن أبى مريم تغدو عليهم القيان وتروح عليهم المعازف (فتح البارى لابن حجر،باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه)
المعازف ، هى الدفوف وغيرها مما يضرب (به) كما فى "النهاية "
وفى "القاموس : "هى الملاهى كالعود والطنبور الواحد (عزف) أو (معزف) كمنبر ومكنسة و (العازف) : الـلاعـب بها والمغنى ولـذلک قـال ابن القيم فى "الإغاثة : "وهى آلات اللهو كـلهـا لا خـلاف بين أهل اللغة فى ذلک وأوضـح مـنه قول الذهبى فى "السير "(١٥٨/٢١) (الـمعازف) : اسـم لـكـل آلات الـمـلاهـى التـى يـعـزف بها كالمزمار والطنبور والشبابة والصنوج ونحوه فى كتابه "تكرة الحفاظ "(١٣٣٧/٢)(تحريم آلات الطرب،للألبانى، صفحة ٧٩)

[2] حديث نمبر ٦ ،ص٢٨ ، مكتبة ابن تيمية، القاهرة -مصر.
كنز العمال جلد١٥ ، صفحه ٢٢٣ ، عن ابن ابى الدنيا فى ذم الملاهى وابو الشيخ فى الفتن.

جمہ میری امت ایک گروہ بندر بنا یا جائے اور ایک گروہ ر، اور ایک گروہ زمین میں دھنسایا جائے اور ایک گروہ پر یا مبارک آ ند بھیجی جائے ، اور سب کچھ اس وجہ ہو وہ گ ابیں پئیں ، اور ریشم پہنیں ، اور بجا وا رتیں رکھیں ، اور طبلے ڈ ل بجا (ترجمہ ختم)

اس حدث معلوم ہوا سیقی استعمال اور اب اور ات ریشمی لباس استعمال ز اور رتیں مسخ ہو اور فان باعث ۔

اور ت سہل سعد ر اللہ عنہ رواب ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فر ما :

يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَقَذْفٌ، قِيْلَ وَمَتٰى ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ اِذَا ظَهَرَ الْقَيَّانُ وَالْمَعَازِفُ وَاسْتَحَلَّتِ الْخُمُوْرَ (مسند عبد بن حميد) [1]

جمہ اس امت میں دھنسائے جا اور رتیں مسخ کیے جا اور پتھر برسائے جا عذاب ہو ، ال کیا گیا اے اللہ ر ل! کب ہو ؟ فر ما: جب بجا وا ر ل اور بجا آ ت (سیقی) ت ہو جائے ، اور ا ل ل سمجھا جا لگے (ترجمہ ختم)

اس حدث صاف ر پر معلوم ہوا سیقی اور ساز باجوں استعمال اور اب ل سمجھنا، ز اور رتیں مسخ ہو جا اور پتھر برسنے عذاب باعث ۔

اور ت ا ا ر اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشا وی :

يَبِيْتُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَلَهْوٍ، فَيُصْبِحُوْنَ قَدْ مُسِخُوْا خَنَازِيْرَ، وَلَيُخْسَفَنَّ بِقَبَائِلَ فِيْهَا وَفِيْ دُوْرٍ فِيْهَا، حَتّٰى يُصْبِحُوْا فَيَقُوْلُوْا خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِبَنِيْ فُلَانٍ خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِدَارِ بَنِيْ فُلَانٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمْ حَصْبَاءُ حِجَارَةٌ كَمَا أُرْسِلَتْ عَلٰى قَوْمِ لُوْطٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الرِّيْحُ الْعَقِيْمُ فَتَنْسِفُهُمْ كَمَا نَسَفَتْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ، وَأَكْلِهِمُ الرِّبَا، وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيْرَ، وَاتِّخَاذِهِمُ الْقَيْنَاتِ ، وَقَطِيْعَتِهِمُ

[1] جلد ۲ صفحہ ۳۸، حديث نمبر ۴۵۴.

الرَّحِمَ قَالَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرٰى فَنَسِيْتُهَا(مستدرک حاکم) ۱

جمہ میری امت میں کچھ گ کھا پینے اورلہو(بجا مشغلہ)پر رات کراریں ،پھرصبح ہو پر مسخ ربنا یے جا ،اور کچھ قبیلوں اورگھرا ں ان گھروں سمیت زمین میں ھنسا ماجائے ،جب گ صبح یں ، کہیں اللہ تعالیٰ رات ں قبیلہ ، ں گھرا ،گھروں سمیت ھنسا ہا،اوران پر تیزآ ند اور پتھر پھینکے جا ،جیسا مِ ط پر پھینکے گئے، اوران پر تیزوتند فان جائے ،جوان تہس نہس ے ، طرح پہلے ں (تہس نہس) کیا گیا تھا،ان اب پینے وجہ اور کھا وجہ اورریشم پہننے وجہ ،اور وا (رتیں اور چیزیں)اختیار وجہ ، اوران قطع رحمی وجہ ،اوراس وہ بھی بعض خصلتیں ذ کیں،جو مجھے ما نہیں رہیں(ترجمہ ختم)

اس حدس میں اب پینے، کھا ،ریشم پہننےاور بجا اورقطع رحمی گناہوں ز اور و ے ماک عذا ں سب قرار ما گیا ۔

اور ت ا ر اللہ عنہ رواس :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَكُوْنَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ إِذَا شَرِبُوا الْخُمُوْرَ وَاتَّخَذُوْا الْقَيْنَاتِ وَضَرَبُوْا بِالْمَعَازِفِ(ذم الملاهی لابن ابی الدنيا) ۲

جمہ ر ل اللہ ﷺ ارشا فر ما اس اُمَّت میں زمین میں ھنس جا

---

۱ حديث نمبر ۸۵۷۲ كتاب الفتن والملاحم، دار الكتب العلمية -بيروت؛ مسند ابوداؤد الطيالسی، حديث نمبر ۱۲۲۰.
قال الحاكم: "هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ لِجَعْفَرٍ، فَأَمَّا فَرْقَدٌ فَإِنَّهُمَا لَمْ يُخْرِجَاهُ
تعليق الذهبی فی التخليص: صحيح.
۲ حديث نمبر ۷،ج ۱ ص ۲۹، باب فی المزمار، مكتبة ابن تيمية، القاهرة.
تحقيق الألبانی (صحيح) (صحيح وضعيف الجامع الصغير، حديث نمبر ۹۵۹۸)

اورآسمان پتھر برسنےاور رتیں مسخ ہوجا عذاب آئے ،اور اس وف ہو
جب گ ت اب پییں ،اور وا رتیں رکھیں اور
بجا سا ن استعمال یں (ترجمہ ختم)
اس حدث میں اب پینے اور اور سیقی ز اور و ے عذا ں سب قرار ا گیا
۔

اور ت حذ ر اللہ عنہ بسندِ ضعیف حضور ﷺ ارشا وی :
مت قرب ۷۲ باتیں پیش آ (میں چند اک ہیں) گ
زیں غارت لگیں ، کھا لگیں ، معمو معمو با ں پر رری
لگیں ، قطع رحمی (یعنی رشتہ اروں بدسلو)ہو ، ا ف ا ا اب
ہوجائے ، ظلم عام ہوجائے ، طلا ں ت ہو ، ا گہا ت عام ہوجائے
، امیر اور وزر جھوٹ عا ی جا ، ار اور حکمران ظلم پیشہ گ
ہونگے ، گناہ زنا ہ ہوجا ، ابیں جا ، تجارت میں رت
سا ک ے ، ر ں نقّا یں ، رتیں وں نقّا یں
(یعنی ر ں جیسا حُلیہ بنا اور رتیں وں جیسا حُلیہ بنا ۔ یکھ
پتہ لگا ا مشکل ہو ا رت) آ اپنے باپ ا فر ے ،
اپنی ں بدسلو ے ، وا ر ں تعظیم و یم جائے (یعنی جو
رتیں بجا پیشہ وا ہیں، ان تعظیم اور یم جائے اور ان
بلند تبہ ا جائے) بجا اور سیقی آ ت سنبھال رکھا جائے ،
اُمّت آخری گ اپنے پہلے ں پر لعن طعن یں (یعنی ان عیب
جوئی یں)
پھر ا جب ت ظاہر ہوں اس وف اس انتظار و :
ا پر سُرخ آند اللہ تعالیٰ طرف آجائے ، ا ز آجا اور زمین میں

ھنس جا ، ما ں رتیں بدل جا ، ما آسمان پتھر برسیں، ما اللہ تعالیٰ طرف ئی اور عذاب آ جائے (حلیۃا ولیاء نعیم) ۱ؔ

حد ث اگر چہ سند لحاظ کمزور ، اس حد ث میں ر بہت چیزوں و ی احا ث تا ہو ۔ ۲ؔ

ت ا بن ر اللہ عنہ روا ت وہ اور ا ک اور شخص ت عائشہ ر اللہ عنہا خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس شخص عرض کیا اے اُمُّ المؤمنین! ز ئی بات کہئے، ت عائشہ ر اللہ عنہا فر ما :

إِذَا اسْتَبَاحُوا الزِّنَا، وَشَرِبُوا الْخَمْرَ، وَضَرَبُوا بِالْمَغَانِيْ، غَارَ اللّٰهُ عَزَّ

۱ؔ حدثنا أبو اسحاق بن حمزة وسليمان بن احمد واللفظ له قالا ثنا ابراهيم بن محمد بن عون ثنا سويد بن سعيد عن فرج بن فضالة عن عبد الله ابن عبيد بن عمير الليثى عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من اقتراب الساعة اثنتان وسبعون خصلة إذا رأيتم الناس أماتوا الصلاة وأضاعوا الأمانة وأكلوا الربا واستحلوا الكذب واستخفوا الدماء واستعلوا البناء وباعوا الدين بالدنيا وتقطعت الأرحام ويكون الحكم ضعفا والكذب صدقا والحرير لباسا وظهر الجور وكثر الطلاق وموت الفجاءة وائتمن الخائن وخون الأمين وصدق الكاذب وكذب الصادق وكثر القذف وكان المطر قيظا والولد غيظا وفاض اللئام فيضا وغاض الكرام غيضا وكان الأمراء فجرة والوزراء كذبة والأمناء خونة والعرفاء ظلمة والقراء فسقة إذا لبسوا مسوك الضأن قلوبهم أنتن من الجيفة وأمر من الصبر يغشيهم الله فتنة يتهاوكون فيها تهاوك اليهود الظلمة وتظهر الصفراء يعنى الدنانير وتطلب البيضاء يعنى الدراهم وتكثر الخطايا وتغل الامراء وحليت المصاحف وصورت المساجد وطولت المنائر وخربت القلوب وشربت الخمور وعطلت الحدود وولدت الأمة ربها وترى الحفاة العراة وقد صاروا ملوكا وشاركت المرأة زوجها فى التجارة وتشبه الرجال بالنساء والنساء بالرجال وحلف بالله من غير أن يستحلف وشهد المرء من غير أن يستشهد وسلم للمعرفة وتفقه لغير الدين وطلبت الدنيا بعمل الآخرة واتخذ المغنم دولا والامانة مغنما والزكاة مغرما وكان زعيم القوم أرذلهم وعق الرجل أباه وجفا أمه وبر صديقه وأطاع زوجته وعلت أصوات الفسقة فى المساجد واتخذت القينات والمعازف وشربت الخمور فى الطرق واتخذ الظلم فخرا وبيع الحكم وكثرت الشرط واتخذ القرآن مزامير وجلود السباع صفافا والمساجد طرقا ولعن آخر هذه الامة أولها فليتقوا عند ذلك ريحا حمراء وخسفا ومسخا وآيات غريب من حديث عبدالله بن عبيد بن عمير لم يروه عنه فيما أعلم إلا فرج بن فضالة (حلية الاولياء، جزء۳، صفحه ۳۵۸)

۲ؔ وَفِى إسْنَادِهِ فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْهُ وَفِيهِ ضَعْفٌ وَانْقِطَاعٌ (التلخيص الحبير فى تخريج أحاديث الرافعى الكبير، كِتَابُ الزَّكَاةِ ،بَابُ زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ)

وَجَلَّ فِيْ سَمَائِهٖ فَقَالَ لِلْأَرْضِ :تَزَلْزَلِيْ بِهِمْ.فَإِنْ تَابُوْا وَنَزَعُوْا، وَإِلَّا هَدَمَهَا عَلَيْهِمْ .قَالَ :قُلْتُ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَعَذَابٌ لَهُمْ؟ قَالَتْ :بَلْ مَوْعِظَةٌ وَّرَحْمَةٌ وَبَرَكَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَنَكَالٌ وَعَذَابٌ وَسَخَطٌ عَلَى الْكَافِرِيْنَ (العقوبات لابن أبى الدنيا) [1]

جمہ جب گ زنا جا ر م طرح لگیں اور ابیں پینے لگیں۔اورڈ وسارنگی بجا لگیں اُس وق تعالیٰ غیرت آ اورزمین ہوتا ان ذرا ہلا ڈال! پھرا کر (ان ں) بہ اور باز آ گئے خیر! ور (اس کشی تقاضا)ان پر عمارتیں کرائی جا ۔اس شخص عرض کیا بطورِ عذاب اور ا ہوتا ۔فر ما نہیں بلکہ ایمان وا ں لئے نصیحت اور ر وبرک اور فروں لئے پکڑ عذاب اورغضب (ترجمہ ختم)

مطلب ز ں نصیحت اور تنبیہ اور نیک ں گناہ مُعاف و رجات بلند اور فروں پر عذاب اوروبال ر پرآ تا ۔

پس اگر ن اس عبرت پکڑیں اور گناہوں (خاص زنا، اب اور بجا) چھوڑیں اور بہ یں اوراللہ پکڑ ڈریں اورآخرت اعتبار بہت نقصان اورخسارے بات ۔

اورمحمد عبدالملک وان رواب :

زُلْزِلَتْ بِالنَّاسِ فِيْ زَمَنِ عُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ، مَا كَانَتْ هٰذِهِ الزَّلْزَلَةُ إِلَّا عَنْ شَيْءٍ أَحْدَثْتُمُوْهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ عَادَتْ لَا أُسَاكِنُكُمْ فِيْهَا أَبَدًا (العقوبات لابن أبى الدنيا) [2]

جمہ ت عمر ر اللہ عنہ ز میں ز ہوا،آپ ارشا فر ما اے !اِس ز وجہ ف ئی نیا گناہ کیا میں قسم کھا کہتا ہوں

[1] حدیث نمبر ۱۷، باب اسباب العقوبات وانواعها ،ص ۲۹،دار ابن حزم، بیروت.

[2] حدیث نمبر ۱۸، باب اسباب العقوبات وانواعها ،ص ۲۹،دار ابن حزم، بیروت .

اکر پھرہواتو میں تمہارے سا یہاں نہیں رہوں (کہیں اور جا ں)(ترجمہ ختم)

اورحارث نعمان رواب ت عمر اللہ عنہ فر ما :

يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، إِنَّكُمْ قَدْ رُجِفْتُمْ، وَالرَّجْفُ مِنْ كَثْرَةِ الزِّنَا، وَإِنَّ قُحُوْطَ الْمَطَرِ مِنْ قُضَاةِ السُّوْءِ وَأَئِمَّةِ الْجَوْرِ، وَإِنَّ مَوْتَ الْبَهَائِمِ وَنُقْصَانَ الثَّمَرِ مِنْ قِلَّةِ الصَّدَقَةِ، فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ، أَوْ لَيَخْرُجَنَّ عُمَرُ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ؟

(العقوبات لابن أبی الدنیا)[1]

جمہ اے ینہ ! ز آ ا ،اور ز ت وجہ ہوتا ،اور بارش قحط بُرے فیصلے اور ظا رہبروں وجہ ہوتا ،اور پا ں ت اور پھلوں کمی صد (وز ۃ) کمی وجہ ہو ،کیا باز نہیں آ ،ا پھر عمر تمہارے رمیان نکل جائے(ترجمہ ختم)

اس صاف معلوم ہوا ز ں گناہوں وجہ آ تا ۔

خاص تکبر، اب ، بجا ، ت،زنا،اورمَر وں ریشمی لباس استعمال گناہ،ز آ باعث ہوتا ۔

باتیں خیرالقرون بابرکت ز میں اُس وقت بیان ی گئی تھیں جب ان با ں اورگناہوں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا،لیکن آج جبکہ اور اب عام ،منشیات فرو اور منشیات بہت ں بہترین مشغلہ بنا ہوا ،گلی،گلی،محلّہ،محلّہ،شہر،شہر ہر نشے ں بھر ر ،اُبھر ہوئی جوا ں اس وجہ تباہ ہورہی ہیں،گھر اُجڑ ر ہیں، رتیں مطلّقہ اور بیوہ ہورہی ہیں، بچے یتیم ہور ہیں،لیکن م پر بھوت اس طرح ار کسی طرح اتر ام ہی نہیں لیتا،آئے ن نِت نئے طر ا ہور ہیں، پا ڈر، وہ جدید منشیات ایسے جدید طر پڑے ہیں جدید س میں ان اختیار ا باعثِ فخر سمجھا جا لگا ۔

---

[1] حديث نمبر ۳۵۵، باب اسباب العقوبات وانواعها ، ص ۲۲۴،دار ابن حزم، بيروت.

وا رتیں اس طرح ہر ایک پاس ہیں ر ندیو، ٹیپ ر رڈ، وی، آڈیو ودیو کیسٹیں اور ڈر اور با ں میں ر رڈ شدہ شکل میں جو ہیں، کیبل اور ڈِش سِسٹم گھروں میں گھسا ہوا ، انٹرسٹ بڑے بڑے کلب (فحا اڈّہ کہنا چاہئے) کھل ہیں، جب چاہیں اِن وا ر ں آوازیں سنیں، جب چاہیں ان ، ر ندیو، ٹیپ، با ں ہر جانا آسان ، سفرو میں بہت گ سا رکھتے ہیں، ڑماں وا ں بغیر ڑی نا مشکل معلوم ہور ، مسافر سفر ار محسوس ہور ، ر ے اسٹیشنوں اور ائیر ر ں پر سیتقی بغیر انتظار نا ار ہور ، بجا سا ن استعمال عام ۔

نا بجانا عام مکان ہونا و ن

ز بارے میں چند غلط فہمیوں ازا

آج ز بارے میں بعض گ کئی غلط فہمیوں شکار ہیں، ذ میں مختصراً ذ کیا جاتا ۔

بعض گ ز بارے میں کہتے ہیں اکر ز آ گیا کیا ہوا؟ سب لئے آئے تنہا ہمارے ہی لئے نہیں ہو ، لہٰذا جو حال سب ہو وہی ہمارا بھی ہو پھر ڈر کیا ضرورت؟

اس قسم باتیں سخت ناک ہیں، اللہ تعالیٰ پکڑ ف ہو جانا وآخرت اعتبار بڑی تباہی باعث ۔

بعض ں میں مشہور ز ئے سینگ بدلنے ہوتا ۔

اس بارے میں عرض کسی معتبر رواب بات ثابت نہیں اس لئے عقیدہ نہیں رکھنا چاہئے (''اخبارا '' بتغیر ص ٦)

بعض گ ز ایک اتفا حا ثہ قرار یتے ہیں۔

حا ئنات ئی ذرہ اللہ تعالیٰ حکمتِ بالغہ بغیر حرکت نہیں تا، ہمیں اپنی محدو عقل

سہارے اس حرکت حکمت ومصلحت علم نہیں ہوتا، اس لئے اپنی علمی اتفاق
پر ے میں چُھپا لیتے ہیں، اور کہتے ہیں انقلابات کسی اتفاق نتیجہ ہو ہیں۔ ور
ان تمام اتفا واقعات ئی ئی حکمت ضرور ہوا ، ہمارے اوپر چھائی ہوئی اس
پُر اِ ار ئنات میں جو واقعات رُونُما ہو ہیں، ان میں بہت واقعات وہ ہیں
ظاہری اسباب و ہمیں معلوم نہیں ہو ، اور بہت واقعات ایسے ہیں ان از
ظاہری اسباب ہمارے علم میں آ ہیں، لیکن جو کچھ ہمارے علم میں آتا ، وہ ان واقعات
ظاہری سب ، ان ظاہری اسباب پیچھے ان تمام واقعات ا عِلّت وحکمت کیا ؟
اس پتہ ہمیں یعت اور و چلتا ، لہٰذا جب یعت بتلا ا ز اللہ تعالیٰ
گناہوں وجہ آ تا ، اس اتفا حا ثہ قرار ینا رست نہیں۔

آج سائنس ا ں کہنا زمین پر ز اس وق آتا زمین اندر
بہت زیا ہ مقدار میں بُخارات جمع ہو اک ئیڈرو اور اسٹیم جا ، یا پہاڑوں
آ فشاں کر وپیش بخارات جمع ہو جا ہیں، اور وہ اک م باہر نکلنا چاہتے ہیں اگر
زمین مسام (بار یک بار یک راخ) تنگ ہوں وجہ ان مسا ت بخارات
نکل سکیں اُن وجہ زمین پر ز وا ہوتا ، جیسا آج کھانا وغیرہ پکا پر
کُو اگر اس نیچے آگ جلنے اندر زیا ہ مقدار میں بخارات (گیس) جمع ہو جا
اور اوپر راخ بند ہو وجہ ان نکلنے ملے اک م پر کُو حرکت ہو
اور بعض او ت یک لخت پھٹ بھی جاتا ۔

اولاً ضروری نہیں سائنس ہر مسئلہ صحیح اور حقیقت مطا ہو، یہی وجہ سائنس تحقیق
آئے ن بدلتی اور تبد ہو رہتی ، لیکن یعت اور و ثابت شدہ بات حتمی و ۔
لہٰذا جہاں سائنس اور اسلام تحقیق میں فرق ہو جائے و ں اسلام تحقیق معتبر سمجھا جائے ،
و ے بالفرض کسی چیز بارے میں اسلام اور سائنس میں ا ہو جائے بھی ضروری نہیں
حقیقت میں ا ہو بلکہ ممکن اس عالمِ اسباب میں ظاہری سب اک چیز ہو اور اس پیچھے

ئی اور چیز رفر ہو جو بظاہر ہماری وں اوجھل ہو۔

اور اک مسبب اک زنا ہ اسباب ہو سکتے ہیں(اہ بعض فر اسباب ہوں اور بعض دُور ،یعنی اسباب اسباب) جیسے یکھتے ہیں اک شخص غصہ وا ئی بات کہہ ی گئی۔اس شخص اس غصہ اشتعال پیدا ہوا اور اس وجہ غ ف ہو سام ہو گیا اور اس طرح وہ شخص ہلاک ہو گیا۔ اس ہلاک سب سام کہنا بھی صحیح اور اشتعال بھی اور غصہ بھی اور اس جا غصہ وا بات بھی۔ان میں با ئی ا نہیں،البتہ جو شخص طب وا نہیں اگر اس سامنے بات کہی جائے وہ شخص ما غصہ بات ہلاک ہو گیا اس اس اس بات پر تعجب ہو ۔ا طرح جو گ روحا طب ماوا ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ رت اور اور گناہوں نقصانات اور اثرات نہیں جا وہ اس قسم با ں غلط سمجھتے ہیں۔

جیسا اللہ تعالیٰ ارشا :

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ (سورہ یونس آیت ۳۹ پ ۱۱)

''بلکہ ایسی چیز جھٹلا لگے ہیں (صحیح وغلط ہو) اپنے علمی احا میں نہیں ئے اور ابھی آئی نہیں ان پاس اس حقیقت''

لہٰذا یوں کہا جائے گناہوں ت اللہ تعالیٰ ما ش ہو ہیں اور اس وف زمین حرکت ینا چاہتے ہیں اور اس لئے زمین اندر آ فشاں ما بخارات اور لہروں پیدا فر ما حرکت یتے ہیں اور زمین ر ں اور پلیٹوں اک و ے فر ب ما دُور ہیں ز پیدا ہوتا ۔

اور اس طرح ظاہری سب ہمارے سامنے ظاہری چیزیں ہو ہیں اور ر حقیقت ان پسِ پر ہ اللہ ا الحاکمین اور ہو نتیجہ میں سب کچھ ہوتا جو ہرین سائنس آ تا ، سائنس اور یعت با ں میں ئی ا نہیں رہتا(''اخبارا ''بتغیر واضا)

ز حفاظت حقیقی اسباب

احا ث اورروایات ز حفاظت لئے چنداسباب وآ اب معلوم ہو ہیں،جو رجِ ذ ہیں:

بہ واستغفار اہتمام نا۔

ا بالمعروف اورنہی المنکر اہتمام نا

عا اہتمام نا۔

ز ۃ وصد ت اہتمام نا۔

فرض اور زوں اہتمام نا۔

ام میں جورواج ز وف اذا کہنے لگتے ہیں اس ثبوت نہیں۔

آ ان اسباب وآ اب بارے میں ترتیب وار کچھ ذ جا ۔

(۱)...... بہ واستغفار اہتمام

قرآن وسنت بات وا ہو ز اللہ تعالیٰ گناہوں وجہ آ تا ،لہٰذا ز بچنے سب پہلا سبب گناہوں چھوڑ نا اور بہ واستغفار اہتمام نا ہوا۔

بطورِ خاص احا ث میں گناہوں وجہ ز ل آ نشاندہی گئی ،ان بچنا اور بہ واستغفار نا ضروری ہوا۔

استغفار معنیٰ اپنے گناہوں مغفرت طلب آ ہیں۔

اہلِ علم ات ایک حیثیت استغفار بہ عام اور و ی حیثیت خاص قرار نا ،اوراستغفاراور بہ میں فرق بیان کیا بہ ف اپنی ذات ہی لئے ہو ،جبکہ

استغفار اپنے لئے اور اپنے وہ و ے لئے بھی ہوتا ۔

بہ میں گزشتہ ز پر (میں وہ گناہ ز ہوا) ندامت و مند ہو ، اور آئندہ ز میں اس گناہ پختہ ارا ہ ہوتا ، جبکہ استغفار میں ف گناہ پر مغفرت طلب جا ، اور اس لئے آئندہ ز میں اس گناہ پختہ ارا ہ ہونا ضروری نہیں۔ [1]

پھر استغفار یعنی مغفرت طلب نا کبھی ف زبان ہوتا ، اور کبھی ف ل ہوتا ، اور کبھی زبان اور ل و ں ہوتا ۔

استغفار تمام رتیں نا اور مفید ہیں، البتہ تیسری رت (یعنی زبان اور ل و ں استغفار نا) سب زیا ہ مفید (کیو اس میں ل اور زبان و ں مغفرت طلب میں مشغول ہو ہیں)

اور اس بعد و ی رت (یعنی ل استغفار) رجہ (کیو اس میں ل مغفرت طلب میں مشغول ہوتا ، اور ا کر ل ہی)

اور اس بعد پہلی رت (یعنی ف زبان استغفار) رجہ (کیو اس میں

---

[1] بـاب الاستـغـفـار أى طـلـب الـمـغـفـرة (مرقاة، ج۸ص۱۵۸، كتاب الدعوات، باب الاستغفار)

والاستـغـفـار استـفـعـال مـن الـغـفـران وأصله من الغفر وهو إلباس الشيئ بما يصونه عن الـدنس ومن قيل اغفر ثوبك فى الوعاء فإنه أغفر للوسخ والغفران والمغفرة من الله أن يصـون عبـده عـن العذاب والتوبة ترك الذنوب على أحد الوجوه (فيض القدير شرح الجامع الصغيرللمناوى، تحت حديث رقم ۳۰۵۲)

واعـلـم أنـه قـد نبـه الشيخ شمس الدين الجزرى على الفرق بين التوبة والاستغفار، بأن التـوبة لا تكون إلا لنفسه، بخلاف الاستغفار، فإنه يكون لنفسه ولغيره .وبأن التوبة :هى الـندم على ما فرط منه فى الماضى، والعزم على الامتناع عنه فى المستقبل .والاستغفار: طـلـب الـغـفـران لـمـا صـدر مـنه، ولا يجب فيه العزم فى المستقبل (فيض البارى شرح البخارى، كتاب الدعوات، باب التوبة)

وليـعـلـم أن بين التوبة والاستغفار فرقاً فإن التوبة هو ترك الإثم والعزم على الترك مع الـنـدامة عـلـى مـا فـعـل ، ولـيـس ذلـک فى الاستغفار وعلى هذا يمكن الاستغفار للغير بخلاف التوبة (العرف الشذى، ج ۱ ص۳۸۳، باب ما جاء فى الصلاة عند التوبة)

زبان عمل پایا جاتا ، ذ عات باعث) ؎۱
گرشتہ بھی معلوم ہوگیا نفسہ بہ اور استغفار وا ا عمل ہیں۔

البتہ اگر استغفار اس طرح کیا جائے اپنے گناہ پر مت ہو سا سا آئندہ اس گناہ چھوڑ بھی پختہ ارا ہ ہو، پھر استغفار بہ بھی شا ہو ،اورا حیثیت بعض او ت استغفار بہ پر بھی اطلاق کیا جاتا ۔

اورا وجہ اگر استغفار میں بہ حقیقت شا ہو، اس پر گناہ معا تب ہونا ضروری نہیں، البتہ اک امکان ضرور ۔

تا ایسی رت میں استغفار اجرو اب ضرور حا ہو ۔ ؎۲

؎۱ وقال السبكى الكبير الاستغفار طلب المغفرة باللسان أو بالقلب أو بهما الأول فيه نفع لأنه خير من السكوت ولأنه يعتاد فعل الخير والثانى نافع جدا والثالث أبلغ منه لكنهما لا يمحصان الذنوب حتى توجد التوبة فإن العاصى المصر يطلب المغفرة ولا يستلزم ذلك وجود التوبة منه قلت قوله لا يمحصان الذنب حتى توجد التوبة مراده أنه لا يمحصانه قطعا وجزما لا أنه لا يمحصانه أصلا لأن الاستغفار دعاء وقد يستجيب الله دعاء عبده فيمحص ذنبه ولأن التمحيص قد يكون بفضل الله تعالى أو بطاعة من العبد أو ببلية فيه ثم قال والذى ذكرته من أن معنى الاستغفار غير معنى التوبة وهو بحسب وضع اللفظ لكنه غلب عند كثير من الناس أن لفظ أستغفر الله معناه التوبة فمن كان ذلك معتقده فهو يريد التوبة لا محالة ثم قال وذكر بعض العلماء أن التوبة لا تتم إلا بالاستغفار لقوله تعالى وأن استغفروا ربكم ثم توبوا إليه هود والمشهور أنه لا يشترط مرقاة، ج۸ص۱۷۸، كتاب الدعوات، باب الاستغفار)

وكثيراً ما يُقرن الاستغفارُ بذكر التوبة ، فيكون الاستغفارُ حينئذٍ عبارةً عن طلب المغفرة باللسان ، والتوبة عبارة عن الإقلاع عن الذنوب بالقلوب والجوارح (جامع العلوم والحكم بشرح خمسين حديثا من جوامع الكلم،لابن رجب ،الحديث الثانى والأربعون)

؎۲ قال فى الحلبيات :الاستغفار طلب المغفرة إما باللسان أو بالقلب أو بهما فالأول فيه نفع لأنه خير من السكوت ولأنه يعتاد قول الخير والثانى نافع جدا والثالث أبلغ منه لكن لا يمحصان الذنوب حتى توجد التوبة فإن العاصى المصر يطلب المغفرة ولا يستلزم ذلك وجود التوبة منه ، قال :وما ذكر من أن معنى الاستغفار غير معنى التوبة هو بحسب وضع اللفظ لكنه غلب عند الناس أن لفظ أستغفر الله معناه التوبة فمن اعتقده فهو يريد التوبة لا محالة وذكر بعضهم أن التوبة لا تتم إلا بالاستغفار لآية *(استغفروا ربكم ثم توبوا إليه) (هود:۵۲) والمشهور عدم الاشتراط انتهى (فيض القدير للمناوى، تحت حديث رقم ۸۳۲۲)

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ر﴾

اوراس میں شبہ نہیں اکراستغفار ل اورزبان سا اس طرح کیا جائے، اس میں بہ حقیقت بھی شا ہو،یعنی الحال اس گناہ چھوڑ کر شتہ کئے پر ندامت اور مند ہو،اورآئندہ اس گناہ چھوڑ پختہ ارا ہ ہو، زیا ہ مفیداور رُعلیٰ ر ۔ [1]

بہ واستغفار وا ں اللہ تعالیٰ میں بھی اپنے عذاب اور پکڑ بچا ش اورعمدہ زند نصیب فر ہیں، اوراس وجہ آخرت میں بھی عذاب بچا عظیم اجرو اب فر ہیں۔

چنانچہ قرآن میں ایک مقام پر ارشا :

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَہٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ.وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَۃً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ.اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ وَاِنْ کُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ (سورة الزمر آیت ۵۳ تا ۵۶)

جمہ آپ فر تیجئے اے میرے بندوجنہوں (گناہ)اپنی جا ں پر ظلم کیا اللہ ر یوس ہو، شک اللہ سب گناہ بخش ے ، شک وہ

صفحہ بقیہ

باب الاستغفار أی طلب المغفرة وهو قد يتضمن التوبة وقد لا يتضمن(مرقاة، ج۸ص۱۵۸،کتاب الدعوات، باب الاستغفار)

ثم اعلم أن التوبة إذا وجدت بشروطها المعتبرة فلا شک فی قبولها وترتب المغفرة عليها لقوله تعالی وهو الذی يقبل التوبة عن عباده الشوری ولا يجوز الخلف فی أخباره ووعده ووعيده وأما الاستغفار علی وجه الافتقار والانکسار بدون تحقق التوبة فقد يکون ما حيا لذنوبه وقد لا يکون ماحيا لکن يترتب عليه الثواب البتة وهو داخل تحت المشيئة(مرقاة، ج۸ص۲۱۴،کتاب الدعوات، باب الاستغفار)

[1] وفی جمعه بين الاستغفار والتوبة احتياط، لأن الاستغفار محتمل لکل من لمعنيين، ويقرب حمله علی التوبة (دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين،باب الحث)

بخشنے وا رحم وا ۔اوراپنے رب طرف رجوع واوراس اس پہلے پرعذاب آئے پھرتمہیں بھی سکے ۔اوران اچھی با ں پیروی وجوتمہارے رب طرف ازل گئی ہیں اس پہلے پراچانک عذاب آجائے اورتمہیں خبر بھی ہو(ایسا ہو) ئی شخص کہے ئے افسوس، اس بات پر میں اللہ تعالیٰ میں تاہی ، بلکہ میں اق اڑا وا ں میں ر (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا بہ گناہ معاف ہوجا ہیں، اوراللہ تعالیٰ عذاب ت حا ہو ۔

اوراىک مقام پراللہ تعالیٰ ارشا :

اَلَـمْ يَعْـلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ(سورة التوبة آیت ۱۰۴)

جمہ کیا گ نہیں جا اللہ ہی اپنے بندوں بہ ل فر تا اورصد ت لیتا اوربیشک اللہ ہی بہ ل وا مہربان (ترجمہ ختم)

اوراىک مقام پرارشا :

وَهُـوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّـيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ (سورة الشوریٰ آیت ۲۵)

جمہ اوروہی جواپنے بندوں بہ ل تا اوران گناہ معاف یتا اورجا جو ہو(ترجمہ ختم)

ان و ں آیات اللہ تعالیٰ بندوں بہ ل فر گناہوں معاف امعلوم ہوا۔

اوراىک مقام پرارشا :

اِنَّـمَـا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَـاُولٰٓـئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا حَكِـيْمًا .وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ

لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

(سورة النساء آیت ۱۷، ۱۸)

جمہ اللہ پر بہ ل انہیں ں لیے جو جہالت وجہ برا م ہیں اس بعد جلد ہی بہ لیتے ہیں ان ں اللہ معاف یتا اور اللہ سب کچھ جاننے وا حکمت وا ۔اور ان ں بہ ل نہیں جو برے م رہتے ہیں یہاں تک جب ان میں کسی ت وف آ جاتا اس وف کہتا اب میں بہ تا ہوں اور ا طرح ان ں بہ ل نہیں جو کفر حالت میں ہیں ان لیے ر ناک عذاب ر رکھا

(ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا ت پر آ پہلے پہلے اللہ تعالیٰ بندوں بہ ل فر لیتے ہیں، لہٰذا گناہ ہو بعد جلد از جلد بہ چاہیئے کہیں خدانخواستہ ت پر آ جائے۔

اور ایک مقام پر ارشا :

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

(سورة النساء آیت ۱۱۰، ۱۱۱)

جمہ جو شخص ئی برائی ے یا اپنی جان پر ظلم ے پھر اللہ استغفار ے اللہ بخشنے وا ، مہربا وا پائے ۔اور جو شخص ئی گناہ م تا اس وبال ا پر ہوتا اور اللہ سب کچھ جاننے وا حکمت وا (ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر ارشا :

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورة المائدة ،آیت ۳۹)

جمہ پھر اپنےظلم بعد بہ اوراصلاح اللہ اس بہ ل

بیشک اللہ بخشنے وا مہربان (ترجمہ ختم)

غرضیکہ مختلف طر ں اللہ تعالیٰ بندوں بہ واستغفار طرف ابھارا ،اور بہ ذریعہ گناہوں مغفرت وعدہ فر ما ۔

اوراىک مقام پراللہ تعالیٰ ارشا :

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕوَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ(سورة هود آيت ۳پ ۱۲)

جمہ اور اپنے رب (گناہوں پر)استغفار و،پھراس طرف(بہ ذر)رجوع و،وہ تمہیں اىک وقت مقرر تک اچھے سا اِن زند ازے ،اوروہ فر ئے ہرفضل وا اس فضل،اوراگر گ پھرگئے(اس راہِ و اس) مجھے ف پراىک بڑے ن عذاب (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا بہ واستغفار ذریعہ میں پاکیزہ اوروسعتِ رزق وا زند حا ہو ۔[1]

اوراىک مقام پرارشا :

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

(سوره انفال آيت ۳۳ پ ۹)

جمہ اوراللہ تعالیٰ ایسا ے ان میں آپ ہو ہوئے ان عذاب ے،اوراللہ ان عذاب ے اس حالت میں وہ استغفار ہوں(ترجمہ ختم)

---

[1] (وَأَنِ استغفروا رَبَّكُمْ) من الشرك (ثُمَّ تُوبُواْ) ارجعوا (إِلَيْهِ) بالطاعة (يُمَتِّعْكُمْ) فى الدنيا (متاعا حَسَنًا) بطيب عيش وسعة رزق (إلى أَجَلٍ مُّسَمًّى) هو الموت (وَيُؤْتِ) فى الآخرة (كُلَّ ذِى فَضْلٍ) فى العمل (فَضْلَه) جزاءه (وَإِن تَوَلَّوْاْ) فيه حذف إحدى التاء ين أى تعرضوا (فَإِنِّى أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ)(تفسير الجلالين، تحت آيت ۳ من سورة هود)

اس معلوم ہوا استغفار برکت عذاب حفاظت ہو ۔ [1]

اور ت عائشہ ر اللہ عنہا ایک لمبی حدیث میں حضور ﷺ ارشا وی :

اَلْعَبْدُ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (بخاری) [2]

جمہ بندہ جب اپنے گناہ اعتراف تا ، پھر بہ تا ، اللہ تعالیٰ اس بہ ل فر ہیں (ترجمہ ختم)

اور ت عائشہ ر اللہ عنہا ایک روایت میں حضور ﷺ الفاظ وی ہیں :

فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ، ثُمَّ تُوبِيْ إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (مسند احمد) [3]

جمہ اللہ استغفار و، پھر اللہ بہ و، پس شک بندہ جب گناہ اعتراف تا ، پھر بہ تا ، اللہ تعالیٰ بھی اس بہ ل فر ہیں (ترجمہ ختم)

اور ایک روایت میں الفاظ ہیں :

فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِيْ إِلَيْهِ، فَإِنَّ التَّوْبَةَ مِنَ الذَّنْبِ اَلنَّدَمُ وَالْاِسْتِغْفَارُ (شعب الإيمان للبيهقي) [4]

جمہ اللہ استغفار و، اور اس بہ و، پس شک گناہ بہ،

---

[1] عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ أَمَانَيْنِ لِأُمَّتِي (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ) (الأنفال:٣٣) فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمُ الِاسْتِغْفَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ (ترمذی، حديث نمبر ٣٠٩٢، ابواب تفسير القرآن، باب ومن سورة الانفال)

[2] حديث نمبر ٢٦٦١، كتاب الشهادات، باب تعديل النساء بعضهن بعضا، دارطوق النجاة، بيروت.

[3] حديث نمبر ٢٥٦٢٣، مؤسسة الرسالة، بيروت.

إسناده صحيح على شرط الشيخين (حاشية مسند احمد)

[4] حديث نمبر ٦٦٢٧، باب فى السرور بالحسنة والاغتمام بالسيئة، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

ندامت اور(گناہ)مغفرت طلب نام (ترجمہ ختم)

اور ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ نبی ﷺ ارشا وی :

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ (مسند أحمد) [1]

جمہ (گناہ پر) ندامت ہونا ہے (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا گناہ ہے لئے ضروری گناہ اعتراف کیا جائے، کیو اس بغیر گناہ پر ندامت و مند نہیں پائی جا ،جو ہے لئے ضروری ۔

پس جو گ آج گناہ گناہ اعتراف نہیں ، بلکہ گناہ گناہ بھی نہیں سمجھتے (مثلاً سیقی ذ باللہ تعالیٰ جا ر سمجھتے ہیں) وہ ہے محروم رہتے ہیں۔

اورا وجہ بدعتی اس وقت تک ہے محروم رہتا ،جب تک وہ بدعت میں مبتلا ر ، کیو وہ بدعت گناہ م نہیں سمجھتا۔

چنانچہ ت ا ر اللہ عنہ روا :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ صَاحِبِ كُلِّ بِدْعَةٍ(المعجم الاوسط للطبرانی حديث نمبر ۴۲۰۲) [2]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما شک اللہ تعالیٰ ہر صاحبِ بدعت

---

[1] حديث نمبر ۳۵۶۸، مؤسسة الرسالة، بيروت.

صحيح، وهذا إسناد حسن(حاشية مسند احمد)

[2] ج۴ص ۲۸۱، دارالحرمين، قاهرة،واللفظ لهٗ،المجالسة وجواهر العلم، حديث نمبر ۲۸۱۶ ،شعب الايمان للبيهقی حديث نمبر ۶۸۴۶،البدع لابن الوضاح ،حديث نمبر ۱۴۴،السنة لابنِ ابی عاصم، حديث نمبر ۳۰،طبقات المحدثين باصبهان، حديث نمبر ۱۰۶۴ .

قال الهيثمی:

رواه الطبرانی فی الأوسط، ورجاله رجال الصحيح غير هارون بن موسى الفروی، وهو ثقة(مجمع الزوائد ج۱۰ ص ۱۸۹ ،مكتبة القدسی، قاهرة)

وقال المنذری:

رواه الطبرانی وإسناده حسن(الترغيب والترهيب، تحت حديث رقم ۵۷)

وقال الالبانی:

صحيح(صحيح الترغيب والترهيب، تحت حديث رقم ۵۴)

(اس بدعت وجہ) یہ روک ما (ترجمہ ختم)

اور ت فضا عبیدر اللہ عنہ رواںت نبی علیہ وسلم صلی اللہ فر ما :

اَلْعَبْدُ آمِنٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ، مَا اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ (مسند احمد) [1]

جمہ بندہ اللہ عذاب ظ رہتا ، جب تک اللہ استغفار (یعنی اپنے گناہوں پر مغفرت طلب) تار (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا استغفار، اللہ عذاب ا وحفاظت ذریعہ ۔

اور ت عبداللہ عمر عاص ر اللہ عنہ اىک لمبی حدىث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشا وی :

وَلَا تَزَالُ التَّوْبَةُ مَقْبُولَةً حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَإِذَا طَلَعَتْ طُبِعَ عَلٰى كُلِّ قَلْبٍ بِمَا فِيْهِ (مسند أحمد) [2]

جمہ یہ اس وقت تک ل جا ر ، جب تک رج مغرب ع ہو ، پھر جب رج مغرب ع ہوجائے ، ہر شخص ل پرا حالت میں مُہر لگا ی جائے ، جو اس ل میں ہو (ترجمہ ختم)

اور ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ رواںت :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا (مسلم) [3]

جمہ ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فر ما اللہ تعالیٰ میں کسی بہ پر اس زیادہ ش ہو ہیں، جتنا زیادہ ئی اپنی شدہ چیز ملنے پر ش ہوتا (ترجمہ ختم)

---

[1] حديث نمبر ٢٣٩٥٣، مؤسسة الرسالة، بيروت.
حسن بمجموع طريقيه وشاهده (حاشية مسند احمد)

[2] حديث نمبر ١٦٧١، مؤسسة الرسالة، بيروت.
إسناده حسن (حاشية مسند احمد)

[3] ج٤ص ٢١٠٢، كتاب التوبة، باب فى الحض على التوبة والفرح بها، دار إحياء التراث العربى، بيروت.

ا فتم حد ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ بھی وی ۔ ۱
اور ت براء عازب ر اللہ عنہ بھی ا فتم حد وی ۔ ۲
اور ت نعمان بشیر ر اللہ عنہ بھی ا فتم حد وی ۔ ۳
اور ت ا ر اللہ عنہ بھی ا فتم حد وی ۔ ۴

---

۱ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِى أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِىَ الَّذِى كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ. فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ(مسلم ، ج۴ص۲۱۰۳،كتاب التوبة،باب فى الحض على التوبة والفرح بها،دار إحياء التراث العربى ،بيروت)

۲ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلاَ شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ. قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَمَا وَاللَّهِ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ(مسلم، ج۴ص۲۱۰۴،كتاب التوبة،باب فى الحض على التوبة والفرح بها،دار إحياء التراث العربى ،بيروت)

۳ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَ بِفَلاَةٍ مِنَ الأَرْضِ فَأَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَانْسَلَّ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعَى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَأَقْبَلَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ الَّذِى قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِى حَتَّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِى يَدِهِ فَلَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هَذَا حِينَ وَجَدَ بَعِيرَهُ عَلَى حَالِهِ. قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِىُّ أَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِىِّ ﷺ وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ(مسلم، ج۴ص۲۱۰۳،كتاب التوبة،باب فى الحض على التوبة والفرح بها،دار إحياء التراث العربى ،بيروت)

۴ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ -وَهُوَ عَمُّهُ- قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلاَةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِى ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَبْدِى وَأَنَا رَبُّكَ(مسلم ، ج۴ص۲۱۰۴،كتاب التوبة،باب فى الحض على التوبة والفرح بها،دار إحياء التراث العربى ،بيروت)

اوراحا ث میں ایک ایسے شخص قصہ ر ، جو ایک اللہ وا پاس بہ

لئے جار تھا راستے میں اس انتقال ہوگیا، اللہ تعالیٰ بہ وا فاصلہ اس

ہو نتیجے میں جہاں وہ تھا، اس بہ ل فر لیا۔ [1]

اس اندازہ لگایا جاسکتا بہ وا پر اللہ تعالیٰ ر رمتوجہ ہو ۔

اور ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ بسندِ ضعیف ر ل اللہ ﷺ ارشا وی :

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ(ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۱۸) [2]

جمہ جو شخص استغفار زم پکڑ (یعنی ت استغفار تار) اللہ تعالیٰ اس لئے ہر اری نکلنے لئے راستہ بنا یں اور ہر فکر ہٹا کشا فر یں اور اس ایسی رزق یں جہاں اس ھیان بھی ہو

(ترجمہ ختم)

اور ت شہر شب سلاً بسندِ ضعیف رواـ :

زُلْزِلَتِ الْمَدِيْنَةُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ، فَقَالَ :إِنَّ رَبَّكُمْ

---

[1] عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ أَنَّ نَبِىَّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لاَ .فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلاَ تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ .فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلاً بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ .وَقَالَتْ مَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ .فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِى صُورَةِ آدَمِىٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ. فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الأَرْضِ الَّتِى أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ .قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ(مسلم، ج۴ص۲۱۱۸،کتاب التوبة،باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله،دار إحياء التراث العربى ،بيروت)

[2] كتاب الصلاة، باب فى الاستغفار،المكتبة العصرية، صيدا -بيروت، واللفظ لهٗ، ابنِ ماجة حديث نمبر ۳۸۱۹،مسند احمد حديث نمبر ۲۲۳۴.

يَسْتَعْتِبُكُمْ فَأَعْتِبُوْهُ (مصنف ابنِ ابی شیبۃ) ۱

جمہ نبی ﷺ ز میں ینہ میں ز آ ا نبی ﷺ ر ما آ پ

رب بہ(واستغفار)چاہتا ،لہٰذا اُس بہ(واستغفار) و(ترجمہ ختم)

رواب ایک و ی سند بھی وی ۔ ۲

اور ت عمر عبدالعزیز رحمہ اللہ بارے میں وی ا ں تمام ں میں گشتی

ر ن تھا :

ز ایک ایسی چیز ذر اللہ تعالیٰ بندوں پر عتاب ر ہیں۔ میں

ں شہر ں لکھاتھا وہ ں ن باہر نکلیں(اور بہ استغفار یں)اور جو

شخص صد سکتا ہو وہ صد بھی ے کیو اللہ تعالیٰ ر ہیں :

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (سورہ اعلیٰ پ ۳۰)

’’تحقیق میاب ہوا وہ شخص جو پاک ہوا‘‘

اور اپنے باپ ت آ م علیہ السلام عا پڑ و :

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (سورہ اعراف آیت ۲۳)

’’اے ہمارے رب! اپنی جا ں پر ظلم کیا ،اور اگر آپ ہماری بخشش ر اور پر رحم ر ؟ بلاشبہ خسارہ اٹھا وا ں میں ہونگے‘‘

اور ت ح علیہ السلام عا پڑ و :

---

۱ حدیث نمبر ۸۴۲۰،کتاب الصلاۃ، باب فی الصلاۃ فی الزلزلۃ.

هذا مرسل ضعيف (تلخيص الحبير، كتاب صلاة الاستسقاء)

۲ حدثنا عبد الله قال :حدثني علي بن محمد بن إبراهيم، قال :أخبرنا أبو مريم، قال :أخبرنا العطار بن خالد الحرمي، قال :أخبرنا محمد بن عبد الملك بن مروان، أن الأرض زلزلت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فوضع يده عليها ثم قال : اسكني، فإنه لم يأن لك بعد، ثم التفت إلى أصحابه فقال : إن ربكم يستعتبكم فأعتبوه (العقوبات لابن أبي الدنيا، حديث نمبر ۱۸)

وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْ اَكُنْ مِّنَ الْخَاسِرِیْنَ (سورہ ھود آیت ۴۷)

’’اگرآپ مجھےنہیں بخشیں اورمجھ پررحم نہیں ور میں خسارااُٹھا وا ں میں ہوجا ں‘‘

اور ت سیٰ علیہ السلام طرح عاپڑ و :

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ (سورہ قصص آیت ۱۶)

’’اے میرے رب! میں اپنی جان پرظلم کیا ،پس مجھے بخش دیجئے‘‘ [1]

ملحوظ ر گناہوں وقسمیں ہیں ایک کبیرہ(بڑے) گناہ، و ے صغیرہ(چھو) گناہ، کبیرہ گناہوں بارے میں ا وتحقیقی بات وہ بغیر بہ معاف نہیں ہو ۔ اور بہ لئے تین باتیں ضروری ہیں:

پہلی کررے ہوئے گناہوں پرافسوس اور مند ہوااورسا ہی چیزوں ءضروری ، اہ وہ اللہ ق ہوں (جیسے ء زیں، روزے، ز ۃ، ،قربا ،صدقۂ فطر،قسم رہ، جارمنت وغیرہ) ان حسبِ رت ا ا ما اور اہ بندوں ق ہوں (جیسے قرض و ین، تقسیمِ میراث، کسی بھی قسم جا ، نقصان اورایذاءرسا وغیرہ) ان ممکنہ حدتک ا ا ما ما ار معا حا ما۔

و ی اس وف راان گناہوں چھوڑ یناا وران ا ہوجاما۔

تیسری آئندہ لئے ان گناہوں پختہ ارا ہ لینا(ذاز ’’ ہِمحرم فضا وا م‘‘)

---

[1] قال وكتب عمر بن عبد العزيز إلى أهل الأمصار إن هذه الرجفة شيء يعاتب الله به العباد وقد كنت كتبت إلى أهل بلد كذاوكذا أن يخرجوا يوم كذاو كذا فمن استطاع أن يتصدق فيلفعل فإن الله عز وجل يقول (قد أفلح من تزكى) وقال قولوا كما قال أبوكم آدم (ربنا ظلمنا أنفسنا وإن لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين) وقولوا كما قال نوح (وإلا تغفر لي وترحمني أكن من الخاسرين) وقولوا كما قال موسى (رب إني ظلمت نفسي فاغفر لي) أمره الناس بحمد الله (سيرة عمر بن عبد العزيز على ما رواه الإمام مالك بن أنس وأصحابه،لأبي محمد عبد الله بن عبد الحكم،ص ۶۴ ،رأيه في الزلزلة وأمره الناس بالصدقة و الدعاء)

بہ واستغفار رُ و

اس وف گناہوں اتنی ت اکران فہرست پیش جائے معلوم ہو ہروف گناہ میں مبتلاء ہیں، اس لئے بہ بھی ہروف ضرورت ۔ باوجو ہروف گناہوں میں مبتلاء ہو پھر بھی بہت گ بہ واستغفار نہیں اوراس غفلت اختیار ہیں۔

بلکہ مختلف بہا اس بچنے اور گناہ چھوڑ تراش رکھے ہیں۔

بعض گ جہالت وجہ گناہ گناہ ہوناہی نہیں جا ۔

سخت ماک رتِ حال ،گناہوں علم حا ماضروری ،تا بہ ہوسکے۔

بعض گ گناہ بعداس اعتراف واقرار نہیں بلکہ اس گناہ گناہ فہرست نکالنے جا ہیں۔

ایسے گ بہ واستغفار نعمت محروم رہتے ہیں۔

بعض گ گناہ ئی اہمیت نہیں یتے بلکہ اس بہت چھو اورمعمو چیز سمجھتے ہیں۔

اورا وجہ بہ بھی محروم رہتے ہیں۔

بعض گ سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ بہت غفورا حیم لہٰذا گناہ کیا ڈرنا؟ بعض گ مغفرت اور بخشش شنجریاں گناہوں پر گناہ جا ہیں۔

بھی غلط طر ،حا غفورا حیم وغیرہ ہو مطلب نہیں گناہ پر گناہ کئے جا رہیں، بلکہ مطلب گناہ ہوجائے بہ جائے، اللہ تعالیٰ بہ ل فر ہیں، کیو وہ غفور ا حیم ہیں۔

بعض گ گناہ تقدیر بہا بنا ہیں تقدیر میں گناہ ما لکھا تھا۔

سخت بھول ،تقدیر بہا ہر کر گناہ عذاب نہیں بچا سکتا۔

بعض گ سمجھتے ہیں میرے گناہ چھوٹ ہی نہیں سکتا، اس لئے بہ واستغفار محروم رہتے ہیں۔

چ بھی شیطا ۔

بعض ں گناہوں ت اور چاٹ جا اور وہ اس وجہ گناہوں نہیں بچتے، اور بہ نہیں ۔

ایسے ں گناہ نتیجہ میں حا ہو وا عذاب چنا چاہیۓ۔

بعض گ اس گھمنڈ میں گناہ کئے چلے جا ہیں پہلے بہ لیں ۔

حا ت کسی بھی وف آ سکتی ، اس لئے راً بہ گناہ بچنا چاہیۓ۔

بعض ں اکرراحت و آرام زند بسر ہو رہی ہو سمجھتے ہیں ئی گناہ نہیں ہور اور ئی مصیبت آ پھر کسی گناہ طرف جہ جا ۔ اور اس میں بھی پرا گناہوں بہ نہیں ف ئی گناہ ہوا ہو اس بہ لیتے ہیں۔

حا و ت زند بڑے بڑے فروں بھی حا ، اس نہیں کھانا چاہیۓ، اور نئے و پرا ہر قسم گناہ پر بہ واستغفار چاہیۓ۔

بعض گ اس خیال گناہ نہیں چھوڑ اور بہ نہیں پھر گناہ ہو جائے ۔

حا گناہ پھر ہو جائے، اس پھر بہ چاہیۓ، اور جتنی تبہ گناہ ہو، اتنی ہی تبہ بہ چاہیۓ۔

پس گناہ بار بار اور ت ہو تقاضا بار بار اور ت بہ واستغفار کیا جائے۔

بعض گ گناہ بہت ہی بڑی اور بہ اس مقابلہ میں بہت چھو چیز سمجھ لیتے ہیں اور اس طرح بہ محروم رہتے ہیں۔

حا بہ بڑے بڑے گناہ، یہاں تک کفر و ک پر بھی غالب آ جا ، اس لئے بہ حقیر یا کمتر خیال یا رست نہیں۔

سب اور ان جیسی و ی باتیں وشیطان حیلے ہیں ان بہ واستغفار اہتمام یا چاہیۓ۔

(۲)......ا بالمعروف،نہی المنکر اہتمام

جو گ گناہوں میں مبتلا ہیں،ان لئے بہ واستغفار اہتمام ضروری ،جیسا پیچھے کر را،
اور جو گ گناہوں بچے ہوئے ہیں،ان لئے یعت تعلیم ی وہ گناہ روں
اور خاص ان گناہوں میں مبتلا ں جو گناہ ز سب بنتے ہیں،حسبِ رت ا
بالمعروف،نہی المنکر یں،ور بصورتِ بھی گناہوں وبال نہیں سکیں ،
کیو ایسی رت میں گناہوں نتیجے میں میں آ وا وبال عام ہوتا ،
''آفات اور اُن حفاظت'' میں کر ر ۔
پس ز حفاظت و ت تیسرا سب ا بالمعروف اور نہی المنکر ہوا۔

(۳)......دُعا اہتمام

ز حفاظت لئے تیسرا عمل عا اہتمام ا ۔
عام عا ں وہ مسنون عا ں پڑھنا بھی اس میں اخل ۔
بلا ں ور ،ضرورات راہو میں عاء بہت اکسیر نسخہ رکھتی ۔
اور اللہ تعالیٰ بندوں ان عا ل وعدہ فر ا ۔
چنانچہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشا :

وَاِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ(سورۃ البقرۃ،آیت ۱۸۶)

جمہ اور جب آپ میرے بندے میرے ال یں میں ر ک ہوں
عا وا عا ل تا ہوں جب وہ مجھے پکارتا پھر چاہیئے میرا
اور مجھ پر ایمان تا وہ اس پا (ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر ارشا :

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (سورۃ غافر،آیت ۶۰)

جمہ اورتمہارےرب فر یا مجھےپکارومیںتمہاری عا ل وں بیشک جو گ میری عبا ت(عا) کشی ہیںعنقر ب وہ ذلیل ہو جہنم میں اخل ہوں (ترجمہختم)

اورایک اورمقام پرارشا :

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ (سورۃ النمل،آیت ۶۲)

جمہ بھلاوہ ن جو قرار(و چار)شخص عا لفر تا جب وہ ا پکارےاور ورفر تا (ترجمہختم)

معلوم ہوا عا برکت دُورہوجا ۔

اور ت نعمان بشیر رضی اللہ عنہ رواے :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَرَأَ : ’’وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ‘‘(مسند الإمام أحمد) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر یا عاہی عبا ت ، پھرر ل اللہ ﷺ آ ب پڑ :

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

اورتمہارےرب فر یا مجھےپکارومیںتمہاری عا ل وں (ترجمہختم)

اور ت ا ہریرہ ر رضی اللہ عنہ رواے :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَلدُّعَاءُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ قَالَ عَنْ دُعَائِيْ(الكامل لا بن عدى ،ج٦ص١٦٣) [2]

---

[1] حديث نمبر ١٨٤٣٢، مؤسسة الرسالة، بيروت)
إسناده صحيح، وكيع :هو ابن الجراح.وأخرجه ابن ماجه(٣٨٢٨) من طريق وكيع، بهذا الإسناد(حاشية مسند الإمام أحمد)

[2] تحت ترجمة عمران بْن داور أَبُو العوام القطان بصرى،الكتب العلمية -بيروت-لبنان.

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما افضل عبا ت عا ،اللہ عزو ارشا :

ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ

’’مجھے پکارو میں تمہاری عا ل وں بیشک جو گ میری عبا ت کشی ہیں‘‘ فر ما میری عا (ترجمہ ختم)

یعنی قرآن میں اس پر عبا ت ا عا ، معلوم ہوا عا عبا ت، بلکہ افضل عبا ت ۔

اور ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ فاَروا ت :

أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ هُوَ الدُّعَآءُ،وَقَرَأَ" وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ أَسْتَجِبْ لَکُمْ، إِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ‘‘(مستدرک حاکم) [1]

جمہ افضل عبا ت عا ،اور ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ آ ت پڑ :

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ.

’’اور تمہارے رب فر ما مجھے پکارو میں تمہاری عا ل وں بیشک جو گ میری عبا ت کشی ہیں عنقر ب وہ ذلیل ہو جہنم میں اخل ہوں‘‘(ترجمہ ختم)

اور ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ نبی ﷺ ارشا وی :

أَشْرَفُ الْعِبَادَةِ اَلدُّعَاءُ (الأدب المفرد للبخاری) [2]

جمہ عاا فُ العبا ۃ (ترجمہ ختم)

ان احا ث عا عبا ت، بلکہ افضل عبا ت ہونا معلوم ہوا، اور اتنی ا عبا ت میں مشغو

---

[1] حدیث نمبر ۱۸۰۵، ج ۱ ص ۶۶۷، کتاب الدعاء ، والتکبیر، والتهلیل، والتسبیح والذکر، دار الکتب العلمیة -بیروت.

[2] حدیث نمبر ۷۱۳، باب فضل الدعاء، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع، الریاض.

زمأز جیسےوبال حفاظتو ت باعثہو ۔

ت جابر سُلَیم ر اللّٰہ عنہ اک لمبی حدس میں ر ل اللّٰہ ﷺ ارشا وی :

إِذَا أَصَابَکَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ کَشَفَهُ عَنْکَ وَإِنْ أَصَابَکَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَکَ وَإِذَا کُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُکَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْکَ (سنن أبي داؤد) [1]

جمہ جب آپ ئی پہنچے، پھر آپ اللّٰہ عا یں، وہ آپ اس ورفر یں ،اوراگر آپ قحط سا پہنچے، پھر آپ اللّٰہ عا یں، وہ آپ لئے فصل اُ یں ،اور جب آپ کسی جنگل یا بیابان میں ہوں، اور آپ اری ہوجائے، پھر آپ اللّٰہ عا یں، وہ آپ اری ٹا یں (ترجمہ ختم)

حدس اورسندوں بھی وی ۔ [2]

اس معلوم ہوا عا برکت لیف اوران اسباب ختم ہو ہیں، اور ز چیز ہونا معلوم ہی ۔

ت ا ہریرہ ر اللّٰہ عنہ رواس :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبُ عَلَيْهِ (ترمذی) [3]

---

[1] حدیث نمبر ۴۰۸۴، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار، المکتبة العصریة، صیدا - بیروت.

[2] عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ :شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :أَنْتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ أَوْ قَالَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ ؟ فَقَالَ " :نَعَمْ "، قَالَ :فَإِلَامَ تَدْعُو ؟ قَالَ " :أَدْعُو إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهُ، مَنْ إِذَا كَانَ بِكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَمَنْ إِذَا أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَ لَكَ، وَمَنْ إِذَا كُنْتَ فِي أَرْضٍ قَفْرٍ فَأَضْلَلْتَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّ عَلَيْكَ (مسند احمد، حدیث نمبر ۱۶۶۱۶، مؤسسة الرسالة، بیروت)

حدیث صحیح (حاشیة مسند احمد)

[3] حدیث نمبر ۳۳۷۳، ابواب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، شرکة مکتبة ومطبعة مصطفى البابی الحلبی -مصر.

جمہ ر ل اللہ ﷺ ور ما جواللہ نہیں نگتا، اللہ تعالیٰ اس پر ماراض ہو ہیں (ترجمہ ختم)

ظاہر اللہ تعالیٰ ماراضگی عذاب سب بنتی ،اوراس ور اںک طر عا ، لہٰذا عا ز ت حا ہو میں خل ۔

اور ت ا سعید خدری ر اللہ عنہ رواب نبی ﷺ ارشا ور ما :

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِثْمٌ ، وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ :إِمَّا أَنْ تُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا :إِذًا نُكْثِرُ، قَالَ اَللّٰهُ أَكْثَرُ(مسند الإمام أحمد) [1]

جمہ جو ن بھی ئی عا تا ،جبکہ اس عا میں ئی گناہ اور (رشتہ اروں)قطع رحمی (بدسلو) بات شا نہیں ہو ، اللہ تعالیٰ اس تین چیزوں میں اںک چیز ضرور ور ہیں، یا اس عا راً ل ور لیتے ہیں، یا اس لئے آخرت میں (انتہائی اعلیٰ اجروا م شکل میں) ذخیرہ ور یتے ہیں، یا اس اس طرح ئی بری چیز ورور یتے ہیں، صحابہؓ ام عرض کیا پھر ت عا یں (کیو عا میں خیر ہی خیر اور نفع ہی نفع) ر ل اللہ ﷺ ور ما اللہ بھی بہت زیا ہ یں (ترجمہ ختم)

اور ت عبا ہ صامت ر اللہ عنہ بھی اس ملتی جلتی حدیث وی ۔ [2]

---

[1] حديث نمبر ١١١٣٣، مؤسسة الرسالة، بيروت.

إسناده جيد(حاشية مسند احمد)

[2] عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللَّهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنْ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ إِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ(ترمذی، حديث نمبر ٣٥٧٣، ابواب الدعوات، باب فی انتظار الفرج وغير ذلک)

اس معلوم ہوا عا ہر حال میں فائدہ منداور نفع بخش ہوا ، بشرطیکہ عا میں ئی گناہ چیز شا ہو، مثلاً رشتہ اروں بدسلو وغیرہ۔

ت سلمان ر اللہ عنہ رواب :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ (ترمذی) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما ء و ر ف عا ہی رو ، اور عمر میں (ں اور خاص رشتہ اروں سا) نیک سلوک ہی زیا تا (ترجمہ ختم)

مطلب عا برکب ایسے فیصلے روک لئے جا ہیں، جو نقصان دہ ہوں۔ [2]

اور ت ابنِ عمر ر اللہ عنہ رواب :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ، وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ (مستدرک حاکم) [3]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما عا فائدہ یتی ، اس چیز (مصیبت وغیرہ) بھی جو نازل ہو ، اور اس چیز (مصیبت وغیرہ) بھی جو نازل نہیں ہوئی، پس اے اللہ بندو عا اہتمام کیا و (ترجمہ ختم)

ا قسم حدب اور سندوں بھی وی ۔ [4]

---

[1] حدیث نمبر ۲۱۳۹، ابواب القدر، بَاب مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاء، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى -مصر.
قال الترمذى: وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي أَسِيدٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيب.
وقال الالبانى: و الخلاصة :أن الحديث حسن كما قال الترمذى بالشاهد من حديث ثوبان (السلسلة الصحيحة ، تحت حديث رقم ۱۵۴)

[2] اور تغیر وتبدل تقدیرِ میں ہو ، میں ا طرح مشروط فیصلہ لکھا ہوا ہوتا ۔

[3] حديث نمبر ۱۸۱۵، دار الكتب العلمية -بيروت.

[4] عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ، وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ، وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "(مستدرك حاكم، حديث نمبر ۱۸۱۳)

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر﴾

معلوم ہوا عا ایسا عمل جو نازل شدہ آفت ومصیبت لئے بھی مفید ت ذریعہ ،اور جو آفت ومصیبت ابھی تک نازل نہیں ہوئی،اس نازل ہو بچا اور حفاظت بھی باعث ۔

ت ا ر اللہ عنہ روا :

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ .قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ فَشَفَاهُ (مسلم) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ ں میں اک (بیمار) آ عیا ت ،جو کمزور ہو زے طرح ہوگیا تھا،اس ر ل اللہ ﷺ فر ما کیا آپ کسی چیز عا ہیں،یا کسی چیز اللہ ال ہیں،اس کہا ں میں عا تا ہوں اے اللہ جو آخرت میں میری ا ،اس مجھے ہی میں ے تیجئے،

صفحہ بقیہ

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ " "(مستدرک حاکم،حدیث نمبر ۱۸۱۴، دارالکتب العلمیة، بیروت)

قال الحاکم : هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

وعن معاذ بن جبل ، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لن ينفع حذر من قدر ، ولكن الدعاء لينفع مما نزل ومما لم ينزل ، فعليكم عباد الله بالدعاء (مسند الشهاب القضاعی، حدیث نمبر ۸۰۴)

[1] ج۴ص۲۰۶۸،کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار،باب کراهة الدعاء بتعجیل العقوبة فی الدنیا،دار إحیاء التراث العربی -بیروت،واللفظ لهٗ، مسند احمد حدیث نمبر ۱۲۰۴۹ . إسناده صحیح علی شرط الشیخین .ابن أبی عدی :اسمه محمد بن إبراهیمَّ(حاشیة مسنداحمد)

ر ل اللہ ﷺ فر ما، سبحان اللہ! آپ اس طاقت نہیں (آپ میں اللہ ا بر اشت سکیں) آپ عا کیوں نہیں اے اللہ! ہمیں میں بھی اچھائی فر ، اورآخرت میں بھی اچھائی فر ، اورہمیں آ گ عذاب بچا ، پس اس اللہ (ا طرح) عا ، اس اللہ تعالیٰ شفا فر ی (ترجمہ ختم)

معلوم ہوا عا برکت تکلیفیں اورمصیبتیں ورہو ہیں، اوربھلائیاں حا ہو ہیں۔

ت ا ر اللہ عنہ ہی روا ہے :

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَرَّ بِقَوْمٍ مُبْتَلِّيْنَ فَقَالَ :أَمَا كَانَ هٰؤُلَاءِ يَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ (مسند البزار) [1]

جمہ نبی ﷺ کچھ ں پاس کررے، جو (کسی مصیبت وآفت میں) مبتلا ، ر ل اللہ ﷺ فر ما کیا اللہ تعالیٰ عافیت عا نہیں (ترجمہ ختم)

مطلب تھا آفت ومصیبت میں مبتلا ں اللہ عافیت عا چاہئے۔

اور ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ نبی ﷺ ارشا وی :

أَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ (مستدرک حاکم) [2]

---

[1] حديث نمبر ٢٦٤٣، مكتبة العلوم والحكم -المدينة المنورة.

قال الهيثمي:

رواه البزار ورجاله ثقات. (مجمع الزوائد، ج١٠ ص١٤٧، باب طلب الدعاء، مكتبة القدسي، قاهرة)

[2] حديث نمبر ١٩٣٩، ج١ ص١١٧، كتاب الدعاء، والتكبير، والتهليل، والتسبيح والذكر، دار الكتب العلمية، بيروت، واللفظ لهٗ، المعجم الكبير للطبراني حديث نمبر ١١٧٤٠.

قال الحاكم: "هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَقَدْ رُوِيَ بِلَفْظٍ آخَرَ"

وقال الهيثمي:

رواه الطبراني وفيه هلال بن خباب وهو ثقة وقد ضعفه جماعة، وبقية رجاله ثقات (مجمع الزوائد، ج١٠ ص١٧٥، باب الادعية المأثورة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم التى دعا بها وعلمها، مكتبة القدسي، قاهرة)

جمہ ت عافیت عا کیا و(ترجمہ ختم)

ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ روایت :

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ(ترمذی) [1]

جمہ ر ل اللہ علیہ وسلم فر ما جو اس بات پسند تا ہو اللہ تعالیٰ اس سختیوں اور چینی وت عا ل فر ، ا چاہیئے ر (یعنی اچھی حالت) میں ت عا کیا ے (ترجمہ ختم)

اچھی حالت میں آ اللہ تعالیٰ غا ہوجاتا ،اور تنگی و پریشا میں عا تا ،جو تعلق سا ،اور جو بندہ اچھی حالت میں بھی اللہ طرف رجوع رکھتا ،وہ مطلب بندہ نہیں،لہٰذا اس مصیبت اور تنگی میں بھی عا ل جا ،پس ہر حال میں اللہ عا رہنا چاہیئے۔

اور ت ا ا ر اللہ عنہ ایک حدیث میں ر ل اللہ علیہ وسلم ارشا وی :

وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ(شعب الإيمان للبيهقي) [2]

جمہ اور بلا ل جوں عا ذریعہ سامنا و(ترجمہ ختم)

اور ت حسن ایک حدیث میں ر ل اللہ علیہ وسلم ارشا اس طرح وی :

وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ(مراسيل ابی داؤد حديث نمبر ۱۰۱) [3]

---

[1] حديث نمبر ۳۳۸۲،ابواب الدعوات،باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى -مصر،واللفظ لهٗ، مستدرک حاکم حديث نمبر ۱۹۹۷ .

قال الحاكم: حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِأَبِي صَالِحٍ، وَأَبُو عَامِرٍ الْأَلْهَانِي أَظُنُّهُ الْهَوْزَنِيُّ وَهُوَ صَدُوقٌ.

[2] حديث نمبر ۳۲۷۹ ،كتاب الزكاة،فصل فيمن أتاه الله مالا من غير مسألة .

[3] قال المنذرى:

رواه أبو داود فى المراسيل ورواه الطبرانى والبيهقى وغيرهما عن جماعة من الصحابة مرفوعا متصلا والمرسل أشبه (الترغيب والترهيب، تحت حديث رقم ۱۱۱۲، كتاب الصدقات)

وقال الالبانى: حسن لغيره (صحيح الترغيب والترهيب،حواله بالا)

جمہ اوربلا ل جوں عااورتضرع ذریعہ سامنا و(ترجمہ ختم)

اور ت سمرہ ب ر اللّٰہ عنہ ر ل اللّٰہ ﷺ ارشا ان الفاظ میں وی :

وَرُدُّوْا نَائِبَةَ الْبَـلَاءِ بِالدُّعَاءِ(شعب الایمان للبیہقی) ؎۱

جمہ اوربلا ل جوں عا ذریعہ ور و(ترجمہ ختم)

اور ت عبا ہ صامت ر اللّٰہ عنہ رواۃ میں ر ل اللّٰہ ﷺ ارشا اس طرح وی :

وَادْفَعُوْا عَنْكُمْ طَوَارِقَ الْبَـلَآءِ بِالدُّعَاءِ ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ ، مَا نَزَلَ يَكْشِفُهُ وَمَا لَمْ يَنْزِلْ يَحْبِسُهُ (مسند الشامیین للطبرانی) ؎۲

جمہ اوراپنے اوپر بلاءاورمصاۃ راستوں عا ذریعہ دُور و، کیو بلاشبہ عا نازل شدہ بلاء لئے بھی نفع بخش ہو ،اور جو بلاء نازل نہیں ہوئی،اس لئے بھی نفع بخش ہو ،جو بلاء نازل ہوگئی،ا ور ،اور جو نازل نہیں ہوئی ا روکنے ذریعہ ہو (ترجمہ ختم)

اگرچہ ان میں بعض روایات سند میں کچھ ضعف پایا جاتا ۔لیکن ان سب روایتوں عہ (جو مختلف سندوں وی ہیں)ان میں ت پیدا ہو جا ۔

رہ معلوم ہوا ز وغیرہ جیسے مصاۃ بچنے لئے اللّٰہ تعالیٰ عا اہتمام ما چاہئے۔

اور آفات ومصاۃ وف جو مسنون عا احا ۃ میں آئی ہیں، ز جیسے مصاۃ وف ان بھی وِر ما چاہئے، چند مسنون عا اس پہلے رسا ''آفات اور اُن حفاظت'' آخر میں رج ی گئی ہیں۔

؎۱ حدیث نمبر ۳۲۸۰، باب فی الزکاۃ، فصل فیمن أتاہ اللہ مالا من غیر مسألۃ.
قال البیہقی:
غِیَاثٌ ھَذَا مَجْھُولٌ(حوالہ بالا)
اقول: فالحدیث ضعیف ولکن لہ شاھد . محمد رضوان .

؎۲ حدیث نمبر ۱۸، ج ۱ ص ۳۴،مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت،الدعاء للطبرانی حدیث نمبر ۳۰.

(۴)......ز ۃوصد ت اہتمام

ز ت وحفاظت لئے تھا عمل ز ۃوصد ت اہتمام ما ۔

قرآن وسب میں ز ۃوصد ت عظیم الشان فضا آئے ہیں۔

ز ۃ وصد ت اسان امۂ اعمال میں ں اضا ، گناہوں معا ، رزق میں برکت، اللہ تعالیٰ غضب بجھا اور جہنم عذاب بچا مؤثر ذریعہ ہیں، اور ز گناہوں نتیجہ میں آتا ۔

لہٰذا صد وخیرات اس وبال ٹالنے اور اللہ غضب ٹھنڈا ا ذریعہ ہوا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشا :

أَلَمْ يَعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ(سورۃ توبۃ آیت ۱۰۴)

جمہ کیا گ نہیں جا بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں بہ ل قر ہیں، اور صد ت لیتے ہیں، اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی بہت زیا ہ بہ ل قر وا اور رحم قر وا ہیں (ترجمہ ختم)

اور ارشا :

وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّاٰتِكُمْ

(سورہ بقرہ آیت ۲۷۱ پ ۳)

جمہ اور اگر صد ت اخفا و(یعنی خفیہ اور چھپا و) اور فقیروں ے و (چھپا ینا) تمہارے لئے زیا ہ بہتر اور اللہ تعالیٰ (اس برکت) تمہارے گناہ بھی معاف ے (ترجمہ ختم)

ان آیات معلوم ہوا صد وز ۃ گناہوں معا ذریعہ ہیں۔

اور ت جابر عبداللہ رواب ر ل اللہ ﷺ ت کعب عجرہ فر ما:

وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِءُ الْمَاءُ النَّارَ(مسند احمد) [1]

جمہ اورصد گناہوں اس طرح بجھا یتا طرح پا آ گ بجھا یتا

(ترجمہ ختم)

ا طرح حد ت معاذ جبل ر اللہ عنہ بھی وی ۔ [2]

اور ت ا ر اللہ عنہ بھی ا طرح حد وی ۔ [3]

اور ت کعب عجرہ ر اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشا وی :

---

[1] حديث نمبر ۱۵۲۸۴، مؤسسة الرسالة، بيروت،مسند ابی يعلی موصلی، حديث نمبر ۱۹۵۰،ابن حبان، حديث نمبر ۱۷۲۳.

قال الهيثمي:

رواه أحمد والبزار وزاد " :لا يدخل الجنة لحم نبت من سحت، النار أولى به ." ورجالهما رجال الصحيح(مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ، ج۵ص۲۴۷،بَابٌ فِيمَنْ يُصَدِّقُ الْأُمَرَاءَ بِكَذِبِهِمْ وَيُعِينُهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، مكتبة القدسی، قاهرة)

وقال فی موضع:

"رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ إِسْحَاقِ بْنِ أَبِى إِسْرَائِيلَ ، وَهُوَ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ .(مجمع الزوائد ج۱۰ ص۲۳۰)

وقال المنذری:

رواه أبو يعلى بإسناد صحيح(الترغيب والترهيب، تحت حديث رقم ۱۲۸۰)

[2] الفاظ ہیں:

وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِءُ الْمَاءُ النَّارَ(ترمذی حديث نمبر ۲۵۴۱،كتاب الايمان ،باب ما جاء فی حرمة الصلاة،ابن ماجه،ومسند احمد)

ترجمہ:اورصد گناہوں اس طرح بجھا یتا طرح پا آ گ بجھا یتا (ترجمہ ختم)

[3] الفاظ ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِءُ الْمَاءُ النَّارَ وَالصَّلَاةُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ(ابن ماجة حديث نمبر ۴۲۰۰، كتاب الزهد، باب الحسد، واللفظ لهٗ، شعب الايمان للبيهقی حديث نمبر ۶۱۸۶، مسند ابی يعلیٰ حديث نمبر ۳۵۵۷،مسند البزار حديث نمبر ۶۲۱۲)

ترجمہ:ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ر ما حسد ں اس طرح کھالیتا ، طرح آ گ لکڑی کھالیتی ، اورصد گناہوں اس طرح بجھا یتا طرح پا آ گ بجھا یتا ،اور زموَ ر ، اورروزہ(جہنّم)آ گ بچا لیےڈ ل(طرح) (ترجمہ ختم)

وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يَذْهَبُ الْجَلِيدُ عَلَى الصَّفَا (صحیح ابنِ حبّان) ۱

جمہ صد ء ایسے ختم یتا جیسا برف چکنی چٹان نیچے کر(ختم ہو)جا (ترجمہ ختم)

اور ت ا ر اللہ عنہ اىک حدىث مىں ر ل اللہ ﷺ ارشا وى :

إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِءُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ عَنْ مِيتَةِ السُّوْءِ (ترمذی) ۲

جمہ صد رب غضب بجھاتا ،اور بری ت ور تا (ترجمہ ختم)

بری ت میں ما گہا آفت ہلاک بھی اخل ۔

اور ت کعب عجرہ ر اللہ عنہ نبی ﷺ ارشا وی :

وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ غَضَبَ الرَّبِّ كَمَا يُطْفِءُ الْمَاءُ النَّارَ (المعجم الکبیر للطبرانی) ۳

جمہ اورصد رب تعالیٰ غضب اس طرح بجھا یتا ، طرح پا آگ بجھا یتا (ترجمہ ختم)

---

۱ حدیث نمبر ۵۵۶۷،ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِإِيجَابِ النَّارِ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهَا، لِمَنْ كَانَ غِذَاؤُهُ حَرَامًا.
قال شعیب الارنؤط:
حدیث صحیح .عبد الملک بن أبی جمیلة :ذکرہ المؤلف فی "الثقات۱۰۳/۷ " وروی لہ الترمذی حدیثاً واحداً فی القضاء ، وشیخہ فیہ أبو بکر بن بشیر، ذکرہ فی " ثقاتہ ۵/۵۸۶ "وابن أبی حاتم فی "الجرح والتعدیل ۹/۳۴۲ "وقد تقدم عند المؤلف من غیر ھذہ الطریق .انظر الحدیث (۱۷۲۴)وأخرجہ الطبرانی فی "الکبیر ۱۹/۳۶۱ "عن إبراھیم بن ھاشم البغوی، عن أمیة بن بسطام، بھذا الإسناد(حاشیة ابنِ حبان)

۲ حدیث نمبر ۶۶۴،کتاب الزکاة،باب ماجاء فی فضل الصدقة،شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی -مصر،واللفظ لہٗ، شعب الایمان للبیھقی حدیث نمبر ۳۰۸۰، صحیح ابنِ حبان حدیث نمبر ۳۳۰۹)
قَالَ أَبُو عِيسَى :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۳ حدیث نمبر ۳۱۸،مکتبة ابن تیمیة -القاھرة.

اور ت بہر حکیم سند حضورﷺ ارشا وی :

إِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ(المعجم الکبیر للطبرانی) [1]

جمہ چھُپ صد ا،رب تعالیٰ غضب بجھا یتا (ترجمہ ختم)

اور ت ا ا ر اللہ عنہ اک رواے میں الفاظ ہیں :

وَصَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِءُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ(المعجم الکبیر للطبرانی) [2]

---

[1] حدیث نمبر ۱۰۱۸،مکتبة ابن تیمیة -القاھرة.

قال المنذری: رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیه صدقة بن عبد الله السمین ولا بأس به فی الشواھد (الترغیب والترھیب،تحت حدیث رقم ۱۳۱۶)

[2] حدیث نمبر ۸۰۱۴،مکتبة ابن تیمیة -القاھرة.

قال الھیثمی:

رواہ الطبرانی فی الکبیر، وإسنادہ حسن(مجمع الزوائد ج۳ص۱۱۵، مکتبة القدسی، قاھرة)

وقال المنذری:

رواہ الطبرانی فی الکبیر بإسناد حسن (الترغیب والترھیب، تحت حدیث رقم۸۸۹)

وقال السخاوی:

حَدِيث :صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِءُ غَضَبَ الرَّبِّ، الطبرانی فی الصغیر، ومن جھته القضاعی من جھة أبی جعفر محمد بن علی بن الحسین قال :قلت لعبد اللّٰه بن جعفر :حدثنا حدیثا سمعته من رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال :سمعت رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وذکرہ، وفیه أصرم بن حوشب وھو ضعیف، ولکن له شواھد منھا عن أبی سعید الخدری مرفوعا مثله، أخرجه الحارث بن أبی أسامة فی مسندہ، وأبو الشیخ فی الثواب، والبیھقی فی الشعب، وفیه الواقدی وھو ضعیف، وعن ابن مسعود مرفوعا مثله بزیادة :وصلة الرحم تزید فی العمر، أخرجه القضاعی من حدیث عاصم بن بھدلة عن أبی وائل عنه، وعن أبی أمامة مرفوعا، ولفظه :صنائع المعروف تقی مصارع السوء، وصدقة السر تطفء غضب الرب، وصلة الرحم تزید فی العمر، أخرجه الطبرانی فی الکبیر بسند حسن(المقاصد الحسنة للسخاوی ، تحت حدیث رقم۶۱۸)

وقال الالبانی:

و جملة القول أن الحدیث بمجموع طرقه و شواھدہ صحیح بلا ریب بل یلحق بالمتواتر عند بعض المحدثین المتأخرین(السلسلة الصحیحة، تحت حدیث رقم ۱۹۰۸)

جمہ اورچھُپ صد ارب غضب بجھاتا ،اورصلہ رحمی عمر میں زا

(ترجمہ ختم)

معلوم ہوا صد گناہوں معا اوراللہ تعالیٰ غضب حفاظت و ت ذریعہ ۔ اورچھپ صد قیداخلاص ملحوظ رکھنے لئے ۔

جعفر بر ن رواب :

كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ زَلْزَلَةٍ كَانَتْ بِالشَّامِ ، أَنِ اخْرُجُوا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ كَذَا وَكَذَا وَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ أَنْ يُّخْرِجَ صَدَقَةً فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى" (مُصنف ابن أبي شيبة) [1]

جمہ ت عمر عبدالعزیز رحمہ اللہ ملکِ شام میں ز وف لکھ ل ل مہینہ میں پیر ن (گھروں بہ واستغفار لئے) نکلو، اور میں جو شخص صد رت رکھتا ہو، وہ صد بھی ے، کیو اللہ تعالیٰ فر ا ح پا گیا وہ شخص پا کیز اختیار ،اور وہ اپنے رب ام لیتا اور ز پڑھتا ر (ترجمہ ختم)

پس عام حا ت میں اور بطورِ خاص ز آ ا ز ے وف ز ۃ و صد ت اہتمام اچاہئے۔

یہاں بات ملحوظ رکھنی چاہئے صد میں ئی خاص چیز مثلاً بکرا وغیرہ یناضروری نہیں، بلکہ صد ہر اس چیز کیا جاسکتا غر ب ہر قسم ضرورت بہتر طر پر ری ہو جائے، اور ایسی چیز آج ور میں پیسہ ، غر ب اپنی ہر قسم ضرورت مثلاً راک، شاک، ا ، وا ج وغیرہ ری سکتا ۔

لہٰذا بکرے ا کھا وغیرہ تخصیص جو ام زم رکھا ،، غلط ۔

(لئے ہمارا رسا "صد صحیح طر اور بکرے صد" حظہ فر)

---

[1] حديث نمبر ۸۴۱۴، كتاب الصلاة، باب ما يقرأ به في الكسوف.

(۵)......فرض اور زوں اہتمام

مصاب،آ م اور پریشانیوں نچنے پا اں عمل اور مؤثر نسخہ فرض زوں اہتمام سا سا زوں (صلاۃُ الحاجات وصلاۃُ التوبہ وغیرہ) پڑھنا ۔

ا لئے ز آ اور ز ے وف فرض زوں سا سا زوں بھی اہتمام ما چاہئے، اں رت میں حسبِ رت ز(از واور زما ہ زما ہ جتنی چاہیں) بغیر عت ہرفر (اہ ہوما رت) تنہا ا پڑھنی چاہئے۔[1]

اللہ تعالیٰ ارشا :

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (سورۃ البقرۃ آیت ۴۵)

جمہ اور حا وصبر اور ز (ترجمہ ختم)

اور ارشا :

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۳)

جمہ اے ایمان وا ، حا وصبر اور ز (ترجمہ ختم)

اں معلوم ہوا ز اللہ تعالیٰ حا ذریعہ ۔[2]

---

[1] صلی الناس فرادیٰ فی منازلهم تحرزا عن الفتنة كالخسوف للقمر والريح الشديدة والظلمة القوية نهارا والضوء القوی ليلا والفزع الغالب ونحو ذلک من الأيات المخوفة كالزلازل والصواعق والثلج والمطر الدائمين وعموم الامراض ومنه الدعاء(الدر المختار)،وفی الشامية(قوله صلی الناس فرادیٰ) ای ركعتين او اربعا وهوافضل كما قدمناه والنساء يصلينهافرادی كما فی الاحكام عن البرجندی (قوله فی منازلهم)هذا علی مافی شرح الطحاوی او فی مساجد هم علی مافی الظهيرية ،وعزاه فی المحيط الی شمس الائمة اسمعيل (قوله تحرزا عن الفتنة) ای فتنة التقديم والتقدم والمنازعة فيهما كما فی النهاية وان شاء وا دعوا(ردالمحتار،ج ۲ ص ۱۸۳ قبيل باب الاستسقاء)

[2] ثم لمّا أمرهم الله تعالى بما شق عليهم من ترک الرياسة والاعراض عن الدنيا ارشدهم بما يعينهم على ذلک ويكفيهم فی إنجاح حوائجهم فقال.وَاسْتَعِينُوا علی ما يستقبلكم من الحوائج وانواع البلاء بِالصَّبْرِ بانتظار النجح والفرج توكّلا على الله وحبس النفس عن الجزع فانه لا يغنی من القدر شيئا وحبس النفس عن المعاصی وعلى الطاعات فانه تعالى يقول ما أَصابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِما كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ(تفسير المظهری، تحت آیت ۴۵ من سورة البقرة، ج ۱ ص ۶۴، مكتبة الرشدية -الباكستان)

اور ت صہیب ر اللہ عنہ ایک لمبی حدیث میں نبی ﷺ ارشا وی :

وَكَانُوْا إِذَا فَزِعُوْا، فَزِعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ (مسند احمد) [1]

جمہ اور انبیائے ام علیہم السلام جب کسی گھبراہٹ سامنا ہوتا تھا، وہ ز طرف متوجہ ہو (ترجمہ ختم)

اور ت حذ ر اللہ عنہ رواہت :

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلّٰى (ابوداؤد) [2]

جمہ نبی ﷺ جب ئی ا پیش آتا تھا ز پڑھتے (ترجمہ ختم)

اور ت ثابت بنا سلاً رواہت :

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْهُ خَصَاصَةٌ نَادٰى يَا أَهْلَاهُ صَلُّوْا صَلُّوْا "قَالَ ثَابِتٌ " وَكَانَ الْأَنْبِيَاءُ إِذَا نَزَلَ بِهِمْ أَمْرٌ فَزِعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ (شعب الإيمان للبيهقي) [3]

جمہ نبی ﷺ جب ئی تنگی پیش آ ، اپنے گھروا ل فر ز پڑ ، ز پڑ ، ت ثابت فر ہیں انبیاء علیہم السلام بھی جب ئی پریشا پیش آ ، وہ ز طرف متوجہ ہو (ترجمہ ختم)

اور صحابۂ ام ر اللہ عنہم اجمعین جو ہر م پر حضور ﷺ اتباع فر وا ہیں ان حا ت میں بھی چیز گئی ۔

---

[1] حديث نمبر ٢٣٩٢٧، مؤسسة الرسالة، بيروت، واللفظ لهٗ، مصنف ابنِ ابی شيبة، حديث نمبر ٣٠١٢٢، السنن الكبرىٰ للنسائی حديث نمبر ١٠٣٧٥، صحيح ابنِ حبان حديث نمبر ١٩٧٥، معجم أسامی شيوخ أبی بكر الإسماعيلی، حديث نمبر ١٠١)

إسناده صحيح على شرط مسلم (حاشية مسند احمد)

[2] حديث نمبر ١٣١٩، كتاب الصلاة، باب وقت قيام النبی صلى الله عليه وسلم من الليل، المكتبة العصرية، صيدا - بيروت، واللفظ لهٗ، مسند احمد حديث نمبر ٢٣٢٩٩.

إسناده ضعيف (حاشية مسند احمد)

قلت: ولهٗ شاهد من حديث صهيب كمامر، وحديث ثابت كما سيأتی .

[3] حديث نمبر ٢٩١٥، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

ت ا ِعباس ر اللہ عنہ بارے میں وی :

جَاءَ هُ نَعْيُ بَعْضِ أَهْلِهٖ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ فَعَلْنَا مَا أَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ '' وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ'' (شعب الإيمان للبيهقي) [1]

جمہ ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ سفر میں کسی گھر وا ت ہو اطلاع ملی، ا ں راً ورکعتیں پڑھیں، پھرو ر ما وہی عمل کیا، اللہ عزو ہمیں اس طرح و ر ما صبر اور ز حا و (ترجمہ ختم)

اور ایک رواے میں قصہ اس طرح آ ما :

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، نُعِيَ إِلَيْهِ أَخُوْهُ قُثَمُ وَهُوَ فِيْ مَسِيْرٍ ، فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ تَنَحّٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيْهِمَا الْجُلُوْسَ، ثُمَّ قَامَ يَمْشِيْ إِلٰى رَاحِلَتِهٖ ، وَهُوَ يَقُوْلُ ''وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ'' (شعب الإيمان للبيهقي) [2]

جمہ ت ا ِعباس ر اللہ عنہ تشر جار ، راستہ میں ان بھائی قثم انتقال خبر ملی، آپ ا اللہ پڑ ، اور راستے ایک طرف ہو اری اُترے، پھر ورکعت ز پڑ ، اور قعدے میں بہت ر تک بیٹھے ر (اور مسنون عا پڑھتے ر) اس بعد اٹھے اور اپنی اری پر ار ہوئے، اور آ ے پڑ :

''وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ''

''اور حا وصبر سا اور ز سا ، اور شک وہ ز ارضرور

---

[1] حديث نمبر ٩٢٣٢ ،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض، واللفظ له، مستدرك حاكم حديث نمبر ٣٠٦٧.

قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد و لم يخرجاه

وقال الذهبي في التلخيص :صحيح.

[2] حديث نمبر ٩٢٣٣ ،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

ں میں خشوع ان پر کچھ ارنہیں'' (ترجمہ ختم)

ز رحقیقت اللہ تعالیٰ بڑی ر اس لئے پریشا اور مصیبت وآفت وف میں ا متوجہ ہوجانا ما اللہ ر طرف متوجہ ہوجانا اور جب ر ِ الٰہی مُساعِد و رہو پھر پریشا اور مصیبت وآفت ورہو میں کیار وٹ ؟

ظاہری حفاظتی تدابیر

ز حفاظت و ت ا تدابیر وہی ہیں، جوقرآن وسب روشنی میں سا پیچھے ذ گئیں، لہٰذا ر ن چاہیے وہ ان تدابیر اختیار ے۔

البتہ ظاہری تدبیر رجہ میں ز وف گھر میدان میں نکل آنا جار بلکہ بہتر اور مستحب ۔ [1]

اور بعض ہرین اور تجربہ روں ز وف مندرجہ ذ تدابیر بیان ہیں۔

ں الماریوں اور فرنیچر بڑی چیزوں یوار سا اور چٹخنی لگا مضبوط رکھا جائے، یوار میں لگی ہوئی الماریوں مضبوط چٹخنیاں لگائی جا ۔

ہیٹر اور یوار پر لگی ہوئی و ی چیزوں یوار پر میخ وغیرہ سا مضبو باندھ

---

[1] اخذته الزلزلة فی بیته ففرالی الفضاء لایکره بل یستحب لفرار النبی ﷺ عن الحائط المائل(درمختار قبیل کتاب الفرائض)

اس ظاہر ہوتا اکر (کسی پیشینگوئی ما آثار وغیرہ) ز آ پہلے ئی شخص کسی ظ مقام طرف ہوجائے گنجا ۔

ضروری نہیں، لیکن ط ت اور زند اختیار اللہ تعالیٰ قبضہٗ رت میں سمجھے اور عقیدہ رکھے یہاں ہوجا ز اور ت وغیرہ ت حا ہوجائے ،اور غیر ظ میں ٹھہر رپرز ز میں آجائے ما ت وا ہوجائے ،بلکہ اک ظاہری تدبیر رجہ میں اس اختیار ے اور سا ہی قرآن اور احا ث میں بیان کیے ہوئے نسخوں پر بھی عمل ے ا اور حقیقی حفاظت اسباب وہی ہیں، یہاں بھی ما ر ہرین سائنس پیشینگوئیوں فیصد صحیح اور واقعہ مطا ہوناضروری نہیں۔

کما فی الطاعون :(وإذا خرج من بلدة بها الطاعون فإن علم أن کل شیء بقدر الله تعالی فلا بأس بأن یخرج ویدخل وإن کان عنده أنه لو خرج نجا ولو دخل ابتلی به کره له ذلک)(الدر المختار مع ردالمحتار ج ٦ ص٧٥٧، کتاب الخنثی ،مسائل شتی،قبیل کتاب الفرائض) .م.ر

ا جائے۔

گھر باہرہوں ایسی ش یں جوعمار ں، رختوں اور تاروں دُور ہو، اورزمین پر بیٹھ جا ۔

ڑی میں ہوں ڑی آہستہ یں اور ڑی کسی صاف پر جا یعنی ایسی جوعمار ں، رختوں اور تاروں سے ہو، اور جب تک زمین ہلنی رُک جائے ڑی اندرہی رہیں۔

لیکن ظاہر ف ظاہری تدبیریں ہیں ثا ی رجہ میں اختیار کیا جاسکتا اورا تدابیروہی ہیں جواحا ث وروایات روشنی میں ذ گئی ہیں۔اگران اختیار کیا جائے ظاہری تدبیریں بھی اللہ مقابلہ میں ئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

تمت

اللہ تعالیٰ سب ں اورآخرت عذاب ظ رکھیں اور ہرقسم گناہوں بچنے فر ۔آمین۔

فقط محمد ر ان

مؤرخہ۱۹/ ی ا خریٰ/۱۴۲۲ھ،8 /ستمبر/2001ء بروز ہفتہ

اضا واصلاح:٦/صفرالمظفر /۱۴۳۲ھ 11 /جنوری/2011ء بروز

ا ارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

پا بحران اور اُس

اس وق بھر میں عموماً اور ہمارے ملک میں خصوصاً بارش و پا قلت سامنا ، زمین میں بھی پا سطح حد تک نیچے ہوگئی ، اور آ وا وق میں اس گہرائی میں اضا خدشات ظاہر کئے جار ہیں، نتیجہ میں فصل اور پیداوار میں کمی، مہنگائی میں اضا جیسے مسا رپیش ہیں۔

اگر ایک طرف پا قلت مسئلہ رپیش ، و ی طرف سیلاب اور سمندری فا ں نتیجہ میں بڑی بڑی تباہیاں پھیل رہی ہیں۔

ان حا ت میں ضروری بحیثیتِ ن ہو یعتِ مطہرہ تعلیمات و اات جا رہ لیں، اور ان روشنی میں ان مسا ومصا ب ش یں۔

آ وا مضمون ا غرض تحریر کیا جار ۔

پا عظیم نعمت اور اس ضرورت وافا ب

زمین پر زند وجو برقرار رکھنے لئے ہر جاندار چیز لئے پا ایک ناگزیر ضرورت ، پا اللہ تعالیٰ ایسی قیمتی نعمت اور عطیۂ الٰہی اگر انسان اس ایک گھونٹ سخت ضرورت مند ہو اور وہ اس حا ہور ہو اس حا لئے سارے خزا ے دینا بھی آسان سمجھے۔ وہ ولت اس مقابلے میں ہر ولت حقیقت ۔

پا مرُ ہ اور خشک زمین میں جان ڈال اس تروتازہ، ہرا بھرا بنا تا ، اپنی لطافت اور رر وجہ زمین اجزاء میں گھس پیوست ہو جاتا ، رختوں، فصلوں، وں اور ہر ایک تات جڑیں اس غذا حا ہیں، پھر اس لکڑی رہو روازے بنا ہیں بیٹھنے اور لیٹنے لئے آرام ہ چیزیں ر ہیں اور روز ہ ضروریاتِ زند

لئے طرح طرح اشیاء ر ہیں۔

اِ پا تیّار شدہ فصلوں رو ، چاول، سبزیوں اور تر ریوں شکل میں کھا اور اپنی بھُوک مٹا ہیں۔

ا پا میوے اور پھل رہو ہیں، طاف حا اور طرح طرح ذا ارمفکہّات لطف اندوز ہو ہیں۔

ا پا شبو ار پھَل پھُول پیدا ہو ہیں شبو حا مختلف چیزوں محظُوظ ہو ہیں اور بد حفاظت سا ن ہیں۔

ا پا پیدا شدہ تات قِسم قِسم تیل رہو ہیں زند مختلف ضرورات لئے استعمال ہیں، ا پا سالَن رو اور مختلف کھا ر ہیں۔ یہی پا اکر لُقمہ گلے میں پھنس جائے اور جان پر بَن جائے اس ذر اس لقمے نیچے اتار ہیں۔ شدید پیاس لگی ہو اور طبیعت نِڈ ل ہو رہی ہو پیاس بجھا فرحت اور تاز حا ہیں۔

یہی پا اکر جسم پر میَل کچیل جائے اس ف صفائی حا ہیں بلکہ اپنے جسم پر بہا تر وتاز حا ہیں۔ لباس اور ے گندے ہو جا اس ذر انہیں صاف، اُجلے، نکھرے ہوئے، پاکیزہ اور شنُما بنا ہیں، ز جیسے فریضے لئے و اور غسل شکل میں ا پا حا ہیں، ا پا عِمارت اور گھر بنا لئے را اور میٹر ر ہیں۔ یہی پا اکر آگ جائے اس بُجھا م میں ما جاتا ۔

یہی پا ذریعہ پیدا زند م ج اور روبار ہیں، اور اندھیرے میں اُجا آسا اپنے مسا حَل ہیں، اِس وف خاص ر پر بیشتر تر پذ ر مما میں پیداوار انحصار پا اوپر اور آج پرُتکلُّف، ناز ک اور مصروف ترین زند میں اس میں بسنے وا ں لئے اجتما وا ا ی زند لئے

با ا ما بلاوا ر پر وجو اک ز گیا ، بغیر جگمگ بصورت شہر جنگل تاریکی سَماں پیش یں، بغیر ذرا ابلاغ اورطَلب ورَسد جو ہ م ٹھپ ہوجائے۔ بغیراشیائے ر و ش جو ہ م ر بر ہوجائے، اس بغیرکر شدت میں خاص شہری زند اندرسُکھ سا لینااورمیٹھی نیندسَو ما دُوبھر اور وبال ہوجائے،تعلیم وتعلُّم اورتبلیغ واشاعت جو ہ میدان مُرجھا رہ جائے،اوراس ساری کرم بازاری ٹھنڈی پڑجائے، کھوں یضوں عِلاج ومُعالجہ سہولیات محرو ہوجائےِ۔

تمام ینُحلِّ مسا ہو رت میں ہیں اوراکر خدانخواستہ پا ہی نعمت اپنی شامتِ اعمال بدولت ہمیں محروم ماجائے پھرکتنی رجاداراس ہٗزمین پرسا سکتے ہیں،اس اندازہ ہرشخص بخو لگاسکتا ۔

اک ن ا ِسماک رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ رون رشید پاس گئے۔خلیفہ پیاس لگی،پا نگا،پینے تھا ا ِسماک کہا امیرالمومنین ذراٹھہرجا ،پہلے بتا اکرپا آپ ملے پیاس شدت میں آپ پا اک پیا قیمت تک خرید سکیں ، رون رشید کہا، نصف (یعنی آ)سلطنت ے ،ا ِسماک کہا آپ لیجئے،جب وہ پھر کہا، اے امیرالمومنین اکر پا آپ پیٹ میں رہ جائے اور نکلے اس نکلوا ض آپ کیا کچھ خرچ سکیں ؟خلیفہ کہابا تمام سلطنت ے وں ۔

ا ِسماک کہا سمجھ لیجئے آپ تمام مُلک اک گھوٹ پا اورچند قطرے پیشاب قیمت رکھتا ، خلیفہ رون ا شید روما آ گیا۔ [1]

---

[1] ودخل ابن السماک على الرشيد يوما فبينا هو عنده إذ استسقى ماء فأتى بقلة من ماء فلما أهوى بها إلى فيه ليشربها قال له ابن السماک على رسلک يا أمير المؤمنين بقرابتک من رسول الله صلى الله عليه وسلم لو منعت هذه الشربة بكم كنت تشتريها قال بنصف ملكى قال اشرب هنأک الله فلما شربها قال له أسألک بقرابتک من رسول الله صلى الله عليه وسلم لو منعت خروجها من بدنک بماذا كنت تشتريها قال بجميع ملكى قال ابن السماک إن ملكا قيمته شربة ماء لجدير ألا ينافس فيه فبكى هارون (تاريخ طبرى، جزء٦، صفحه ٥٣٨)

وطرح ر پا

تعالیٰ اپنے فَضل اورحکمتِ بالغہ میں وطرح رںا پیدافر ئے ہیں،اںک سب بڑا بحرِ مُحیط سمندر کہتے ہیں،اس زمین سب اَطراف اور ِکنارے گھرے ہوئے ہیں، ف اںک تھائی فر ب حصّہ اس سمندر پا کھُلا اور بچا ہوا ،ا خشک حصّہ میں آبا ۔

ہرین تحقیق مطا زمین میں سب زںا ہ پائی جا وا چیز پا ،اندازہ لگاںا گیا زمین کُل ر تین تھائی حصّہ پا پر مشتمل اوراںک تھائی حصّہ خشکی ۔

لیکن حیران کن بات اس میں ستّا ے صد پا سمندری اورنمکین پا رت میں ،اور سب بڑا رںا (سمندر) اللہ تعالیٰ حکمت سخت نمکین، اوربَدمَزہ ، اسا ں پینے بل نہیں، سمندری ق ا میں پلتی، بڑھتی، پیدا ہو اورزندہ رہتی ۔

اس برخلاف زمین آبا پر آسمان اتارے ہوئے پا چشمے، ندںاں نہریں اور بڑے بڑے رںا ہیں، سب ، شگوار اور ش ذا ہیں،اسا ں اورحیوا ں اپنے پینے، پیاس بُجھا کھیتی باڑی اورروز ہ استعمال میں ایسے ہی شیریں اور ش ذا پا ضرورت ،جو تعالیٰ زمین آبا میں مختلف ر ں میں مہیا فر ںا ، لیکن سمندرا کر ہوتا پا خاصّہ بہت جلدَ جا تا ،خاص ر پر سمندر میں خشکی آبا ی زںا ہ رںائی جا روں آبا ی بھی ، جواس میں ہیں وہیں اورمٹی ہوجا ہیں، اور ری زمین پا اوراس میں بہنے وا ساری گندگیاں بھی بالآخر سمندر میں جا پڑ ہیں۔

اکر پا ہوتا وچار ن میں ہی جا تا،اور َ تا اس بد زمین وا ں زمین پر رہنا مُصیبت اور وبھر ہوجا تا اس لئے حکمتِ خداوندی اس اتنا سخت نمکین، کروا اورتیز بنا ںا

بھر گندگیاں اس میں جا بھَسم ہوجا ہیں اور اس میں رہنے وا ق بھی جوا میں
وہ بھی نہیں پا ۔ [1]

آ اس سلسلہ میں قرآ آیات حظہ یں۔

اللہ تعالیٰ ارشا :

وَمَا یَسْتَوِی الْبَحْرَانِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ (سورہ فاطر آیت ۱۲ پ ۲۲)

جمہ اور و ں ربابرابر نہیں ہیں (بلکہ) ایک شیریں پیاس بجھا وا پینا بھی آسان اور ایک شور (ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر ارشا :

وَهُوَالَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًامَّحْجُوْرًا (سورہ فرقان آیت ۵۳ پ ۱۹)

جمہ اور وہ (اللہ) ایسا مِلے ہوئے ئے و ربا، پیاس بُجھا وا اور کھاری کرواا، اوران و ں رمیان میں (اپنی رت) ایک ب اور ایک مضبوط رُ وٹ ر ی (ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر اور کھاری پا رمیان آڑ ئم ذ اس طرح آیا :

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّایَبْغِیَانِ (سورہ رحمٰن آیت ۱۹-۲۰ پ ۲۷)

جمہ ا و ربا ں مِلاا با مِلے ہوئے ہیں (اور) ان و ں رمیان میں ایک رُ وٹ و ں (اپنی بہنے مقررہ) تجاوز نہیں (ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر اللہ تعالیٰ اس ذ اس طرح فر ما :

---

[1] معارف القرآن ج۶ص۴۸۶، طب ی اور جدید سائنس ج۲ص۹۷ بتغیر و اضا ۔

وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا (سورہ نمل آیت ۶۱ پ ۲۰)

جمہ اور و ر یا ں رمیان ایک حدِفا بنائی (ترجمہ ختم)

سُبحَانَ اللہ! ایک ا م فر یا اسا ں ضرورىات لحاظ فر وقسم ریا پیدا فر ئے و ے اپنی رتِ ملہ اس طرح ظاہر فر ئی پا نہریا ریا، سمندر میں جا گرتا اور اور کروا، و ں پا یکجا جمع ہو ہیں و ں مشا ہ کیا جاتا و ں پا میلوں دُور تک اس طرح سا لگے ہوئے چلتے ہیں ایک طرف و ی طرف کر وا اور ایک و ے نہیں ملتے حا ان و ں رمیان بظاہر ئی آڑ حا نہیں ہو ائے اللہ رت (معارف القرآن بتغیر)

ہر جاندار تخلیق پا

عموماً جاندار چیزیں با ا ابلاوا پا بنائی گئی ہیں، پا ہی ان ہ ، بلکہ حیوانات اور تات جسموں ل پا پر مشتمل ، کہا جاتا اسا جسم وتہائی حصّہ پا ۔اور جدید تحقیقات بھی بات تسلیم زمین خِطّہ پر زند ابتداء بھی پا ہوئی ، لیکن اس حقیقت صدیوں پہلے ہماری یعتِ حقّہ وا اتھا۔

چنانچہ قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشا :

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (سورہ انبیاء آیت ۳۰ پ ۱۷)

جمہ اور بنائی پا ہر ایک چیز میں جان ، پھر کیا گ یقین نہیں ؟ (ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر ارشا :

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ (سورہ نور آیت ۴۵ پ ۱۸)

جمہ اور اللہ (تعالیٰ ہی) ہر چلنے وا جاندار (خشکی ہو یا پا) پا پیدا کیا پھر ان میں بعضے وہ (جا ر) ہیں جو اپنے پیٹ بل چلتے ہیں (جیسے

ساپ اور مچھلی وغیرہ) اور بعضے ان میں وہ ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں (جیسے انسان اور پرندے جبکہ ہوا میں نہ ہوں) اور بعضے ان میں وہ ہیں جو چار (پیروں) پر چلتے ہیں (جیسے چوپائے) (ترجمہ ختم)

ایک مقام پر ارشا :

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا (سورہ فرقان آیت ۵۴ پ ۱۹)

جمہ اور وہی بنایا انسان (ترجمہ ختم)

حظہ فر ! طرح اپنی رتِ ملہ ایک قطرۂ آب و جان میں وحرکت شعور وارا ہ وہ بات بل تھا اس عا و آ بنا یا، یکھو تعالیٰ ایک ناچیز قطرہ کیا کیا یا (تفسیر عثمانی بتغیر)

اور ایک مقام پر ارشا :

وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ (سورہ ھود آیت ۷ پ ۱۲)

جمہ اور اس (آسمان وزمین پیدا) وقت اس عرش پا پر تھا (ترجمہ ختم)

یعنی آسمان وزمین پیدا پہلے پا پیدا ہوا جو آئندہ چیزوں زند ہ بننے وا تھا، اس وقت عرشِ خداوندی ا پا اوپر تھا جیسے اب آسما ں اوپر (تفسیر عثمانی بتغیر)

اور ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ ایک حدیث میں ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشا وی :

كُلُّ شَیْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ (مسند احمد) [1]

جمہ ہر چیز پا پیدا گئی (ترجمہ ختم)

اور ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ ہی ایک لمبی حدیث میں الفاظ ہیں :

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ (ترمذی) [2]

---

[1] حدیث نمبر ۸۲۹۵، مؤسسة الرسالة، بیروت.
إسناده صحیح (حاشیة مسند احمد)

[2] حدیث نمبر ۲۵۲۶، ابواب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة الجنة ونعیمها، شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی - مصر.

جمہ میں عرض کیا اے اللہ ر ل! ق چیز پیدا گئی ،

ر ل اللہ علیہ وسلم ﷺ فر ما پا (ترجمہ ختم)

و ں حدیثیں ایک و ے مضمون تا ہیں، اور قرآن مضمون مطا

ہیں۔

بارش نعمت اور بارش نازل فر عجیب ر م

زمین آبا روں آسا لئے جو چیزیں اللہ تعالیٰ پیدا فر ئی ہیں ان میں بارش ایک عجیب وغریب نعمت اور سہولت ، با ل آ ہیں، چمکتی اور مینہ برسنے لگتا ، ندی نالے بھر بہنے لگتے ہیں، کھیتوں میں سر سبزی آ جا ، انسا ں، جا روں اور تات لئے غذا بندوبست ہو جاتا کر و ربیٹھ جاتا ، پہاڑ، راستے اور عمارتیں بلکہ مٹی اور فضاء تک دُ جا ۔

اور اگر بارش ہو رخت مرُجھا جا ہیں، فصلیں سُو جا ہیں، جنگلی جا ر بھوک اور پیاس مَرُ لگتے ہیں، زمین پر طرح طرح بیمار یاں اور وبا پھیلتی ہیں، بنجر زمین راک پیدا عاجز ہو قحط باعث بنتی ۔

لہٰذا قرآن میں زیادہ تر بارش پا تذ ہ کیا گیا ، پینے لئے پا حا عام ذرا ر ما، ندی، نا ، نہریں، تا ب، جھیلیں، چشمے، ر ر ا اور کنویں وغیرہ ہیں، جب بارش برستی ما ی وجہ برف باری ہو پا نا ں، ر نا ں اور چشموں رت میں بہتے ہوئے میدا ں طرف آ جاتا اور پا رِستے رِستے زمین اندر جذب ہو جاتا مختلف طر ں حا اپنے م ا م ئیے جا ہیں (طبِ ی اور جدید سائنس از ڈا خا غز ی ج ۲ بتغیر)

آ قرآن زبان میں بارش نازل ہو م مطالعہ کیجئے اور پھر اللہ ربُّ العزت عجیب وغریب رت استحضار کیجئے۔

اللہ تعالیٰ ارشا :

اِنَّ اللّٰہَ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ(سورہ لقمان آیت ۳۴ پ ۲۱)

جمہ شک اللہ ہی مت خبر اور وہی بارش برساتا (ترجمہ ختم)

یعنی زمین ساری رو اور ڈِی برک پر تمہاری شحا ار ،آسما بارش پر ف سال وسال بارش بر ہر طرف خاک اُڑ لگے، سا نِ معیشت رہیں اسبابِ راحت، پھر تعجب انسان ز سب اور ترو تاز پر فریفتہ ہو اُس ہستی بھول جائے اپنی بارانِ ر اس تروتازہ اور پُر رو بنا رکھا (تفسیر عثما)

اور ایک مقام پر ارشا :

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُزۡجِیۡ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیۡنَہٗ ثُمَّ یَجۡعَلُہٗ رُکَامًا فَتَرَی الۡوَدۡقَ یَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِہٖ وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ جِبَالٍ فِیۡہَا مِنۡ بَرَدٍ فَیُصِیۡبُ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَصۡرِفُہٗ عَنۡ مَّنۡ یَّشَآءُ یَکَادُ سَنَا بَرۡقِہٖ یَذۡہَبُ بِالۡاَبۡصَارِ(سورہ نور آیت ۴۳ پ ۱۸)

جمہ کیا تجھ بات معلوم نہیں اللہ تعالیٰ (ایک) با ل (و ے با ل طرف) چلاتا تا (اور) پھر اس با ل (عہ) با مِلا یتا ،پھر اس تہَ بتہَ تا ،پھر تُو بارش یکھتا اس (با ل) بیچ میں نکلتی ،اورا با ل یعنی اس بڑے بڑے حصوں میں اَو برساتا ،پھر ان (جان پر با ل) پر چاہتا کراتا ،اور چاہتا اس ہٹا یتا (اور) اس با ل چمک حالت ایسا معلوم ہوتا مااس اب بینائی (آنکھوں روشنی) (ترجمہ ختم)

ابتداء میں با ل چھو چھو ے اُٹھتے ہیں پھر مِل بڑا با ل جاتا ۔پھر با ل تہَ پر تہَ ی جا ۔پھر بارش ما اَو (اپنی حکمت ا)برَساتا بُہتوں جا ما نقصان پہنچ جاتا اور بہت ظر رکھے جا ہیں، با ل چمک

اس رتیز ہو آ خیرہ ہوجا ہیں،فر ب بینائی جا ر ۔
جیسا و ی ارشا :

یَکَادُالْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ(سورہ بقرہ آیت ۱۹ پ ۱)

یعنی برق(آسما چمک) حالت معلوم ہوتا ابھی ان بینائی اس ۔
اوراک مقام پرارشا :

ھُوَالَّذِیْ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنْشِیُٔ السَّحَابَ الثِّقَالَ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلَآ ئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فِیُصِیْبُ بِھَامَنْ یَّشَآءُ (سورہ رعد آیت ۱۲ ۔۱۳ پ ۱۳)

جمہ وہ ایسا کھلاتا ڈربھی ہوتا اورامید بھی ہو اوروہ با ں (بھی)بلند تا جو پا بھرے ہو ہیں اوررعد(فرشتہ)اس تعر سا اس پا بیان تا اور(و ے)فرشتے بھی اس ف (تسبیح و ہیں)اوروہ بجلیاں بھیجتا پھر پر چا کرا یتا (ترجمہ ختم)

جب چمکتی امید بندھتی بارش آئے اورڈربھی لگتا کہیں کر ہلاک سب جائے ۔ بھاری با ل پا بھرے ہوئے آ ہیں ہو بارانِ ر رول ہو سا ہی فکر رہتی پا فان آجائے۔

ٹھیک ا طرح انسان چاہئے ر ِ الٰہی امیدوارر ، اللہ تعالٰی پکڑ وعقاب ن اور فکر ہو۔

حدیث میں حضور ﷺ عرب اک متکبر پاس آ ،تا ا اللہ تبارک وتعالٰی پرایمان ت یں،اس جواب میں کہا آپ رب مجھے ت ے ر ہو،کیا چیز ؟تانبے ،ا ،ا چاندی ،ا (اَلْعِیَاذُ بِاللہ) تین تبہ اس پاس حضور ﷺ ت بھیجی،اور تینوں تبہ اس صد یہی

جواب ما، پھراللہ تبارک وتعالیٰ اس پرآسما کرا ی، وہ ہلاک ہوگیا، اور پھر آ ت نازل ہوئی ’’ور الصواعق‘‘جو اوپر کرری۔ ۱؎

اوربعض روایات میں رہ رعد رہ آیات نازل ہو واقعہ میں ’’عامِر بِن طُفیل اوراَرْبَدْ بِنْ ‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اسلام آپ بعداپنی خلافت ملنے مشروط کیا تھا، اور جب ط ل نہیں گئی، ا ں ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منصوبہ بنانا، وہ اس میں میاب ہوسکے، پھر ’’اَرْبَدْ‘‘ پرآسما کری اور’’عا ‘‘طا ن گلِٹی ہلاک ہوا۔ ۲؎

۱؎ عَن أَنَس، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى رَجُلٍ مِنْ عُظَمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ يَدْعُوهُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَقَالَ :أَيْش رَبُّكَ الَّذِى تَدْعُو إِلَيْهِ؟ مِنْ نُحَاسٍ هُوَ؟ مِنْ حَدِيدٍ هُوَ؟ مِنْ فِضَّةٍ هُوَ؟ مِنْ ذَهَبٍ هُوَ؟ فَأَتَى النَّبِىّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم فَأَخْبَرَهُ فَأَعَادَهُ النَّبِىّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم الثَّانِيَةَ ,فَقَالَ :مِثْلَ ذَلِكَ فَأَتَى النَّبِىّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم فَأَخْبَرَهُ فَأَرْسَلَهُ إِلَيْهِ الثَّالِثة فَقَالَ :مِثْلَ ذَلِكَ فَأَتَى النَّبِىّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم فَأَخْبَرَهُ فَأَرْسَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ صَاعِقَةً فَأَحْرَقَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم :إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَرْسَلَ عَلَى صَاحِبِكَ صَاعِقَةً فَأَحْرَقَتْهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ (وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وهم يجدلون فى الله، وهُو شديد المحال)(مسند البزار حديث نمبر ۷۰۰۷، ج۱۳ص ۳۶۱، مكتبة العلوم والحكم -المدينة المنورة، واللفظ لهٗ،السنن الكبرىٰ للنسائى، حديث نمبر ۱۱۱۹۵ ج۱۰ص۱۳۷، المعجم الاوسط للطبرانى حديث نمبر ۲۶۰۲، مسند ابى يعلىٰ الموصلى حديث نمبر ۳۴۶۸، المجالسة وجواهر العلم حديث نمبر ۱۱۴۵)

قال الهيثمى:

وبنحو هذا رواه الطبرانى فى الأوسط، وقال :فرعدت وأبرقت، ورجال البزار رجال الصحيح، غير ديلم بن غزوان وهو ثقة، وفى رجال أبى يعلى والطبرانى على بن أبى سارة وهو ضعيف(مجمع الزوائد، ج۷ص ۴۲، مكتبة القدسى، قاهرة)

۲؎ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَرْبَدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ جُزَىٍّ بْنِ خَالِدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ كِلَابٍ، وَعَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَدِمَا الْمَدِينَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْتَهَيَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَجَلَسَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ :يَا مُحَمَّدُ، مَا تَجْعَلُ لِى إِنْ أَسْلَمْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَكَ مَا لِلْمُسْلِمِينَ، وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ قَالَ عَامِرٌ: أَتَجْعَلُ لِىَ الْأَمْرَ إِنْ أَسْلَمْتُ مِنْ بَعْدِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَكَ مَا لِلْمُسْلِمِينَ، وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ قَالَ عَامِرٌ :أَتَجْعَلُ لِىَ الْأَمْرَ إِنْ أَسْلَمْتُ مِنْ بَعْدِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ وَلَا لِقَوْمِكَ، وَلَكِنْ لَكَ أَعِنَّةُ الْخَيْلِ قَالَ :أَنَا الْآنَ لِى أَعِنَّةُ الْخَيْلِ

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ﴾

ت ابنِ عبَّاس ر اللّٰدعنہ وی :

اَلـرَّعْـدُ، مَلَکٌ یَزْجُرُ السَّحَابَ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ (جـامـع البیان فی تأویل القرآن للطبری،سورۃ البقرۃ ۱۹،حدیث رقم ۴۲۵)

جمہ رعد اک فرشتہ ،جو با ل تسبیح اور تکبیر کہہ ہنکاتا اور ڈانٹتا (ترجمہ ختم) ۱

صفحے بقیہ

تُجَرٌّ، اجْعَلْ لِیَ الْوَبَرَ وَلَکَ الْمَدَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :لَا فَلَمَّا خَرَجَ أَرْبَدُ وَعَامِرٌ، قَالَ عَامِرٌ :یَا أَرْبَدُ، إِنِّی أَشْغَلُ عَنْکَ مُحَمَّدًا بِالْحَدِیثِ فَاضْرِبْهُ بِالسَّیْفِ، فَإِنَّ النَّاسَ إِذَا قَتَلْتَ مُحَمَّدًا لَمْ یَزِیدُوا عَلَى أَنْ یَرْضَوْا بِالدِّیَةِ، وَیَکْرَهُوا الْحَرْبَ، فَسَنُعْطِیهِمُ الدِّیَةَ، قَالَ أَرْبَدُ :أَفْعَلُ، قَالَ :فَأَقْبَلَا رَاجِعَیْنِ إِلَیْهِ، فَقَالَ عَامِرٌ :یَا مُحَمَّدُ، قُمْ مَعِی أُکَلِّمْکَ، فَقَامَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُخَلَّقًا إِلَى الْجِدَارِ، وَوَقَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَلِّمُهُ، وَسَلَّ أَرْبَدُ السَّیْفَ، فَلَمَّا وَضَعَ یَدَهُ عَلَى السَّیْفِ یَبِسَتْ عَلَى قَائِمَةِ السَّیْفِ، فَلَمْ یَسْتَطِعْ سَلَّ السَّیْفِ، وَأَبْطَأَ أَرْبَدُ عَلَى عَامِرٍ بِالضَّرْبِ، فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى عَامِرًا وَمَا یَصْنَعُ، فَانْصَرَفَ عَنْهُمَا، فَلَمَّا خَرَجَ عَامِرٌ وَأَرْبَدَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَضَیَا حَتَّى إِذَا کَانَا بِالْحَرَّةِ -حَرَّةِ بَنِی وَاقِمٍ -نَزَلَا، فَخَرَجَ إِلَیْهِمَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَأُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ، فَقَالَ :اشْخَصَا یَا عَدُوَّیِ اللَّهِ، فَقَالَ عَامِرٌ : مَنْ هَذَا یَا سَعْدُ؟ قَالَ :أُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ الْکَتَائِبُ، فَخَرَجَا حَتَّى إِذَا کَانَا بِالرَّقْمِ أَرْسَلَ اللَّهُ عَلَى أَرْبَدَ صَاعِقَةً فَقَتَلَتْهُ، وَخَرَجَ عَامِرٌ حَتَّى إِذَا کَانَ بِالْخُرَیْمِ أَرْسَلَ اللَّهُ قُرْحَةً فَأَخَذَتْهُ، فَأَدْرَکَهُ اللَّیْلُ فِی بَیْتِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِی سَلُولٍ، فَجَعَلَ یَمَسُّ الْقُرْحَةَ فِی حَلْقِهِ، وَیَقُولُ :غُدَّةٌ کَغُدَّةِ الْجَمَلِ فِی بَیْتِ سَلُولِیَّةٍ، یَرْغَبُ أَنْ یَمُوتَ فِی بَیْتِهَا، ثُمَّ رَکِبَ فَرَسَهُ، فَأَحْضَرَهُ حَتَّى مَاتَ عَلَیْهِ رَاجِعًا، فَأَنْزَلَ فِیهِمَا :(اللَّهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِیضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ) (الرعد:۸) إِلَى قَوْلِهِ :(وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ) (الرعد:۱۱) قَالَ :الْمُعَقِّبَاتُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ یَحْفَظُونَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَکَرَ أَرْبَدَ وَمَا قَتَلَهُ، فَقَالَ :(هُوَ الَّذِی یُرِیکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا) (الرعد:۱۲) إِلَى قَوْلِهِ :(وَهُوَ شَدِیدُ الْمِحَالِ) (الرعد:۱۳) . لَمْ یَرْوِ هَذَا الْحَدِیثَ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ إِلَّا ابْنَاهُ، وَلَا رَوَاهُ عَنْهُمَا إِلَّا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ عِمْرَانَ، تَفَرَّدَ بِهِ إِبْرَاهِیمُ بْنُ الْمُنْذِرِ(المعجم الاوسط للطبرانی حدیث نمبر ۹۱۲۷، واللفظ لهٗ، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر ۱۰۷۶۰)

قال الهیثمی:

رواه الطبرانی فی الأوسط والکبیر بنحوه، إلا أنه قال :فلما قفا من عند رسول الله -صلى الله علیه وسلم -قال عامر :أما والله لأملأنها علیک خیلا ورجالا .فقال رسول الله -صلى الله علیه وسلم " :-یمنعک الله .وفی إسنادهما عبد العزیز بن عمران وهو ضعیف(مجمع الزوائد ج۷ص ۴۱، مکتبة القدسی، قاهرة)

۱ عن مجاهد، عن ابن عباس، قال :الرعد اسم مَلَک، وصوتهٗ هذا تسبیحه، فإذا اشتد زَجْرُه السحابَ، اضطرب السحابُ واحتکَّ .فتخرج الصَّواعق من بینه(جامع البیان فی تأویل القرآن،للطبری،سورة البقرة ۱۹، حدیث رقم ۴۲۶)

صدیوں پہلے جب گ بارش برسنے حقائق وا بھی نہیں ،قرآن ان حقائق پر ہ اٹھا یا تھا۔

اىک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشا :

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (سورہ اعراف آیت ۵۷ پ ۸)

جمہ اور وہی تا ہوا شخبری وا بارش پہلے، یہاں تک جب وہ ہوا اٹھا ہیں بھاری با ل ک یتے ہیں اس با ل اىک شہر مُ ہ طرف، پھر اُتار ہیں اس با ل پا ،پھر اس نکالتے ہیں سب طرح پھل،ا طرح نکالیں ُ وں تا ر و (ترجمہ ختم)

ہوا ما، بارش برسا ما، قِسم قِسم پھول پھل پیدا ما، سرزمین ا ا کھیتی اور سبزہ اُ ما، سب ا رتِ ملہ اور حکمتِ بالغہ سان ہیں (تفسیر عثما)

اور اىک مقام پر ارشا :

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا لِّنُحْیِ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّنُسْقِیَهٗ مِمَّا خَلَقْنَاۤ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ لِیَذَّكَّرُوْا فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا (سورہ فرقان آیت ۴۸ تا ۵۰ پ ۱۹)

جمہ اور وہ ایسا اپنی بارانِ ر پہلے ہوا ل بھیجتا وہ (بارش امید ل) ش یتی ہیں اور آسمان پا برسا ہیں جو پاک صاف چیز ،تا اس ذر ُ ہ زمین میں جان ڈال یں، اور اپنی ت میں بہت پایوں اور بہت آ میوں سیراب یں، اور اس (پا) (بقدرِ مصلحت) ان ل رمیان تقسیم یتے ہیں تا گ ر

یں (چاہئے تھا ر اس ا ا لیکن)ا گ بغیر ناشکری کئے
ر (ترجمہ ختم)

اول برسا ہوا بارش شجری ہیں، پھرآسمان طرف پا برستا جو پاک
اور و وں پاک وا ۔

جیسا و ی ارشا :

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ (سورہ انفال آیت ۱۱ پ ۹)

جمہ اوراتارا پرآسمان پا تا اس پا ذریعہ پاک ے(ترجمہ ختم)

پا پڑ ہی ہ زمینوں میں جان پڑ جا ،کھیتیاں لہلہا لگتی ہیں، جہاں خاک اڑ رہی
و ں سبزہ زار جاتا ،اور کتنے جا راورآ بارش پا سیراب ہو ہیں۔

اىک مقام پراللہ تعالیٰ ارشا :

وَاَسْقَيْنٰكُمْ مَآءً فُرَاتًا (سورہ مرسلات آیت ۲۷ پ ۲۹)

جمہ اور پلاىا پا ،پیاس بجھا وا (ترجمہ ختم)

اور بارش پا تمام زمینوں اورآ میوں یکساں نہیں پہنچتا بلکہ کہیں کہیں زىا ہ، کہیں جلد کہیں بدىر، طرح اللہ حکمت مُقتضِی ہو، پہنچتارہتا تا گ سمجھیں اس تقسیم کسی ر،مختار وحکیم میں ،لیکن بہت گ پھربھی نہیں سمجھتے،اورنعمتِ الٰہی شکرا انہیں ،اُلٹے کفراورناشکری پراترآ ہیں(تفسیر عثما بتغیر)

اوراىک مقام پرارشا :

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ (سورہ حجر آیت ۲۲ پ ۱۴)

جمہ اور ہوا ں بھیجتے ہیں جو با ل پا بھر یتی ہیں، پھر ہی آسمان پا برسا ہیں پھروہ پا پینے یتے ہیں اور اتنا پا (کسی چیز میں) جمع ر سکتے (ترجمہ ختم)

برسا ہوا بھاری بھاری با ں پا بھر ہیں ان پا برستا جونہروں چشموں اورکنو ں میں جمع ہو تمہارے م آ تا ،اللہ چاہتا ا پینے بل چھوڑ تا لیکن اس اپنی مہربا رشیریں اورلطیف پا تمہارے بارہ پینے لئے زمین مَسَام میں جمع ا، اُوپر بارش خزا پرتمہاراقبضہ نیچے چشمے اورکنویں تمہارے اختیار میں ہیں،اللہ جب چا بارش برسائے روک سکتے ہو اپنے حسبِ ا سکتے ہواوراگر کنو ں اورچشموں پا خشک ے ماز نا ہ نیچے اتار ے تمہاری سترس باہر ہوجائے کیسے حا سکتے ہو؟(تفسیرعثما)

اوراىک مقام پرارشا :

وَاللّٰہُ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیۡرُسَحَابًافَسُقۡنٰہُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحۡیَیۡنَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا کَذٰلِکَ النُّشُوۡرُ(سورہ فاطر آیت ۹ پ۲۲)

جمہ اوراللہ ایسا (ر) جو (بارش پہلے) ہوا ں بھیجتا پھروہ (ہوا) با ں اٹھا ہیں، پھر اس با ل خشک قطعۂ زمین طرف جا ہیں پھر اس (پا) ذریعہ زمین زندہ ہیں، ا طرح (مب میں آ میوں) اُٹھنا (ترجمہ ختم)

اللہ ہوا با ں اٹھا ہیں اور ملک ر مُر ہ پڑا تھا یعنی کھیتی وسبزہ کچھ تھا چاروں طرف خاک اڑرہی بارش پا اس میں جان پڑ جا (تفسیرعثما)

اوراىک مقام پرارشا :

اَللّٰہُ الَّذِیۡ یُرۡسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیۡرُسَحَابًا فَیَبۡسُطُہٗ فِی السَّمَآءِ کَیۡفَ یَشَآءُ وَیَجۡعَلُہٗ کِسَفًا فَتَرَی الۡوَدۡقَ یَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِہٖ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اِذَاہُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ قَبۡلِہٖ لَمُبۡلِسِیۡنَ فَانۡظُرۡ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰہِ کَیۡفَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (سورہ روم آیت ۴۸پارہ

(۲۱

جمہ اللہ ہی جو ہوا بھیجتا پھر وہ با ل اٹھا ہیں، پھر وہ ان با ں
آسمان میں پھیلاتا طرح چاہتا اور انہیں یوں میں تقسیم تا پھر تُو
یکھتا بارش قطرے با ل میں ٹپکے چلے آ ہیں۔ پھر بارش وہ اپنے
بندوں میں پر چاہتا برساتا تو ںک وہ ش وخرّم ہو جا ہیں اور وہ
گ اس ان ش ہو پہلے ان پر برَ ناامید ، یکھ
اللہ مہربا لسا ں طرح زندہ تا زمین اس جا بعد
شک وہی مرُ وں زندہ وا اور وہ ہر چیز پر ر (ترجمہ ختم)

پہلے گ ناامید ہو رحتیٰ بارش آ ذرا پہلے تک بھی امید مینہ برس
ایسی جگ پر لو ہو جائے ۔ چند گھنٹے پہلے ہر طرف خاک اڑ رہی اور زمین خشک، رو اور
ہ پڑی ناگہاں اللہ مہربا زندہ ہو لہلہا لگی، بارش اس شیدہ ں کتنی
جلد ابھار ا (تفسیر عثما ملخص بلفظہٖ)

اور ایک مقام پر ارشا :

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا (سورہ رعد آیت ۱۷ پ ۱۳)

جمہ اللہ تعالیٰ آسمان پا نازل فر ا پھر ا (بھر) اپنی مقدار
ا چلنے لگے (ترجمہ ختم)

آسمان طرف بارش اتری ندی نا بہہ پڑے۔ ہر ا میں اس ظرف
اور گنجا ا جتنا اللہ چا پا جاری نا چھو میں بڑے میں زنا ہ (تفسیر عثما)

اور ایک مقام پر ارشا :

وَهُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَاقَنَطُوْاوَيَنْشُرُرَحْمَتَهٗ وَهُوَالْوَلِىُّ الْحَمِيْدُ

(سورہ شوریٰ آیت ۲۸ پ ۲۵)

جمہ اور وہ ایسا جو ں ناامید ہو جا بعد بارش برساتا اور اپنی

ر پھیلاتا اوروہ(سب) رساز، بلِ حمد (ترجمہ ختم)

بہت تبہ ظاہری اسباب وحا ت پر جب گ بارش یوس ہوجا ہیں اُس وف تعالیٰ بارانِ ر مازل فر تا اوراپنی مہربا آثار وبر ت چاروں طرف پھیلا یتا تا بندوں پرثابت ہوجائے رزق طرح اسبابِ رزق بھی ا قبضۂ رت میں ہیں۔ جیسے وہ روزی ایک خاص اندازہ تا بارش بھی خاص او ت اورخاص مقدار میں فر تا (تفسیرعثما)

بارش وپا زمین زند اوررو

واقعہ اللہ تبارک وتعالیٰ پا جو ہر جاندار تخلیق وحیات سب بنانا ،اس میں زمین بھی اخل ،اورزمین حیات وزند بھی پا ،قرآن کئی آیات مضمون ثابت ۔

چنانچہ ایک مقام پراللہ تعالیٰ ارشا :

وَاللہُ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡیَابِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَمَوۡتِهَا اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ(سورہ نحل آیت ٦٥پ ١٤)

جمہ اوراللہ تعالیٰ آسمان پا برسایا پھراس زمین اس مرُ ہ ہوجا بعدزندہ کیا،اس میں ایسے ں لئے بڑی لیل(اورنسا) جو سنتے ہیں(ترجمہ ختم)

یعنی خشک زمین آسما بارش سبز ما۔ ماخشک ہوازمین ت اور سبزوشا اب ہونا حیات (تفسیرعثما)

اورایک مقام پرارشا :

وَلَئِنۡ سَأَلۡتَهُمۡ مَّنۡ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَاءً فَاَحۡیَابِهِ الۡاَرۡضَ مِنۡ بَعۡدِ مَوۡتِهَا لَیَقُوۡلُنَّ اللہُ قُلِ الۡحَمۡدُلِلّٰهِ بَلۡ اَکۡثَرُهُمۡ لَایَعۡقِلُوۡنَ (سورہ عنکبوت آیت ٦٣ پ

(۲۱

جمہ اوراگرآپ ان رافت یں وہ ن آسمان پا برسانا، پھراس زمین بعداس خشک پڑی تروتازہ ما وہ گ بھی یہی کہیں وہ بھی اللہ ہی ،آپ کہیے اَلْحَمد للہ! بلکہ ان میں ا سمجھتے بھی نہیں (ترجمہ ختم)

اوراىک مقام پرارشا :

وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَابِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ(سورہ زخرف آیت ۱۱ پ ۲۵)

جمہ اوروہ آسمان پا اتارااىک انداز پھر اس اىک مرُ ہ شہر(خشک زمین) زندہ ما ا طرح (بھی اپنی وں) نکا جا (ترجمہ ختم)

یعنی طرح مرُ ہ زمین بارش ذر زندہ اورآبا یتا ۔ایسے ہی تمہارے ظاہری مرُ ہ جسموں میں خاص قسم جان ڈال وں نکال کھڑا ے (تفسیر عثما بتغیر)

اوراىک مقام پرارشا :

اَلَمْ تَرَاَنَّ اللهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ،اِنَّ اللهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ(سورہ حج آیت ۶۳ پ ۱۷)

جمہ (اوراے مخاطب) کیا تجھ خبرنہیں اللہ تعالیٰ آسمان پا برسایا۔ زمین سبز ہوگئی، شک اللہ تعالیٰ بہت مہربان (اور) سب با ں خبر رکھنے وا (ترجمہ ختم)

وہی جا طرح بارش پا سبزہ اُگ آتا رت اندر ہی اندرایسی تدبیر وتصرف خشک زمین پا وغیرہ اجزاء اپنے اندر جذب سبز وشا اب ہوجائے (تفسیر عثما)

اوراىک مقام پرارشا :

وَمِنْ آيَاتِهٖٓ اَنَّکَ تَرَی الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ (سورہ حٰمٓ سجدہ آیت ۳۹ پ ۲۴)

جمہ اوراىک اس (رت و حید)سا (اے مخاطب) تُو زمین یکھتا بائی پڑی ، پھرجب اس پر پا برسا ہیں تو وہ اُبھر اور پھُولتی (ترجمہ ختم)

یعنی زمین یکھو چاری چُپ چاپ، ذلیل و ار، جھ میں ہوئی پڑی رہتی ، خشکی وف ہرطرف خاک اڑ ہوئی آ ، لیکن جہاں بارش اىک چھینٹا پڑا پھراس تروتاز ، رو اوراُبھار بل ِ بدھو جاتا ، آخر انقلاب ستِ رت تصرف نتیجہ ؟ (تفسیر عثما)

اوراىک مقام پرارشا :

وَتَرَی الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ (سورہ حج آیت ۵ پ ۱۷)

جمہ اورتُو یکھتا زمین خشک (پڑی ہوئی) پھرجب اس پر پا برسا ہیں تو وہ اُبھر اور پھُولتی (تروتازہ ہو)اور ہرقسم شنُما (رو ار) تات اُ (ترجمہ ختم)

زمین ہ پڑی ر پا پڑ ہی اٹھی، اورتروتازہ ہو لہلہا لگی، قسم قسم ش منظر، فرحت بخش اورنساط افرا ے رت اُ یئے (تفسیر عثما)

اوراىک مقام پرارشا :

وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (سورہ بقرہ آیت ۱۶۴ پ ۲)

جمہ اور(بارش)پا میں اللہ تعالیٰ آسمان برسایا پھراس
زمین تروتازہ کیااس مرُ ہ(خشک)ہوجا بعد،اور ہرقسم حیوانات اس
میں پھیلا ،اورہوا ں بدلنے میں اور با ل میں جو تابعدار اس
رمیان آسمان وزمین ، شک ان سب چیزوں میں ںسا ں (اور)ہیں
عقلمندوں(عقل رکھنے وا ں) لئے(ترجمہ ختم)

آسمان پا برسا اوراس زمین سبزوتازہ میں اورجُملہ حیوانات میں،اس
ا وتنا نشوو ہو میں،اورجہاتِ مختلفہ ہوا ں میں،اور با ں
آسمان اورزمین میں معلّق میں ِعظیمہ اورکثیرہ ہیں تعالیٰ وحداسب اوراس
رت اورحکمت اورر پر،ان لئے جوصاحبِ عقل اورفکر ہیں (تفسیرعثما ملخصاً)

اورایک مقام پرارشا :

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ يُرِيۡكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحۡىٖ بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ (سورہ روم آیت ۲۴ پ ۲۱)

جمہ اورا ںسانیوں میں وہ دِکھاتا ڈربھی ہوتا
اورامید بھی ہو ،اوروہی آسمان پا برساتا پھرا زمین اس
مرُ ہ ہوجا بعدزندہ یتا ،اس میں ان ں لئے ںسا ں ہیں
جوعقل رکھتے ہیں(ترجمہ ختم)

چمک یکھ گ ڈر ہیں کہیں کسی پرکر پڑے۔مابارش زیا ہ ہوجائے
جان و ل ہوں۔اورامید بھی رکھتے ہیں بارش ہو م چلے۔مسافرکبھی اندھیرے
میں اس چمک غنیمت سمجھتا کچھ ورتک راستہ آجائے۔اورکبھی ف کھا گھبراتا ،
اوربارش پا ذریعہ اللہ تعالیٰ زمین زند بخشتا ،جوبارش بغیرمُر ہ اور
رو کھائی یتی ،بارش ہو ہی اس میں زند اوررو آجا (تفسیرعثما باضا)

پا تات پیدا وافرا

پا ذریعہ اللہ تعالیٰ تات پیدا وافرا فر ہیں، تات حیات بھی پا سا وابستہ ،قرآن کئی آیات مضمون ثابت ۔

چنانچہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشا :

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَاكَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ (سورہ نمل آیت ٦٠ پ ٢٠)

جمہ بھلا بنائے آسمان اور زمین اور اُتار ا تمہارے لئے آسمان پا ، پھر اُ ئے اس (پا) باغ رو وا (ور) ممکن تھا اِن (با ں) رختوں اُ سکو،اب ئی اور حا اللہ سا ؟(ئی نہیں) لیکن وہ گ (سید)راہ مُڑ ہیں (ترجمہ ختم)

یعنی سرے رختوں اُ ا تمہارے اختیار میں نہیں چہ جائیکہ اس پھول پھل ا اور بار آور ا ۔تمام جا اور مشرکین بھی ہیں زمین وآسمان پیدا ا، بارش برسا ا، رخت اُ ا ائے اللہ تعالیٰ کسی م نہیں (تفسیر عثما بتغیر)

اور ایک مقام پر ارشا :

هُوَالَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (سورہ نحل آیت ١٠ ، ١١ پ ١٤)

جمہ وہی آسمان تمہارے لئے پا برسا ا (بھی) سیراب ہو ہو اور اس (سب) رخت (پیدا ہو) ہیں، میں (اپنے جا ر) چرا ہو وہ اس (پا ذر) کھیتی، اور زیتون اور کھجور اور

انگوراورطرح طرح و ے پھل(زمین)ا تا(اور پیدا تا)بلاشبہ
اس میں سا (اور لیل جو) اُن ں لئے جو روفکر ہیں(ترجمہ ختم)

یعنی پا پینے بل بنانا اورا رخت، گھاس چارہ وغیرہ اُ ئے تمہارے جا ر چر ہیں۔ ایک ہی پا مختلف قسم پھل اور میوے اُ تا رہتا شکل و رت، رنگ وبُو، مزہ اورتاثیر ایک و ے بالکل مختلف ہیں، اس میں ر وا ں لئے اللہ تعالیٰ رتِ ملہ اور صنعتِ غر بڑا اسان ایک زمین، ایک آفتاب، ایک ہَوا، اور ایک پا کیسے رنگ برنگ پھُول پھَل پیدا ہو رہتے ہیں(تفسیر عثما بتغیر)

اور ایک مقام پر ارشا :

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَ هَا وَمَرْعَاهَا وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ (سورہ نازعات آیت ۳۱ تا ۳۳ پ ۳۰)

جمہ باہر نکا زمین اس پا اور چارہ، اور پہاڑوں (اس پر) ئم ما
تمہارے اور تمہارے یشیوں (پایوں) فائدہ پہنچا لئے (ترجمہ ختم)

رسا اور چشمے جاری کئے پھر پا سبزہ پیدا کیا، اور زمین پر بڑے بڑے پہاڑ ئم یئے جو اپنی جُنبِش نہیں کھا اور زمین بھی بعض خاص قسم اضطرابات اور حرکت ظ رکھنے وا ہیں انتظام ہو تمہارا اور تمہارے جا روں م کیسے چلے۔ ان تمام اشیاء پیدا ما تمہاری حاجت روائی اور راحت رسا لئے ۔ چاہئے اس منعمِ حقیقی شکرا ا رہو۔ اور سمجھ رِ مطلق اور حکیم بر ایسے زبر ست انتظا ت کئے ہیں کیا وہ تمہاری سیدہ یوں میں روح نہیں پھونک سکتا؟ پھر زم آ اس قُدرت اقرار ے۔ اور اس نعمتوں شکر کر اری میں لگے(تفسیر عثما بتغیر)

اور ایک مقام پر ارشا :

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا

(سورہ فاطر آیت ۲۷ پ ۲۲)

جمہ (اے مخاطب) کیا تُو اس بات پر نہیں اللہ آسمان پا
اُتارا پھر اس ذریعہ مختلف رنگتوں پھل نکا (ترجمہ ختم)

یعنی قِسم قِسم میوے، پھر ایک قِسم میں رنگ برنگ پھل پیدا کیئے، ایک زمین ایک پا اور ایک ہَوا اتنی مختلف چیزیں پیدا نا اللہ تعالیٰ عجیب وغریب رت ظاہر تا (تفسیر عثما)

اور ایک مقام پر ارشا :

وَهُوَ الَّذِىٓ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَىۡءٍ فَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهُ خَضِرًا نُّخۡرِجُ مِنۡهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخۡلِ مِنۡ طَلۡعِهَا قِنۡوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّالزَّيۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُشۡتَبِهًا وَّغَيۡرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنۡظُرُوۡۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ وَيَنۡعِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكُمۡ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ (سورہ انعام آیت ۹۹ پ ۷)

جمہ اور وہ (اللہ) ایسا آسمان (طرف) پا برسایا۔ پھر اس ذر ہر قسم تات (اُگنے وا چیزوں) نکا، پھر اس سبز شاخ نکا اس بہ ا چڑ ہوئے نکالتے ہیں، اور کھجور رختوں یعنی ان گُچھے میں ہیں جو (جھ وجہ) نیچے لٹکے جا ہیں، اور (ا پا) انگوروں باغ اور زیتون اور انار (رخت پیدا کیئے) جو ایک و ے مِلتے جُلتے ہو ہیں اور ایک و ے مِلتے جُلتے نہیں (بھی) ہو (ذرا) ہر ایک پھل تو یکھو جب وہ پھلتا اور (پھر) اس پکنے یکھو، ان چیزوں میں ایمان ( )وا ں واسطے (اللہ رت و حید)سا ں (اور جو) ہیں (ترجمہ ختم)

اِبتداءً جب پھل آتا کچا، بدمزہ اور نا بل انتفاع ہوتا پھر پکنے بعد کیسا ند، شذا اور رآ جاتا ؟، سب اللہ تعالیٰ رت ر (تفسیر عثما)

اور ایک مقام پر ارشا :

اَلَمۡ تَرَاَنَّ اللّٰہَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَکَہٗ یَنَابِیۡعَ فِی الۡاَرۡضِ ثُمَّ یُخۡرِجُ بِہٖ زَرۡعًا مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُہٗ ثُمَّ یَھِیۡجُ فَتَرَاہُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَجۡعَلُہٗ حُطَامًا اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی لِاُولِی الۡاَلۡبَابِ(سورہ زمر آیت ۲۱ پ ۲۳)

جمہ (اے مخاطب) کیا تُو اس (بات) پر نہیں اللہ تعالیٰ آسمان پا برسایا پھر اس زمین سُوتوں میں اخل یتا پھر (جب وہ اُبلتا تَو) اس ذریعہ کھیتیاں پیدا تا مختلف قسمیں ہیں، پھر وہ کھیتی خشک ہوجا پھر اس تُو زر (رنگ) یکھتا پھر (اللہ) اس چُورا چُورا یتا اِس (نمو) میں ا عقل لئے بڑی عبرت (ترجمہ ختم)

بارش پا پہاڑوں اور زمینوں مسام میں جذب ہو چشموں رت میں پھُوٹ نکلتا ، جواللہ حیدو رت بڑی لسا (تفسیر عثما)

جیسا ارشا :

وَاِنَّ مِنَ الۡحِجَارَۃِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنۡہُ الۡاَنۡھَارُ وَاِنَّ مِنۡھَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخۡرُجُ مِنۡہُ الۡمَآءُ (سورہ بقرہ آیت ۷۴ پ ۱)

جمہ اور بعضے پتھر تَو ایسے ہیں (بڑی بڑی) نہریں پھوٹ چلتی ہیں۔اور ان ہی پتھروں میں بعضے ایسے ہیں جو ہوجا ہیں پھر ان (اکر زا ہ نہیں تَو تھوڑا ہی) پا نکل آتا (ترجمہ ختم)

اور اک مقام پر ارشا :

وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنۡبَتۡنَا فِیۡھَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍ کَرِیۡمٍ (سورہ لقمان آیت ۱۰ پ ۲۱)

جمہ اور آسمان پا برسایا پھر اس زمین میں ہر طرح عُمدہ اَقسام اُ ئے (ترجمہ ختم)

ہر قسم پُررو ، خُوش، منظر اور نفیس و رآ رخت زمین ا ئے (تفسیر عثما)

اوراىک مقام پرارشا :

اَوَلَـمۡ یَرَوۡا اَنَّا نَسُوۡقُ الۡمَآءَ اِلَی الۡاَرۡضِ الۡجُرُزِ فَنُخۡرِجُ بِہٖ زَرۡعًا تَاۡکُلُ مِنۡہُ اَنۡعَامُھُمۡ وَاَنۡفُسُھُمۡ اَفَـلَایُبۡصِرُوۡنَ(سورہ سجدہ آیت ۲۷ پ ۲۱)

جمہ کیاا ں اس بات پر نہیں خشک اُفتا ہ زمین طرف پا پہنچا ہیں پھرا ذریعہ کھیتی پیدا ہیں ان ا (جا ر، پائے)اوروہ بھی کھا ہیں۔ کیا یکھتےنہیں ہیں؟(ترجمہ ختم)

اوراىک مقام پرارشا :

اَلَّـذِیۡ جَعَـلَ لَـکُـمُ الۡاَرۡضَ مَھۡـدًا وَّسَـلَکَ لَـکُمۡ فِیۡھَا سُبُـلًاوَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّـمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖٓ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰی کُلُوۡا وَارۡعَوۡااَنۡعَامَکُمۡ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّھٰی(سورہ طٰہٰ آیت ۵۳ . ۵۴ پ ۱۶)

جمہ وہ(رب)ایسا ں لئے زمین (مِثل)فرش( ) بناىااوراس(زمین)میں تمہارے(چلنے)واسطےراستے بنائے اورآسمان پا برساىاپھر اس(پا) ذر مختلف اَقسام تات پیداکئے(اور اجازت ی) (بھی)کھا اوراپنے ا (پا ں) (بھی)چرا ،ان سب چیزوں میں ا ِعقل واسطے(رتِ الٰھیہ)سا ں ہیں(ترجمہ ختم)

وا یوں، رىا ں اور پہاڑوں بیچ میں زمین پرراہیں نکا یں پرچَل اىک مُلک و ے مُلک میں پہنچ سکتے ہو، پا ذریعہ طرح طرح سبزیاں،غلّے اورپھَل پھُول پیدا ،عُمدہ غذا کھا ہو،جوتمہارے م نہیں وہ اپنے یشیوں کھِلا ہو، اس تدبیریں اور رتیں یکھو،اگرعقل سمجھ مضبوط ومحکم انتظا ت یوں ہی بخت واتفاق ئم نہیں ہوسکتے،ان سب چیزوں میں اللہ وجو اور حید وا سا ں ہیں (تفسیرعثما ملخصاً)

اوراىک مقام پرارشا :

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًالَّکُمْ (سورہ بقرہ آیت ۲۲ پ ۱)

جمہ وہ ذات پاک ایسی بنایاتمہارے لئے زمین فرش (یعنی بچھونا) اور (بنایا) آسمان چھت اور برسایا آسمان پا ، پھر نکا اس میوے تمہارے کھا واسطے (ترجمہ ختم)

اوراىک مقام پرارشا :

وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ (سورہ ابراھیم آیت ۳۲ پ ۱۳)

جمہ اورآسمان پا (یعنی مینہ) برسایا پھراس پا پھلوں قسم تمہارے لئے رِزق پیدا کیا(ترجمہ ختم)

تعالیٰ اپنے کمالِ رت وحکمت پا میں اىک ت رکھی جو رختوں اورکھیتوں نشوو اور بارآورہو سب بنتی ، ا ذریعہ پھَل اورمیوے ہمیں کھا مِلتے ہیں(تفسیرعثما)

اوراىک مقام پرارشا :

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا کَذٰلِکَ الْخُرُوْجُ(سورہ قٓ آیت ۹،۱۰ پ۲۶)

جمہ اورآسمان برکت (نفع)وا پا مازل کیا، پھراس باغ اورفَصَل غلّے اور بلندوبا کھجور رخت پیدا پرپھلوں ے ہوئے تہ بہ تہ لگتے ہیں۔بندوں رزق ینے لئے ،اور اس (بارش) ذر مرُ ہ زمین زندہ کیا(پس) ا طرح زمین نکلنا ہو (ترجمہ ختم)

پا ذریعہ باغ،فصل اور رخت ہرقسم چیزیں پیداہر اور بارش برسا مرُ ہ زمین زندہ ما۔ا طرح مب ن مرُ ے زندہ جا (تفسیرعثما)

اوراىک مقام پرارشا :

وَاَنْـزَلْـنَـامِـنَ الْـمُعْصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجًا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّاوَّنَبَاتًا وَّجَنَّاتٍ اَلْفَافًا

(سورہ نبأ آیت ۱۴.۱۵.۱۶ پ ۳۰)

جمہ اور ہی پا بھرے با ل ت پا برساما تا اس پا ذریعہ غلّہ اورسبزی اور گُنجان باغ پیدا یں (ترجمہ ختم)

اوراىک مقام پرارشا :

فَـلْيَـنْـظُـرِالْاِنْسَـانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ اَنَّاصَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَـأَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلاً وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا مَّتَاعًالَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ (سورہ عبس آیت ۲۴تا۳۲ پ ۳۰)

جمہ اسان چاہئے اپنے کھا طرف ے عجیب رپر پا برساما پھر عجیب ر پر زمین پھاڑا پھر اس میں غلّہ اورانگوراورتر ری اورزیتون اورکھجوراورگُنجان باغ اورمیوے اورچارہ پیداکیا(بعضی چیزیں)تمہارے اور(بعضی چیزیں)تمہارے ا (جا روں) فائدے لئے(ترجمہ ختم)

اىک گھاس تنکے کیاطاف زمین چیرپھاڑ باہرنکل آتا، قُدرت جوزمین پھاڑ اس طرح طرح غلّے،پھل اورسبزے،تر رىاں وغیرہ باہرنکالتا (تفسیرعثما)

اوراىک مقام پرارشا :

وَاَنْـزَلْـنَـامِـنَ السَّـمَآءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِى الْاَرْضِ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ لَقَادِرُوْنَ فَأَنْشَأْ نَالَكُمْ بِهٖ جَنَّاتٍ مِنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِـنْهَا تَأْكُلُوْنَ وَشَـجَـرَـةً تَـخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْـاٰكِلِيْنَ (سورہ مؤمنون آیت ۱۷ تا ۲۰ پ ۱۸)

جمہ اور آسمان(طرف) (مناسب)مقدار سا پا برسایا،
پھر اس (مُدّت تک)زمین میں ٹھہرایااور اس(پا) معدوم(اورختم)
ینے پر(بھی) رہیں۔پھر اس(پا) ذریعہ باغ پیدا کئے
کھجوروں اورانگوروں ،تمہارے واسطےان میں بکثرت میوے بھی ہیں اوران
میں کھا بھی ہواور(ا پا)اک(زیتون) رخت بھی (
پیدا کیا)جو رِسیناء میں (بکثرت)پیدا ہوتا جو اُگتا تیل لئے ہوئے
اورکھا وا ں لئےسَالَن لئے ہوئے(ترجمہ ختم)

بارش پا زمین اپنے اندرجذب لیتی کنواں وغیرہ کھو نکالتے ہیں اور اس پا زمین اندراتارنا چاہیں اتاریں اوراتار بعدبھی اس نفع حا سترس یں مثلاً اس رگہرا یں نکالنے میں میاب ہوسکو، یا خشک ہوامیں اڑا یں، یا کھاری اورکروا یں، سب کچھ سکتے ہیں(تفسیرعثما بتغیر)

پس بارش وپا اوراس نازل اورجاری ہو اوراس ذریعہ طرح طرح چیزیں پیدا ہو اوربڑ م رتِ ملہ ر ۔

رہ بارش اور پا ضرورت واہمیت اورافا ب اچھی طرح معلوم ہوگئی،اور بات ثابت ہوگئی بارش وپا ، ف انسان براہِ راست ضرورت ، بلکہ با ا بھی انسان اپنے روبارِزند لئےاس طرح طرح محتاج ۔

لہٰذابارش وپا کمی انسان زند بقاء لئے ہ گھنٹی اورتشویش باعث ۔

پس بارش اور پا قلت اسباب و ا تحقیق و اس ازا تدابیر واسباب اختیار نا ضروری ۔

آ ا پہلو پرقرآن وسب روشنی میں کچھ ذ جا ۔

بارش وپا اور پیداوار کمی سب

آج و ی پریشانیوں اورمصیبتوں سا سا خشک سا ،بارش وپا کمی وباء ل پرروز بروزاس طرح مسلط ہورہی ئی حدنہیں اوپر باران ر رول رُ ہوا ،زمین میں پا سطح آہستہ آہستہ نیچے جارہی ،ہراروں تدبیریں اس ور جا ہیں لیکن مؤثر طر پر رکرنہیں ہور ہیں وجہ جب تعالیٰ شانہٗ ئی وبال کسی گناہ پراتار یں، میں کسی طاقت نہیں اس ہٹا ے،پا اللہ تعالیٰ ق ، اوراس پرا چلتا وہ جب چا پا زما رت میں ق عذاب میں مبتلا ےاورجب چا پا روک ےکسی کیامجال اس میں ا ے۔

ظاہر پا ذات پاک تا ،ا ذات پا مسا بھی معلوم کیاجاسکتا ،اس چھوڑ اپنی طرف تدبیریں کیجئے،ہراروں ن بنا وہ ض اس طرح ورہو وا نہیں ۔ گ ان ل اسباب پیدا ہیں اوراس پر رومارو ہیں ض روز بروز بڑھ ر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ تشخیص اوراس بتلائے ہوئے ج اختیارنہیں ، کہاں عقلمندی ؟

جو چیزاللہ تعالیٰ طرف مسلط وہ ا ہٹا ہ سکتی ۔

اور اللہ تعالیٰ طرف وا کیاجا :

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (شوری آیت ۳۰ پ ۲۵)

جمہ اور (اے گنہگارو) جو کچھ مصیبت پہنچتی وہ تمہارے ہی تھوں کئے ہوئے ل (پہنچتی)اوربہت رگذرہی یتا (ترجمہ ختم)

بعض اعمال مطلب یہی اکرسب پر ا تب ہوں اںک لمحہ لئے بھی ئی جاندار زندہ ر ۔

اس قسم اور بھی آیات اوراحا ث ہیں، معلوم ہوتا انسان بداعمالیوں وجہ اللہ تعالیٰ طرف وبال آ تا ۔

چنانچہ ں بداعمالیوں وجہ ہی اللہ تعالیٰ پا آسمان برسنے اور زمین اُبلنے ے فانِ ح میں ساری غرق ا ائے کشتی میں ار منوں ، ایک ت تک اس ر پا برسا ا آسمان کھل گئے ، اور زمین پر ے پھٹ پڑے ، رخت اور پہاڑ ساں تک پا میں چھپ گئیں ، اور ت ح علیہ السلام اور ان کشتی میں ار ں وہ سب غرق ہو گئے ۔

پھر جب اللہ تعالیٰ زمین ا اپنا پا نگل جا! اور با ل فر ا تھم جا! پھر کیا مجال و ں اس امتثالِ میں ایک لمحہ تاخیر ۔ چنانچہ پا خشک ہوا وع ہو گیا (تفسیر عثما)

ا فر ہیں :

یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ (سورہ ہود آیت ۴۴ پ ۱۲)

جمہ اور (جب ر سب غرق ہو گئے) ہو گیا اے زمین اپنا پا (جو ی سطح پر جو) نگل جا اور اے آسمان (برسنے) تھم جا (چنانچہ و ں ا وا ہو گئے) اور پا گھٹ گیا اور قصہ ختم ہوا (ترجمہ ختم)

وہی اللہ تعالیٰ ذات بنی ا ا ر ا صحیح سلامت کرار ا اور فر ن اس لشکر سمیت ا پا میں غرق ا۔

ا فر ہیں :

وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰکُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ (سورہ بقرہ آیت ۵۰ پ ۱)

جمہ جب ا (یعنی پھاڑ ا) تمہاری وجہ ر ا پھر (ڈوبنے) بچا لیا اور غرق ا ِ فر ن (فر ن)(ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر ارشا :

فَانۡفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرۡقٍ كَالطَّوۡدِ الۡعَظِيۡمِ (سورہ شعراء آیت ٦٣ پ ١٩)

جمہ وہ(ریا) پھٹ گیااور ہر اتنا(بڑا) تھاجیسابڑاپہاڑ(ترجمہ ختم)

ریا پھٹ گئی ہوگیااور پا گئی اِ اُ سے بیچ میں چند کیں کھل گئیں اور ت سیٰ علیہ السلام اورآپ سا ا اوراطمینان سا ریا پارہوگئے،فر ن اورفر بھی ریا ر ک پہنچے اور ریا اس وقت تک ا حال پرٹھہرا ہوا تھا اس لئے کھلے ہوئے رستے غنیمت سمجھا اورآ پیچھا کچھ چاہیں جب سارالشکر اندر گھس گیا چاروں طرف پا سمٹنا وع ہوااورسب غرق مااس طرح سارے لشکر م تمام ہوا(بیان القرآن بتغیر)

وہی اللہ تعالیٰ ذات محض اپنی رتِ ملہ بنیٰ ا ا لئے پتھر بارہ چشمے جاری ۔

ا فر ہیں :

فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا (سورہ بقرہ آیت ٦٠ پ ١)

جمہ پھراس(پتھر) میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے(ترجمہ ختم)

اوراللہ تعالیٰ اگلے ں بھی پا تنبیہ فر ی :

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُكُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ يَّاۡتِيۡكُمۡ بِمَآءٍ مَّعِيۡنٍ (سورہ ملک آیت ٣٠ پ ٢٩)

جمہ آپ(بھی) کہہ دیجئے اچھا بتلا اگرتمہارا پا نیچے غا ب(اور خشک)ہی ہوجاوے،پھر ن جوتمہارے پاس نتھرا(صاف وستھرا) پا ئے؟ (ترجمہ ختم)

زند اورہلاک سب اسباب ا اللہ قبضہ میں ہیں۔پا ہر چیز زند ، اگرفرض و!چشموں اورکنووں پا خشک ہو زمین اندراترجائے جیسا ا سمِ کر میں پیش آجاتا ، رت طرح صاف شفاف پا اس رکثیر مقدار میں مہیا ے جوتمہاری زند اوربقاء لئے ہو(تفسیر عثما بتغیر)

اوراىک مقام پراللہ تعالیٰ فر ہیں :

اَفَرَأَيۡتُمُ الۡمَآءَ الَّذِىۡ تَشۡرَبُوۡنَ ءَاَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡهُ مِنَ الۡمُزۡنِ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡزِلُوۡنَ لَوۡ نَشَآءُ جَعَلۡنٰهُ اُجَاجًا فَلَوۡلَا تَشۡكُرُوۡنَ (سورہ واقعہ آیت ٦٨ تا ٧٠ پ ٢٧)

جمہ بھلا یکھو پا جو پیتے ہوکیا اتارااس با ل ا ہیں اتار وا اکر چاہیں اس کروا ڈالیں شکر(احسان) کیوں نہیں (ترجمہ ختم)

یعنی بارش بھی ہمارے آ اورزمین خزا ں میں وہ پا ہی جمع ہیں۔ کیا رت پا بنالیتے ا شا اورزبرستی با ل چھین لیتے۔ چاہیں اس پا روک یں ا پا بدل کھاری،کروابنا یں جو سکو کھیتی م آئے،پھر احسان نہیں پا کتنے خزا تمہارے میں ے رکھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں شخصوں ذ ر ا میں اىک شخص پھلوں وبڑے باغ اور و ں با ں رمیان کھیتی باڑی بھی لیکن وہ کفر،تکبراوراتراسے میں مبتلا تھا، پر و ے شخص جو اللہ وا تھااس وراِن گفتگو کہا :

وَيُرۡسِلَ عَلَيۡهَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصۡبِحَ صَعِيۡدًا زَلَقًا اَوۡ يُصۡبِحَ مَآؤُهَا غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ لَهٗ طَلَبًا (سورہ کھف آیت ٤٠ - ٤١ پ ١٥)

جمہ (میرارب) اس (ے باغ) پر ئی تقدىری آفت آسمان بھیج ے وہ باغ اچانک اىک صاف میدان ہو رہ جاوے۔اس اس پا بالکل اندر(زمین میں) اُتر (خشک ہو) جاوے پھر تُو اس (حا) بھی سکے (ترجمہ ختم)

یعنی اىک کرم اُٹھے ا اور ئی آفت سماوی ا زل ہو جو ے تکبُّر وتجبُّر ا میں باغ تہس نہس صاف چٹیل میدان بنا ے ا نہر پا خشک ہو رہ جائے پھر با وجو جاری ہو(تفسیرعثما)

اورپھریہی ہوا آفتِ سماوی ا گھیرلیا اورسب تہس نہس ہوگیا۔

اس واقعہ معلوم ہوا تکبر واترا ے اور گناہوں باغات اور فصلوں میں بر آ
اور پا قحط ہو جاتا ۔

اور ا ک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشا :

وَاَنْ لَّوِاسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا (سورہ جن آیت ۱ ۱۶ پ ۲۹)

جمہ اور اگر گ (ین) سید راستے پر ئم رہتے ان (پا ر
پیل) ب سیراب (ترجمہ ختم)

اور ا ک مقام پر ارشا :

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ (سورہ اعراف آیت ۹۶ پ ۹)

جمہ اور اگر ان بستیوں وا ایمان آ ، اور تقویٰ اختیار ضرور
ان پر روازے کھول یتے طرح طرح بر ں آسمان وزمین (ترجمہ ختم)

مطلب اللہ تعالیٰ ایمان اور نیک اعمال برک آسمان بر ت مثلاً بارش وغیرہ بھی کھولتے ہیں، اور زمین بر ت مثلاً اس پیداوار اور و ے خزائن ومعد ت (پیٹرول، گیس، ہیرے جواہرات وغیرہ) بھی کھولتے ہیں۔ ا؎

قرآن وہ احا ث بھی معلوم ہوتا گناہوں وجہ اور بطورِ خاص ز ۃ ا ا ئیگی ما اس میں تا ہی اللہ تعالیٰ طرف بارش روک جا اور قحط سا وغیرہ وبال آ تا ۔ ۲؎

ا؎ (وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ القرى) المكذبين (ءَ امَنُواْ) بالله ورسلهم (واتقوا) الكفر والمعاصى (لَفَتَحْنَا) بالتخفيف والتشديد (عَلَيْهِم بركات مِّنَ السمآء) بالمطر (والأرض) بالنبات (تفسير الجلالين ، تحت آيت ۹۶ من سورة الاعراف)

۲؎ یہاں شبہ ہوتا حضور ﷺ اللہ تعالیٰ اپنی امت قحط سا ہلاک کئے جا عا ر ئی ، جو ل گئی ۔
پھر اس امت پر قحط سا وبال آ کیا مطلب؟

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ر﴾

ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ رواے :

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ بِخَمْسٍ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا خَمْسٌ بِخَمْسٍ؟ قَالَ: مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ إِلا سُلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوُّهُمْ، وَمَا حَكَمُوْا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الْفَقْرُ، وَلا ظَهَرَتْ فِيْهِمُ الْفَاحِشَةُ إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الْمَوْتُ، وَلا طَفَّفُوْا الْمِكْيَالَ إِلَّا مُنِعُوْا النَّبَاتَ وَأُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ، وَلا مَنَعُوْا الزَّكَاةَ إِلا حُبِسَ عَنْهُمُ الْقَطْرُ (المعجم الكبير للطبراني) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ ر ما ، پا چیزیں پا چیزوں بد میں آ ہیں، صحابہؓ ام عرض کیا وہ پا چیزیں پا چیزوں بد میں ہیں؟

﴿ صفحے بقیہ ﴾

اس جواب میں عرض حضور ﷺ جو عا فر ئی ، وہ ری امت قحط سا ہلاک کئے جا عا ، قحط سا میں مبتلا ہو اور اس اٹھا ۔ تعارض۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فِي بَنِي مُعَاوِيَةَ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لِي: هَلْ تَدْرِي أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِكُمْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنْهُ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الثَّلَاثُ الَّتِي دَعَا بِهِنَّ فِيهِ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي بِهِنَّ فَقُلْتُ " : دَعَا بِأَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، وَلَا يُهْلِكَهُمْ بِالسِّنِينَ فَأُعْطِيَهُمَا، وَدَعَا بِأَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ: فَمَنَعَنِيهَا قَالَ: صَدَقْتَ، فَلَا يَزَالُ الْهَرْجُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (مسند احمد حديث نمبر ٢٣٧٤٩، مؤسسة الرسالة، بيروت)

[1] حديث نمبر ١٠٩٩٢، مكتبة ابن تيمية -القاهرة.

قال الهيثمي:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسَانَ الْمَرْوَزِيُّ، لَيَّنَهُ الْحَاكِمُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُونَ، وَفِيهِمْ كَلَامٌ. (مجمع الزوائد ج٣ص٦٥، كتاب الزكاة، باب فرض الزكاة)

وقال المنذرى:

رواه الطبرانى فى الكبير وسنده قريب من الحسن وله شواهد

السنين جمع سنة وهى العام المقحط الذى لم تنبت الأرض فيه شيئا سواء وقع قطر أو لم يقع (الترغيب والترهيب ج١ ص٣٠٩، كتاب الصدقات الترغيب فى أداء الزكاة وتأكيد وجوبها)

ر ل اللہ ﷺ فر ما اک جو گ بھی عہد ڑ ہیں، اس بد میں اُن پر اللہ تعالیٰ ان شمنوں مسلط فر یتے ہیں۔

وّ ے جو گ بھی اللہ تعالیٰ مازل ہ حکموں ڑ ہیں اس بد میں ان میں وا س پھیل جاتا ۔

اور تیسرے جب بھی کسی م میں حیائی عام ہو ، اس بد میں اُن میں ت عام ہو جا ۔

اور جو گ بھی ماپ ل میں کمی ہیں، اس بد میں گ پیداوار کمی اور قحط سا میں مبتلا ہو جا ہیں۔

اور پا یں جو گ بھی ز ۃ رو ہیں (یعنی ٹھیک ٹھیک ا انہیں) اس بد میں اللہ تعالیٰ اُن بارش روک لیتے ہیں (ترجمہ ختم)

اور ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ، ت کعب ر اللہ عنہ ہیں ا ں فر ما :

اِذَا رَأَيْتَ الْمَطَرَ قَدْ قُحِطَ فَاعْلَمْ اَنَّ الزَّكَاةَ قَدْ مُنِعَتْ ،وَاِذَا رَأَيْتَ السُّيُوْفَ قَدْ عُرِيَتْ فَاعْلَمْ اَنَّ حُكْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَدْ ضُيِّعَ فَانْتَقَمَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، وَاِذَا رَأَيْتَ الْوَبَاءَ قَدْ ظَهَرَ فَاعْلَمْ اَنَّ الزِّنَا قَدْ فَشَا (شعب الايمان للبيهقى) [1]

جمہ جب آپ بارش قحط وا ہو گیا ، آپ جان لیں ز ۃ روک گئی (یعنی گ ز ۃ ا انہیں ر)اور جب آپ اریں ننگی ہو گئیں (یعنی وقتال آ ت استعمال بڑھ گیا) سمجھ لیں اللہ تعالیٰ ضا ما (اور ڑ ما) گیا ، نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اک و ے ست و گریبان ما ،اور جب آپ وبا پھوٹ پڑی آپ جان لیں زنا عام ہو (ترجمہ ختم)

---

[1] حديث نمبر ٣١٦٢،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

اور ت جابر عبداللہ ر اللہ عنہ رواے :

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا ظَهَرَ مَوْتُ الْفُجَأَةِ ، وَإِذَا طَفَّفُوْا الْمِكْيَالَ أَخَذَهُمُ اللهُ بِالسِّنِيْنَ ، وَإِذَا مَنَعُوْا الزَّكَاةَ حَبَسَ اللهُ عَنْهُمُ الْمَطَرَ ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمَا نَزَلَتْ قَطْرَةٌ ، وَإِذَا جَاوَزُوْا فِي الْحُكْمِ تَعَادُوْا بَيْنَهُمْ ، وَإِذَا نَقَضُوْا الْعَهْدَ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ ، وَإِذَا لَمْ يَأْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ أَشْرَارَهُمْ ، ثُمَّ يَدْعُوْ خِيَارُهُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ (السنن الواردة فی الفتن للدانی) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما جب زنا عام ہو (اس گناہ بد میں) اچانک ت ہوناعام ہوجائے ،اور جب گ ناپنے لنے میں کمی یں ، (اس گناہ بد میں) قحط سا اللہ تعالیٰ ان مؤاخذہ فر ،اور جب گ ز ۃ روکیں (اس گناہ بد میں) اللہ تعالیٰ ان بارش روک لیں ،اوراگرجا ر ہو بارش اک قطرہ بھی نازل ہوتا،اور جب عدو اور ناا یں ، (اس گناہ بد میں) ان رمیان عداوت پیدا ہو ،اور جب عہد ڑیں ، (اس گناہ بد میں) اللہ تعالیٰ ان پر ان شمنوں مسلّط فر یں ،اور جب ا بالمعروف اور نہی المنکر نہیں یں (اس گناہ بد میں) اللہ تعالیٰ ان پر بدترین ں مسلّط فر یں (یعنی بدترین ں حکمران بنا یں) پھر اس رت میں ان نیک گ عا یں ، ان عا ل نہیں جائے (ترجمہ ختم)

بات ظاہر جب بارش روک ی جا ، اس طرح طرح بیماریاں وا ہوجا ہیں،اور فصل بھی متأثر ہو ،اور قحط سا وا ہوجا ۔

اس لئے ز ۃ ا ا قحط سا عذاب بھی آ تا ۔

---

[1] حديث نمبر ٣٢٦،باب ما جاء فيما ينزل من البلاء ويحل من العقوبة بهذه الأمة إذا عملت بالمعاصي ,واشتهرت بالذنوب، دارالعاصمة، رياض.

البتہ قحط سا لئے بارش رکنا ضروری نہیں، بلکہ بعض او ت اللہ تعالیٰ طرف قحط سا
اس طرح بھی مسلط جا بارش ہو باوجو زمین پیداوار نہیں ہو ۔ [1]

ت بریدہ ر اللہ عنہ رواـ :

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللهُ بِالسِّنِيْنَ (المعجم الاوسط للطبرانی) [2]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما م بھی ز ۃ رو اللہ تعالیٰ اس قحط سا میں مبتلا فر یتے ہیں (ترجمہ ختم)

اور ت بریدہ ر اللہ عنہ ہی رواـ :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ قَطُّ، إِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ، وَلَا ظَهَرَتِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ، وَلَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ، إِلَّا حَبَسَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الْقَطْرَ (مستدرک حاکم) [3]

---

[1] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا، وَلَكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا، وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا (مسلم حديث نمبر ٢٩٠٤)

(ليست السنة) بفتح السين أى الجدب (بأن لا تمطروا ولكن السنة) حقيقة (ان تمطروا وتمطروا) أى تمطروا المرة بعد المرة والكرة بعد الكرة مطرا كثيرا (ولا تنبت الارض شيأ) فليس عام القحط الذى لا تمطر السماء فيه مع وجود البركة بل ان تمطر ولا تنبت (التيسير بشرح الجامع الصغير، حرف اللام)

[2] حديث نمبر ٤٥٧٧،تحت من اسمه عبدان، دارالحرمين ،القاهرة.

قال الهيثمى:

.رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ (مجمع الزوائد ج٣ص٩٦،كتاب الزكاة، باب فرض الزكاة،مكتبة القدسى، قاهرة)

وقال المنذرى:

رواه الطبرانى فى الأوسط ورواته ثقات (الترغيب والترهيب ج ١ ص ٣٠٩،كتاب الصدقات الترغيب فى أداء الزكاة وتأكيد وجوبها)

[3] حديث نمبر ٢٥٧٧، دار الكتب العلمية -بيروت، واللفظ لهٗ،البيهقى فى شعب الايمان حديث نمبر ٣٠٤٠، وفى السنن حديث نمبر ٦٦٢٥، مسند البزار حديث نمبر ٤٤٦٣، الاوسط لابن المنذر حديث نمبر ٣٣٣١.

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ﴾

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر یا جو م بھی کبھی عہد ڑ ، ان رمیان وقتال فضا پیدا ہوجا ،اور م میں جب بھی حیائی ظاہر ہو ، اللہ تعالیٰ ان پر ت مسلط فر یتے ہیں،اور جو م بھی ز ۃ رو ، اللہ تعالیٰ ان بارش روک لیتے ہیں (ترجمہ ختم)

آ ج بارش رکنے شکایت عام ،اوراس ور شمار تدبیریں جا ہیں، لیکن ئی تدبیر مفید اور رکر ثابت نہیں ہو ،اوراس جوا سب اللہ اوراس ر ل بیان فر یا ،اس ور نہیں جا ،جو ز ۃ ا ا یا ۔

اور ت ابنِ عمر ر اللہ عنہ فر ہیں ر ل اللہ ﷺ فر یا :

خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ لَمْ تَظْهَرُ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ أَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُصُوْا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِلَّا

﴿ صفحہ بقیہ ﴾

قال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

وقال الذهبي في التلخيص: على شرط مسلم.

وقال الهيثمي:

رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح غير رجاء بن محمد وهو ثقة(مجمع الزوائد ج۷ص ۲۶۹، مكتبة القدسي، قاهرة)

وقال البوصيري:

وعن بُرَيدة بن الحصيب -رضي الله عنه -قال :قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم ولا منع قوم قط الزكاة إلا حبس الله عنهم القطر ."رواه أبوبكر بن أبي شيبة والبزار والطبراني بسند صحيح.

وكذا أبويعلى الموصلي ولفظه" :ما نقض قوم العهد إلا كان القتل بينهم، ولا ظهرت فاحشة في قوم إلا سلط عليهم الموت، ولا منع قوم الزكاة إلا حبس الله عنهم القطر."

والحاكم وعنه البيهقي وقال الحاكم :صحيح على شرط مسلم .وهو كما قال.وله شاهد من حديث ابن عمر، رواه ابن ماجه والبزار والبيهقي بإسناد حسن، وسيأتي في الزهد في باب قصر الأمل مطولا(اتحاف الخيرة المهرة، ج۳ص ۱،كتاب الزكاة،باب مانع الزكاة وعقوبة من كنز)

أُخِـذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّةِ الْمَئُوْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوْا زَكَاةَ أَمْـوَالِهِـمْ إِلَّا مُـنِـعُـوْا الْـقَـطْـرَ مِـنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا وَلَمْ يَـنْـقُـضُـوْا عَهْـدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَـأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِيْ أَيْدِيْهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَيَتَخَيَّرُوْا مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ (ابن ماجه) [1]

جمہ پا چیزیں ایسی ہیں جب ان میں مبتلا ہوجا ،اور میں اللہ پناہ چاہتا ہوں ان پا ،کسی م میں بھی کبھی حیائی ظاہر نہیں ہو ، یہاں تک جب وہ اس کھلم کھلا ہیں، ان میں ایسا طا ن اور ایسا ا س پھیلتا جوان پہلے ں میں نہیں پھیلا ،اور جو گ بھی ماپنے اور لنے میں کمی ہیں، ان قحط سا عذاب میں اور سخت ں عذاب میں ،اور ان پر ظا با شاہوں مسلط ہو عذاب میں کرفتار کیا جاتا ،اور جو گ بھی اپنے ں ز ۃ روک لیتے ہیں، ان آسمان بارش روک لیا جاتا ،اور اگر پائے ہوں ان ذرا بھی بارش ی جائے ،اور جو گ بھی اللہ اور اس ر ل عہد ڑ ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر و ے ں مسلّط یتے ہیں، پھر وہ ان قبضے میں کئی چیزوں لیتے ہیں، اور ں پیشوا اللہ ب پر فیصلہ نہیں ،اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نازل کیا ،اس میں اپنی پسند چیز لیتے ہیں،

---

[1] حدیث نمبر ۴۰۱۹، کتاب الفتن، باب العقوبات، واللفظ لہٗ، حلیۃ الاولیاء، ج۸ص۳۳۳، ۳۳۴، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث نمبر ۴۶۷۱، مسند الشامیین للطبرانی حدیث نمبر ۱۵۵۸، شعب الایمان للبیھقی حدیث نمبر ۳۰۴۲، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۸۶۲۳، مسند البزار حدیث نمبر ۶۱۷۵.

قال الحاکم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ.

وقال الذھبی فی التلخیص: صحیح.

وقال الھیثمی:

قلت: روی ابن ماجه بعضه. رواه البزار ورجاله ثقات (مجمع الزوائد ج۵ص۳۱۷، مکتبة القدسی، قاهرة)

اللہ تعالیٰ ان رمیان باہمی خا جنگی پیدا فر یتے ہیں (ترجمہ ختم)

طا ن بارے میں احا ث میں آ ما فروں لئے عذاب ،اور منوں لئے ر ،اور طا ن میں ت ہو ا شہا ت رجہ رکھتا ، طا ن وا بھاگنا ،ا طا ن وا کسی و ی آ جا ا بھی ۔ [1]

اور ت ا ہر رہ ر اللہ عنہ وی نبی ﷺ فر ما :

قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ :لَوْ أَنَّ عبيدِى أَطَاعُونِى، لَأَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ، وَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ، وَلَمَا أَسْمَعْتُهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ (مسند احمد) [2]

---

[1] عن أنس بن مالك رضى الله عنه، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال :الطاعون شهادة لكل مسلم(بخارى، حديث نمبر ٢٨٣٠،دارطوق النجاة، بيروت)

عن عائشة رضى الله عنها، زوج النبى صلى الله عليه وسلم، قالت :سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون، فأخبرنى أنه عذاب يبعثه الله على من يشاء ، وأن الله جعله رحمة للمؤمنين، ليس من أحد يقع الطاعون، فيمكث فى بلده صابرا محتسبا، يعلم أنه لا يصيبه إلا ما كتب الله له، إلا كان له مثل أجر شهيد(بخارى، حديث نمبر٣٤٧٤،دار طوق النجاة، بيروت)

[2] حديث نمبر ٨٧٠٨، مؤسسة الرسالة ،بيروت، واللفظ لهٗ، مستدرك حاكم حديث نمبر ٣٣٣١، مسند الطيالسى، حديث نمبر ٢٧٠٩، مسند البزار حديث نمبر ٩٥٦٩، مسند عبد بن حميد حديث نمبر ١٤٢٨، الزهد الكبير للبيهقى حديث نمبر ٧٢٧.

قال الحاكم:هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ .

وقال الذهبى فى التلخيص:بل صدقة بن موسى واه.

وقال البيهقى:تابعه أبو داود عن صدقة وهذا هو الصحيح وهو سمير بن نهار وقيل :شتير بن نهار.

وقال الهيثمى:

رواه أحمد والبزار، وزاد فيه :وقال رسول الله -صلى الله عليه وسلم " :-جددوا إيمانكم "قالوا :يا رسول الله فكيف نجدد إيماننا؟ قال " :جددوا إيمانكم بقول :لا إله إلا الله ."وقال :لا يروى عن النبى -صلى الله عليه وسلم -إلا بهذا الإسناد، قلت : ومداره على صدقة بن موسى الدقيقى ضعفه ابن معين وغيره وقال مسلم بن إبراهيم : حدثنا صدقة الدقيقى، وكان صدوقا(مجمع الزوائد ج٢ص ٢١١، باب الاستسقاء، مكتبة القدسى، قاهرة)

قلت:ورواه البيهقى بسند آخر عن ابى سعيد،كما سيأتى. محمد رضوان.

جمہ آپ رب عزو ر ہیں اکر میرے بندے میری اطاعت یں میں ان پر رات بارش نازل وں اور ن میں ان پر رج نکا ں (تا وہ اپنے م ج یں) اور وہ کرک (ک) آواز سنیں (ترجمہ ختم)

ا قسم حدب ت ا سعید خدری ر اللّٰدعنہ سند بھی وی ۔[1]

اور حارث نعمان اک لمبی رواب میں ت عمر ر اللّٰدعنہ ر ما :

وَإِنَّ قُحُوطَ الْمَطَرِ مِنْ قُضَاةِ السُّوْءِ وَأَئِمَّةِ الْجَوْرِ (العقوبات لابن أبی الدنیا) [2]

جمہ اور بارش قحط بُرے فیصلے اور ظا رہبروں وجہ ہوتا (ترجمہ ختم)

معلوم ہوا گناہوں بدولب اور خاص ر پر ز ۃ ا ائیگی بارش روک جا ، اور اس نتیجے میں فصل اور پیداوار کمی اور و ے مسا ومصاب (مثلاً مہنگائی ، بیمار یاں وغیرہ) پیدا ہو ہیں۔

آج بات ظاہر و ے گناہ عام ہیں ہی، ا سا ز ۃ ا ائیگی بھی صحیح اہتمام نہیں ، بہت گ سِرے ز ۃ ا اہی نہیں ، اور جو چند گ ز ۃ ا ا ہیں، ان میں بھی ری مقدار میں ز ۃ ا ائیگی اہتمام وا ں تعدا بہت ۔ اور اکر مقدار ری ، اس ا ائیگی اور صحیح مصرَف انتخاب میں تاہی پائی جا ، وجہ صحیح صحیح اور ری ز ۃ ا ائیگی تناسب بہت (یعنی ز ۃ کمیت وکیفیت و ں میں تاہی پائی جا) جو بارش رکنے اور قحط سا میں مبتلا ہو سب ۔ ا سا اک گناہ پا ا ری اور اس ضا بھی ۔

---

[1] أخبرنا أبو عبد الله الحافظ ، حدثنی أبو أحمد بكر بن محمد الصيرفی ، ثنا جعفر بن محمد الرازی ، ح وأخبرنا أبو الحسين بن بشران ، أنبأنا أبو عمرو عثمان بن أحمد بن عبد الله ، ثنا جعفر بن محمد الرازی ، ثنا عبد المؤمن ، عن عبد السلام يعنی ابن حرب ، عن محمد بن واسع ، عن ابن نهار العبدی ، عن أبی سعيد قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :يقول الله تبارک وتعالى : لو أطاعونی عبادی لأطلعت عليهم الشمس بالنهار ولأمطرت عليهم المطر بالليل ، ولما أسمعتهم صوت الرعد كذا قالا (الزهد الكبير للبيهقی حديث نمبر ۶۲۷)

[2] حديث نمبر ۳۵۵، باب اسباب العقوبات وانواعها ، ص ۲۲۴،دار ابن حزم، بيروت.

جبکہ پا اللہ تعالیٰ بہت بڑی نعمت ،اور آخرت میں اس بارے میں اہمیت سا
ال کیا جائے ۔

اور نعمت ضا اوراس راور شکر نتیجہ میں اللہ تعالیٰ عذاب ظ
رکھتے ہیں۔

پا نعمت پرشکرا ا نابذاتِ بھی ایک فریضہ اور آخرت میں عظیم اب ذریعہ ۔اور
اعتبار اس ایک بڑا فا ندہ اس اس نعمت میں برکت اوراضا ہوتا ،
اور بر وقحط عذاب ٹل جاتا ۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشا :

ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ (سورہ تکاثر آیت ۸ پ ۳۰)

جمہ مب ن (اللہ تعالیٰ ی ہوئی) نعمتوں باز پرس ہو
(ترجمہ ختم)

باز پرس ہو ان نعمتوں کیا شکر اور کیا ا اکیا اوران نعمتوں کب، ،
طرح، لئے اور کتنا خرچ کیا، اور ان نعمتوں بعدان عظمت پہچانا یا نہیں؟
ان نعمتوں ینے وا محبت اوراطاعت جذبہ ل میں محسوس کیا نہیں اور ان نعمتوں
ینے وا ناراضگی ڈرے یا نہیں؟

اور ایک مقام پرارشا :

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ (سورہ ابراھیم آیت
۷ پ ۱۳)

جمہ اگر شکر و زیا ہ نعمت وں ،اوراگر ناشکری و (سمجھ
رکھو) میرا عذاب بڑا سخت (ترجمہ ختم)

یعنی اللہ تعالیٰ ا ن عام فر ا اگر میری نعمتوں شکرا اکیا ان میری
نافر نیوں اور ناجائز ں میں خرچ کیا اور اپنے افعال واعمال میری مطا بنا

میں ان نعمتوں اورزیا ہ وں ۔اور زیا نعمتوں مقدار میں بھی ہوسکتی اوران بقاءو وام میں بھی (معارف القرآن بتغیر)

اورایک مقام پراللہ تعالیٰ ارشا :

مَـايَفْعَلُ اللهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ،وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِـيْمًا (سوره نساء آیت ۱۴۷ پ ۵)

جمہ اللہ کیا ے عذاب ے (اے !)اگر شکرگزاری م ، اور(صدق ل)ایمان آ اوراللہ بڑا ہی ر ان، سب کچھ جاننے وا (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نعمتوں پرشکراوران نعمتوں ر وا ں اللہ تعالیٰ عذاب ظر رکھتے ہیں۔ [1]

اوراللہ تعالیٰ اپنی نعمت ضا اور جا خرچ وا ں شیطان بھائی اورناشکرا قرار یا ۔

اللہ تعالیٰ ایسے ں محبوب نہیں رکھتے،اوراس برخلاف جو گ اللہ تعالیٰ نعمتوں ضا بجا ہیں،ان اللہ تعالیٰ پسندفر ہیں۔ [2]

---

[1] قوله تعالى :(مَـا يَـفْـعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ) أى :إن شـكرتم نعماءَهُ (وَآمَنْتُمْ) به، فيه تـقـديم وتأخير، تقديره :إن آمـنـتـم وشـكـرتـم، لأن الشكر لا ينفع مع عدم الإيمان، وهذا استفهام بـمـعنى التقرير، معناه :إنـه لا يـعـذب الـمـؤمـن الشاكر، فإن تعذيبه عبادَهُ لا يزيد فى ملكه، وتركه عـقـوبتهـم عـلـى فعلهم لا يُنْقِصُ من سلطانه، والشكرُ :ضـد الـكـفـر والكفر ستر النعمة، والشكر : إظهارُها، (وَكَـانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا) فـالـشـكـر من الله تعالى هو الرضى بالقليل من عباده وإضعاف الثـواب عـليه، والشكر من العبد:الـطاعة، ومن الله :الثـواب(تـفسير البغوى، تحت آيت ۱۴۷ من سورة النساء)

[2] چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشا :

اِنَّ الْـمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْآ اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (سوره بنى اسرائيل آيت ۲۷ پ ۱۵)

ترجمہ: شک اڑا وا شیطا ں بھائی بند ہیں،اورشیطان اپنے رب بڑا ناشکرا ۔

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر ﴾

اور بات ظاہر ل اللہ تعالیٰ پسندفر ،ان عذاب میں کیوں مبتلافر ،
اوراس برخلاف ل ناپسندفر اورشیطان بھائی قرار یں وہ کیونکر عذاب ظرہ سکتے ہیں۔

ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ رواب :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا یُسْأَلُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَعْنِی الْعَبْدَ مِنَ النَّعِیمِ أَنْ یُّقَالَ لَہٗ :أَلَمْ نُصِحَّ لَکَ جِسْمَکَ، وَنُرْوِیَکَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ (ترمذی) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ ارشا فر یا بلاشبہ مب ن انسان نعمتوں میں سب پہلے ال ہو کیا تجھے رستی نہیں ی اورکیا

صفحہ بقیہ

اوراک مقام پرارشا :

وَلَاتُسْرِفُوْاط اِنَّہٗ لَایُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (سورہ انعام آیت ۱۴۱ پ ۸)

ترجمہ:اور جاخرچ و،بلاشبہ وہ(اللہ تعالیٰ)پسندنہیں تا جاخرچ وا ل ۔

اوراک مقام پرارشا :

وَکُلُوْاوَاشْرَبُوْاوَلَاتُسْرِفُوْاج اِنَّہٗ لَایُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (سورہ اعراف آیت ۳۱ پ ۸)

ترجمہ:اورکھا پیواور جاخرچ و، شک وہ(اللہ تعالیٰ)پسندنہیں تا جاخرچ وا ل ۔

اوراک مقام پرارشا :

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْالَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذَالِکَ قَوَامًا(سورہ فرقان آیت ۶۷ پ ۱۹)

ترجمہ:اوروہ گ(ر خاص بندے)جب خرچ لگتے ہیں ل خر ہیں اور تنگی ہیں،اوران خرچ ااس(کمی زیا) رمیان اعتدال پرہوتا (یکھ بھال میا روی سا خرچ ہیں)

[1] حدیث نمبر ۳۳۵۸، ابواب تفسیر القرآن،باب ومن سورۃ ألھاکم التکاثر،شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی -مصر، واللفظ لہٗ؛ مستدرک حاکم، حدیث نمبر ۷۲۰۲، ج۴ص۱۵۳؛ ابن حبان، حدیث نمبر ۷۳۶۴.

قال الحاکم: " ھَذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ "

وقال شعیب الأرنؤوط:حدیث صحیح (حاشیہ ابنِ حبان)

تجھے پینے لئے ٹھنڈا پا نہیں ما تھا؟(ترجمہ ختم)

اور ت صہیب ر اللّٰہ عنہ رواب :

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ سَيِّدَ الْأَشْرِبَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْمَاءُ (مستدرک حاکم) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما اور آخرت میں مشروبات ار پا

(ترجمہ ختم)

اور ت ا جعفر سلاً رواب ر ل اللہ ﷺ جب پا پیتے ، عا فر

:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا

یعنی تمام تعریفیں اس اللہ لئے ہیں ہمیں صاف ستھرا پا اپنی ر

پلایا اوراس ہمارے گناہوں نحوست کھاری اور کروا نہیں بنا یا(ا عاءللطبرا ، حدیث نمبر ۸۲۵)

وہ گ محرومُ القسمت ہیں جو اللہ نعمتوں پر پلتے اور بڑھتے ہیں اور اوپر نیچے تک اللہ تعالیٰ نعمتوں میں ڈو ہوئے ہیں، پیاس لگتی غٹا غٹ ٹھنڈا پا جا ہیں، کر لگتی راً نہا لیتے ہیں لیکن ان اللہ تعالیٰ طرف ھیان نہیں ہوتا نعمتوں پر ر نعمت بینے وا طرف متوجہ ہو بلکہ الٹا ما فر پر اُتر آ ہیں اور اللہ تعالیٰ نعمتوں ر نہیں اور ری پر کمر باند رکھتے ہیں، آخرت میں وہ کیسے جواب ے سکیں ؟

پس پا عظیم نعمت ، بلکہ اس ایک ایک پیا بھی بہت اہمیت رکھتا ، لہٰذا اس ذرا بھی ری نہیں چاہئے۔

چنانچہ ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ رواب :

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّ

---

[1] حديث نمبر ۷۲۰۲، ج۴ص۱۵۳،دارالکتب العلمية، بيروت.
قال الحاکم: " هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

عَـلَيْـهِ الْـعَـطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَـأْكُـلُ الثَّـرَى مِـنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْـلُ الَّـذِىْ كَـانَ بَـلَـغَ بِـىْ فَـنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ فَسَقٰى الْـكَـلْـبَ فَشَـكَـرَ اللّٰهُ لَـهُ فَغَفَرَ لَـهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِى الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ نَعَمْ فِىْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ(بخاری) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر یا ایک آ راستے میں جار تھا، اس پر پیاس غلبہ ہوا، اس ایک کنواں پایا، میں وہ اتر گیا، اور پا پیا، پھر باہر نکل گیا، اس یکھا ایک ب ر ، اور پیاس وجہ کیچڑ چاٹ ر ، اس کہا اس بھی ویسی ہی پیاس لگی ہو جیسی مجھے لگی ، چنانچہ وہ کنویں میں اترا، اور اپنا(ے) زہ پا بھرا، پھر اس اپنے منہ میں پکڑا (اور بارہ نکلا) پھر پا پلایا، اس نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس ر ، اور اس بخش یا۔ ں عرض کیا اے اللہ ر ل کیا پائے (جیسے جا ر کھلا پلا) میں بھی ہمارے لئے اجرو اب ، آپ فر یا ہر تر جگر وا (یعنی جاندار) میں اب (ترجمہ ختم)

اور ایک روایت میں ا قسم واقعہ ایک رت بارے میں آ تا ، چنانچہ ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ روایت :

قَـالَ غُـفِـرَ لِامْـرَأَـةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَـقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَـهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ(بخاری) [2]

---

[1] حـديـث نـمبـر ٦٠٠٩، كتـاب الادب ،بـاب رحـمـة الـناس والبهائم، دارطوق النجاة، بيروت، واللفظ لهٔ، مسلم حديث نمبر ٥٩٩٦، كتاب السلام، باب تحريم قتل الهرة.

[2] حـديـث نـمبـر ٣٣٢١، كتـاب بـدء الـخـلـق، بـاب إذا وقـع الـذبـاب فـى شـراب أحدكم فـليـغـمسـه،دارطوق النجاة، بيروت، واللفظ لهٔ،مسلم حديث نمبر ٥٩٩٧وحديث نمبر ٥٩٩٨، كتاب السلام، باب تحريم قتل الهرة.

جمہ ر ل ﷺ فر ما (بنی ا ا)اک فا رت مغفرت ی گئی(وجہ ہوئی) وہ اک پاس کرری جو پیاس سختی وجہ زبان نکا کنویں کنارے پر کھڑا تھا، فر ب تھا پیاس جائے، اس رت اپنا زہ پیر اتارااورا وپٹہ باندھ کنویں پا نکا اور پلا ا، اس عمل بدولت اس مغفرت ی گئی(ترجمہ ختم)

عرب میں ے زوں عام رواج تھا اوران میں پا بھر رگرتا ۔اورمنہ پکڑ ضرورت اس لئے پیش آئی جنگل کنو ں میں عام ر پر کچھ اینٹیں وغیرہ اس طرح باہر نکال ی جا ہیں اکرکسی پاس ڈول ر ہو ان پر پا ں ر نیچے اترا جاسکے اوراُوپر چڑ جاسکے، لیکن اتر چڑ لئے تھوں استعمال ضرورت پیش آ ا اس لئے زے منہ سنبھالنا پڑا۔

ان و ں حد ں پا اک تھوڑی مقدار بھی اہمیت معلوم ہوئی آ خرت اعتبار اسان لئے کتنی اہمیت رکھتی ۔

پا اہمیت اوراس ں ضا بلکہ عمل پا اہمیت ں نکلتی ہو، اوراس ضا عا ت پڑ ہو، اس بچا بھی یعت طرف اہتمام کیا گیا ۔

چنانچہ ت عبداللہ عمرو عاص ر اللہ عنہ رواے :

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ، وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ :مَا هٰذَا السَّرَفُ فَقَالَ :أَفِي الْوُضُوْءِ إِسْرَافٌ، قَالَ :نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهَرٍ جَارٍ(ابنِ ماجه) [1]

---

[1] حديث نمبر ۴۲۵، كتاب الطهارة، باب ما جاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدى فيه، واللفظ لهٗ، مسند احمدحديث نمبر ۷۰۶۵،شعب الايمان للبيهقي حديث نمبر ۳۳۲۵.

قال الالباني:

قلت :وهذا إسناد حسن؛ حيى بن عبدالله مختلف فيه، وهو عندى أنه وسط حسن الحديث، وقد حسّن له الترمذى، وصحح له ابن حبان والحاكم والذهبى وغيرهم(السلسلة الصحيحة ، تحت حديث رقم ۳۲۹۲)

جمہ ر ل اللہ علیہ وسلم ت سعد ر اللہ عنہ فر س کر رے اور ت سعد اس وف و ر ، ر ل اللہ علیہ وسلم (ان یکھ)فر ما کیا ل خر ؟اس پر ت سعد عرض کیا کیا و میں بھی ل خر ہو ؟ آپ علیہ وسلم جواب میں ارشا فر ما شک(و میں بھی ل خر ہو)اگر چہ کسی بہتے ہوئے ر ما پر ہی ہو(ترجمہ ختم)

ر بات جو شخص کسی بہتے ہوئے ر ما و ر ا پا کمی ئی خدشہ نہیں ہوتا، کیو پا ر ما ہی میں واپس جا تا رہتا ،لیکن ر ل اللہ علیہ وسلم ا بھی پا احتیاط سا استعمال وخرچ پابند فر ما۔

کیو اول ایک شخص جب پا ل بہا عا ت ہو جا وہ پا کمی پر بھی ل خر باز نہیں آ سکتا،جبل گر دڈ،جبلّت کر ۔

و ے جب کسی م ما فر مراج اللہ تعالیٰ نعمتوں کھٹک استعمال جائے اس لئے بہتے ہوئے ر ما بھی نہیں ہو سکتے،جب بہتے ہوئے ر ما و بھی وف پا استعمال اتنی احتیاط و ے ا پر بدرجہ اولیٰ اس تاکید ہو ۔

اللہ تعالیٰ اور اس ر ل علیہ وسلم ارشا ات اور فر ات انداز آج پا میں ل خر اور اس ضیاع گناہ عام ،اور پا ضیاع ضیاع بھی زم آ تا ،کیو ہمارے ل عموماً پیداوار انحصار پا پر اور استعمال لئے پا حصول بڑا ار پر ،لہٰذا اس رتِ حال میں ضا پا ضا ہوا اور پا ضا ہو ضا ہوا بھی ظاہر ۔[1]

پا و ضیاع چند مثالیں حظہ فر :

[1] آج شہروں میں عموماً پا کنویں ما رنگ وغیرہ حا اور اس اوپر وغیرہ میں پہنچا ذریعہ بھی ،لہٰذا پا جتنا زما ہ ضیاع ہو ،اس ا مقدار میں حا لئے ٹر وغیرہ ضیاع اور پھر اس نتیجہ میں مزید پا ضیاع زم آ تا ،اور بل جھا ذ میں پڑتا ،اس طرح بیک وف پا ضیاع کئی رتیں زم آ ہیں۔

آج و وغیرہ لئے پہلے ز طرح عموماً وغیرہ میں پا لینے اور کنویں اور نلکے وغیرہ پا کھینچنے ز نہیں پڑ بلکہ گھروں، فتروں اور مسجدوں وغیرہ میں عام ر پر نٹیاں لگی ہوئی ہو ہیں پا آتا رہتا اور اس میں و ہامنہ وغیرہ وا خیال بھی نہیں آتا جہاں اک پا و وغیرہ ہوسکتا تھا و ں کتنے پا خرچ ہوگیا ، وع میں اک تبہ بھر ر انداز میں کھول ی جا اور پھر بند ضرورت ہی محسوس نہیں جا اور آخر تک تسلسل سا پا ل بہتا رہتا ۔ ر ہوں پا ر ،کلی ر ہوں پا ،ہ ر ،مسواک ہو رہی پا جاری ،اک میں پا ڈال ر ہوں پا کرر ،مسح ر ہوں پا ضا ہور ،صا استعمال ہور ہو پا رواں واں ۔

غرضیکہ وع آخر تک یہی سلسلہ چلتا رہتا ۔

نتیجہ اسان و ہامنہ لئے جتنے پا واقعی ضرورت اور جتنی مقدار حقیقت میں ر ر اس کئی گنا زا ہ پا بغیر استعمال ا غیر ضروری استعمال میں ضا ہوجاتا اور اس طرح پا ضا ا اور کھلا بہانا ا ا اف اور گناہ ۔

کیا آپ رکیا جتنی ر میں آپ پا بھر ر انداز میں کھول و وغیرہ ہیں اکر اتنی ر اتنی رفتار سا پا جمع کیا جائے کئی بلکہ بالٹیاں تک بھر جا ، و وا ں اس گناہ طرف ذرا بھی خیال نہیں جاتا بلکہ ذہن میں یہی تصور ہوتا وہ ز وغیرہ جیسے ا ریضے اور عبا ت لئے ری ر ہیں۔

یعت و بارے میں خوشخبری سنائی و و وا ا ۰ ء گناہ پا سا نکل جا ہیں۔

لہٰذا و مقصد تھا طرح اس ظاہری پا اور طہارت حا ہو ا طرح اس ذر باطنی (اندر) گناہوں پا بھی حا جائے لیکن وشیطان مکاریوں اور چال بازیوں اس چھپے ہوئے گناہ ض میں مبتلا ا، وجہ بات

و وگمان میں بھی نہیں کرر بھی ئی گناہ اوراس گناہ اب ایسی عا ت ہو بلکہ عا ت پختہ ہو اگراس گناہ طرف جہ بھی ئی جائے اک عجوبہ محسوس ہوتا ، پا جواللہ تعالیٰ کرا رنعمت اورعظیم ولت اس اس طرح جا مالیوں ما جاتا ،اس میں اللہ تعالیٰ نعمت بڑی نا ری اور ناشکری بھی اورا اف و ل خر گناہ بھی اوراس وہ و جو گناہوں مغفرت ذریعہ تھا، اس ہی گناہ ناپاک ما جاتا ۔

اس لئے ضروری اس گناہ طرف جہ جائے اوراب تک جو گناہ ہو اس سچے ل سا بہ جائے ،اوراہتمام و جہ سا پا چ سمجھ بقدرِضرورت استعمال کیا جائے۔

کیا آپ جا ہیں احتیاط سا ف بقدرِضرورت پا استعمال آپ کئی ضرور ں اورضرورت مندوں لئے پا اور بچاسکتے ہیں، و ے اپنی پیاس بجھا سکتے ہیں، ناپا ور سکتے ہیں، ز جیسے فریضہ ا ائیگی سکتے ہیں،اور بہت ضرورات ری سکتے ہیں۔

پہلے ز میں جب نہا لئے پا کنویں کھینچنے اور بر میں بھر مشقت پیش آ ،اس وف اس تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا نہا لئے منوں پا استعمال ضرورت ،لیکن جب نٹیوں سلسلہ ئم ہوا ،اس وف نہا وف ل پا ضیاع مسئلہ بھی آہستہ آہستہ ر پر ہ بڑھ گیا ،عام ر پر نہا وف ، ارہ کھول فکر ہو جا ہیں اور پا جسم تیزی ما راک ر ہوتا اور پا بہت بڑی مقدار جسم ار کر ویسے ہی زمین پر کر گندے نا ں ہو جا ۔

بہت ات غسل وغیرہ ہوئے ارہ کھول پا نیچے کھڑے ہو جا ہیں اور ف لطف اندوزی خاطر بڑی بڑی ٹنکیاں خا یتے ہیں اک طرف اس میں بسنے

وا اسا ں پینے لئے پا مقدار میسر آ نا مشکل ہور ہوتا و ی طرف ان عا ہوتا ان بہنے وا پا تصور بھی ضرورت محسوس نہیں ہو ،جبکہ نہا ، میل کچیل ور اور ٹھنڈک حا لئے اس کئی گنا پا ضرورت ری جاسکتی ، ان ں اس پا نعمت ہی اندازہ نہیں ہوتا۔

کیا آپ کبھی رکیا آپ اب تک کتنا پا گندے ما ں اور گٹروں میں مِلا اس گناہ جرم میں مبتلا ہو ہیں؟

پا ل خر عمل ے، بر وغیرہ وف بھی یکھنے میں آ تا ، بڑے گھرا ں میں عام ر پر ے بر وغیرہ خد ت زم اور ں وغیرہ ا م یتے ہیں، پا احتیاط سا خرچ پرواہ ہو اور ہی ان اس بارے میں ئی اسے ما تا کید جا ،اور عام گھروں میں بھی ے وا اتین و ات پا احتیاط سا ف ِضرورت اور بقدرِ ضرورت استعمال اہتمام نہیں ، وجہ پا ری ری سا استعمال کیا جا تا ،بر وف رتِ حال ہو پا ری تیز رفتاری سا کھول بند ضرورت محسوس نہیں جا اور اس وران برتنوں رکرا جار ہو ما صا وغیرہ لگا ما جار ہو ما ان ماں وغیرہ علٰیحد ہ جا رہی ہوں، بہرحال پا تسلسل اس وران بھی ا رفتار سا ر ہوتا رفتار سا اس استعمال وران ما جا تا ،جبکہ اس وران وہ کسی بھی کھاتہ اور مصرف میں شمار نہیں ہور ہوتا، ائے گندی نالیوں اور نا ں ہو ،اور جب استعمال ہور ہو اس وف بھی رکیا جائے پا وہ مقدار جو استعمال ہوئے بغیر ا با ویسے ہی کررہی ہو وہ استعمال ہو وا مقدار زیا ہ سہی بھی نہیں ہو ۔ بھی پا و جا ضیاع طر ، بچنا چاہئے۔

ا طرح آ جکل عام ر پر ے م ں لیا جا تا ، ں ے وف بھی ضرورت زیا ہ پا استعمال کیا جا تا ،عموماً ر تبہ پا تبد

ا ضروری سمجھا جاتا ، جبکہ ہر تبہ تبد ضرورت نہیں ہو ۔

پا و اس ل خر گناہ بھی بچنے ضرورت ۔

بہت گ ٹر فکر ہو جا ہیں اور بھر بعد پا ل بہتا رہتا ان فکر نہیں ہو ۔

طرزِ عمل بھی بلِ اصلاح ۔

بعض گلیوں میں ری پا نٹیاں اتری ہو ہیں ا رمیان میں ئی پا ب ٹ جاتا اور مستقل پا بہتا رہتا ، متعلقہ ا ارہ کسی ذ ار فکر ہو اور ہی محلّہ کسی فر اس احساس ہوتا پا عظیم نعمت اس طرح ضا ہو رہی ، اورا حال میں اىک لمبا عرصہ کر رجاتا ۔

اس مجر غفلت و پرواہی بھی بچنے ضرورت ۔

بعض ل گھروں میں پلنے وا جا روں بلکہ ل تک نہلا ھلا پر اتنا پا خرچ ا جاتا ، جتنا اسا ل اپنے نہا لئے بھی ضرورت نہیں ہو ۔

بھی اور حد تجاوز ، اور پا و ا اف وضیاع رت ، بچنا چاہئے۔

ٹر سائیکل ا ڑی ھلائی ہو رہی ہو ا گھر صحن اور کمروں ا جار ہو اس وف بھی پا بہا استعمال کیا جاتا اور بلا وجہ برق رفتاری سا پا پا ب چھوڑ ا جاتا ۔

پا و ضیاع شکل بھی عام ، بچنے ضرورت ۔

بعض رختوں، کھیتوں ، باغیچوں اور وں جڑیں تر ہو اور ضرورت مطا پا پہنچنے بعد ویسے ہی پا بہتا رہتا ، اور اس طرح پا و بہت بڑی مقدار ضا ہو گناہ اور نقصان باعث بنتی ۔

بعض گ ف و ں اور شک وجہ و ء، غسل اور استنجاء وغیرہ میں پا ب

بہا ہیں،اس میں کئی باتیں ناپسندیدہ جمع ہوجا ہیں،اوّل پا ل خر ، وّ ے وق
بربا ا قیمت کچھ اندازہ نہیں ہوسکتا،کیو و واجب ہیں مستحب،تیسرے
یعت پرزبا ا یعت تھوڑے پا استعمال تاکیدفر ئی اوراس اس
پر اکتفاء کیا اور جاتا، یعت تین تبہ زبا ہ بلاضرورت تعدی
ٹھہرایا تھا۔

اگرکسی پا و اس ل خر طرف جہ ئی جائے راُجواب یا جاتا پا
باربار زبا ہ ایا کھولنا اور بند یا باہر ،حا ئی عذر نہیں ۔

آخر جب تک نٹیاں ا اور وج نہیں ہوئی تھیں اس وق بھی بر اور ے وغیرہ
ئے جا اورپا استعمال ضرورت پیش آیا اورکسی کسی طرح باربار
پا ضرورت ری جا ۔

ا بات غلط عا ت پختہ ہوجا اور پا رو قیمت اور ل خر گناہ
احساس ہو وجہ باربار عمل یا ار یا ناممکن معلوم ہوتا ،لیکن اگر ل خر
گناہ بچنا چاہیں اور پا صحیح رو قیمت ل و غ میں استحضار یں اور پھر اپنے پر
پا اس بچنے اہتمام یں اس پر آسا عمل کیا سکتا ۔

اس لئے تھوڑی ہمت اور جہ ضرورت انساءاللہ تعالیٰ راُ اس پر عمل
وع ہوسکتا ۔

مرَ وں ذ اری اپنے گھروا ں ں میں اس عظیم گناہ احساس پیدا یں،
وا ین ذ اری وع ہی اپنی او پا اہمیت احساس اوراحتیاط
خرچ تاکید بلکہ ترس یں، لکوں ذ اری اپنے زمین اور م
وا ں جابجا اس گناہ بچنے پر تنبیہ ر یں۔

اور ہراک اپنی ذ اری اہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا، زم ہو یا ،امیر ہو یا غر ب وہ
پا و ل خر بچنے اپنے ل میں سچا جذبہ پیدا ے۔

اورجو رتیں بھی پا و ضیاع ہیں،ان اپنے آپ بچائے۔

بہت کمروں میں بلب رو رہتے ہیں، پنکھے امخواہ ر ہو ہیں اور بعض او ت بلاضرورت ائیرکنڈیشنز بھی ری طاقب سا بر پیکارہو ہیں۔

عام رپر ں مراج بناہوا ن وف بلاضرورت پر ے لٹکا اور کھڑکیاں و روازے بند رج روشنی اندر اخل ہو روک ماجاتا اور روشنی میں م کیاجاتا ۔

ا طرح ہمارے یہاں رواج بھی بہت تر پکڑگیا معمو معمو با ں پرخاص شا ی بیاہ،ربیع ا ول،شب برأت اور و ے قعوں پرگھروں اور یواروں پر چراغاں ق راکیاجاتا ، میں بہت گ ری ئنوں ری اپنے مقاصد رے ہیں،جو وہرا گناہ اںک ل خر و ے ری ۔

اںک وباء بھی آج پڑی مختلف کھیلوں لئے میدا ں میں انتہائی طاقب چ ئیٹیں رو اپنانفسا مقصد راکیاجاتا ۔

اکرتھوڑی بہت ر لئے استعمال ضرورت ہو، اس بجائے بہت ر تک استعمال کیا جاتا ، چنانچہ بعض اتین و ات کمروں، غسل خا ں اورباور خا وغیرہ باہرنکلتے وف ماتھوڑی ربعدواپس آ سں ف سُستی بنیا پر بندنہیں ، بلکہ بعض گھرا ں میں اسٹور،باور خا وغیرہ بجلیاں بیس گھنٹے جلی رہتی ہیں،اورآہستہ آہستہ اندرہی اندرگھن طرح ا ا ی واجتما ( ) ولب چپٹ ہو رہتی خمیازہ وہ آخرت میں بھی بھگتنا پڑے ۔

عام کرر ہوں اور ں پر بڑے بڑے رو اشتہارروشنی کسی حد پابند نہیں آ ،اور ف غفلت،نام ونمو مااپنے ذا مفا خاطر واجتما ولب رلغ استعمال کیاجاتا ۔

اںک غیراسلا بسنت ما ار پر ساری کسر ری ی جا

اور ماں اڑا غرض آسمان فضاء بھی رو حدِ تک ضرورت ری جا ۔

مقا ت پر خرچ وا ں بل ا انہیں ماپڑتا، و ں استعمال اتنی ر ی ہوتا اللہ پناہ میں رکھے، ری فتروں میں ن وف بسااو ت بالکل بلاضرورت بجلیاں رو ہو ہیں اور پنکھے، ائیر کنڈ وغیرہ اس طرح ر ہو ہیں ئی وا وارث ہی معلوم نہیں ہوتا۔

ا طرح ری زمین اور غیر ری محکموں ز ں گھروں، فتروں وغیرہ میں استعمال مفت سہولت حا ہو و ں بھی'' لِ مفت لِ رحم'' مثال صا ق آ رہی ہو ۔

اور او ف و ارس اور مساجد اندر رہنے اور م وا بہت ات بھی یہی حال ، گ ف اتنا کھتے ہیں اس ل استعمال ان جیب پر ئی اثر نہیں پڑتا اور ری ر پر ان ئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا، لیکن چنے ز ار انہیں اس طرح جا استعمال وہ ری م، تعاون کنند ن، اور اپنے محکموں لکین مجرم شمار ہو ہیں۔

اور وہ آخر اس ملک باشندے ہیں میں وسا قلت اور ڈشیڈنگ رونا رونا جار اور میسر آ وجہ کتنے گ کر اور ضرورات وسہولیات پریشان اور محروم ہیں۔

اور اس ملک باشندے ہو وجہ و ے بھائیوں سا سا با خران، ان ا ِخا ورشتہ اروں اور ان آ وا بھی اس نقصان اٹھا پڑے ۔

اگرچہ پا و اور وسا پیداوار اور تر صحیح منصوبہ بندی م مت لیکن ہر شخص اپنے میں ضرور وہ حا شدہ وسا ٹھیک خرچ مراج بنائے اور اس اہتمام ے اور خرچ پر پا ولب ل ضا ہو پرہیز

ے۔

بات ہرایک میں نہیں وہ پا و پیداوار میں اضا ے لیکن بات ہرایک میں مثلاً جہاں ایک ،ایک بلب م سکتا و ں و ، وبلب اور جھاڑ فا س جلائے۔

جہاں رج روشنی م سکتا و ں ئی بلب رو ے جہاں ایک رآ ہوسکتا و ں وپنکھے ئے۔

جہاں ا کنڈ بغیر گذارا ہوسکتا ،و ں ا کنڈ استعمال ے، کسی کمرے میں بلاوجہ روشنی، یا ئی آ چلتا ہوا یکھے،ا بند ے۔

جہاں رج یا بلب روشنی ضرورت ری ہو جا ہو،و ں یواروں اور گھروں پر چراغاں ے۔

کیا اس طرح وپا خرچ ایک انسان بچار ہو،وہ کسی ضرورت مند م آجائے،کسی پیاس بجھ جائے،کسی و فریضہ را حا ہو جائے،کسی یض راحت جائے،یا کسی غریب ظلمت ے میں اجا ہو جائے۔

آخر میں بھی ملحوظِ خاطر رہنا چاہیئے آج اللہ نعمتوں جا استعمال اور ل خر بچنے اہتمام گ اس وق ہیں جب اس کمی محسوس ہو،لیکن جب اس میں ئی کمی محسوس نہیں ہو اس وق ل خر نہیں بچا جاتا جا ل خر سروف گناہ اور بر باعث اہ وہ چیز تھوڑی میسر ہو یا زیا ہ۔

بارش وپا اور پیداوار کمی و ج

(۱)...... بہ واستغفار اہتمام

بارش وپا اور پیداوار کمی ور لئے سب پہلا م بہ واستغفار اہتمام کیاجائے،اوربطورِخاص ز ۃ بارے میں پائی جا وا تاہی سچی بہ جائے۔ اورا سا پا و نعمت ر جائے،اوراس ضا ہو بچاجائے۔ غرضیکہ بہ واستغفار ذریعہ اپنے گناہوں معا طلب جائے۔

چنانچہ ت ح علیہ السلام اپنی م نصیحت فر ئی :

اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا وَّيُمۡدِدۡكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ وَيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ جَنّٰتٍ وَّيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ اَنۡهٰرًا (سورہ نوح،آیت ۱۰ تا ۱۲)

جمہ اپنے رب مغفرت طلب وبلاشبہ وہ بڑا بخشنے وا وہ ت پر بارش بھیجے اورتمہارے ل اوراو میں تر اورتمہارے لئے باغات بنا ے اورتمہارے لئے نہریں جاری فر ے (ترجمہ ختم)

اور ت علیہ السلام اپنی م اس طرح نصیحت فر ئی :

وَيٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا وَّيَزِدۡكُمۡ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِيۡنَ (سورۃ ھود آیت ۵۲)

جمہ اوراے میری م مغفرت طلب واپنے رب پھر بہ واس حضور میں وہ بھیج تمہارے اوپر ب بار اور بڑ تمہاری (جو ہ) ت میں اورزیا ہ ت اورمنہ مت پھیرو مجرم بنتے ہوئے (ترجمہ ختم)

معلوم ہوا بہ استغفار وجہ گناہ معاف ہو وہ ت بارش ہو ،او

میں تر ہو ،اورنہریں جاری ہو ہیں،اور ت وطاف حا ہو ، میں ہر ور ضروری اورمفید ت ذرا (وپا ،پیداواروغیرہ) اخل ہیں۔

اور ت ا وان اسلمی رحمہ اللہ فر ہیں :

خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَسْتَسْقِيْ فَمَا زَادَ عَلَى الاِسْتِغْفارِ (مصنف ابنِ ابی شیبۃ) [1]

جمہ ت عمر ب ر اللہ عنہ سا استسقاء لئے نکلے، ت عمر ر اللہ عنہ استغفار وہ ئی اور عمل نہیں کیا (ترجمہ ختم)

اور ت عا شعبی رحمہ اللہ فر ہیں :

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ "اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلَ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهَارًا""اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا"ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوِ اسْتَسْقَيْتَ ، فَقَالَ :لَقَدْ طَلَبْتُهُ بِمَجَادِيْحِ السَّمَاءِ الَّتِيْ يُسْتَنْزَلُ بِهَا الْقَطْرُ (مصنف ابنِ ابی شیبۃ) [2]

جمہ ت عمر ب ر اللہ عنہ استسقاء لئے تشر گئے، پھر منبر پر جا فر یا اپنے رب استغفار و، شک وہ بہت مغفرت وا ،وہ ت پر بارش بھیجے ،اورتمہارے ل اوراو میں تر ے ،اورتمہارے لئے باغات بنا ے ،اورتمہارے لئے نہریں جاری فر ے ۔

اپنے رب استغفار و، شک وہ بہت مغفرت وا ۔

پھر ت عمر ر اللہ عنہ منبر نیچے تشر آ ئے، ں کہا اے امیر المومنین ش آپ استسقاء عمل ، ت عمر ر اللہ عنہ فر یا میں بارش آسمان پچھتروں طلب کیا ،جہاں بارش اتاری جا (ترجمہ ختم)

---

[1] حدیث نمبر ۸۴۲۸،کتاب الصلاۃ، باب مَنْ قَالَ لاَ يُصَلِّى فِى الاِسْتِسْقَاءِ.

[2] حدیث نمبر ۸۴۲۹،کتاب الصلاۃ، باب مَنْ قَالَ لاَ يُصَلِّى فِى الاِسْتِسْقَاءِ.

بعض روایات میں ت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کسی قحط سا شکاب آپ
کہا ت استغفار و،کسی اور آ اپنی تنگدستی شکوہ کیا فر ما استغفار و،ایک
اور شخص آیا اوراس کہا میرا کھیت خشک ہور اور پیداوار نہیں فر ما استغفار و، پھرایک
اور آیا اوراس عرض کیا اے ا م میرے کنویں پا اس میں پا نہیں فر ما
استغفار و۔بعض حاضرین اس پر بڑا ہی تعجب ہوا اس مجلس میں مختلف گ مختلف اغراض
لئے آئے اور حسن بصری سب ایک ہی جواب یا اورایک ہی ج بتایا اس بارے میں آپ
ال کیا گیا آپ جواب میں فر ما میں ان سب ئی بات اپنی طرف نہیں
بتائی بلکہ میں ان وہی بتایا جو اللہ رب العزت اپنے کلام پاک میں فر ما اور پھر رہ
ح یہی مندرجہ با آیات فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ وت فر (معارف القرآن ا ریسی)
بہ واستغفار فضیلت واہمیت اوراس افا ﮟ ''ز اوراس حفاظت''
مضمون میں پہلے ذ جا ۔
اس لئے یہاں اس اعا ہ ضرورت نہیں،اس وہیں حظہ جائے۔

(۲)......ز ۃ وصد ت اہتمام

بارش وپا اور پیداوار قلت ور لئے و ا م ز ۃ،عُشر اور و ے
واجبات سا سا نفلی صد ت اہتمام کیا جائے۔

ز ۃ وصد ت عمل را بارش وپا اور پیداوار میں اضا انسان نامۂ اعمال میں ل
بڑ تر ی،گناہوں معا ،رزق میں برکت اور جہنم عذاب بچا ایک ثر ذریعہ ۔
چنانچہ ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ روایت نبی ﷺ ارشا فر ما :

قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ.فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِيْ حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ

قَـائِـمٌ فِیۡ حَدِیۡقَتِهٖ یُحَوِّلُ الۡمَاءَ بِمِسۡحَاتِهٖ فَقَالَ لَـهٗ یَا عَبۡدَ اللّٰهِ مَا اِسۡمُکَ قَالَ فُلَانٌ .لِـلۡاِسۡـمِ الَّـذِیۡ سَـمِـعَ فِـی السَّـحَـابَةِ فَقَالَ لَهٗ یَا عَبۡدَ اللّٰهِ لِمَ تَسۡـأَلُنِیۡ عَنِ اسۡمِیۡ فَقَالَ إِنِّیۡ سَمِعۡتُ صَوۡتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیۡ هٰذَا مَاؤُهٗ یَـقُـوۡلُ اَسۡقِ حَدِیۡقَةَ فُلَانٍ لِاِسۡمِکَ فَمَا تَصۡنَعُ فِیۡهَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلۡتَ هٰذَا فَـإِنِّـیۡ أَنۡظُرُ إِلٰی مَا یَخۡرُجُ مِنۡهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَآكُلُ أَنَا وَعِیَالِیۡ ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِیۡهَا ثُلُثَهٗ (صحیح مسلم) [1]

جمہ ئی شخص کسی جنگل میں تھا اچانک اس با ل میں آواز سنی ں شخص باغ پا و، اس آواز سا وہ با ل اور ایک ہ پتھر زمین میں ب پا برسا اور سب پا ایک نا میں جمع ہو شخص بھی اس پا پیچھے چلتا ر آ کیا یکھتا ایک شخص اپنے باغ اس پا سیراب ر ۔اس اس باغ وا چھا اے اللہ بندے آپ نام کیا ؟اس وہی نام بتاتا جو اس با ل میں سنا تھا پھر اس باغ وا اس ال کیا اے اللہ بندے میرا نام کیوں چھتے ہو؟ اس جواب میں کہا میں اس با ل میں پا برسا ایک آواز سنی آپ نام کہا اس باغ پا ے، آپ اس باغ میں کیا عمل ہو(اس رمقبول)اس کہا، جب بات ہی تو سُن! میں اس کُل پیداوار یکھتا ہوں، اس میں ایک تہائی صد یتا ہوں، ایک تہائی اپنے لئے اور بال بچوں لئے ر لیتا ہوں، اور ایک تہائی پھرا باغ میں لگا یتا ہوں (ترجمہ ختم)

حظہ فر اللہ نام ف ایک تہائی آ خرچ پر ربرکت غیب اس باغ پرورش سا ن ہوتا ۔اور صد ل ہو بجائے اور بڑھتا ۔اس حد ث ایک بہترین سبق اور بھی حا ہوتا وہ آ

---

[1] ج۴ص۲۲۸۸، کتاب الزهد والرقائق، باب الصدقة فی المساکین، دار إحیاء التراث العربی - بیروت.

اپنی آ کچھ اللہ راستے میں خرچ لئے متعین لینا زیا دہ مفید ۔
اور تجربہ بھی یہی ۔ [1]

ملحوظ ر پا ذریعہ بھی ضرورت مند صد کیا جاسکتا ، بلکہ پا ذریعہ صدقۂ جار اب بھی حا کیا جاسکتا ۔

چنانچہ ت جابر عبداللہ ر اللہ عنہ روا :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ إِنَاءِ أَخِيْكَ(ترمذی) [2]

جمہ ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشا فر یا ہر نیک م صد اور نیک ں میں بھی اپنے بھائی خندہ پیشا پیش آئے ، اور اپنے ڈول میں اپنے بھائی بر میں پا ڈا ے(ترجمہ ختم)

اور ت سعد عبا دہ ر اللہ عنہ وی :

أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَلْمَاءُ، قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ(سنن ابو داؤد) [3]

جمہ ا ں ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کیا امِ سعد(یعنی میری وا ہ) ت

---

[1] (فأتصدق بثلثه) بضم أوليه فى الأفصح، ويجوز تسكين ثانيه تخفيفاً زيادة فى التقرب إلى الله سبحانه وتعالى، وإلا فالواجب فى شريعتنا فى النصاب من ذلك العشر تارة ونصفه أخرى (وآكل أنا وعيالى) أى أعولهم من أهل وولد وزوجة وخادم وغير ذلك (ثلثاً وأرد فيها ثلثه) أى ثلث الخارج(دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين،باب الكرم والجود)

ز ۃ وصد ت لئے ہماری مندرجہ ذ حظہ فر :

(۱)......ز ۃ وصد فضا وا م(۲)......صد صحیح طر اور بکرے صد

[2] حديث نمبر ١٩٧٠، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فى طلاقة الوجه وحسن البشر، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى -مصر، واللفظ لهٗ، مسند احمد حديث نمبر ١٤٧٠٩.

قال الترمذى :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

[3] حديث نمبر ١٦٨٣، كتاب الزكاة،باب فى فضل سقى الماء واللفظ لهٗ سنن نسائى حديث نمبر ٣٦٠٤وحديث نمبر ٣٦٠٦،مسندِ احمد حديث نمبر ٢٢٤٥٩.

ہوگئی ہیں، (ان طرف) ن ساصد افضل ؟ ر ل اللہ ﷺ ور ما
پا صد ، ت سعد ر اللہ عنہ اک کنواں کھدوا مااور ما امِ
سعد لئے (ترجمہ ختم)

مطلب تھا اس اب میری وا ہ لئے ۔

اس معلوم ہوا ضرورت مندوں لئے پا را انتظام ینا بھی افضل صد
میں اخل ۔

اور ت جابر عبداللہ ر اللہ عنہ حضور ﷺ رواںت ہیں آپ ﷺ ور ما
:

مَنْ حَفَرَ مَآءً لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرِيٌّ مِنْ جِنٍّ وَلَاإِنْسٍ وَلَا سَبُعٍ وَلَاطَآئِرٍإِلَّا اٰجَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ(الاحاديث المرفوعة من التاريخ الكبير للامام البخارى) [1]

جمہ جوشخص پا انتظام (اورسلسلہ جاری) جائے، جوبھی جاندار پیاسا اہ
اسان ہو ما ا ردہ ماپردہ اس پا پیے انتظام وا مت تک
اس اب ہوتار (ترجمہ ختم)

اور ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ ہی رواںت ر ل اللہ ﷺ ور ما :

اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْماً عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَداً صَالِحاً تَرَكَهُ وَمُصْحَفاً وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِداً بَنَاهُ اَوْبَيْتاً لِإبْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْنَهْراً اَجْرَاهُ اَوْصَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ (ابن ماجه) [2]

---

[1] حديث نمبر ٢٦٠ واللفظ لهٗ؛ وصحيح ابن خزيمة حديث نمبر ١٢٢٧ بغير لفظ سبع؛ كذا فى الترغيب والترهيب.

[2] حديث نمبر ٢٤٢؛باب ثواب معلم الناس الخير، شعب الايمان للبيهقى، باب مايلحق المؤمن من عمله، حديث نمبر ٣١٧٤؛ ابن خزيمه، باب جماع أبواب الصدقات، حديث نمبر ٢٢٩٣.

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ر﴾

جمہ اس نیک اعمال اب اورنفع بعدبھی پہنچتا وہ ہیں،وہ ین علّم جواس کسی سکھاما اور پھیلاما، اوروہ نیک او وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا، اورقرآن نسخہ جواس اپنی میراث میں چھوڑا، مامسجد مامسافر خا ما نہر(تا ب، کنواں جوخلقِ خدا نفع رسا لئے اپنی زند میں) وہ بنوا گیا، ما ئی اورصد اُس اپنے ل میں اپنی صحت اورحیات حالت میں نکا تھا(اورخلقِ خدا بعدمیں بھی اُس نفع پہنچتار) اس اب بعدبھی اُس پہنچتار (ترجمہ ختم)

معلوم ہوا مستقل رپرپا انتظام ینا بہترین صد کیو پا عام ق م آتا اوراس طرح طرح ینی و نیوی ضرورتیں ری ہو ہیں۔پہلے ز میں کنویں اہمیت بہت اور یہات اورقصبات اورجنگلوں میں اب بھی اس بہت ضرورت رہتی ،اور شہروں میں ری ل پا ملتا ،پس اگر ئی شخص کسی مسجد ما رسہ مامسافرخا میں ماکسی و ی عام فا ئدہ لئے پا بنوا ے ما لگوا ے، ماپا بل ا ا انتظام ے ماپا کھینچنے لئے ٹرلگوا ے ما ٹر بل ا ا بندوبست ے بھی پا صد میں شمار ہو ،اوربہت بڑے اب باعث ہو ، بلکہ شہروں میں خصوصاً مساجد و ارس میں اب بھی کنواں کھدوا ینا مناسب ، ری خراب ہوجا ہیں، ماپا قلت ہوجا ان کنو ں م چلتا ،اگرمساجدو ارس اورعام گزر ہوں پر پا نکالنے وا لگوا ما جائے بہت بہتر ،اس پا لینے لئے ڈول ر

﴿ صفحے بقیہ ﴾

قال المنذری:

رواه ابن ماجه بإسناد حسن والبيهقی ورواه ابن خزيمة فی صحيحه مثله إلا أنه قال أو نهرا كراه وقال يعنی حفره ولم يذكر المصحف (الترغيب والترهيب ، تحت حديث رقم ١٢٣ ، كتاب العلم)

وقال فی موضع آخر:

رواه ابن ماجه واللفظ لهٗ وابن خزيمة فی صحيحه والبيهقی وإسناد ابن ماجه حسن والله أعلم (الترغيب والترهيب،تحت حديث رقم ٤٢٣، كتاب الصلاة)

ضرورت نہیں ہو ۔

پا انتظام آخرت اب وہ نیوی ضرورتیں بھی ری ہو ہیں۔

(لئے ہماری ب ''صدقۂ جار وایصالِ اب فضا وا م'' حظہ فر)

(۴،۳)...... عاو زِاستسقاء

بلا ں ور ،ضرورمات راہو میں عاء بہت اکسیر نسخہ رکھتی ا لئے بارش وپا لئے عاء بھی خاص مقام ۔

چنانچہ اىک حدىث مىں نبی ﷺ ارشا :

وَإِنْ أَصَابَکَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَکَ (سنن أبی داوٗد، حدیث نمبر ۴۰۸۴، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار، المکتبة العصرية، صيدا -بيروت)

جمہ اوراگرآپ قحط سا پہنچے، پھرآپ اللہ عا یں، وہ آپ لئے فصل اُ یں (ترجمہ ختم)

اورا سا بارش طلب لئے یعت طرف زِاستسقاءبھی مقرر گئی ۔

ان و ں اعمال آ مستقل مضامین میں ذ ی گئی ۔

اس لئے ار بچنے لئے یہاں حذف کیاجاتا ۔

بارش متعلّق چند مسنون عا

جو عا بارش بارے میں احا ث میں آئی ہیں، ان میں چند ذ کیاجاتا ۔

بارش طلب عا

جب بارش ضرورت ہو مندرجہ ذ عا ماان میں کسی بھی عا اہتمام کیا جائے، زوں بعد بھی اور و ےاو ت میں بھی، جب چاہیں۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا

جمہ اے اللہ ہمیں سیراب فر ۔ اے اللہ ہمیں سیراب فر ۔ اے اللہ ہمیں سیراب فر (بخاری) [1]

اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا

جمہ اے اللہ ہماری فر ۔ اے اللہ ہماری فر ۔ اے اللہ ہماری فر (بخاری) [2]

اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ

جمہ اے اللہ! اپنے بندوں اورجا روں سیراب ے اور اپنی ر پھیلا ے، ہ اورخشک زمین سبز بنا ے (ا اؤ) [3]

---

[1] حدیث نمبر ۱۰۱۳، کتاب الجمعة، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، دارطوق النجاة، بیروت عن انس.

[2] حدیث نمبر ۱۰۱۴، کتاب الجمعة، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، دارطوق النجاة، بیروت مسلم حدیث نمبر ۸۹۷عن انس.

[3] حدیث نمبر ۱۱۷۶، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الاستسقاء ،المکتبة العصریة، صیدا -بیروت، مؤطاامام مالک حدیث نمبر ۶۴۹ ،عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده .

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًاغَیْرَ آجِلٍ
جمہ یااللہ! ہماری پا فرما بہتراوراچھےطر ری فر تیجئے، میں
ئی ضرر ہو،اورجلدی ری فر تیجئے تاخیر (ابوداوٗد)

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا طَبَقًا مَرِیْعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَیْرَ رَائِثٍ.
جمہ یااللہ! ہماری پا فرما بہتراوراچھےطر اوروسیع با ل اور بھاری
بارش ذر جلدی ری فر تیجئے، تاخیر (ابن ماجة) ۲

اَللّٰھُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَاوَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَھَامَتْ دَوَابُنَامُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاکِنِھَاوَمُنْزِلَ الرَّحْمَۃِ مِنْ مَّعَادِنِھَاوَمُجْرِیَ الْبَرَکَاتِ عَلٰی اَھْلِھَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفِرُالْغَفَّارُفَنَسْتَغْفِرُکَ لِلْحَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَاوَنَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ عَوَامِ خَطَایَانَااَللّٰھُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَّاَصِلْ بِالْغَیْثِ وَاکِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِکَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا وَیَعُوْدُ عَلَیْنَاغَیْثًامُغِیْثًا عَامًّاطَبَقًامُجَلِّلاًغَدَقًاخَصِیْبًا رَایِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ
جمہ اےاللہ! ہمارے پہاڑ خا ہوگئے اور ہماری زمین رآ ہوگئی اور ہمارے
پائے پیا ہوگئے،اے بھلائیوں فر وا ان جگہوں
اوراے ر مازل فر وا ان ل اوراے بر ل جاری
فر وا برکـ وا ل پر وا بارش سا تجھ ہی مغفرت طلب
جا بہت زیا ہ بخشش وا ۔پس تجھ مغفرت طلب

---

۱ حدیث نمبر ۱۱۷۱، کتاب الاستسقاء.عن جابر
۲ حدیث نمبر ۱۲۷۰،بَاب مَا جَاءَ فِی الدُّعَاءِ فِی الِاسْتِسْقَاءِ.عن ابنِ عباس

ہیں پگھلا ینے وا گناہوں اور بہ ہیں آپ اپنے ام ل
،اے اللہ! پر بارش بھیج ے بہت زنا ہ برسنے وا اوراس سا ہی مر ند
بارش ے اوراپنے عرش نیچے ایسی بارش بھیج س فر جو ہمیں نفع
ے اوروہ پھر ٹ آئے اور ہمارے لئے عمو بارش جائے اور ایسی بارش ہو جو
روئے زمین ڈ س اور سیراب وا ہو زمین چھپا ینے وا ہو، بڑے
بڑے قطروں وا ہو، سبزی وا ہو، جا روں چر ذریعہ ہو، ت
اُ وا ہو(ا ا) [1]

اَللّٰھُمَّ اَنۡزِلۡ عَلٰی اَرۡضِنَا زِیۡنَتَھَا وَسَکَنَھَا

جمہ اے اللہ ہماری زمین پر اس ز س،آسا اور تسکین نازل فر (معجم کبیر طبرا) [2]

جب با ل آتا ہوا یکھے

جب با ل آتا ہوا یکھے، عا پڑھنا مسنون :

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّمَا اُرۡسِلَ بِہٖ

جمہ اے اللہ! اس چیز برائی ی پناہ چاہتے ہیں با ل گیا (ابنِ جہ) [3]

---

[1] حدیث نمبر ۲۵۲۸، کتاب الاستسقاء، دار المعرفة -بیروت، عن جعفر بن عمرو بن حریث، عن أبیه، عن جده .

[2] حدیث نمبر ۶۹۰۴ ،مکتبة ابن تیمیة -القاهرة،مستخرج ابی عوانة حدیث نمبر ۲۵۲۳ عن سمرة ، وقال ابن حجر:وإسناده ضعیف ”التلخیص الحبیر ،کتاب صلاة الاستسقاء“

[3] حدیث نمبر ۳۸۸۹، کتاب الدعاء، باب ما یدعو به الرجل إذا رأی السحاب والمطر،عن عائشة .

جب بارش ہو لگے

جب بارش ہو لگے عاپڑھنامسنون :

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًانَّافِعًا

جمہ اے اللہاس بہت برسنے وا اورنفع ینے وا بنا(بخاری) ۱؎

یا وتین بار پڑ :

اَللّٰھُمَّ سَیْبًا نَّافِعًا

جمہ اے اللہ نفع ینے وا بارش برسا(ابنِ جہ) ۲؎

بارش جب حد زیا ہ ہو لگےاورضرر ف ہو

بارش جب حد زیا ہ ہو لگےاورضرر ف ہو، عاپڑھنامسنون :

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْجِبَالِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

جمہ اے اللہ! ہمارے ار کر برسا، پر برسا،اے میرے اللہ! پہاڑوں،ٹیلوں اوروا یوں اور رختوں اگنے جگہوں پر برسا(بخاری) ۳؎

جب کرکنےاورکرجنے آواز سنے

جب کرکنےاورکرجنے آواز سنے عاپڑ :

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلَائِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ

۱؎ حديث نمبر ۱۰۳۲،كتاب الجمعة، باب مايقال اذا مطرت ،دارطوق النجاة، بيروت، عن عائشة.

۲؎ حديث نمبر ۳۸۸۹، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا رأى السحاب والمطر،عن عائشة .

۳؎ حديث نمبر ۹۵۷، كتاب الجمعة، باب الاستسقاء فى المسجد الجامع،واللفظ لهٗ،و حديث نمبر۹۵۸ ، كتاب الجمعة، باب الاستسقاء فى خطبة الجمعة غير مستقبل القبلة،مسلم، حديث نمبر۲۱۱۵، باب الدعاء فى الاستسقاء.عن انس.

جمہ پا بیان تاہوں اس ذات تسبیح بیان کرج، اس حمد
سا اور فرشتے بھی تسبیح ہیں اس ف (مؤطا ام) [1]

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

فقط: واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد ر ان

۲۳/ ربیع ا ول/۱۴۲۲ھ 16 / جون/ 2001ء بروز ہفتہ

اضا واصلاح: ۸/صفر المظفر/۱۴۳۲ھ 13 / جنوری/ 2011ء بروز جمعرات

ا ارہ غفران، چاہ ن، راولپنڈی، پاکستان

---

[1] حدیث نمبر ۱ ۳۶۴، باب القول إذا سمعت الرعد، سنن البیهقی حدیث نمبر ۶۷۰۳، عن عبداللہ بن زبیر موقوفاً، سنن سعید بن منصور حدیث نمبر ۲ ۱ ۱ ۱ ، عن ابنِ عباس موقوفاً، الدعاء للطبرانی حدیث نمبر ۹۰۸ عن ابی بن کعب، مصنف ابنِ ابی شیبة حدیث نمبر ۲۹۸۲۶ عن الاسود النخعی بن یزید.

اِستِسقاء دُعااورنَماز ا م

استسقاء لغوی اور معنیٰ

استسقاء لغت میں معنیٰ پا طلب ہیں۔

اوراس معنیٰ ضرورت وف مخصوص طر پر بارش نازل ہو عا ہیں، مثلاً بارش رک گئی ہو، اور چشموں اور تا ں وغیرہ میں اسا ں اور جا روں اورکھیتی ضرورىات لئے پا ہو، یا بہت تھوڑا ہو، ضرورت ری ہورہی ہو۔

اگر بارش ہو وجہ غذائی اشیاء مہنگا ہو ف ہو، عام ں اور غر ں پریشا ہو، بھی ضرورت میں اخل ۔[1]

قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشا :

وَاِذِاسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ (سورہ بقرہ آیت ٦٠ پ ١)

---

[1] بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ هُوَ لُغَةً :طَلَبُ السَّقْيِ وَإِعْطَاءُ مَا يَشْرَبُهُ وَالِاسْمُ السُّقْيَا بِالضَّمِّ .
وَشَرْعًا :طَلَبُ إنْزَالِ الْمَطَرِ بِكَيْفِيَّةٍ مَخْصُوصَةٍ عِنْدَ شِدَّةِ الْحَاجَةِ بِأَنْ يُحْبَسَ الْمَطَرُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَوْدِيَةٌ وَآبَارٌ وَأَنْهَارٌ يَشْرَبُونَ مِنْهَا وَيَسْقُونَ مَوَاشِيَهُمْ وَزَرْعَهُمْ أَوْ كَانَ ذَلِكَ إلَّا أَنَّهُ لَا يَكْفِي فَإِذَا كَانَ كَافِيًا لَا يُسْتَسْقَى كَمَا فِي الْمُحِيطِ قُهُسْتَانِيٌّ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء)
وتفیسر الحاجة عندی ان یخاف غلاء السعر من قلة المطر بحیث یضطرب به فقراء الناس وعامتهم ، ولاعبرة باغنیائهم ، واما مافی بعض الحواشی ان معنی الحاجة ان لاینزل من السماء قطر ولایبدوا فی الآفاق قزعة من سحاب ولا کقدر الشبر فلا اصل له فی الفقه ، فان قلیل المطر لایغنی وظهور السحاب فی الآفاق لایجدی مالم یمطر بقدر الکفایة ،وعلیه المدار فی الاستسقاء کمایشعر به کلام المحیط الذی ذکرناه اولا (اعلاء السنن ج٨ص ١٩٢ ، باب الاستسقاء بالدعاء وبالصلاة)
رعبارات روشنی میں بھی معلوم ہوا مما میں پیداوار بنیا ی ارپا پرہو، اورپا قلت غرباء اورعام ں معاوضہ ا ا میں اری سامنا ہو، یاعام معیشت غیرمعمو نقصان پہنچنے ہ ہو، اثر بالآخرغرباءاورعام ں تک پہنچتا ہو، اوراس غرض لئے بارش ضرورت ہو، بھی استسقاء زمشروع ہو ۔

جب(ت) سٰی (علیہ السلام) اپنی م واسطے پا عا نگی۔

اور عا حقیقت اللہ تعالیٰ طرف رجوع ما ، میں بہ واستغفار بھی اخل ہیں۔

استسقاء وطر (عا، اور ز)

بارش رکنا اور پا کمی ان مصاب میں جو بداعمالیوں اور گناہوں وجہ اللہ تعالیٰ طرف ق پر نازل ہو ہیں۔

اس لئے یعت طرف استسقاء یعنی بارش طلب وطر ہیں۔

اک ف عا و استغفار شکل میں، و ے استسقاء ز پڑھ ۔

پھر عا و استغفار اک طر تنہا اور عام مجمعوں میں عا و استغفار کیا جائے، اور و ا طر زوں بعد اور جمعہ و عیدین خطبوں میں عا و استغفار اہتمام کیا جائے، ان او ت وحا ت میں عا و استغفار لیت زیا ہ ، اور بارش طلب جو عا احا س میں آئی ہیں، ان الفاظ سا عا میں زیا ہ تاثیر ۔

اور جب بارش و پا سخت ضرورت ہو، مثلاً کنو ں، ڈیموں، ندیوں، اور نا ں میں پا ختم ما ہو جائے، وجہ انسا ں ر و ش وغیرہ ضروریات متأثر ہو لگیں، جا روں لئے گھاس چارہ وغیرہ تنگی ہو، کھیتی اور فصل خراب ہو رہی ہو اور ں میں پریشا و چینی پھیل جائے پھر زِ استسقاء پڑ جائے، اگر بارش ہو وجہ غذائی اشیاء مہنگا ہو ف ہو، عام ں اور غر ں پریشا ہو، بھی استسقاء ز پڑھنی چاہئے۔

پہلے کر ر ۔

اور ا سا صد وخیرات اور روزہ اور و ے نیک ں اور گناہوں بچنے بھی حسبِ حیثیت وضرورت اہتمام کیا جائے۔ [1]

---

[1] قال ابن حجر وهو أنواع ثلاثة ثابتة بالأخبار الصحيحة أدناها مجرد الدعاء فرادى أو مع الاجتماع له روى أبو عوانة فى صحيحه أن قوما شكوا إلى النبى قحط المطر فقال اجثوا على الركب ثم قولوا يا رب يا رب ففعلوا فسقوا وسيأتى أنه استسقى عند أحجار الزيت بالدعاء بلا

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ﴾

بارش طلب لئے حضور ﷺ اور صحابہؓ ام ر اللہ عنہم ف عا و استغفار ما بھی ثابت ، اور اس غرض لئے ز پڑھنا بھی ثابت ، زِ استسقاء کہا جاتا ۔ اوران و ں طر ں احا ث وروایات ثبوت اور جار ہو میں ئی شبہ نہیں۔ ا م محمد اور ا م ا یوسف اور ا م وی رحمہم اللہ جیسے جلیل القدر فقہائے احناف اس سب ہو ہیں، اور عمل بھی ا مطا ۔ ؎۲

صفحے بقیہ

صلاة قال الشافعي وأحسن هذا النوع ما كان من أهل الصلاح وأوسطها الدعاء عقب الصلوات ولو نوافل وفي كل خطبة مشروعة وأعلاها بالصلاة والخطبة كما يأتي ويندب تكرير الاستسقاء لأنه تعالى يحب الملحين في الدعاء والله أعلم (مرقاة، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

قال أصحابنا :الاستسقاء ثلاثة أنواع أحدها الاستسقاء بالدعاء من غير صلاة ، الثاني الاستسقاء في خطبة الجمعة أو في أثر صلاة مفروضة وهو أفضل من النوع الذي قبله ، والثالث وهو أكملها أن يكون بصلاة ركعتين وخطبتين ويتأهب قبله بصدقة وصيام وتوبة وإقبال على الخير ومجانبة الشر ونحو ذلك من طاعة الله تعالى(شرح النووي علىٰ مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء)

قلت والخلاصة عندي ان الاستسقاء حقيقة طلب السقي من الله تعالىٰ فهو الدعاء لانزال الغيث وروحه الاستغفار والتوبة كما ان روح الصلاة الخشوع، وصورته الكاملة الدعاء مع الصلاة بهياتها الاجتماعية الماثورة ،والله اعلم(فتح الملهم ج۲ص ۴۴۰، كتاب صلاة الاستسقاء)

وينبغي أن يكون الدعاء على هيئة وأدب فإن لكل أدب ثمرة ولكل هيئة زينة يبدأ بمدائحه ثم الثناء عليه والتنزيه له ثم محامده وذكر آلائه وبث مننه ونشر صنائعه والاعتراف بالمساوء والتوبة إليه والاعتذار والتنصل والاستغفار والتضرع والاستعاذة والاختتام بآمين والله أعلم وأحكم(نوادر الأصول في أحاديث الرسول،الأصل الثالث والأربعون والمائتان)

؎۲ قال ابن الملك فالسنة أن يصلى للاستسقاء بالجماعة كصلاة العيد وبه قال أبو يوسف ومحمد (مرقاة، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

وقولهما هو الماخوذ به (اعلاء السنن ج۸ص۱۸۸ ،باب الاستسقاء بالدعاء وبالصلاة)

فثبت بما ذكرنا أن صلاة الاستسقاء سنة قائمة لا ينبغي تركها .وقد روي ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من غير وجه(شرح معاني الآثار، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء كيف هو)

أخبرنا مالك ، أخبرنا عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم أنه سمع عبّاد بن تميم المازنيّ يقول :سمعت عبدَ الله ابن زيد المازِنيّ يقول :خرج رسولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى المصلَّى فاستسقى وحوّل رداءَه حين استقبل القبلة.

قال محمد :أما أبو حنيفة .فكان لا يرى في الاستسقاء صلاة ، وأما في قولنا فإن الإمام يصلي بالناس ركعتين ثم يدعو ويحوِّل رداءه، فيجعل الأيمن على الأيسر، والأيسر على الأيمن ولا يفعل ذلك أحد إلا الإمام (الموطأ،لمحمَّد بن الحَسَن،باب الاستسقاء)

البتہ ا م ا حنیفہ رحمہ اللہ طرف بات منسوب ا ں با عت زِ استسقاء مسنون ہو ور ئی ، فقہائے ام مختلف وجو ت بیان ور ئی ہیں، ان میں اںک وجہ آپ اس ایسی سںں ہو ، جو حضور ﷺ ا عمل ہو (کیو حضور ﷺ بارش وپا ضرورت وف ہمیشہ با عت زِ استسقاء اہتمام نہیں ور ا، بلکہ عام ر پر عا پر اکتفاء ور ا)

مطلب ہوا آپ زِ استسقاء جا ر بلکہ مستحب ہو انکار نہیں کیا۔ ؎

رہ بات معلوم ہوگئی ہمارے ر ںک ضرورت وف اولاً استسقاء ز سںں ،اور و ے از رجہ میں مستحب ۔

؎ (قَوْلُهُ هُوَ دُعَاءٌ) وَذَلِكَ أَنْ يَدْعُوَ الْإِمَامُ قَائِمًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ، وَالنَّاسُ قُعُودٌ مُسْتَقْبِلِينَ الْقِبْلَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى دُعَائِهِ بِاللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا مَرِيئًا مُرِيعًا غَدَقًا مُجَلَّلا سَحًّا طَبَقًا دَائِمًا وَمَا أَشْبَهَهُ سِرًّا وَجَهْرًا كَمَا فِي الْبُرْهَانِ شُرُنْبُلَالِيَّةٌ وَشَرْحِ أَلْفَاظِهِ فِي الْإِمْدَادِ وَزَادَ فِيهِ أَدْعِيَةً أُخَرَ (قَوْلُهُ :وَاسْتِغْفَارٌ) مِنْ عَطْفِ الْخَاصِّ عَلَى الْعَامِّ لِأَنَّهُ الدُّعَاءُ بِخُصُوصِ الْمَغْفِرَةِ أَوْ يُرَادُ بِالدُّعَاءِ طَلَبُ الْمَطَرِ خَاصَّةً فَيَكُونُ مِنْ قَبِيلِ عَطْفِ الْمُغَايِرِ ط (قَوْلُهُ لِأَنَّهُ السَّبَبُ) بِدَلِيلِ أَنْ رَتَّبَ إرْسَالَ الْمَطَرِ عَلَيْهِ فِي قَوْله تَعَالَى (اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ) الْآيَةَ (قَوْلُهُ بِلَا جَمَاعَةٍ) كَانَ عَلَى الْمُصَنِّفِ أَنْ يَقُولَ لَهُ صَلَاةٌ بِلَا جَمَاعَةٍ كَمَا قَالَ فِي الْكَنْزِ وَغَيْرِهِ ح وَهَذَا قَوْلُ الْإِمَامِ .

وَقَالَ مُحَمَّدٌ :يُصَلِّي الْإِمَامُ أَوْ نَائِبُهُ رَكْعَتَيْنِ كَمَا فِي الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ أَيْ يُسَنُّ لَهُ ذَلِكَ وَالْأَصَحُّ أَنَّ أَبَا يُوسُفَ مَعَ مُحَمَّدٍ نَهْرٌ (قَوْلُهُ :بَلْ هِيَ) أَيْ الْجَمَاعَةُ جَائِزَةٌ لَا مَكْرُوهَةٌ ، وَهَذَا مُوَافِقٌ لِمَا ذَكَرَهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ مِنْ أَنَّ الْخِلَافَ فِي السُّنِّيَّةِ لَا فِي أَصْلِ الْمَشْرُوعِيَّةِ ، وَجَزَمَ بِهِ فِي غَايَةِ الْبَيَانِ مَعْزِيًّا إلَى شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ ، وَكَلَامُ الْمُصَنِّفِ كَالْكَنْزِ يُفِيدُ عَدَمَ الْمَشْرُوعِيَّةِ كَمَا فِي الْبَحْرِ وَتَمَامُهُ فِي النَّهْرِ وَظَاهِرُ كَلَامِ الْفَتْحِ تَرْجِيحُهُ .

وَذَكَرَ فِي الْحِلْيَةِ أَنَّ مَا ذَكَرَهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ مُتَّجِهٌ مِنْ حَيْثُ الدَّلِيلُ فَلْيَكُنْ عَلَيْهِ التَّعْوِيلُ اهـ وَقَالَ فِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ الْكَبِيرِ بَعْدَ سَوْقِهِ الْأَحَادِيثَ وَالْآثَارَ .

فَالْحَاصِلُ :أَنَّ الْأَحَادِيثَ لَمَّا اخْتَلَفَتْ فِي الصَّلَاةِ بِالْجَمَاعَةِ وَعَدَمِهَا عَلَى وَجْهٍ لَا يَصِحُّ بِهِ إثْبَاتُ السُّنِّيَّةِ لَمْ يَقُلْ أَبُو حَنِيفَةَ بِسُنِّيَّتِهَا وَلَا يَلْزَمُ مِنْهَا قَوْلُهُ بِأَنَّهَا بِدْعَةٌ كَمَا نَقَلَهُ عَنْهُ بَعْضُ الْمُتَعَصِّبِينَ بَلْ هُوَ قَائِلٌ بِالْجَوَازِ اهـ :قُلْت :وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ النَّدْبُ وَالِاسْتِحْبَابُ لِقَوْلِهِ فِي الْهِدَايَةِ قُلْنَا (: إنَّهُ فَعَلَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَرَّةً وَتَرَكَهُ أُخْرَى) فَلَمْ يَكُنْ سُنَّةً اهـ أَيْ لِأَنَّ السُّنَّةَ مَا وَاظَبَ عَلَيْهِ وَالْفِعْلُ مَرَّةً مَعَ التَّرْكِ أُخْرَى يُفِيدُ النَّدْبَ تَأَمَّلْ (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

استسقاء پہلےطر یعنی عا بیان

بارش طلب پہلاطر اللہ تعالیٰ عا جائے۔

اس مندرجہ ذ احا ث وروایات میں ذ ۔

ت جابر اىک لمبی حدىث میں رواىت ر ل اللہ ﷺ ارشا فر ما :

وَإِنْ أَصَابَکَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا(ابوداؤد) [1]

جمہ اوراگرآپ قحط سا پہنچ جائے(وجہ زمین فصل پیدا ہورہی ہو) آپ اس اللہ تعالیٰ عا یں، اللہ تعالیٰ زمین (فصل وغلہ) اُ یں (ترجمہ ختم)

اس حدىث معلوم ہوا بارش طلب لئے اللہ تعالیٰ عا میں تاثیر ۔ [2]

ت عمرو شعیب سند رواىت ر ل اللہ ﷺ جب بارش عا فر ، اس طرح عافر :

اَللّٰهُمَّ اَسْقِ عِبَادَکَ وَبَهَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَأَحْيِ بَلَدَکَ الْمَيِّتَ

جمہ االلہ! اپنے بندوں اورجا روں پا نعمت فر تیجئے،اوراپنی ر پھیلا تیجئے،اوراپنی مُر ہ زمین زندہ فر تیجئے(ابوداؤد) [3]

---

[1] حدیث نمبر ۴۰۸۹۶،کتاب اللباس، باب ما جاء فی إسبال الإزار،واللفظ لهٗ، مسند احمد حدیث نمبر ۱۶۶۱۶ وحدیث نمبر ۲۳۲۰۵،المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر ۶۲۲۶، السنن الکبریٰ للبیهقی حدیث نمبر ۲۱۶۲۳.

قال الهیثمی:

روا ه أحمد ، وفیه الحکم بن فضیل وثقه أبو داود وغیره وضعفه أبو زرعة وغیره ، وبقیة رجاله رجال الصحیح(مجمع الزوائد، ج۸ص ۷۲،باب النهی عن اللعن والسب)

[2] وإن أصابک عام سنة أی سنة قحط لا تنبت الأرض شیئا فدعوته أنبتها لک أی صیرها ذات نبات لک(مرقاة، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة)

[3] حدیث نمبر ۱۱۷۸، کتاب الاستسقاء، واللفظ لهٗ، مؤطا امام مالک حدیث نمبر ۴۰۳)

اس حدیث بارش لئے عا ما ثابت ہوا۔

اور ت جابر عبداللہ ر اللہ عنہ رواب نبی ﷺ اپنے و ں عا لئے اٹھائے ہوئے تشر ئے، اور عا فر ئی، رآسمان پر با ل چھا گئے:

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ.

جمہ ا اللہ! ہماری پا فرما بہتر اور اچھے طر ری فر تیجئے، میں ئی ضرر ہو، اور جلدی ری فر تیجئے تاخیر (ابوداؤد)[1]

اس حدیث بھی بارش لئے عا ثبوت ہوا، اور بھی بارش لئے ف عا میں بھی تاثیر ، جبکہ صدق و اخلاص سا ہو۔

ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ رواب اںک یہا نبی ﷺ خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا اے اللہ ر ل میں آپ خدمت میں ایسی م پاس حاضر ہوا ہوں، یہاں جا روں چارہ نہیں ، وجہ جا رکمزور ہور ہیں، ر ل اللہ ﷺ منبر پر تشر گئے، اور اللہ تعالیٰ حمد و ثناء بعد عا فر ئی، اور منبر نیچے تشر آئے، اس عا بعد جو شخص بھی کسی طرف آ ا، اس یہی کہا ہمیں اللہ تعالیٰ بارش فر ی :

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا طَبَقًا مَرِیْعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَیْرَ رَائِثٍ.

جمہ ا اللہ! ہماری پا فرما بہتر اور اچھے طر اور وسیع با ل اور بھاری بارش ذر جلدی ری فر تیجئے، تاخیر (ابن ماجۃ)[2]

اس پر حضور ﷺ زِ استسقاء پڑ بغیر عا پر اکتفاء فر ا، معلوم ہوا بارش لئے ف عا ما بھی سب و مستحب ۔

ت ا ر اللہ عنہ رواب :

أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ کَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

---

[1] حدیث نمبر ۱۱۷۱، کتاب الاستسقاء.

[2] حدیث نمبر ۱۲۶۰، بَاب مَا جَاءَ فِی الدُّعَاءِ فِی الِاسْتِسْقَاءِ.

اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَـائِـمًـا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْ عُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً وَلَا شَيْئًا وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ السَّمَاءَ اِنْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْ عُ اللّٰهَ يُمْسِكُهَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ(بخاری) [1]

جمہ اک آ جمعہ ن منبر سامنے وا روازے اخل ہوا، اوراس وقت ر ل اللہ ﷺ کھڑے ہو خطبہ ے ر ، پھراس شخص ر ل اللہ ﷺ سامنے کھڑے ہو کہا اے اللہ ر ل یشی ہلاک ہوگئے، اورچشمے خشک ہوگئے، آپ ہمارے لئے عا کیجئے اللہ تعالیٰ ہمیں بارش ور ۔

ر ل اللہ ﷺ اپنے عا لئے اٹھائے، اور عا :

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا

اے اللہ! ہمیں پا ور ، اے اللہ! ہمیں پا ور ، اے اللہ! ہمیں

---

[1] حدیث نمبر ۹۵۷، کتاب الجمعة، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، واللفظ لهٗ، و حدیث نمبر ۹۵۸، کتاب الجمعة، باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة غیر مستقبل القبلة، مسلم، حدیث نمبر ۲۱۱۵، باب الدعاء فی الاستسقاء.

پا ؤر ۔

ت ا ر اللہ عنہ فر ہیں اللہ قسم اس وقت آسمان پر ئی با ل تھا اور با ل ا اور ئی چیز (بظاہر بارش اثر) آ ،اور ہمارے اور سلع (مقام) رمیان ئی گھر یا مکان تھا، سلع (مقام) پیچھے ڈ ل برابر ایک با ل انمو ار ہوا، جب وہ آسمان بیچ میں آ یا با ل پھیل گئے، پھر بارش ہو لگی، اللہ قسم پھر ں ایک ہفتہ تک رج نہیں یکھا۔

پھر ایک شخص ا روازے و ے جمعہ ن مسجد میں اخل ہوا اور ر ل اللہ ﷺ کھڑے ہو خطبہ ے ر ،وہ شخص آپ طرف منہ کھڑا ہوا، اور کہا اے اللہ ر ل ں ل تباہ ہو گیا، اور راستے بند ہو گئے، اس لئے اللہ تعالیٰ عا کیجئے بارش بند ے، ر ل اللہ ﷺ اپنے و ں عا لئے اٹھائے، اور عا :

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

اے اللہ! ہمارے ار کر برسا، پر برسا، اے میرے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں اور وا یوں اور رختوں اگنے جگہوں پر برسا۔

ت ا ر اللہ عنہ فر ہیں بارش تھم گئی، اور پ میں چلتے ہوئے باہر نکلے (ترجمہ ختم)

اس حدیث حضور ﷺ جمعہ خطبہ میں بارش لئے عا ا ثابت ہوا۔

اور زوں بعد عا ں ل ہو یا اور حضور ﷺ زوں بعد عا ا مستقل احا ث و روایات ثابت ۔

ت ا وان اسلمی اور شعبی رحمہما اللہ فر ہیں :

خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَسْتَسْقِيْ فَمَا زَادَ عَلَى الاِسْتِغْفَارِ (مصنف ابنِ

ابی شیبة) [1]

جمہ ت عمر ب ر اللہ عنہ سا استسقاء لئے نکلے،
ت عمر ر اللہ عنہ استغفار وہ ئی اور عمل نہیں کیا (ترجمہ ختم)

معلوم ہوا ت عمر ر اللہ عنہ اس پر بارش لئے ف استغفار ر ما تھا، اور ز نہیں پڑ ، اور استغفار عا مفہوم میں اخل ، جیسا آ آ تا ۔

اور ت عا شعبی رحمہ اللہ فر ہیں :

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ (اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلَ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهَارًا)(اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا) ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوِ اسْتَسْقَيْتَ ، فَقَالَ :لَقَدْ طَلَبْتُهٗ بِمَجَادِيْحِ السَّمَاءِ الَّتِيْ يُسْتَنْزَلُ بِهَا الْقَطْرُ (مصنف ابن ابی شیبة) [2]

جمہ ت عمر ب ر اللہ عنہ استسقاء لئے تشر گئے، پھر منبر پر جا فر ما اپنے رب استغفار و، شک وہ بہت مغفرت وا ، وہ ت پر بارش بھیجے ، اور تمہارے ل اور او میں تر ے ، اور تمہارے لئے باغات بنا ے ، اور تمہارے لئے نہریں جاری فر ے ۔

اپنے رب استغفار و، شک وہ بہت مغفرت وا ۔

پھر ت عمر ر اللہ عنہ منبر نیچے تشر آئے، ل کہا اے امیر المومنین ش آپ استسقاء عمل ، ت عمر ر اللہ عنہ فر ما میں بارش آسمان پچھتروں طلب کیا ، جہاں بارش اتاری جا (ترجمہ ختم)

ت عمر ر اللہ عنہ اس عمل معلوم ہوا ز پڑ بغیر بھی عا و استغفار ذریعہ

---

[1] حدیث نمبر ۸۴۲۸، کتاب الصلاة، باب مَنْ قَالَ لاَ يُصَلِّى فِى الاِسْتِسْقَاء. ومصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۴۹۰۲، واسناده صحیح (ارواء الغلیل ج۲ ص۱۴۲)

[2] حدیث نمبر ۸۴۲۹، کتاب الصلاة، باب مَنْ قَالَ لاَ يُصَلِّى فِى الاِسْتِسْقَاء.

بارش طلب جاسکتی ۔

اوراستغفار بھی رحقیقت عا اک قسم میں اپنی مغفرت عا جا ۔[1]

بہرحال بارش طلب پہلا طر ا ا ی واجتما طر پر اللہ تعالیٰ بارش

اور اپنے گناہوں معا عا جائے۔

استسقاء و ے طر یعنی ز بیان

بارش طلب و اطر زِ استسقاء ۔

استسقاء ز طر میں بنیا ی ر پر تین چیزیں ہیں:

اک زِ استسقاء و ے خطبہ تیسرے خطبہ بعد عا

آ احا ب روشنی میں ان تینوں چیزوں بالترتیب ذ جا ۔

زِ استسقاء طر اور اس ثبوت

ت عبداللہ ز بدر اللہ عنہ ر ہیں :

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوْا (بخاری)[2]

جمہ نبی ﷺ ں سا باہر تشر گئے، اور ں لئے (ز پڑھ)بارش طلب فر ئی، پھر کھڑے ہوئے، اور کھڑے ہو اللہ تعالیٰ ں لئے عا فر ئی، پھر قبلہ طرف رخ کیا، اور اپنی چا ر پلٹا، باعث اللہ تعالیٰ

---

[1] (قَوْلُهُ هُوَ دُعَاءٌ) وَذَلِكَ أَنْ يَدْعُوَ الْإِمَامُ قَائِمًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ، وَالنَّاسُ قُعُودٌ مُسْتَقْبِلِينَ الْقِبْلَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى دُعَائِهِ بِاللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا مَرِيئًا مُرِيعًا غَدَقًا مُجَلَّلا سَحًّا طَبَقًا دَائِمًا وَمَا أَشْبَهَهُ سِرًّا وَجَهْرًا كَمَا فِي الْبُرْهَانِ شُرُنْبُلالِيَّةٌ وَشَرْحِ أَلْفَاظِهِ فِي الْإِمْدَادِ وَزَادَ فِيهِ أَدْعِيَةً أُخَرَ (قَوْلُهُ :وَاسْتِغْفَارٌ) مِنْ عَطْفِ الْخَاصِّ عَلَى الْعَامِّ لِأَنَّهُ الدُّعَاءُ بِخُصُوصِ الْمَغْفِرَةِ أَوْ يُرَادُ بِالدُّعَاءِ طَلَبُ الْمَطَرِ خَاصَّةً فَيَكُونُ مِنْ قَبِيلِ عَطْفِ الْمُغَايِرِ ط (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

[2] حديث نمبر ٩٦٧،كتاب الجمعة، باب الدعاء فى الاستسقاء قائما.

طرف بارش نازل گئی(ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا زِ استسقاء لئے ں آ با ی باہر یا پھر کسی بڑے میدان میں نکلنا چاہئے۔

اور ت اسحاق عبداللہ کنا ر ہیں مجھے ولید عقبہ جو ینہ امیر ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ طرف ،تا میں ر ل اللہ ﷺ زِ استسقاء طر معلوم وں، میں ان پاس حاضر ہوا، ا ں جواب میں فر ما :

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى أَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ وَلٰكِنْ لَّمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ(ترمذی) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ مسکنت، ا اور عاجزی سا تشر گئے ، یہاں تک ز ہ تک پہنچے، ر ل اللہ ﷺ تمہارے اس خطبہ طرح خطبہ نہیں ما تھا، اور ر ل اللہ ﷺ برابر عا میں اور تضرع میں اور تکبیر میں مشغول ر ، اور ورکعتیں پڑ ئی تھیں، طرح عید میں پڑ ۔

ا م تر ی فر ہیں حد ث حسن صحیح (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا اکر ئی عذر ہو استسقاء ز لئے آ با ی باہر نکلنا سب ، مر لد آ مسا ضمن میں آ ۔ [2]

اور بھی معلوم ہوا استسقاء ز لئے جا ہوئے ز ب وز ب اور فخر وتفاخر انداز بچنا چاہئے، لباس بھی سا ہ پہن نکلنا چاہئے، اور انداز میں بھی عاجزی اور انکساری ہو

---

[1] حديث نمبر ۵۵۸،باب ما جاء فى صلاة الاستسقاء ، واللفظ لهٗ، ابو داوٗد،حديث نمبر ۱۱۶۷ .

[2] وهذا الحديث يشتمل على أحكام الأول فيه خروج النبى إلى الصحراء للاستسقاء لأنه أبلغ فى التواضع وأوسع للناس وذكر ابن حبان كان خروجه إلى المصلى للاستسقاء فى شهر رمضان سنة ست من الهجرة الثانى فيه مشروعية الاستسقاء الثالث فيه استقبال القبلة وتحويل الرداء وقد ذكرنا حكمه مستقصى الرابع فيه أنه صلى ركعتين(عمدة القارى، باب تحويل الرداء فى الاستسقاء)

چاہئے۔ ؂۱

استسقاء ز عید ز مشابہ قرار ینے مطلب رکعتوں تعدا ،میدان میں نکلنا، جہری قرأت ہونا، بغیر اذان وا مت اس ز ہونا، اجتماع ہونااور بعد میں خطبہ پڑھنااور وخطبے پڑھنا، ان چیزوں اعتبار عید ز طرح ،جیسا اگلی روایات ذ میں بھی آ تا ۔

اوراس مطلب نہیں استسقاء ز میں عید ز طرح زائد تکبیرات بھی ہیں، بلکہ استسقاء ز اندر اعمال و ی عام زوں طرح ہیں۔ ؂۲

اورا م وی رحمہ اللہ ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ ایک روایت ان الفاظ میں بیان فر ئی :

خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُبْتَذِلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰی أَتَی

۱؎ متبذلا بتقديم التاء على الموحدلا أى لابسا ثوب البذلة فى النهاية التبذل ترك التزين على جهة التواضع اه والأظهر أنه على جهة إظهار الافتقار وإرادة جبر الانكسار ولئلا يكون مكررا مع قوله متواضعا فى الظاهر متخشعا فى الباطن متضرعا باللسان فى أنواع الذكر(مرقاة،كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

۲؎ وَتَأَوَّلَهُ الْجُمْهُور عَلَى أَنَّ الْمُرَاد كَصَلَاةِ الْعِيد فِي الْعَدَد وَالْجَهْر وَالْقِرَاءَة ، وَفِي كَوْنهَا قَبْل الْخُطْبَة (شرح النووى على مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء)

وذهب جمهور العلماء إلى أنه يكبر فيهما كسائر الصلوات تكبيرة واحدة للافتتاح وهو قول مالك والثورى والأوزاعى وإسحاق وأحمد فى المشهور عنه وأبى ثور وأبى يوسف ومحمد وغيرهما من أصحاب أبى حنيفة وقال داود إن شاء كبر كما يكبر فى العيدين وإن شاء كبر تكبيرة واحدة للاستفتاح كسائر الصلوات والجواب عن حديث ابن عباس أن المراد من قوله كما يصلى فى العيدين يعنى فى العدد والجهر بالقراءة وفى كون الركعتين قبل الخطبة(عمدة القارى للعينى، كتاب الجمعة، باب تحويل الرداء فى الاستسقاء)

اورتمہارےاس خطبہ طرح خطبہ ینے مطلب کیا ؟

اس سلسلہ میں اہلِ علم مختلف ا ال ہیں، میں ایک ل ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ ا اس خطبہ میں تکلف م نہیں لیا تھا، جیسا آ ج بعض خطباء عا ت ۔

قلت لادلالة لحديث ابن عباس هذا على نفى الخطبتين لاحتماله نفى الاسجاع والتكلف الذى احدثه الخطباء بعده ، وقد نقلنا عن العالمكيرية التوسع فى الخطبة الواحدة والخطبتين (اعلاء السنن ج۸ص۱۸۸ ، باب الاستسقاء بالدعاء وبالصلاة)

الْـمُـصَـلّٰـى فَـلَـمْ يَـخْـطُـبْ خُـطْـبَـتَـكُمْ هٰذِهٖ، وَلٰـكِنْ لَّمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ خَلْفَهٗ ، يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ ، وَلَمْ يُقِمْ (شرح معانی الآثار) ۱؎

جمہ نبی ﷺ مسکنت، ا اورعاجزی سا تشر گئے ، یہاں تک ز ہ تک پہنچے، ر ل اللہ ﷺ تمہارےاس خطبہ طرح خطبہ نہیں ما تھا، اورر ل اللہ ﷺ برابر عامیں اورتضرع میں اورتکبیر میں مشغول ر ،اور و رکعتیں پڑ ئی تھیں، اور ان پیچھے ، میں جہری قرأت فر ئی ،اور اذان وا مت نہیں کہی تھیں (ترجمہ ختم)

اس رواے وا ہوگیا استسقاء ز عید ز مشابہ ہو مطلب وہی ، جو پہلے بیان کیا گیا۔ ۲؎

اور صحیح ابنِ خزیمہ رواے میں الفاظ ہیں:

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَخَشِّعًا مُتَبَذِّ لًا ، فَصَنَعَ فِيْهِ كَمَا يَصْنَعُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى (صحيح ابن خزيمة) ۳؎

جمہ ر ل اللہ ﷺ استسقاء لئے خشوع اورمسکنت حالت میں تشر گئے، اوراس طر کیا، طر عیدالفطر اورعیدا ضحیٰ میں کیا جاتا (ترجمہ ختم)

اورا م نسائی رحمہ اللہ ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ ارشا ان الفاظ میں رواے کیا :

۱؎ حديث نمبر ۱۹۰۴ ، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء كيف هو ,وهل فيه صلاة أم لا ؟

۲؎ چنانچہ مندرجہ با حدے بعد ا م وی رحمہ اللہ فر ہیں:

وَلَمْ يَقُلْ (مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ) فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَهُ مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ هٰذَا الْمَعْنَى ، أَنَّهُ صَلَّى بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ، كَمَا يُفْعَلُ فِي الْعِيدَيْنِ (شرح معاني الآثار، كتاب الصلاة،باب الاستسقاء كيف هو ,وهل فيه صلاة أم لا ؟)

۳؎ حديث نمبر ۱۳۴۰ ،جماع أبواب صلاة الاستسقاء وما فيها من السنن.

خَـرَ جَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ(سنن النسائی) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ عاجزی اور ا اورمسکنت سا استسقاء ز لئے تشر گئے ،اورتمہارے اس (جمعہ)خطبہ طرح خطبہ نہیں ما تھا، پھر آپ ورکعتیں پڑ ئی تھیں (ترجمہ ختم)

اس اوربا ں سا سا بھی معلوم ہوا استسقاء ز لئے جا ہوئے ظاہری اورباطنی اعتبار عاجزی اور ا اختیار ما چاہیئے۔

ت عبا تمیم اپنے ت عبداللہ زدر اللہ عنہ رواے ہیں

:

أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَسْقٰى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ (بخاری) [2]

جمہ نبی ﷺ بارش طلب ،اور ورکعتیں پڑھیں،اوراپنی چا ر پلٹا(ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا استسقاء ز ورکعتیں ہیں،اورچا رپلٹنے بیان آ آ تا ۔

اورا م تر ی رحمہ اللہ اس طرح رواے فر ہیں :

أَنَّ رَسُـوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْـعَتَيْـنِ جَهَـرَ بِـالْـقِـرَاءَـةِ فِيْهَـا وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَرَفَعَ يَدَيْـهِ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ (ترمذی) [3]

---

[1] حديث نمبر ١٥٠٥ ،بَاب الْحَالِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ.

[2] حديث نمبر ٩٧٠ كتاب الاستسقاء، باب الجهر بالقراء ة فى الاستسقاء .

[3] حديث نمبر ٥٥٦ ،بَاب مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ.

وقال الترمذی:

وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَآبِي اللَّحْمِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَى هَذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَعَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ(حواله بالا)

جمہ ر ل اللہ ﷺ ں سا استسقاء لئے تشر لئے گئے، پھران ورکعتیں پڑ ، اوران میں جہری قرأت ، اوراپنی چا ر پلٹا، اوراپنے اٹھائے، اور بارش لئے عا ، اورقبلہ طرف رخ کیا (ترجمہ ختم)

اورابنِ عسا ت عکر ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ سند سا اک حد ، میں مضمون ۔

قَحطَ كُلُّ النَّاسِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ مُعْتَمًّا بِعَمَامَةٍ سَوْدَاءٍ قَدْ أَرْخٰى طَرَفَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالْأُخْرٰى بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ مُتَّكِئًاقَوْسًا عَرَبِيَّةً، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ؛ وَصَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ رَكْعَتَيْنِ، جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا، قَرَأَ فِي الْأُوْلٰى :إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَالثَّانِيَةِ وَالضُّحٰى ثُمَّ قَلَّبَ رِدَاءَهٗ لِتَنْقَلِبَ السَّنَةُ، ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ......(وَذَكَرَ دُعَاءً طَوِيْلًا، وَقَالَ بَعْدَهٗ) فَمَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جَاءَتِ السَّمَاءُ حَتّٰى أَهَمَّ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ كَيْفَ يَنْصَرِفُ إِلٰى مَنْزِلِهٖ، فَعَاشَتِ الْبَهَائِمُ وَأَخْصَبَتِ الْأَرْضُ، وَعَاشَ النَّاسُ، كُلُّ ذٰلِكَ بِبَرَكَةِ سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (مختصر تاريخ دمشق لابن المنظور) [1]

جمہ ر ل اللہ ز میں سب گ قحط (وخشک سا) شکار ہوگئے، ر ل اللہ ﷺ ینہ بقیع غر (ستان) طرف تشر گئے، آپ اس وق رنک عما باند ہوا تھا، اک شملہ آپ سامنے اور و ا و ں نڈ ں رمیان تھا، اورعر کمان سہارا لئے ہوئے ، پھر آپ قبلہ طرف رخ کیا، اور تکبیر کہی، اوراپنے صحابہ ورکعت زپڑ ئی، میں جہری قرأت قر ئی، پہلی رکعت میں ''اذا الشّمس رت'' اور و ی رکعت میں '' رۃ الضحیٰ''

---

[1] تحت ترجمة سلام بن سلمة ويقال ابن سليم، وكنزالعمال ج٨ص، ۴۳۶، حديث نمبر ۲۳۵۴۶، بحواله ابن عساكر وقال رجالهٗ ثقات.

پڑ ، پھراپنی چا ر پلٹا،تا خشک سا تبد ہوجائے،پھرآپ اللہ تعالیٰ حمد وثناء بیان (جوممکن عا لئے ہو،یا پھراس ا خطبہ ہو) پھرآپ عا لئے اٹھائے(اس بعدلمبی عا فر ئی)

اورجونہی ر ل اللہ ﷺ عا فارغ ہوئے، بارش وع ہوگئی،یہاں تک ہر شخص فکر ہوئی وہ طر اپنے گھر طرف ،اورجا ر ش ہوگئے،اورزمین سبز ہوگئی،اور گ بھی ش ہوگئے، سب ہمارے ار ل اللہ ﷺ برک ہوا(ترجمہ ختم)

اورمستخرج ا ا میں ت حر ب مخزو اک لمبی رواب میں :

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَسْقٰى فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَلَّبَ رِدَاءَ هٗ ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ (مستخرج أبي عوانة حديث نمبر ۲۰۳۷)

جمہ ر ل اللہ ﷺ سا استسقاء لئے نکلے، آپ ہمیں و رکعتیں پڑ ،اوراپنی چا ر پلٹا،اوراپنے تھوں عا لئے اٹھایا(پھرلمبی عا)(ترجمہ ختم)

اس رواب اک راوی ںک ہیں، محدثین ضعیف قرار یا ۔ [1]

ت ا اسحاق فر ہیں :

خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاسْتَسْقٰى فَقَامَ بِهِمْ عَلٰى رِجْلَيْهِ عَلٰى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَغْفَرَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَ ةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ (بخاری) [2]

جمہ ت عبداللہ ر ںدا ری اوران سا براء عازب اورز ںد

---

[1] مسيب بن شريك أبو سعيد التميمي (الشقرى) قال ابن معين :أجمع الناس على طرح هؤلاء النفر ، ليس يذاكر بحديثهم ، ولا يعتد بهم -منهم مسيب بن شريك ، كان ببغداد . ومرة قال :ليس بشيء .وقال البخارى :سكتوا عنه .وقال السعدى :سكت الناس عن حديثه .وقال النسائى :متروك الحديث (مختصر الكامل فى الضعفاء ، تحت رقم الترجمة، ۱۸۷۳)

[2] حديث نمبر ۹۶۶ ،كتاب الجمعة، باب الدعاء فى الاستسقاء قائما.

ار ر اللہ عنہم استسقاء لئے تشر گئے، ت عبداللہ ر ردان سامنے منبر بغیر اپنے پا ں پر کھڑے ہوئے، پھر استغفار کیا، پھر ورکعتیں پڑھیں، میں جہری قرأت فر ئی، اوراذان وا مت نہیں کہی (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا استسقاء ز لئے منبرسا جا ضرورت نہیں، اوراستسقاء ز جہری قرأت سا اوراذان وا مت بغیر پڑ جا ۔ ا؎

ز بعد خطبہ اوراس طر

استسقاء زمیں و اعمل خطبہ ،جو احا ث ثابت ۔

استسقاء زمیں خطبہ ز پہلے پڑ جائے، یا ز بعد؟

اس بارے میں روایات مختلف ہیں، بعض میں پہلے پڑ اوربعض میں بعد میں پڑ ذ ۔

لیکن جمہور فقہائے ام میں روفکر ہوئے اوراستسقاء ز عیدین ز سا مشابہت پیشِ رکھتے ہوئے بعد میں خطبہ پڑ روایات ترجیح ی ۔

اکر ئی خطبہ استسقاء ز پہلے پڑھ ،تب بھی ئی گناہ نہیں، افضل یہی خطبہ بعد

ا؎ اورا اؤ اک رواںت میں منبر اخراج ذ ،لیکن کیو وہ غر ب ، عیدین ز جو سال میں و تبہ رپڑا ا جا ،اس لئے بھی منبر اخراج مسنون نہیں، اورحضور علیہ السلام اورصحابہؓ ام بعد وان اخراجِ منبرا المصلی پرنکیروار ،اس لئے منبر جانا سنت نہیں۔

اکراخراجِ منبرا المصلی مسنون ہوتا، عیدین ز لئے بدرجۂ اولیٰ مسنون ہوتا۔ واذلا فلا۔

وحديث عائشة شاذ كما اشار اليه ابو داؤد بقوله حديث غريب ، وقد ثبت انه صلى الله عليه وسلم كان يخطب في العيدين فيقوم مقابل الناس والناس جلوس على صفوفهم ، اخرجه البخارى عن ابى سعيد ، قال فلم يزل الناس على ذلك حتى خرجت مع مروان وهو امير المدينة فى اضحىٰ او فطر ......ومقتضاه ان اول من اتخذه مروان ......فلو كانت الخطبة على المنبر سنة اومستحبة خاج المسجد لكانت صلاة العيدين اولى بذلك لتكرارهما فى كل سنة دائما بخلاف الاستسقاء، ولذا قال فى البدائع : ولايخرج المنبر فى الاستسقاء، ولا يصعده لو كان موضع الدعاء ، لانه خلاف السنة ، وقد عاب الناس على مروان عند اخرجه المنبر للعيدين ، ونسبوه الى خلاف السنة اهـ(اعلاء السنن ج٨ص١٨٧، ١٨٨، ملخصاً)

میں پڑ جائے۔ ؎

ت عبداللہ زیدا ری ر اللّٰہ عنہ رواب :

؎ ا ازخطبہ روایات بیانِ جواز پر ل ہیں،اوربعض ات اختلافِ روایات اختلافِ واقعات پر ل فر ا ۔

الجمهور ذهبوا إلى تقديم الصلاة وممن أختار تقديم الخطبة بن المنذر وصرح الشيخ أبو حامد وغيره بأن هذا الخلاف فى الاستحباب لا فى الجواز (فتح البارى لابنِ حجر،كتاب الجمعة، باب الدعاء فى الاستسقاء قائما)

وقال ابن بطال حديث أبى بكر هذا يدل على تقديم الصلاة على الخطبة لأنه ذكر أنه صلى قبل قلب الرداء وهو أضبط للقصة من ابنه عبد الله الذى ذكر الخطبة قبل الصلاة قلنا لا نزاع فى جواز الأمرين وإنما النزاع فى الأفضل (عمدة القارى للعينى،كتاب الجمعة، باب الاستسقاء فى المصلى)

والمفهوم من هذا الحديث أن الخطبة قبل الصلاة ولكن وقع عند أحمد فى حديث عبد الله بن زيد التصريح بأنه بدأ بالصلاة قبل الخطبة والجمع بينهما أنه محمول على الجواز والمستحب تقديم الصلاة لأحاديث أخر(عمدة القارى للعينى،كتاب الجمعة، باب تحويل الرداء فى الاستسقاء)

وقدمت الخطبة على الدعاء، ليتضرع اليه تعالىٰ بالقلب الحاضر،واماالجواب عن اختلاف الروايات فالاحسن ان تحمل على تعدد الواقعة، والكل يجوز ،ولعل الارجح دراية ماقررناه، والله تعالىٰ اعلم (اعلاء السنن ج٨ص ١٨٦،باب الاستسقاء بالدعاء وبالصلاة)

وقال أهل المدينة صلاة الاستسقاء ركعتان يبدأ بها الامام قبل الخطبة مثل صلاة العيد ويقرأ فيها ما حضر من القرآن ويجهر فيها بالقراءة ثم يدعو فى خطبته فيستقبل القبلة ويحول رداء ه حين يستقبلها ويحول الناس ارديتهم اذا حول الامام رداء ه ويدعون جلوسا لا يقومون كما يقوم الامام وقد كان اهل المدينة يقولون قبل هذا يبدأ الامام فى الاستسقاء بالخطبة قبل الصلاة بمثل فعله فى الجمعة ،ولكن قول اهل المدينة الآخر احب الينا من قولهم الاول (الحجة على أهل المدينة،لمحمد بن الحسن الشيبانى ،باب الاستسقاء)

ره روشنی میں ان ل ے بھی ر ہوگیا، جوخطبہ استسقاء ز بعد ہو ا ی احا ب خلاف قرار یتے ہیں اورجمہور ل تغلیط اورتضلیل تک پرمصر ہیں،جیسا جناب ما ا ین البا صاحب ''السلسلۃ الضعیفہ'' میں اس پر بحث ۔

حا ر ترجیح بنیا سند ی ہونانہیں ہو ، بلکہ ترجیح وجو ت بھی ہوا ہیں،اوراس شمار ر جو ہیں،مر ید آ آ ۔

اورخطبہ استسقاء ز بعد ی ہو ہی پیش ا م رحمہ اللہ خطبہ پہلے ہو ل رجوع فر لیا تھا،اوربعد میں خطبہ افضل ہو ہوگئے ۔

اگرخطبہ بعد ت را ہو اور ار ف حدس تِ سند پر ہوتا، ا م رحمہ اللہ جیسے محدث وفقیہ رجوع فر کیا معنیٰ ہو ؟

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَسْتَسْقِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ یَّدْعُوَ أَقْبَلَ بِوَجْھِہٖ إِلَی الْقِبْلَۃِ وَحَوَّلَ رِدَاءَ ہٗ (سنن دارقطنی) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ باہرتشر گئے،اوراستسقاء ز پڑ ، پھر ل خطبہ ا،پھرجب عا ارا ہ فر ا، اپنارخ قبلہ طرف کیا،اوراپنی چا ر پلٹا(ترجمہ ختم)

اور ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ رواۃ :

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ بِـلَا أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَۃٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰہَ وَحَوَّلَ وَجْھَہٗ نَحْوَ الْقِبْلَۃِ رَافِعًا یَدَیْہِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَاءَ ہٗ فَجَعَلَ الْأَیْمَنَ عَلَی الْأَیْسَرِ وَالْأَیْسَرَ عَلَی الْأَیْمَنِ (ابن ماجۃ) [2]

جمہ ر ل اللہ ﷺ ایک ن استسقاء لئے تشر گئے، پھر ہمیں بغیر اذان اورا مت ورکعتیں پڑ ،پھر ہمیں خطبہ ا،اوراللہ تعالیٰ عا ، اور عا وف اٹھا ہوئے اپنے ہ قبلہ طرف فر لیا، پھراپنی چا ر پلٹا، ا با د پر،اوربا ا د پر لیا(ترجمہ ختم)

اس حدیث سند میں اگرچہ محدثین کچھ کلام ،لیکن روایات اور جمہور اس حدیث مطا عمل ہو وجہ وہ ضعف نقصان ہ نہیں۔ [3]

اور ت عبا تمیم رواۃ میں ت عبداللہ زید ز ر اللہ عنہ سنا آپ فر ر :

---

[1] حدیث نمبر ۱۸۲۵، باب الاستسقاء .مسند الرویانی حدیث نمبر ۹۹۴

[2] حدیث نمبر ۱۲۵۸ ،بَاب مَا جَاءَ فِی صَلَاۃِ الِاسْتِسْقَاءِ، واللفظ لہٗ مسند احمد حدیث نمبر ۸۳۲۷.وفی حاشیۃ مسند احمد :صحیح لغیرہٖ. وقال الکتانی:ھذا اسناد صحیح رجالہٗ ثقات (مصباح الزجاجۃ،تحت حدیث رقم ۴۴۷، باب صلاۃ الاستسقاء)وقال البیھقی فی الخلافیات : رواتہٗ ثقات(فتح الغفارتحت حدیث رقم ۲۰۹۹)

[3] رَوَاہُ أَحْمد وَابْن مَاجَہ وَأَبُو عوانَۃ فِی صَحِیحہ وَالْبَیْھَقِیّ وَقَالَ فِی خلافیاتہ رُوَاتہ کلھم ثِقَات وَقَالَ فِی سنَنہ تفرد بِہِ النُّعْمَان بن رَاشد عَن الزُّھْرِیّ قلت احْتج بِہِ مُسلم وعلق عَلَیْہِ البُخَارِیّ وَذکرہ ابْن حبَان فِی ثقاتہ وَضَعفہ جمع(تحفۃ المحتاج الیٰ ادلۃ المنھاج ، باب صلاۃ الاستسقاء)

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى وَاسْتَسْقٰى ، وَحَوَّلَ رِدَاءَ هٗ حِيْنَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، قَالَ إِسْحَاقُ فِيْ حَدِيْثِهٖ :وَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا(مسند احمد حديث نمبر ١٦٤٦٦) [1]

جمہ ر ل اللہ علیہ استسقاء ز لئے ز تشر گئے،اوراپنی چا ر قبلہ طرف رخ ہوئے پلٹا۔اسحاق راوی اپنی رواس میں بھی فر مااورخطبہ پہلے ز پڑ ،پھرقبلہ طرف رخ کیااور عافر ئی(ترجمہ ختم)

ا اسحاق رواں بھی جمہور ا ۔ [2]

ت محمد ہلال فر ہیں :

أَنَّهٗ شَهِدَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، قَالَ :وَرَأَيْتُهٗ اِسْتَسْقٰى فَحَوَّلَ رِدَاءَ هٗ(مصنف ابنِ ابی شیبة) [3]

جمہ وہ ت عمر عبدالعزیز استسقاء میں ک ہوئے،ا ں خطبہ پہلے ز پڑ ئی اورمیں ان یکھا آپ استسقاء ر ،پھراپنی چا ر پلٹا تھا(ترجمہ ختم)

اورا م وی رحمہ اللہ زِ استسقاء میں خطبہ مختلف احا س ذ بعد فر ہیں:

فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ذِكْرُ الْخُطْبَةِ مَعَ ذِكْرِ الصَّلَاةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ فِي

---

[1] إسناده صحيح على شرط الشيخين غير الزيادة التى زادها إسحاق :وهو ابن عيسى ابن الطباع فهى على شرط مسلم، لأنه من رجاله(حاشية مسند احمد)

[2] والجمهورُ على أن الصلاة مقدمة على الخطبة ، وإليه رجع مالك ، وهو قوله فى "الموطأ "، وكان مستند هذا القول :رواية من روى هذا الخبر بالواو غير المرتبة بدل " :ثم "، وما روى عن إسحاق بن عيسى بن (الطباع) عن مالك أنه (قال :إنه) ـ صلى الله عليه وسلم ـ بدأ بالصلاة قبل الخطبة ، وهذا نص .ويُعتضد هذا بقياس هذه الصلاة على صلاة العيدين ؛ بسبب أنهما يخرج لهما ، ولهما خطبة(المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم للقرطبى ، ابواب الاستسقاء، باب الخروج إلى المصلى لصلاة الإستسقاء ، وكيفية العمل فيها)

[3] حديث نمبر ٨٤٢٥، كتاب الصلاة، باب من كان يصلى صلاة الاستسقاء .

اَلْاِسْتِسْقَاءِ خُطْبَةً ,غَيْرَ أَنَّهُ قَدِ اخْتُلِفَ فِي خُطْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى كَانَتْ .فَفِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ,وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاة ,وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ,فَوَجَدْنَا الْجُمُعَةَ فِيْهَا خُطْبَةٌ وَهِيَ قَبْلَ الصَّلَاةِ ,وَرَأَيْنَا الْعِيْدَيْنِ فِيْهِمَا خُطْبَةٌ وَهِيَ بَعْدَ الصَّلَاةِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي خُطْبَةِ الْاِسْتِسْقَاءِ بِأَيِّ الْخُطْبَتَيْنِ هِيَ أَشْبَهُ ؟ فَنَعْطِفُ حُكْمَهَا عَلٰى حُكْمِهَا . فَرَأَيْنَا خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ فَرْضًا ,وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ مُضَمَّنَةٌ بِهَا لَا تُجْزِءُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا ,وَرَأَيْنَا خُطْبَةَ الْعِيْدَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدَيْنِ تُجْزِءُ أَيْضًا وَإِنْ لَمْ يَخْطُبْ ,وَرَأَيْنَا صَلَاةَ الْاِسْتِسْقَاءِ تُجْزِءُ أَيْضًا وَإِنْ لَّمْ يَخْطُبْ أَلَا تَرٰى أَنَّ إِمَامًا لَوْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَلَمْ يَخْطُبْ كَانَتْ صَلَاتُهُ مُجْزِئَةً غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ أَسَاءَ فِيْ تَرْكِهِ الْخُطْبَةَ فَكَانَتْ بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ أَشْبَهَ مِنْهَا بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَّكُوْنَ مَوْضِعُهَا مِنْ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ مِثْلَ مَوْضِعِهَا مِنْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ لَا قَبْلَهَا .وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ يُوْسُفَ (شرح معانی الآثار) [1]

جمہ پس ان روایات میں زِ استسقاء سا خطبہ ذ ، بات ثابت ہوگئی استسقاء زمیں خطبہ ،البتہ ر ل اللہ ﷺ خطبہ بارے میں روایات مختلف ہیں کب پڑ تھا؟

پس ت عائشہ ر اللہ عنہا اور عبداللہ زید حدیث میں ز پہلے خطبہ ذ ،اور ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ حدیث میں ز بعد خطبہ ذ

---

[1] کتاب الصلاة، باب الاستسقاء کیف ھو.

،اس لئے ہمیں ترجیح ینے لئے رفکر ضرورت پیش آئی۔

پس جمعہ زمیں خطبہ ز پہلے پایا،اورعیدین زمیں خطبہ ز بعد پایا،ا طرح ر ل اللہ ﷺ عمل ثابت ۔

پھر یکھا استسقاء خطبہ ان رہ و ل خطبوں میں سا زیا ہ مشابہت حا ؟تا اس بھی اس رجہ یں۔

جمعہ خطبہ فرض پایا،اور جمعہ ز اس سا اس طرح وابستہ پایا خطبہ صحیح ہوئے بغیر جمعہ ز جائز نہیں ہو ،اورعیدین خطبہ ایسا نہیں ، اس لئے عیدین ز خطبہ بغیر بھی جائز ہوجا ۔

اور استسقاء ز بھی ایسا ہی پایا وہ بھی خطبہ بغیر جائز ہوجا ۔

کیا آپ معلوم نہیں اکرا م ل استسقاء ز پڑ ے اور خطبہ ے بھی استسقاء ز جائز ہوجا ،البتہ خطبہ چھوڑنا برا شمار ہوتا ، اس معلوم ہوا عیدین خطبہ استسقاء خطبہ سا زیا ہ مشابہت رکھتا ،بنسبت جمعہ خطبہ ۔

اس پر ر ہوئے استسقاء ز خطبہ مقام عیدین ز خطبہ وا ہی مقام ہو (یعنی ز بعد) اس بات ثابت ہوگئی خطبہ استسقاء ز بعد ہونا چاہیے پہلے،اورا م ا یوسف رحمہ اللہ (بلکہ جمہور فقہاء) یہی ب (ترجمہ ختم)

خطبہ بعد عا طر اوراس ثبوت

زِ استسقاء میں تیسرا اور آخری عمل عا ، مندرجہ ذ احا ث میں ر ۔

ت عبداللہ زیدا ری ر اللہ عنہ فر ہیں :

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّيْ وَأَنَّهُ لَمَّا دَعَا

أَوْ أَرَادَ أَنْ يَّدْعُوَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَ هٗ(بخاری) ؎۱

جمہ نبی علیہ وسلم زِ استسقاء پڑ طرف نکلے، جہاں آپ استسقاء ز ا افر ر ، اورجب آپ عافر ما عا ارا ہ فر ، قبلہ طرف رخ فر لیتے، اوراپنی چا ر پلٹ لیتے (ترجمہ ختم)

اورسائی حد ث میں الفاظ ہیں:

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَ هٗ حِيْنَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ(سنن النسائی) ؎۲

جمہ ر ل اللہ علیہ وسلم تشر ئے، اور بارش طلب ، اوراپنی چا ر پلٹا جب قبلہ طرف (عا لئے) رخ کیا (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا خطبہ فارغ ہو ا م چاہئے قبلہ رخ کھڑے ہو اپنی اوڑ ہوئی چا ر پلٹ ے۔

ت عبداللہ ز در اللہ عنہ اک رواۃ میں حضور علیہ وسلم استسقاء بارے میں :

وَحَوَّلَ رِدَاءَ هٗ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ(ابوداؤد) ؎۳

جمہ اورر ل اللہ علیہ وسلم اپنی چا ر پلٹا، اپنی چا ر ا اپنے با د پراور با ا د پر لیا، پھر اللہ عزو عا (ترجمہ ختم)

اوراک رواۃ میں الفاظ ہیں:

اِسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهٗ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

؎۱ حدیث نمبر ۹۷۲، کتاب الاستسقاء، بَاب اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ، واللفظ لهٗ، مسلم، حدیث نمبر ۲۱۰۹، کتاب صلاۃ الاستسقاء.

؎۲ حدیث نمبر ۱۵۱۰، باب مَتَى يُحَوِّلُ الْإِمَامُ رِدَاءَهٗ.

؎۳ حدیث نمبر ۱۱۶۵، جماع ابواب الاستسقاء، واللفظ لهٗ، السنن الکبریٰ للبیھقی حدیث نمبر ۶۶۴۴، باب کیفیۃ تحویل الرداء.

ﷺ أَنْ يَّأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقِهِ(ابو داؤد) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ استسقاء فر ما، اور آپ چا راوڑ ہوئی ، ر ل اللہ ﷺ چا اس نیچے وا پکڑ اوپر یں، لیکن جب آپ عمل ار معلوم ہوا، آپ اس اپنے کند پر پلٹ ما (ترجمہ ختم)

اور مسند احمد رواۃ میں الفاظ ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَسْقٰى وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهٗ سَوْدَاءُ، فَأَرَادَ أَنْ يَّأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهٗ أَعْلاهَا، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ فَقَلَبَهَا عَلَيْهِ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ، وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ (مسند احمد حديث نمبر ١٦٤٦٢)

جمہ ر ل اللہ ﷺ استسقاء فر ما، اور آپ چا راوڑ ہوئی ، ر ل اللہ ﷺ چا اس نیچے وا پکڑ اوپر یں، لیکن جب آپ عمل ار معلوم ہوا، آپ اس اپنے اوپر اس طرح پلٹ ما اس ا با کند پر، اور با ا کند پر ما (ترجمہ ختم)

مطلب آپ ﷺ چاہتے اوڑ ہوئی رس چا ر نیچے وا اوپر لیں، لیکن جب اس عمل میں کچھ اری محسوس فر ئی اوڑ ہوئی چا ر ا با کند پر اور با ا کند پر لیا۔ [2]

---

[1] حديث نمبر ١١٦٦ ،جماع ابواب الاستسقاء، مسند احمد حديث نمبر ١٦٤٧٣ ،صحيح ابن خزيمة،حديث نمبر ١٣٣٧ جماع أبواب صلاة الاستسقاء وما فيها من السنن،صحيح ابن حبان ، حديث نمبر ٢٨٦٧ ، باب ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَلْبَ الرِّدَاءِ دُونَ تَحْوِيلِهِ مُبَاحٌ لِلْمُسْتَسْقِي لِلنَّاسِ.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِرِجَالِ الصَّحِيحِ لَا جرم خرجه أَبُو عوَانَة فِي مستخرجه عَلَى مُسلم وَصَححهُ ابْن حبَان وَالْحَاكِم وَقَالَ عَلَى شَرط مُسلم(تحفة المحتاج الىٰ ادلة المنهاج لابن الملقن ، باب صلاة الاستسقاء)

[2] استسقى رسول الله وعليه خميصة أى كساء أسود مربع له علمان فى طرفيه من صوف وغيره وفى النهاية هو ثوب خز أو صوف معلم وقيل لا يسمى بها إلا أن تكون سوداء معلمة له أى للنبى

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر ﴾

اورمسنداحمد ایک روایت میں :

ثُـمَّ تَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَ هُ فَقَلَبَهُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ، وَتَحَوَّلَ النَّاسُ مَعَهُ

(مسند احمد حديث نمبر ١٦٤٦٥)

جمہ پھرر ل اللہ ﷺ قبلہ طرف رخ فر مااوراپنی چا ر پلٹا،اوراس اندروا باہر ما،اورر ل اللہ ﷺ سا ں بھی قبلہ طرف رُخ کیا(ترجمہ ختم)

مطلب جب ر ل اللہ ﷺ قبلہ طرف عا لئے متوجہ ہوئے، سب گ بھی عا لئے قبلہ طرف صحیح طرح متوجہ ہوگئے۔ ؎

اورر ل اللہ ﷺ اپنی چا ر اندر باہر طرف کیا،اور باہر اندر طرف کیا۔

اس پہلی روایات میں نیچے اوپراور ا با پراور با ا پر ذ تھا،اوراس روایت میں اندر باہر بھی ذ ۔

ا وجہ تمام روایات پیشِ رکھتے ہوئے بعض اہلِ علم ات فر ما چا ر رس

﴿ صفحہ بقیہ ﴾

سوداء صفة لخميصة وفيه تجريد فأراد أن يأخذ أسفلها فيجعله أعلاها فلما ثقلت أى عسرت عليه قلبها بتشديد اللام وقيل بتخفيفها على عاتقيه أى جعل أسفلها أعلاها على عاتقيه كذا قاله ابن الملك وهو غير مستقيم والصواب كما قال بعضهم أى لم يجعل أسفلها أعلاها بل جعل ما على كتفه الأيمن على عاتقه الأيسر(مرقاة، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

؎ ولايقال ان لفظ تحول بمعنىٰ حول فانه ان ثبت ذلک فى اللغة فانه يحتمل ان يكون مجازا او حقيقة ، وعلى الاول لايحتاج اليه مع صحة المعنىٰ الحقيقى.

فان قلت كيف يصح تحولهم وانهم قد كانوا الى القبلة متوجهين الى رسول الله ﷺ ، وليل هذا الاشكال جر ابن الهمام الى تسليم استدلال الخصم .

ثم الجواب عنه قلت ان المشاهدة تدل على ان السامعين للخطبة وغيرها قد يتحول بعضهم او اكثرهم عن القبلة مع كونهم متوجهين الى الامام فى الجملة ، فيحتمل ان يكونوا كذلک، فتحولوا حين تحوله ﷺ .

فلاحجة لمن قال بتحويل اردية المامومين ، فان الاحتمال لايصح معه الاستدلال ، ولله تعالىٰ الحمد على ما انعم (اعلاء السنن ج٨ ص ١٨٤، ١٨٥ باب الاستسقاء بالدعاء وبالصلاة)

ہو رت میں نیچے اوپراوراوپر نیچے سا سا ا

با اوربا ا پر ماچاہئے (تا تقلیب اورتنکیس و ں پرعمل ہوجائے)

اوراگرچا ر ل ہو ف ا با پراوربا ا پر لینا ۔ [1]

اورویسے طرح بھی چا ر پلٹنے رہ عمل لیاجائے،جا ر ،لیکن بعض اہلِ علم ات

فر ما چا ر رس ہو رت میں رہ طر پرچا ر پلٹنے طر ہو

اپنے و ں کمر پیچھے جا ا چا ر با جاب نیچے

پکڑےاوربا چا ر ا جاب پکڑے،اور ا پکڑے ہوئے

با جاب نیچےوا ا کند پر،اوربا پکڑے ہوئے ا

جاب نیچےوا با کند پر آئے،بشرطیکہ اری ہو۔ [2]

---

[1] ويحول رداء ه ، فيجعل أسفل ما على جانبه الأيسر على عاتقه الأيمن ، وأسفل ما على جانبه الأيمن على عاتقه الأيسر ، فيحصل به التقليب والتنكيس ، هذا إذا كان الرداء مربعا ، فإن كان مدورا قلبه ، ولم ينكسه ، وهو أن يجعل ما على عاتقه الأيمن على عاتقه الأيسر ، وما على عاتقه الأيسر على الأيمن(شرح السنة للامام البغوى، تحت حديث رقم ١١٦١، باب الاستسقاء)

فأراد أن يأخذ بأسفلها فيجعله أعلاها فلما ثقلت عليه قلبها على عاتقه وقد استحب الشافعي في الجديد فعل ما هم به صلى الله عليه و سلم من تنكيس الرداء مع التحويل الموصوف وزعم القرطبي كغيره أن الشافعي اختار في الجديد تنكيس الرداء لا تحويله والذي في الأم ما ذكرته والجمهور على استحباب التحويل فقط ولا ريب أن الذي استحبه الشافعي أحوط(فتح الباري لابنِ حجر،كتاب الجمعة ،باب تحويل الرداء في الاستسقاء)

"فان كان الرداء مربعا نكسه فجعل أعلاه أسفله وأسفله أعلاه وان كان مدورا اقتصر على التحويل "(المجموع شرح المهذب للنووي ، ج٥ص٧٨،٧٩)

ويحصلان معا بجعل الطرف الاسفل الذى على شقه الايمن على عاتقه الايسر وعكسه وهذا في الرداء المربع، وأما المدور والمثلث فليس فيه إلا التحويل.قال القمولي :لانه لا يتهيأ فيه التنكيس، وكذا الرداء الطويل ومراده كغيره أن ذلك متعسر لا متعذر(الإقناع للشربيني، فصل في صلاة الاستسقاء)

[2] وكيفية التحويل أن يأخذ بيده اليمنى الطرف الأسفل من جانب يساره وبيده اليسرى الطرف الأسفل أيضا من جانب يمنه ويقلب يديه خلف ظهره بحيث يكون الطرف المقبوض بيده على كتفه الأعلى من جانب اليمين والطرف المقبوض بيده اليسرى على كتفه الأعلى من جانب اليسار فإذا فعل ذلك فقد انقلب اليمين يسارا واليسار يمينا والأعلى أسفل وبالعكس (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،كتاب الصلاة،باب الاستسقاء)

اور اری ہو رت میں ا با اور با ا پر لینا ، بلکہ بہت

ات تکلف بچتے ہوئے ا طر سب فرار ا ۔ [1]

اس سلسلہ میں مر یدمسا آ آر ہیں۔

ت جابرر اللہ عنہ رواب :

---

[1] ملحوظ ر بعض اہلِ علم ات مسنداحمد مؤخرا رواب وہ ا روایات میں ر حضورعلیہ ﷺ عمل پیشِ چا ر ا با کند پر اورا ا کند پر سب فرار ا ۔

ویقلب رداء ہ فی ذلک وقلبہ أن یجعل الجانب الأیسر علی الأیمن والأیمن علی الأیسر وإنما تتبع فی ہذہ السنۃ والآثار المعروفۃ ولیس یجب ذلک علی من خلف الإمام (الاصل للشیبانی ، باب صلاۃ الاستسقاء)

اور بعض ات ا روایات میں ر حضورعلیہ ﷺ ارا ہ اور عمل و ں پیشِ رکھتے ہوئے فر ا اکر چا ر نیچے وا اوپر اور اوپر وا نیچے میں اری ہو، پھرا طرح ا چاہیئے، اور اگر اس میں اری ہو، پھر ا با کند پر اور با ا کند پر لینا چاہیئے۔

اور اگر چا ر ہو بلکہ ل ہو تو نی جاب با پر ے اور با اپنے پر ے۔

فَفِی ہَذِہِ الْآثَارِ قَلْبُہُ لِرِدَائِہِ وَصِفَۃُ قَلْبِ الرِّدَاءِ کَیْفَ کَانَ وَأَنَّہُ إِنَّمَا جَعَلَ مَا عَلَی یَمِینِہِ مِنْہُ عَلَی یَسَارِہِ وَمَا عَلَی یَسَارِہِ عَلَی یَمِینِہِ لَمَّا ثَقُلَ عَلَیْہِ أَنْ یَحْصُلَ أَعْلَاہُ أَسْفَلَہُ وَأَسْفَلُہُ أَعْلَاہُ فَکَذَلِکَ نَقُولُ مَا أَمْکَنَ أَنْ یَجْعَلَ أَعْلَاہُ أَسْفَلَہُ وَأَسْفَلَہُ أَعْلَاہُ فَقَلَبَہُ کَذَلِکَ ہُوَ ,وَمَا لَا یُمْکِنُ ذَلِکَ فِیہِ حُوِّلَ ,فَجَعَلَ الْأَیْمَنَ مِنْہُ أَیْسَرَ وَالْأَیْسَرَ مِنْہُ أَیْمَنَ .فَقَدْ زَادَ مَا فِی ہَذِہِ الْآثَارِ عَلَی مَا فِی الْآثَارِ الْأُوَلِ فَیَنْبَغِی أَنْ یُسْتَعْمَلَ ذَلِکَ وَلَا یُتْرَکَ(شرح معانی الآثار، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء کیف ہو)

فَإِنْ کَانَ مُرَبَّعًا جَعَلَ أَعْلَاہُ أَسْفَلَہُ وَأَسْفَلَہُ أَعْلَاہُ ، وَإِنْ کَانَ مُدَوَّرًا جَعَلَ الْأَیْمَنَ عَلَی الْأَیْسَرِ وَالْأَیْسَرَ عَلَی الْأَیْمَنِ ، وَإِنْ کَانَ قَبَاءً جَعَلَ الْبِطَانَۃَ خَارِجًا ، وَالظِّہَارَۃَ دَاخِلًا حِلْیَۃٌ، وَعَنْ أَبِی یُوسُفَ رِوَایَتَانِ وَاخْتَارَ الْقُدُورِیُّ قَوْلَ مُحَمَّدٍ لِأَنَّہُ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ فَعَلَ ذَلِکَ نَہْرٌ وَعَلَیْہِ الْفَتْوَی کَمَا فِی شَرْحِ دُرَرِ الْبِحَارِ قَالَ فِی النَّہْرِ وَأَمَّا الْقَوْمُ فَلَا یَقْلِبُونَ أَرْدِیَتَہُمْ عِنْدَ کَافَّۃِ الْعُلَمَاءِ خِلَافًا لِمَالِکٍ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء)

خلاصۂ کلام بعض ات نیچے اوپر سا ا با قید بھی (یعنی تقلیب وتنکیس و ں) ملحوظ رکھا، اور اری رت میں ف ا با تحو فرار ا، اور ا ں وّر میں تقلیب وتنکیس ار سمجھتے ہوئے ف تقلیب فرار ا۔

جبکہ بعض ات اری وا عمل امداز ا روایات پیشِ ف ا با پر اور با ا پر لینے فرار ا، اور بعض ات نیچے وا اوپر مقدم فرار ا، اور اری رت میں ا با اور با ا پر فر ا۔

اور اری ہو رت میں تقلیب اور تنکیس اجتماع وا عمل تمام روایات پر عمل ہو جاتا ، واللہ اعلم۔

اِسۡتَسۡقٰی رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ وَحَوَّلَ رِدَاءَ ہٗ لِیَتَحَوَّلَ الْقَحۡطُ (مستدرک حاکم) ۱

جمہ ر ل اللہ ﷺ استسقاءفر ما،اوراپنی چا ر پلٹا تا قحط(وخشک سا) پلٹ جائے(ترجمہ ختم)

اس حد ث معلوم ہوا چا ر پلٹنے میں حکمت ،تا اللہ تعالیٰ خشک سا تبد فر یں۔ ۲

ما چا ر پلٹنے میں اللہ تعالیٰ نیک فا حا ما ۔ ۳

استسقاءمیں طرح بہ واستغفار ذریعہ اپنے با بد جاتا ،ا طرح چا ر پلٹ اپنے ظاہر بھی بد جاتا ،تا اللہ تعالیٰ ہماری اس حالت بدلنے قحط اور خشک سا بھی تبد فر یں۔ ۴

ت عمیر ر اللہ عنہ فر ہیں :

أَنَّـهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَسۡتَسۡقِيۡ عِنۡدَ أَحۡجَارِ الزَّيۡتِ قَرِيۡبًا مِنَ الزَّوۡرَاءِ قَائِمًا

---

۱ حدیث نمبر ۱۲۱٦ ،وقال الحاکم هذا حدیث صحیح الإسناد و لم یخرجاه،سنن دارقطنی، حدیث نمبر ۱۸۱۹ ،باب الاستسقاء عن محمد بن المنکدر مرسلاً .

۲ وَأَخۡبَرَنَا أَبُو صَالِحِ بۡنُ أَبِى طَاهِرٍ أَخۡبَرَنَا جَدِّى يَحۡيَى بۡنُ مَنۡصُورٍ حَدَّثنَا أَحۡمَدُ بۡنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسۡحَاقُ بۡنُ إِبۡرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ وَكِيعٌ فِى قَوۡلِهِ جَعَلَ الۡيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالَ عَلَى الۡيَمِينِ يَعۡنِى تَحَوَّلُ السَّنَةُ الۡجَدۡبَةُ إِلَى الۡخِصۡبِ كَمَا تَحَوَّلُ هَذَا الۡيَمِينُ عَلَى الشِّمَالِ(السنن الکبریٰ للبیهقی حدیث نمبر ٦٦٥۰، باب ما قیل من المعنى فی تحویل الرداء)

۳ قالوا :والتحویل شرع تفاؤلا بتغیر الحال من القحط إلى نزول الغیاث والخِصب، ومن ضیق الحال إلى سعته.(شرح ابی داؤد للعینی ،جماع أبواب صلاة الاستسقاء وتفریعها)

وقد ذکرنا أن حکمة التحویل :التفاؤل بتغییر الحال، وقد جاء ذلک مصرحا فی "مستدرک الحاکم "من حدیث جابر وصحّحه، وفیه " :وحول رداء ه لیتحول القحط "، وکذلک رواه الدارقطنی فی "سننه "، وفی "السؤالات للطبرانی "من حدیث أنس " :وقلب رداء ه لکی یُقْلب القحط إلى الخِصب ."وفی "مسند إسحاق بن راهویه " : "لتتحول السنة من الجدب إلى الخِصب "، ذکره من قول وکیع(شرح ابی داؤد للعینی ،باب :فی أی وقت یحول رداء ه)

۴ وَالۡحِكۡمَةُ فِيهِمَا التَّفَاؤُلُ بِتَغَيُّرِ الۡحَالِ إلَى الۡخَصۡبِ وَالسَّعَةِ قَالَ تَعَالَى (إنَّ اللَّهَ لا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنۡفُسِهِمۡ) فَيُغَيِّرُوا بَوَاطِنَهُمۡ بِالتَّوۡبَةِ وَظَوَاهِرَهُمۡ بِمَا ذُكِرَ فَيُغَيِّرُ اللَّهُ مَا بِهِمۡ (أسنى المطالب،كِتَابُ صَلَاةِ الِاسۡتِسۡقَاءِ)

يَدْعُوْ يَسْتَسْقِيْ رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ لاَ يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ (ابوداؤد) [1]

جمہ ا ں نبی ﷺ یکھا،آپ زوراء قر ب ا زِز ب ما پر کھڑےہو بارش طلب لئے عا فر ر ،اوراپنے و ں تھوں اپنے سامنے اٹھارکھاتھا،جو اونچےنہیں (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا استسقاء عا لئے اونچے اٹھانا چاہئے لیکن اتنے اوپرنہیں اٹھانا چاہئے اوپرنکل جا ، تک اٹھانا ۔ [2]

اور ت ا ر اللہ عنہ رواب :

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِسْتَسْقٰى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ (مسلم) [3]

جمہ نبی ﷺ بارش عا ،پھراپنے تھوں پشت آسمان طرف (ترجمہ ختم)

اورا اؤ رواب میں :

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَسْقِيْ هٰكَذَا يَعْنِيْ وَمَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ بُطُوْنَهُمَا مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ (ابوداؤد) [4]

---

[1] حديث نمبر ۱۱۷۰، كتاب الاستسقاء.

[2] قوله " :قبل وجهه "بكسر القاف وفتح الباء .فيه من السُنَة رفع اليدين إلى وجهه، ولا يجاوز بهما رأسه كما فعله رسول الله .والحديث :أخرجه الترمذى، والنسائى من حديث عمير مولى آبى اللحم، عن آبِى اللحم .وقال الترمذى :كذا قال قتيبة فى هذا الحديث عن آبى اللحم، ولا يعرف له عن النبى -عليه السلام -إلا هذا الحديث الواحد .(شرح ابى داوٗد للعينى ،باب :رفع اليدين فى الاستسقاء)

وعمير يروى عنه وله أيضا صحبة أنه رأى النبى يستسقى عند أحجار الزيت وهو موضع بالمدينة من الحرة سميت بذلك لسواد أحجارها بها كأنها طليت بالزيت قريبا من الزوراء بفتح الزاى المعجمة موضع قائما يدعو يستسقى حالان أى داعيا مستسقيا رافعا يديه قبل وجهه بكسر القاف وفتح الموحدة أى قبالته أى تارة وتارة فلا ينافى ما تقدم لا يجاوز بهما أى بيديه حين رفعهما رأسه لا ينافى ما مر عن أنس أنه كان يبالغ فى الرفع للإستسقاء لإحتمال أن ذلك أكثر أحواله وهذا فى نادر منها أو بالعكس رواه أبو داود وروى الترمذى والنسائى نحوه أى معناه (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ،كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

[3] حديث نمبر ۲۱۱۲،كتاب صلاة الاستسقاء،باب رفع اليدين بالدعاء فى الاستسقاء .

[4] حديث نمبر ۱۱۷۳، كتاب الاستسقاء.

جمہ نبی ﷺ اس طر بارش طلب فر ما ، پھراپنے تھوں

اس طر بتلاما تھوں پھیلا ما،اوران اندرو زمین طرف لیا،

یہاں تک میں بغلوں سفیدی یکھ لیا(ترجمہ ختم)

ان و ں احا ب معلوم ہوا استسقاء عا لئے اٹھا طر و ی عام

عا ں مختلف ، اس میں الٹے عا چاہئے ،اوراس وجہ بھی وہی نیک

فا ،جوچا ر پلٹنے بارے میں کر ری۔ [1]

زِاستسقاء طر خلاصہ

خلاصہ بارش طلب و اطر زِاستسقاء پڑھنا ۔

اور زاستسقاء طر ن(ر بھی ممکن ہوں) آبا ی باہر کسی

میدان میں (اورآبا ی باہر مشکل ہو، شہر ہی کسی کھلے میدان میں)جمع ہوں،معمو

لباس پہن جا ں میں اللہ ف اوراپنے گناہوں اور ں استحضاراوراحساس ہو

عجزوانکسار کر جھکی ہوئی ہوں اوراپنی عا ں لیت یقین ہو۔

میدان میں پہنچ ا م ز لئے اپنے مصلے پر کھڑا ہو،اوراذان اورا مت بغیر ورکعت

جہری قرأت سا پڑ ئے۔

ز رأبعد عا بجائے عید طرح وخطبے پڑ جا ،ع خطبہ میں ا م ں

سامنے ع میں گناہوں بہ اور بچنے اور ق العبا ا ا مضامین بیان ے۔ [2]

---

[1] قال جماعة من أصحابنا وغيرهم السنة فى كل دعاء لرفع بلاء كالقحط ونحوه أن يرفع يديه ويجعل ظهر كفيه إلى السماء ، وإذا دعا لسؤال شىء وتحصيله جعل بطن كفيه إلى السماء (شرح النووى على مسلم،كتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء فى صلاة الاستسقاء والتعوذ عند رؤية الريح والغيم)

[2] عید خطبہ میں جواضا تکبیرات مستحب ہیں،استسقاء خطبہ میں تکبیرات مستحب نہیں۔

وقال محمد بن الحسن أرى أن يصلى الإمام فى الاستسقاء نحوا من صلاة العيد يبدأ بالصلاة قبل الخطبة ولا يكبر فيها كما يكبر فى العيدين(الاصل للشيبانى ، باب صلاة الاستسقاء)

خطبہ فارغ ہو ا م قبلہ رخ کھڑے ہو بطور تفا ل (نیک فا) اپنی اوڑ ہوئی چا ر پلٹ ے۔

اور چا ر پلٹنے طر پیچھے بیان کیا جا ۔

اور چا ر پلٹنا بطور تفا ل (یعنی نیک فا غرض) ،تا اللہ تعالیٰ خشکی تری تبد فر یں۔

پھرا م قبلہ طرف منہ کھڑے کھڑے آہ و بکا سا تک اونچے اور الٹے آہستہ اور بلند آواز عا ے۔

اور تھوں الٹا مقصد بھی تفا ل (یعنی نیک فا) ،تا اللہ تعالیٰ ان حالت تبد فر یں۔

اور مقتدی قبلہ رو بیٹھ خشوع وخضوع سا ا م طرح بلند اور الٹے عا میں مشغول ہو جا ،اور ا م عا پر آمین ،آمین کہتے رہیں اور کر کرا عا یں ،تا رمائے ر جوش میں آجائے اور با ا ،اور مسنون و رہ عا جو بارش روایات میں آئی ہیں وہ جا ، عا با ہوں اپنی زبان میں بھی اس مطلب عا جا سکتی ہیں۔ [1]

---

[1] (قَوْلُهُ كَالْعِيدِ) أَیْ بِأَنْ يُصَلِّیَ بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إقَامَةٍ ثُمَّ يَخْطُبَ بَعْدَهَا قَائِمًا عَلَى الْأَرْضِ مُعْتَمِدًا عَلَى قَوْسٍ أَوْ سَيْفٍ أَوْ عَصًا خُطْبَتَيْنِ عِنْدَ مُحَمَّدٍ وَخُطْبَةً وَاحِدَةً عَنْ أَبِی يُوسُفَ حِلْيَةٌ (قَوْلُهُ خِلَافٌ) فَفِی رِوَايَةِ ابْنِ كَاسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يُكَبِّرُ الزَّوَائِدَ كَمَا فِی الْعِيدِ وَالْمَشْهُورُ مِنْ الرِّوَايَةِ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَا يُكَبِّرُ كَمَا فِی الْحِلْيَةِ (قَوْلُهُ خِلَافًا لِمُحَمَّدٍ) فَإِنَّهُ يَقُولُ يَقْلِبُ الْإِمَامُ رِدَاءَهُ إذَا مَضَى صَدْرٌ مِنْ خُطْبَتِهِ ، فَإِنْ كَانَ مُرَبَّعًا جَعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ وَأَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ ، وَإِنْ كَانَ مُدَوَّرًا جَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ ، وَإِنْ كَانَ قَبَاءً جَعَلَ الْبِطَانَةَ خَارِجًا ، وَالظِّهَارَةَ دَاخِلًا حِلْيَةٌ .

وَعَنْ أَبِی يُوسُفَ رِوَايَتَانِ وَاخْتَارَ الْقُدُورِیُّ قَوْلَ مُحَمَّدٍ لِأَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَعَلَ ذَلِكَ نَهْرٌ وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى كَمَا فِی شَرْحِ دُرَرِ الْبِحَارِ قَالَ فِی النَّهْرِ وَأَمَّا الْقَوْمُ فَلَا يَقْلِبُونَ أَرْدِيَتَهُمْ عِنْدَ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ خِلَافًا لِمَالِكٍ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء)

استسقاء عاو ز متعلّق چندمسا

مسئلہ استسقاء حقیقت اللہ تعالیٰ بارش طلب عا ا ،اور بہ واستغفار عا روح ۔

اور بارش رکنے ا سب گناہوں ت ،اور بہ واستغفار گناہ معاف ہو ہیں۔

اورا وجہ چیز عا مطلوب ومقصو ہو،اس پہلے بہ واستغفار ا عا آ اب میں ،اوراس عا لیت میں تاثیر پیدا ہو ۔

اوراستسقاء ز بارش طلب طر ۔

اس لئے استسقاء عااور ز پہلے بہ واستغفار اہتمام ا چاہئے۔ [1]

اورا م چاہئے استسقاء پہلے ں بہ واستغفار اہتمام طرف متوجہ ے۔

مسئلہ بارش رکنے اور پیداوار قلت اک ا سب ز ۃ ا ا ا ،اورصد بلاء اورقحط ور میں خاص تاثیر ۔

کئی احا ث میں ذ ۔

ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ اک لمبی حدث میں رواث ر ل اللہ ﷺ فر ا :

وَلا مَنَعُوْا الزَّكَاةَ إِلا حُبِسَ عَنْهُمُ الْقَطْرُ(المعجم الكبير للطبرانی،حديث نمبر

---

[1] قلت والخلاصة عندی ان الاستسقاء حقيقة طلب السقی من الله تعالیٰ فهو الدعاء لانزال الغيث وروحه الاستغفار والتوبة كما ان روح الصلاة الخشوع، وصورته الكاملة الدعاء مع الصلاة بهياتها الاجتماعية الماثورة ،واللہ اعلم(فتح الملهم ج۲ ص۴۴۰، كتاب صلاة الاستسقاء)

الإجابة تسرع إلى من لم يكن متلبسا بالمعصية فإذا قدم التوبة والاستغفار قبل الدعاء كان أمكن لاجابته(فتح البارى -ابن حجر،باب التوبة أشار)

وينبغی أن يكون الدعاء على هيئة وأدب فإن لكل أدب ثمرة ولكل هيئة زينة يبدأ بمدائحه ثم الثناء عليه والتنزيه له ثم محامده وذكر آلائه وبث مننه ونشر صنائعه والاعتراف بالمساوء والتوبة إليه والاعتذار والتنصل والاستغفار والتضرع والاستعاذة والاختتام بآمين والله أعلم وأحكم(نوادر الأصول فی أحاديث الرسول،الأصل الثالث والأربعون والمائتان)

۱۰۸۳۰) ۱؎

جمہ جو گ بھی ز ۃ رو ہیں (یعنی ٹھیک ٹھیک ا انہیں) اس بد میں اللہ تعالیٰ اُن بارش روک لیتے ہیں (ترجمہ ختم)

اوراک رواں میں الفاظ ہیں:

وَلا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ اِلَّا حَبَسَ اللّٰہُ عَنْهُمُ الْقَطْرَ (مستدرک حاکم، حدیث نمبر ۲۵۷۷) ۲؎

جمہ اورجو م بھی ز ۃ رو اللہ تعالیٰ اُن بارش روک لیتے ہیں (ترجمہ ختم)

اوراک رواں میں :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللّٰہُ بِالسِّنِيْنَ (الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ) ۳؎

جمہ ر ل اللہ ﷺ فر ما م بھی ز ۃ رو اللہ تعالیٰ اس قحط سا میں مبتلا فر یتے ہیں (ترجمہ ختم)

۱؎ قال الهيثمي:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسَانَ الْمَرْوَزِيُّ، لَيَّنَهُ الْحَاكِمُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُونَ، وَفِيهِمْ كَلَامٌ .(مجمع الزوائد ج۳ص۶۵،کتاب الزکاة، باب فرض الزكاة)

وقال المنذری:

رواه الطبرانی فی الکبیر وسنده قریب من الحسن وله شواهد (الترغيب والترهيب ج۱ ص ۳۰۹،کتاب الصدقات الترغیب فی أداء الزکاة وتأکید وجوبها)

۲؎ وقال الحاکم:

هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجه، تعليق الحافظ الذهبی فی التلخيص: على شرط مسلم.

۳؎ حديث نمبر۴۵۷۷،تحت من اسمه عبدان.

قال الهيثمي:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ (مجمع الزوائد ج۳ص۶۶،کتاب الزکاة، باب فرض الزكاة)

اوراىک رواىت مىں :

اِذَا رَأَيُتَ الُمَطَرَ قَدُ قَحِطَ فَاعُلَمُ اَنَّ الزَّكَاةَ قَدُ مُنِعَتُ(شعب الايمان للبيهقى) [1]

جمہ جب آپ بارش قحط وا ہوگیا ، آپ جان لیں ز ۃ روک گئی (یعنی گ ز ۃا انہیں ر)(ترجمہ ختم)

اس لئے قحط اور خشک سا وف بطورِ خاص ز ۃ اور صد اہتمام ما چاہیئے۔ [2]

مسئلہ بعض اہلِ علم ات فر ما بہ واستغفار اور گناہوں بچنے سا سا زِ استسقاء لئے جا پہلے تین ن روزے رکھنا بھی مستحب (اور بعض اہلِ علم ات بقول ن بھی روزے حالت میں استسقاء ز لئے جانا مستحب) روزہ رکھنے اس لئے تا گ پہلے ذرا ر ہوجا اور گناہوں بچنے اور استغفار اور تضرع صلاحیت پیدا ہوجائے، کیو روزے میں تاثیر جو ۔ [3]

---

[1] حديث نمبر ٣٠٤١،كتاب الزكاة،باب التشديد على منع زكاة المال.

[2] ويقدمون الصدقة فى كل يوم قبل خروجهم ويجددون التوبة ويتسغفرون للمسلمين (الدر المختار،كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

[3] عبد الرزاق عن بن عيينة عن جعفر بن برقان قال كتب عمر بن عبد العزيز إلى ميمون بن مهران أنى كتبت إلى أهل الأمصار أن يخرجوا يوم كذا من شهر كذا ليستسقوا ومن استطاع أن يصوم ويتصدق فليفعل فإن الله يقول قد أفلح من تزكى وذكر اسم ربه فصلى وقولوا كما قال أبواكم ربنا ظلمنا انفسنا وإن لم تغفر لناوترحمنا لنكونن من الخاسرين وقولوا كما قال نوح إلا تغفر لى وترحمنى أكن من الخاسرين وقولوا كما قال موسى إنى ظلمت نفسى فاغفر لى فغفر له إنه هو الغفور الرحيم وقولوا كما قال يونس عليه السلام لا إله إلا أنت سبحانک إنى كنت من الظالمين (مصنف عبدالرزاق، حديث نمبر ٤٩٠٣،باب الاستسقاء)

وَيُسُتَحَبُّ لِلُإِمَامِ أَنُ يَأُمُرَهُمُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ قَبُلَ الُخُرُوجِ وَبِالتَّوُبَةِ ثُمَّ يَخُرُجُ بِهِمُ فِى الرَّابِعِ(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

وأما الا كمل فلها أداب مستحبة وليست شرطا (أحدها) إذا أراد الامام الاستسقاء خطب الناس ووعظهم وذكرهم وأمرهم بالخروج من المظالم والتوبة من المعاصى ومصالحة المتشاحنين والصدقة والاقبال على الطاعات وصيام ثلاثة أيام ثم يخرج بهم فى الرابع وكلهم صيام هكذا نص الشافعى فى الام واتفق الاصحاب على انهم يخرجون فى الرابع صياما وممن صرح به مع الشافعى الشيخ أبو حامد والبندنيجى والمحاملى والقاضى أبو الطيب والماوردى وسليم الرازى والمصنف

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ر﴾

مسئلہ ویسے استسقاء زاک تبہ پڑھنا بھی جاںر ،لیکن بعض اہلِ علم ات فر ما مستحب وافضل استسقاء زتین ن لگاتار پڑ جائے،اور ہر ن بہ واستغفاراورصد خیرات بھی اہتمام ما مستحب ۔

اورتین ن زںا ہ استسقاء زمناسب نہیں۔ ؎۱

مسئلہ زِ استسقاء لئے عاجزی اورخشوع ومسکنت ظاہر ہوئے اور عام سا ہ لباس پہن اورز ب وز ب اوربدامب اور مند سا جھکائے ہوئے بہ واستغفار ہوئے جاںا مستحب ۔ ؎۲

﴿ صفحہ بقیہ ﴾

وابن الصباغ والبغوی والمتولی وصاحب العدة والشيخ نصر وخلائق لا يحصون (المجموع شرح المهذب ج۵ص ۷۰)

لان الصوم من اعظم العبادات ولرقة القلوب به (طحطاوی علی الدر ج ۱ ص ۳۶۰)

قالوا: ويامرهم الامام بصوم ثلاثة ايام قبل يوم الخروج ، وبالخروج عن المظالم وبالتقرب بالغير ثم يخرجون فی الرابع صياما، ولكل منهما اثر فی الاجابة علی ماورد فی اخبار نقلت، وذكرها الحافظ فی التلخيص الحبير بالتفصيل(اعلاء السنن ج۸ص۱۹۳ ، باب الاستسقاء بالدعاء وبالصلاة)

؎۱ ثُمَّ الْمُسْتَحَبُّ أَنْ يَخْرُجَ الْإِمَامُ بِالنَّاسِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ كَذَا فی الزَّادِ ولم يُنْقَلْ أَكْثَرُ من ذلک (الفتاویٰ الهندية،كتاب الصلاة، الباب التاسع عشر فی صلاة الاستسقاء)

(وَيَخْرُجُونَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ) لِأَنَّهُ لَمْ يُنْقَلْ أَكْثَرُ مِنْهَا (مُتَتَابِعَاتٍ)(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

ويقدمون الصدقة فی كل يوم قبل خروجهم ويجددون التوبة ويتسغفرون للمسلمين (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

ملحوظر حضورعلیہ ﷺ اورصحابہؓ ام بارش ضرورت وب اںک زںا ہ تبہ استسقاء زثابت نہیں، اوراس وجہ حضورعلیہ ﷺ اورصحابہؓ ام اںک تبہ زِ استسقاء پڑ اللہ تعالیٰ بارش فر ما ،کیو ان ات عاواستغفاراور بہ میں صدق واخلاص زںا ہ تھا،برخلاف آج ور ۔

واما رسول اللہ ﷺ فلم يخرج قط الا مرة فانه كان اذا استسقیٰ سقیٰ اولا، كما ثبت بالاحاديث صراحة ، وكذاالصحابة رضی اللہ عنهم فيما اعلم ، ويمكن ان يستأنس للخروج ثلاثا بما ورد ان الدعاء يستحب فيه التكرير، واقله التثليث ، كمافی الحصن الحصين معزيا الی ابی داوٗد، فلم يتجاوزوا فی الاستسقاء اقل عدد التكرير لكونه علی هيئة خاصة خلاف القياس فافهم (اعلاء السنن ج۸ص۱۹۲ ، باب الاستسقاء بالدعاء وبالصلاة)

؎۲ (مُشَاةً فِی ثِيَابٍ غَسِيلَةٍ أَوْ مُرَقَّعَةٍ مُتَذَلِّلِينَ مُتَوَاضِعِينَ خَاشِعِينَ لِلَّهِ نَاكِسِينَ رُءُوسَهُمْ وَيُقَدِّمُونَ الصَّدَقَةَ فِی كُلِّ يَوْمٍ قَبْلَ خُرُوجِهِمْ وَيُجَدِّدُونَ التَّوْبَةَ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلْمُسْلِمِينَ .(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

مسئلہ زِاستسقاء بہتراورافضل وقت وہی جوعید ز وقت ،یعنی رج نکلنے بعدزوال پہلے پہلے،کیو روایات میں استسقاء ز عید ز مشابہ قرار ما گیا ، حد ث میں آنحضرت ﷺ ایسے ہی وقت زاستسقاء لئے تشر جانا ثابت ۔ ا

لیکن اگر استسقاء ززوال بعد پڑھ جائے، بھی جائز ، بلکہ بہت اہلِ علم ات ر ک رات وقت میں بھی جائز ۔

البتہ رج ع ہو ،زوال ہو ،اورغروب ہو وقت جائز نہیں۔

اورا طرح صبح صا ق بعد رج ع ہو تک،اورعصر ز بعد غروب ہو تک بھی وہ ۔ ۲

ا چنانچہ ت عائشہر اللہ عنہا حد ث میں :

حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ(ابوداؤد ، حدیث نمبر ۱۱۷۵، کتاب الاستسقاء)

وقت صلاة الاستسقاء وقت صلاة العيد سواء (اعلاء السنن ج۸ص۱۹۳)

ووقت صلاة الاستسقاء وقت صلاة العيد(فتح البارى لابن رجب، باب كيف حول النبى -صلى الله عليه وسلم -ظهره إلى الناس ؟)

۲ فَوَقْتُهَا فِي الِاخْتِيَارِ كَوَقْتِ صَلَاةِ الْعِيدِ ، لِاجْتِمَاعِهِمَا فِي الصِّفَةِ ، فَإِنْ صَلَّاهَا فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِيدِ إمَّا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ بَعْدَ زَوَالِهَا أَجْزَأَهُ ، بِخِلَافِ الْعِيدِ (الحاوى فى الفقه الشافعى ،القول فى وقت صلاة الاستسقاء)

أن وقت صلاة الاستسقاء كوقت صلاة العيدين كما دل عليه حديث ابن عباس وقد اختلف فى ذلک فذهب مالک والشافعي وأبو ثور إلى أنه يخرج لها كالخروج إلى صلاة العيدين وحكى ابن المنذر وابن عبد البر عن الشافعي هذا ونقل ابن الصباغ فى (الشامل) وصاحب (جمع الجوامع) عن نص الشافعي أنها لا تختص بوقت وبه قطع المتولي والماوردى وابن الصباغ وصححه الرافعي فى المحرر ونقل النووى القطع به عن الأكثرين وأنه صححه المحققون وأما وقتها كوقت العيد فقال إمام الحرمين إنه لم يرو لغير الشيخ أبى على قلت لم ينفرد به الشيخ أبو على بل قاله أيضا الشيخ أبو حامد والمحاملي البغوى فى (التهذيب)(عمدة القارى للعينى،كتاب الجمعة، باب تحويل الرداء فى الاستسقاء)

(فرع) فى وقت صلاة الاستسقاء ثلاثة أوجه (أحدها) وقتها وقت صلاة العيد وبهذا قال الشيخ ابو حامد الاسفرايني وصاحبه المحاملي فى كتبه الثلاثة المجموع والتجريد والمقنع وأبو على السنجي والبغوى وقد يستدل له بحديث ابن عباس السابق ولكنه ضعيف (والوجه الثانى) اول

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ﴾

مسئلہ بعض اہلِ علم ات فر ما استسقاء ز میں افضل پہلی رکعت میں **سورہ اعلیٰ اور و ی میں سورہ غاشیہ یا پہلی رکعت میں سورہ قٓ اور و ی میں سورہ قمر** پڑ جائے۔ [1]

اوراستسقاء ز میں حضور ﷺ پہلی رکعت میں ''اذا الشّمس رت''اور و ی رکعت میں '' رۃ الضحیٰ''پڑھنا بھی ثابت ۔ [2]

اوراگر ئی و ی رت پڑ بھی ئی گناہ نہیں۔

مسئلہ استسقاء ز آبا ی باہر کسی کھلی میں جا پڑھنا افضل ،تا سب گ سَما سکیں۔

لیکن اگر آبا ی اندر کسی وسیع استسقاء ز پڑ جائے، بھی ئی گناہ نہیں،اور مسجد حدو میں بھی استسقاء ز پڑھنا جائز ۔ [3]

مسئلہ استسقاء ز صحیح یا جائز ہو لئے شہر یا بڑی آبا ی ہو ناضروری نہیں، بلکہ

صفحہ بقیہ

وقتها اول وقت صلاة العيد ويمتد الى ان يصلى العصر وهو الذى ذكره البندنيجى والرويانى وآخرون. والثالث وهو الصحيح بل الصواب انها لا تختص بوقت بل تجوز وتصح فى كل وقت من ليل ونهار إلا اوقات الكراهة على احد الوجهين وهذا هو المنصوص للشافعى وبه قطع الجمهور وصححه المحققون ممن قطع به صاحبا الحاوى والشامل وصاحب التتمة وآخرون وصححه الرافعى فى المحرر وغيره ونقله صاحب الشامل وصاحب جمع الجوامع فى نصوص الشافعى عن نص الشافعى واستصوبه إمام الحرمين وقال لم ار التخصيص بوقت لغير الشيخ ابى على السنجى واستدلوا له بانها لا تختص بيوم فلا تختص كصلاة الاستخارة وركعتى الاحرام وغيرهما(المجموع شرح المهذب ج٥ص٧٦)

[1] الأمر الرابع فى أنه يقرأ فى صلاة الاستسقاء بعد الفاتحة ما يقرأ فى العيدين أما سورة ق واقتربت أو سبح اسم ربك الأعلى والغاشية (عمدة القارى للعينى، باب تحويل الرداء فى الاستسقاء)

[2] حد ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ وی اور وع میں ذ ی ۔

[3] أى هذا باب فى بيان جواز الاستسقاء فى المسجد الجامع وأشار بذلك إلى أن الخروج إلى المصلى ليس بشرط فى الاستسقاء لأن المقصود فى الخروج إلى الصحراء تكثير الناس وذلك يحصل فى الجوامع وإنما كانوا يخرجون إلى الصحراء لعدم تعدد الجوامع بخلاف هذا الزمان(عمدة القارى للعينى ، باب الاستسقاء فى المسجد الجامع)

شہر،قصبہ، ں، یہات اورجنگل میں ہر استسقاء زپڑھناجار ۔

مسئلہ استسقاء ز لئے ا م ا ں مقیم ہوبا بھی ضروری نہیں، بلکہ مسافرہو

حالت میں بھی استسقاء زپڑھناجار ۔

مسئلہ استسقاء ز فارغ ہو ا م وخطبے پڑھناسب ،اور و ں خطبوں

رمیان کچھ ر لئے بیٹھنا بھی سب ،لیکن اس خطبے لئے منبر ہوناسب نہیں۔

خطبہ وت نفسہٖ میں (ٹھی) لیناحضورﷺ ثابت ،لیکن علماء فر ما

سب ومستحب رجہ عمل ،لہٰذااس ا رجہ میں رکھنا چاہئے،اوراس اس رجہ نہیں

بڑ ا چاہئے،ور وہ عمل ز ے میں اخل ہوجائے ۔[1]

خطبہ رمیان حاضرین خا ش اورخطبہ طرف متوجہ رہناضروری ،اور ئی لغواور ل

حرکت ممنوع ۔

خطبہ میں ا م چاہئے عر میں منین اور منات اورمسلمین اور ت لئے استغفار

ے۔

مسئلہ استسقاء زاورخطبہ بعد عا وع پہلے ا م اپنی اوڑ ہوئی

چا ر نیک فال رپراس طرح پلٹنا چاہئے ا طرف با طرف اور با

طرف ا طرف آجائے،اورنیچے اوپراوراوپر نیچے آجائے۔

اوراکر ف ا طرف با طرف اوربا طرف ا طرف پراکتفاء

ے، بھی بہت اہلِ علم ر ک سب ا اہوجا ۔

مسئلہ اکرا م چا ر اوڑ ہوئی ہو، بلکہ جبہ پہنا ہوا ہو، اس الٹا ے اندر

باہراورباہر اندر جائے۔

مسئلہ اکرا م چا راوڑ ہوئی ہو،اور جبہ پہنا ہوا ہو، بلکہ پرچا ر طرح

ئی رو ل اوڑھ رکھا ہو، اس پلٹ لینا چاہئے۔

---

[1] يصلى الإمام ركعتين جاهرا بالقراءة مستقبلا بوجهه قائما على الأرض دون المنبر متكئا على قوس يخطب بعد الصلاة خطبتين (عمدة القارى،باب تحويل الرداء فى الاستسقاء)

اورچا ر پلٹنا ف ا م لئےسب مقتدیوں لئےنہیں۔

مسئلہ اکرا م استسقاء ز پہلے مقا زبان میں زِ استسقاء غرض،اس طر اورمتعلقہ مسا پرو ے، ئی حرج نہیں،جیسا عیدین ز پہلے بہت ا طرح و را ۔

مسئلہ میں بارش ضرورت ہو،ا ں استسقاء ز پڑھنی چاہئے۔

البتہ و ے گ(جنہیں بارش ضرورت ہو)بارش ضرورت وا ں لئے بارش عا یں، بہت اب (ا ا ا ا م ج اص ۸۰۶،فصل صلاۃ الکسوف وا ستسقاء ومتعلقاتہما) [۱]

مسئلہ استسقاء ز لئے بطورِخاص یندار اوراہلِ تقویٰ اور ڑ ں سا جانا مستحب ۔ [۲]

---

[۱] وعليه يحمل ماعزاه الشعرانى الى الصحابة ودعاء اهل الخصب لاهل الجدب مستحب اتفاقا ، وانما الكلام فى الاستسقاء بالصلاة على الهيئة الخاصة من غير احتياج المستسقين الى المطر اذا استسقوا لحاجة غيرهم اليه ، فلادليل فى الحديث عليه (اعلاء السنن ج۸ص ۱۹۲ باب الاستسقاء بالدعاء وبالصلاة)

[۲] جبکہ بعض صبیانِ ممیّزین اخراج بھی مستحب قرار ا ،اور بہائم وعجائز اخراج جواز واستحباب میں اختلاف ۔

ويخرج الشيوخ والصبيان ومن له ذكر جميل ودين وصلاح لأنه أسرع للإجابة............
ولا يستحب إخراج البهائم لأن النبى صلى الله عليه وسلم لم يخرجها ولا إخراج الكفار لأنهم أعداء الله فلا يتوسل بهم فإن خرجوا لم يمنعوا لأنهم يطلبون رزقهم ويفردون عن المسلمين بحيث إن أصابهم عذاب لم يصب غيرهم(الكافى فى فقه ابن حنبل لابن قدامة ،فصل ويخرج الشيوخ الخ)

(مسألة)(ويخرج معه أهل الدين والصلاح والشيوخ لانه أسرع للاجابة) ويستحب الخروج لكافة الناس، فأما النساء فلا بأس بخروج العجائز منهن ومن لا هيئة لها .وقال ابن حامد يستحب، فأما الشواب وذوات الهيئة فلا يستحب لهن لان الضرر فى خروجهن أكثر من النفع، ولا يستحب اخراج البهائم لان النبى صلى الله عليه وسلم لم يفعله وبه قال أصحاب الشافعى لانه روى ان سليمان عليه السلام خرج يستسقى فرأى

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر﴾

مسئلہ استسقاء عامیں نیک ں اور بچوں اور ڑ ں اور کمزوروں اور جا روں اختیار امستحب ۔

یعنی اس طرح عا ا ''االلہ! نیک ں اور بچوں اور ڑ ں اور کمزورں اور جا روں طفیل اور بارش ر''۔ ل

﴾ صفحہ بقیہ ﴿

نـملة مستلقية وهى تقول :الـلهـم إنـا خلق من خلقك ليس بنا غنى عن رزقك .فقال سـليمان ارجعوا فقد سقيتم بدعوة غيركم.وقـال ابن عقيل والقاضى لا بأس به لذلك، والاقتداء بالنبى صلى الله عليه وسلم أولى .

(مسـألة)(ويـجوز خروج الصبيان كغيرهم من الناس) وقـال ابن حامد يستحب اختاره الـقاضى فقال خروج الشيوخ والصبيان أشد استحبابا من الشباب لان الصبيان لا ذنوب عليهم (الشرح الكبير لابنِ قدامة الحنبلى، ج۲ص۲۸۷)

ومـعـه الشيـوخ وأهـل الدين ويستحب خروج المميز (وم ش) وقيـل يـجوز كالطفل والبهيـمة وقيـل فيهـا يـكره وفى الفصول نحن لخروج الشيوخ والصبيان أشد استحبابا قال ويؤمر سادة العبيد بإخراج عبيدهم وإمائهم ولا يجب والمراد مع عدم الفتنة ويجوز خروج العجائز (وم) وقيـل لا وجعله أبو الوفاء ظاهر كلامه وقيل يستحب (وه ش) ولا تخرج ذات هيئة لأن القصد إجابة الدعاء وضررها أكثر قال صاحب المحرر يكره (الفروع لابن المفلح الحنبلى ، باب صلاة الاستسقاء)

(ومعه أهل الدين والصلاح والشيوخ) لأنـه أسرع إلى إجابتهم وظاهره تخرج العجائز ومـن لا هيـأة لهـا والأشهـر لا يستحب بل قال ابن عقيل ظاهره كلام أحمد أنه لا يجوز خـروجهـم وقيل يستحب وهو ظاهر كلام جماعة ولا تخرج ذات هيأت لأن الضرر فى خـروجهن أكثر (ويـجوز خروج الصبيان) كـالبهـائـم لأن الرزق مشترك بين الكل لكن المميز يستحب خروجه (وقال ابن حامد يستحب) لما روى البزار مرفوعا لولا أطـفـال رضـع وعبـاد ركـع وبهـائم رتع لصب عليكم العذاب صبا ولأنهم لا ذنوب لهم فيـكـون دعــاؤهـم مستـجــابــا كــالـمشــايخ والمذهب الأول لأن النص لا يدل على الاستـحبـاب وألا لـزم استـحبـاب خـروج البهـائـم وفى الفصول نحن لخروج الشيوخ والصبيان أشد استحبابا(المبدع لابن المفلح الحنبلى ، باب صلاة الاستسقاء)

ل ويستسقون بالضعفة والشيوخ) والـعجائز والصبيان(الدر المختار،كتاب الصلاة، باب الاستسقاء)

ان عـمـر رضى الله عنه استسقى بالعباس رضى الله عنه، اخرجه البخارى من حديث انس عن عمر واخرج ابوزرعة الدمشقى فى تاريخه بسند صحيح " ان معاوية استسقى بزيد

﴾بقیہ گلے صفحے حظہ ر﴿

مسئلہ جب با ل آ تا ہوئے ، عا پڑھنا سب :

اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِہٖ

یعنی ’’اے اللہ! آ پ پناہ چاہتے ہیں،اس ، لئے گیا ‘‘

(ابنِ ماجۃ) ؎

اس عا برکب با ں آ خیرحا ہو ،اوران حفاظت ہو ۔

مسئلہ جب بارش ہو لگے عا پڑھنا سب :

اَللّٰھُمَّ سَیِّبًا نَافِعًا

﴿ صفحے بقیہ ﴾

بـن الاسود‘‘ وروی احمد فی الزھد ان نحو ذلک وقع لمعاویۃ مع ابی مسلم الخولانی اھـ(۱ : ۱۵۱) وفیـہ الاستسقـاء بـالـصـالـحیـن، والتـوسل بکـاملین (اعلاء السنن ج۸ص۱۹۳، باب الاستسقاء بالدعاء وبالصلاۃ)

(الادب الثانی) یستـحـب ان یستسـقـی بـالـخیـار من أقارب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسـلـم وبـأھل الصلاح من غیرھم وبالشیوخ والضعفاء والصبیان والعجائز وغیر ذوات الھیـئـات مـن النساء ودلیلہ ما ذکرہ المصنف وأیضا ففی الصحیح أن رسول اللہ صلی لـلـہ عـلیہ وسلم قال "وھـل تـنـصـرون وترزقوا إلا بضعفائکم "قـال الـقـاضی حسین والـرویـانـی والـرافعی وآخرون من أصحابنا ویستحب ان یذکر کل واحد من القوم فی نـفسـہ مـا فـعـلـہ مـن الطاعۃ الجلیلۃ ویتشفع بہ ویتوسل واستدلوا بحدیث ابن عمر فی الـصـحیـحین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "فی قصۃ أصحاب الغار الثلاثۃ الذین أووا إلـی غـارفـا طبـقـت عـلیھم صخرۃ فتوسل کل واحد بصالح عملہ فازال اللہ عنھم بسـؤال کـل واحـد ثـلثـا مـن الصخرۃ وخرجوا یمشون "(الـمـجموع شرح المھذب ج۵ص ۷۰، ۷۱)

ویستـحـب أن یستسـقی الإمام بمن ظھر صلاحہ لأن عمر استسقی بالعباس عم رسول الـلـہ صـلـی الـلـہ عـلیـہ وسلم واستسقی معاویۃ والضحاک بیزید بن الأسود الجرشی وروی أن معاویۃ أمر یزید بن الأسود فصعد المنبر فقعد عند رجلیہ فقال معاویۃ اللھم إنا نستشـفـع إلیک بـخیرنا وأفضلنا اللھم إنا نستشفع إلیک بیزید بن الأسود الجرشی یا یـزید إرفع یدیک إلی اللہ فرفع یدیہ ورفع الناس أیدیھم فما کان بأوشک من أن ثارت سـحابۃ فی الغرب کأنھا ترس وھب لھا ریح فسقوا حتی کاد الناس أن لا یبلغوا منازلھم (الکافی فی فقہ ابن حنبل لابن قدامۃ ،فصل ویخرج الشیوخ الخ)

؎ حدیث نمبر ۳۸۷۹، کتاب الدعاء،باب ما یدعو بہ الرجل إذا رأی السحاب والمطر.

یعنی ’’اے اللہ نفع ینے وا بارش برسا‘‘ (ابنِ ماجة) [1]

مسئلہ جب با ل کر جنے آواز سنائی ے عا پڑھنی چاہئے، اس برکت اللہ تعالیٰ آسما ز حفاظت فر ہیں:

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلَائِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ

جمہ پاک وہ ذات کرج اس حمد سا تسبیح پڑھتی ،اور فرشتے اس ف (تسبیح پڑھتے ہیں) (مؤطا م ، ابنِ ا شیبۃ، بیہقی)

مسئلہ جب بارش بہت زیا ہ ہو لگے اور اس نقصان اندیشہ ہو عا پڑھنی سب ،اس برکت اللہ تعالیٰ بارش روک یتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اللّٰھُمَّ عَلَی الْآکَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ.

جمہ اے اللہ! ہمارے آس پاس اس برسا، اور پر برسا، اے اللہ! چھو ٹیلوں اور پہاڑوں اور رمیا ٹیلوں اور وا یوں (پہاڑوں اور ٹیلوں رمیان پا کرر وا ا ں) اور رخت پیدا ہو جگہوں پر برسا (بخاری)

---

[1] حدیث نمبر ۳۸۷۹، کتاب الدعاء، باب ما یدعو به الرجل إذا رأى السحاب والمطر.

استسقاء پہلا خطبہ

استسقاء ز بعد و خطبے پڑھنا سب ، بطورنمو استسقاء و خطبے تحرر ہیں، یکھ بھی پڑ جاسکتا ،اورزبا پڑ جائے، اوربہتر ۔

اس وہ بھی اہلِ علم خطبے تحررر ئے ہیں،ان بھی پڑ میں ئی حرج نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ .اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ (۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلىٰ آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلىٰ آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (۲) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (۳) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ فِيْ مَقَامٍ آخَرَ : هُوَالَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ. اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (۴) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ : اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ. يَكَادُ سَنَابَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ (۵)

---

(۱)صحیح ابن حبان ،حدیث نمبر ۹۹۱، باب ذکر ما یدعو المرء به عند وجود الجدب بالمسلمین.

(۲)بخاری عن کعب بن عجره ، حدیث نمبر ۳۱۱۹، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول الله تعالی واتخذ الله إبراهیم خلیلا)

(۳)سورة الانبیاء آیت ۳۰.

(۴)سورة النحل آیت ۱۰،۱۱.

(۵)سورة النور آیت ۴۳.

وَقَالَ تَعَالٰی : وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ. فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَمْشِىْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ. يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ. اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (۱)وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَهُوَالَّذِىْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ. وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا لِّنُحْيِىَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِىَّ كَثِيْرًا (۲)وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اَللّٰهُ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِى السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَاهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ (۳)وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثُ (۴) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (۵)وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلٰٓى أَجَلٍ مُسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ (۶)وَقَالَ تَعَالٰى: اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ. اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا. (۷)وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَاكَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ(۸)اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ، وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ(۹)

(۱)سورۃ النور آیت ۴۵.
(۲)سورۃ الفرقان آیت ۴۸،۴۹.
(۳)سورۃ الروم آیت ۴۸.
(۴)سورۃ لقمان آیت ۳۴.
(۵)سورۃ المؤمن، آیت ۶۰ .
(۶)سورۃ هود آیت ۳.
(۷)سورۃ نوح آیت ۱۰تا۱۲ .
(۸)سورۃ الانفال آیت ۳۳.
(۹)السنن الکبریٰ للبیهقی ، حدیث نمبر۳۲۶۸، کتاب الصلاۃ، باب دعاء القنوت.

اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ بِلَادُنَا وَأَغْبَرَتْ أَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا، اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ مِنْ أَمَاكِنِهَا، وَنَاشِرَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ، أَنْتَ الْمُسْتَغْفِرُ لِلْأَنَامِ، فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْجُمَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا، وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ مِنْ عَظِيْمِ خَطَايَانَا .اَللّٰهُمَّ أَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَّاكِفًا مَغْزُوْرًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ، مِنْ حَيْثُ يَنْفَعُنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا، دَارِعًا رَائِعًا مُمَرِّعًا طَبَقًا غَدَقًا خَصَبًا، تَسْرَعُ لَنَا بِهِ النَّبَاتَ، وَتَكْثُرُ لَنَا بِهِ الْبَرَكَاتَ، وَتَقْبُلُ بِهِ الْخَيْرَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٌّ "اَللّٰهُمَّ فَلَا حَيَاةَ لِشَيْءٍ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا بِالْمَاءِ ، اَللّٰهُمَّ وَقَدْ قَنَطَ النَّاسُ، أَوْ مَنْ قَنَطَ مِنْهُمْ وَسَاءَ ظَنُّهُمْ وَهَامَتْ بَهَائِمُهُمْ وَعَجَّتْ عَجِيْجُ الثُّكْلٰى عَلٰى أَوْلَادِهَا، إِذْ حُبِسَتْ عَنَّا قَطْرُ السَّمَاءِ ، فَدَقَّ لِذٰلِكَ عَظْمُهَا، وَذَهَبَ لَحْمُهَا، وَذَابَّ شَحْمُهَا، اَللّٰهُمَّ .اِرْحَمْ أَنِيْنَ الْآنَةِ وَحَنِيْنَ الْحَانِةِ وَمَنْ لَّا يَحْمِلُ رِزْقَهُ غَيْرَكَ، اَللّٰهُمَّ اِرْحَمْ مِنَ الْبَهَائِمِ الْحَائِمَةِ، وَالْأَنْعَامِ السَّائِمَةِ، وَالْأَطْفَالِ الصَّائِمَةِ، اَللّٰهُمَّ اِرْحَمِ الْمَشَايِخَ الرُّكَّعَ، وَالْأَطْفَالَ الرُّضَّعَ، وَالْبَهَائِمَ الرُّتَّعَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنَا قُوَّةً إِلٰى قُوَّتِنَا، وَلَا تَرُدَّنَا مَحْرُوْمِيْنَ، إِنَّكَ سَمِيْعٌ بِالدُّعَاءِ ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ(۱)

وَهُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ م بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ. وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ(۲)

---

(۱)مختصر تاریخ دمشق لابن المنظور، تحت ترجمة سلام بن سلمة ويقال ابن سليم، وكنز العمال ج۸ص، ۴۳۶، حديث نمبر ۲۳۵۴۶، بحواله ابن عساكر وقال رجالهٗ ثقات.

(۲)سورة الشورىٰ آیت ۲۸.

استسقاء و اخطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَامَنْ يَّهْدِى اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ،وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَايَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا.

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۱)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ(۲)قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَهُوَ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ. حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ. كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (۳)وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ. اِنَّ الَّذِىْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْىِ الْمَوْتٰى. اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (۴)وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ (۵)وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ. اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا.

---

(۱)(سورة الاحزاب آیت ۵۶)

(۲)فضل الصلاة على النبى لاسماعيل بن اسحاق حديث نمبر ۵۸.

(۳)سورة الاعراف آیت ۵۷.

(۴)سورة حم السجدة آیت ۳۹.

(۵)سورة هود آیت ۵۲.

اِنَّہٗ ھُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ وَاَنِیۡبُوۡۤا اِلٰی رَبِّکُمۡ وَاَسۡلِمُوۡا لَہٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ(۱)

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَرۡحَمُ اُمَّتِیۡ بِاُمَّتِیۡ اَبُوۡبَکۡرٍ وَاَشَدُّھُمۡ فِیۡ اَمۡرِ اللہِ عُمَرُ وَاَصۡدَقُھُمۡ حَیَآءً عُثۡمَانُ وَاَقۡضَاھُمۡ عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھۡلِ الۡجَنَّۃِ وَالۡحَسَنُ وَالۡحُسَیۡنُ سَیِّدَاشَبَابِ اَھۡلِ الۡجَنَّۃِ وَحَمۡزَۃُ اَسَدُ اللہِ وَاَسَدُ رَسُوۡلِہٖ، اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِلۡعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغۡفِرَۃً ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً لَّاتُغَادِرُ ذَنۡبًا،اَللہَ اَللہَ فِیۡ اَصۡحَابِیۡ لَا تَتَّخِذُوۡھُمۡ غَرَضاً بَعۡدِیۡ فَمَنۡ اَحَبَّھُمۡ فَبِحُبِّیۡ اَحَبَّھُمۡ وَمَنۡ اَبۡغَضَھُمۡ فَبِبُغۡضِیۡ اَبۡغَضَھُمۡ وَخَیۡرُ اُمَّتِیۡ قَرۡنِیۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَھُمۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَھُمۡ (خطبات الاحکام لجمعات العام)

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُبِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآئِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ. یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ، فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ وَاشۡکُرُوۡالِیۡ وَ لَا تَکۡفُرُوۡنِ(۲)

فقط

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمدر ان

۲۸/ ذی الحجہ/۱۴۳۰ھ 16 / سمبر/2009ء بروز بدھ

ا ارہ غفران، راولپنڈی

---

(۱)سورۃ الزمر آیت ۵۳، ۵۴.

(۲)سورۃ النحل آیت ۹۰

تِ ماز ا م

تِ ماز بارے میں و ام اور بعض اہلِ علم طرف مختلف ا ت سامنے آ رہتے ہیں، اس لئے تِ ماز پیش آ وا اس قسم ا ں جوابات تحریر کئے جا ہیں۔

(۱)......کیا تِ ماز پڑھنا جار ؟

تِ ماز بارے میں پہلا ال کیا فقہ حنفی میں تِ ماز پڑھنا جار ا نہیں؟ کیو فقہ حنفی بعض عبارات اس ا جار ہو شبہ ہوتا ۔

اس جواب میں عرض اس بارے میں شبہ نہیں حضور ﷺ مخصوص ا پر تِ ماز پڑھنا ثابت ، اورا روایات میں فجر زمیں تِ ماز پڑ ذ ، جبکہ بعض روایات میں بعض زوں میں بھی پڑ ذ ۔

لیکن فجر ز وہ زوں بارے میں اہلِ علم اتفاق ان زوں میں تِ ماز منسوخ ہو گیا تھا، لیکن کیا فجر زمیں بھی تِ ماز منسوخ ہو گیا تھا؟ ا پھر حضور ﷺ فجر زمیں ہمیشہ تِ ماز پڑ تھا؟

اس بارے میں احا ٹ و روایات میں اختلاف پائے جا وجہ اہلِ علم و فقہ آراء مختلف ہو گئیں، بعض اہلِ علم ہمیشہ فجر زمیں تِ ماز مسنون ہو ہوئے، جبکہ اہلِ علم و فقہ ات اس اختلاف کیا۔

فقہائے احناف بھی ا ہیں فجر زمیں ہمیشہ تِ ماز پڑھنا سںٹ نہیں، لیکن کیا قتِ ضرورت بھی پڑھنا جار ا نہیں؟

فقہائے احناف ر ک اس جار ہو میں شبہ نہیں، بلکہ ضرورت پر اس

پڑھنا مستحب ۔

چنانچہ ابنِ ہمام رحمہ اللہ فر ہیں :

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ قَنَتَ عِنْدَ مُحَارَبَۃِ الصَّحَابَۃِ مُسَیْلِمَۃَ وَعِنْدَ مُحَارَبَۃِ أَھْلِ الْکِتَابِ،وَکَذٰلِکَ قَنَتَ عُمَرُ وَکَذَا عَلِیٌّ فِیْ مُحَارَبَۃِ مُعَاوِیَۃَ ، وَمُعَاوِیَۃُ فِیْ مُحَارَبَتِہٖ ، إِلَّا أَنَّ ھَذَا یُنْشِیءُ لَنَا أَنَّ الْقُنُوْتَ لِلنَّازِلَۃِ مُسْتَمِرٌّ لَمْ یُنْسَخْ .

وَبِہٖ قَالَ جَمَاعَۃٌ مِنْ أَھْلِ الْحَدِیْثِ ، وَحَمَلُوْا عَلَیْہِ حَدِیْثَ أَبِیْ جَعْفَرَ عَنْ أَنَسٍ (مَا زَالَ یَقْنُتُ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا) أَیْ عِنْدَ النَّوَازِلِ ، وَمَا ذَکَرْنَا مِنْ أَخْبَارِ الْخُلَفَاءِ یُفِیْدُ تَقَرُّرَہٗ لِفِعْلِھِمْ ذٰلِکَ بَعْدَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَکَرْنَاہُ مِنْ حَدِیْثِ أَبِیْ مَالِکٍ وَأَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَأَنَسٍ وَبَاقِیْ أَخْبَارِ الصَّحَابَۃِ لَا یُعَارِضُہٗ ، بَلْ إِنَّمَا تُفِیْدُ نَفْیَ سُنِّیَّتِہٖ رَاتِبًا فِی الْفَجْرِ سِوَی حَدِیْثِ أَبِیْ حَمْزَۃَ حَیْثُ قَالَ :لَمْ یَقْنُتْ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ ، وَکَذَا حَدِیْثُ أَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَیَجِبُ کَوْنُ بَقَاءِ الْقُنُوْتِ فِی النَّوَازِلِ مُجْتَھَدًا ، وَذٰلِکَ أَنَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ لَمْ یُؤْثَرْ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِہٖ أَنْ لَّا قُنُوْتَ فِیْ نَازِلَۃٍ بَعْدَ ھٰذِہٖ،بَلْ مُجَرَّدُ الْعَدَمِ بَعْدَھَا فَیَتَّجِہُ الْاِجْتِھَادُ بِأَنْ یُّظَنَّ أَنَّ ذٰلِکَ إِنَّمَا ھُوَ لِعَدَمِ وُقُوْعِ نَازِلَۃٍ بَعْدَھَا یَسْتَدْعِی الْقُنُوْتَ فَتَکُوْنُ شَرْعِیَّتُہٗ مُسْتَمِرَّۃً ، وَھُوَ مَحْمَلُ قُنُوْتِ مَنْ قَنَتَ مِنَ الصَّحَابَۃِ بَعْدَ وَفَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، وَبِأَنْ یُّظَنَّ رَفْعُ الشَّرْعِیَّۃِ نَظَرًا إِلٰی سَبَبِ تَرْکِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ أَنَّہٗ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی(لَیْسَ لَکَ مِنَ الْأَمْرِ شَیْءٌ) تَرَکَ ، وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ أَعْلَمُ(فتح القدیر، ج ۱ ص ۳۷۹، باب صلاۃ الوتر)

جمہ اور ت ا بکر صدیق ر اللہ عنہ بارے میں وی ا ل

مسیلمہ اب اور اہلِ ب صحابہؓ ام مقابلہ ہو وف ت

(ماز)پڑ تھا،اورا طرح ت عمر ر اللہ عنہ بھی ت(ماز)پڑ تھا،
اورا طرح ت علی ر اللہ عنہ اور ت معاو ر اللہ عنہ اپنے مقابلہ
وف پڑ تھا، اس ہمیں معلوم ہوگیا تِ ماز با ،منسوخ
نہیں ہوا۔

اورمحد ثین عت بھی ا ،اورمحد ثین ت ا جعفر ت
ا رواب ہ اس حدب حضورﷺ ر فر تک ہمیشہ
ت(ماز)پڑھتے ر ازل(اورحا ثات وآفات)پر ل کیا ۔

اور جو خلفائے راشدین واقعات ذ کئے ان بھی تِ ماز
با رہنا(اورمنسوخ ہونا)معلوم ہوتا ،کیو ان خلفائے راشدین تِ
ماز حضورﷺ بعد پڑ تھا(اگر منسوخ ہوگیا ہوتا، پھر خلفائے راشدین
کیوں پڑھتے)اور جو ت ا اور ت ا ہریرہ اور ت ا اور
صحابۂ ام ر اللہ عنہم بعض حدیثیں ذ ہیں(میں حضورﷺ اںک
ز میں پڑھ بعد میں چھوڑ ینے ذ)وہ اس مخا نہیں،کیو ان
معلوم ہوتا فجر ز میں ہمیشہ(تِ ماز)پڑھنا سب نہیں(اوران
ضرورت وف پڑ نہیں ہو) ائے ا ہ اورا حنیفہ رحمہما اللہ
حدب میں ا ل فر ما حضورﷺ اس پہلے اوراس
بعد ت(ماز)نہیں پڑ ،پس اس ت حا ثات وف با رہنا اںک روفکر
طلب مسئلہ ہوگیا،اوراس حدب بات ثابت نہیں اس بعد کسی حا ثہ
وف میں ت نہیں پڑ جائے ،بلکہ اس حدب ف اتنا معلوم ہوا اس
بعد ت نہیں پڑ گیا،پس اجتہا تقاضا ہوا گمان کیا جائے اس بعد
(حضورﷺ) ئی ایسا حا ثہ پیش نہیں آیا،جو ت تقاضا تا ہو،لہٰذا تِ ماز
(ضرورت وف)مشروع ہونا با ر ،اورحضورﷺ وصال بعد

صحابۂ ام بھی ت ا وجہ پڑ تھا۔

اورہا گمان کیا جائے ت ِ ماز مشروعیت اس لئے ختم ی گئی جب اللہ تعالیٰ ارشادِ مبارک ماز ل ہوا :

لَيۡسَ لَکَ مِنَ الۡأَمۡرِ شَیۡءٌ آخرتک

’’یعنی تمہیں ئی خل نہیں، یہاں تک اللہ تعالیٰ ان (فروں) پر ما متوجہ ہو جا ، ماان ئی ا یں، پس شک گ ظا ہیں‘‘ ر ل اللہ ﷺ ت ِ ماز چھوڑ ما تھا، اور اللہ سبحانہٗ سب زما ہ علم وا ہیں (ترجمہ ختم)

اور جب حضور ﷺ بعد صحابۂ ام ر اللہ عنہم مخصوص حا ت میں ت ِ ماز پڑھنا ثابت ، اس معلوم ہوا ت ِ ماز مخصوص حا ت میں پڑھنا منسوخ نہیں ہوا، بلکہ ہمیشہ پڑھتے رہنا اورا طرح فجر وہ و ی زوں میں پڑھنا منسوخ ہو گیا تھا۔ [1]

اور شیخ شلبی رحمہ اللہ فر ہیں :

إِنۡ نَـزَلَ بِـالۡـمُسۡلِمِيۡنَ نَازِلَةٌ قَنَتَ الۡإِمَامُ فِيۡ صَلَاةِ الۡفَجۡرِ وَبِهٖ قَالَ الثَّوۡرِيُّ وَأَحۡـمَـدُ قَـالَ الۡحَافِظُ أَبُوۡ جَعۡفَرَ الطَّحَاوِيُّ إِنَّمَا لَا يُقۡنَتُ عِنۡدَنَا فِيۡ صَلَاةِ الۡـفَـجۡرِ مِنۡ غَيۡرِ بَلِيَّةٍ فَإِنۡ وَقَعَتۡ فِتۡنَةٌ أَوۡ بَلِيَّةٌ فَـلَا بَأۡسَ بِهٖ فَعَلَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهُ السَّيِّدُ الشَّرِيۡفُ صَاحِبُ النَّافِعِ فِيۡ

---

[1] چنانچہ ا ءالسنن میں :

فـان الاحـاديـث الـمرفوعة لاتفيد بقاء قنوت النوازل صراحة، بل صارامرا مجتهدا فيه، وذلک انـه لم يؤثر عنه ﷺ انه قال: لاقنوت فی نازلة بعد هذه، بل مجرد العدم بعدها، فيتـجـه الاجتهـاد بـان يظن ان ذلک انما هو لرفع شرعيته ونسخه نظرا الی سبب ترکه عـليـه الـصـلاة والسلام ، وهو انه ترک لما نزل: ’’ليس لک من الامر شئ‘‘ او انه لعدم وقـوع نـازلة تستـدعـی الـقـنـوت بـعـدهـا فتـکون شرعية مستمرة، ثم نظرنا الی افعال الـصـحابة فوجدناهم قنتوا بعد وفاته ﷺ فی الفجر، فترجح جانب شرعيته عند النازلة عـلی نسخه مطلقا، ولکن لم يثبت عنهم ذلک الا فی الفجر فحسب، فعلمنا ان القنوت فيـمـا سـواهـا مـن الـصـلـوات منسوخة مطلقا والا لقنتوا فيما سواها ايضاً(اعلاء السنن ج٦ ١٧٦ ، احکام القنوت النازلة)

مَـجْمُوْعِہٖ (حاشیة الشلبی علی تبیین الحقائق، ج ا ص ۱۷۰، کتاب الصلاۃ، باب الوتروالنوافل)

جمہ اگر ں پر ئی (ذباللہ تعالیٰ) آفت نازل ہو، ا م فجر زمیں تِ ناز پڑ ، اور ت سفیان ری اورا م احمد رحمہما اللہ یہی ل ، اور ا م حا ا جعفر وی رحمہ اللہ فر ہیں ہمارے ر ک فجر زمیں بغیر کسی آفت وبلیہ تِ ناز نہیں پڑ جائے ، اور اگر (ذباللہ تعالیٰ) ئی فتنہ یا آفت وا ہو پھر تِ ناز پڑ میں ئی حرج نہیں، ر ل اللہ ﷺ (ایسے پر) تِ ناز پڑ تھا، اس سید صاحبِ نا اپنے عہ میں ذ کیا (ترجمہ ختم)

اور شا رحمہ اللہ ر المحتار میں بھی یہی ذ فر ئی ۔ ۱؎

۱؎ چنانچہ فر ہیں:

مطلب فی القنوت للنازلة (قوله إلا لنازلة) قال فی الصحاح :النازلة الشدیدة من شدائد الدهر ، ولا شک أن الطاعون من أشد النوازل أشباه .

(قوله فیقنت الإمام فی الجهریة) یوافقه ما فی البحر والشرنبلالیة عن شرح النقایة عن الغایة :وإن نزل بالمسلمین نازلة قنت الإمام فی صلاة الجهر .

وهو قول الثوری وأحمد ا هـ وکذا ما فی شرح الشیخ إسماعیل عن البنانیة :إذا وقعت نازلة قنت الإمام فی الصلاة الجهریة ، لکن فی الأشباه عن الغایة :قنت فی صلاة الفجر ، ویؤیده ما فی شرح المنیة حیث قال بعد کلام :فتکون شرعیته :أی شرعیة القنوت فی النوازل مستمرة ، وهو محمل قنوت من قنت من الصحابة بعد وفاته علیه الصلاة والسلام ، وهو مذهبنا وعلیه .الجمهور .

وقال الحافظ أبو جعفر الطحاوی :إنما لا یقنت عندنا فی صلاة الفجر من غیر بلیة ، فإن وقعت فتنة أو بلیة فلا بأس به ، فعله رسول الله صلی الله علیه وسلم وأما القنوت فی الصلوات کلها للنوازل فلم یقل به إلا الشافعی ، وکأنهم حملوا ما روی عنه علیه الصلاة والسلام (أنه قنت فی الظهر والعشاء) کما فی مسلم ، وأنه (قنت فی المغرب) أیضا کما فی البخاری علی النسخ لعدم ورود المواظبة والتکرار الواردین فی الفجر عنه علیه الصلاة والسلام ا هـ وهو صریح فی أن قنوت النازلة عندنا مختص بصلاة الفجر دون غیرها من الصلوات الجهریة أو السریة .ومفاده أن قولهم بأن القنوت فی الفجر منسوخ معناه نسخ عموم الحکم لا نسخ أصله کما نبه علیه نوح أفندی (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل،مطلب فی القنوت للنازلة)

آ خر میں شا رحمہ اللہ فر ہیں :

أَنَّ قُنُوتَ النَّازِلَةِ عِنْدَنَا مُخْتَصٌّ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ الْجَهْرِيَّةِ أَوِ السِّرِيَّةِ. وَمُفَادُهُ أَنَّ قَوْلَهُمْ بِأَنَّ الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ مَنْسُوْخٌ مَعْنَاهُ نَسْخُ عُمُوْمِ الْحُكْمِ لَا نَسْخُ أَصْلِهِ كَمَا نَبَّهَ عَلَيْهِ نُوْحٌ أَفَنْدِیُ

(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی القنوت للنازلة)

جمہ تِ ناز ہمارے ز ک فجر ز سا خاص ، کسی و ی جہری اور ی ز میں نہیں ۔

اور رہ بھی معلوم ہوا ہمارے فقہاء جو فر یا تِ ناز فجر ز میں منسوخ ہوگئی ، اس مطلب عام حا ت میں (جبکہ ضرورت ہو) اس منسوخ ہوگیا تھا، مطلب نہیں ا اور ے ہی (جبکہ ضرورت بھی ہو) منسوخ ہوگیا تھا، ح آ ی اس وضاحت فر ئی (ترجمہ ختم)

شا رحمہ اللہ البحرا ائق ح میں بھی اس مسئلہ پر بحث فر ئی ۔ [1]

---

[1] چنانچہ فر ہیں:

(قَوْلُهُ وَقَدْ أَطَالَ الْمُحَقِّقُ إلَخْ) أَقُولُ :ذَكَرَ الشَّيْخُ إبْرَاهِيمُ الْحَلَبِيُّ جُمْلَةً مِمَّا فِي الْفَتْحِ إلَى أَنْ قَالَ إنَّ جَمِيعَ مَا وَرَدَ مِنْ قُنُوتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُنُوتِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَغَيْرِهِمْ مِمَّا اُخْتُلِفَ فِيهِ إنَّمَا هُوَ قُنُوتُ النَّوَازِلِ فَإِنَّهُ مَحَلُّ الِاجْتِهَادِ لِأَنَّ حَدِيثَ أَنَسٍ (أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا) وَنَحْوُهُ مِمَّا عَنْ الصَّحَابَةِ يُثْبِتُهُ فَإِنَّهُ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَنَتَ عِنْدَ مُحَارَبَةِ مُسَيْلِمَةَ وَكَذَلِكَ قَنَتَ عُمَرُ وَكَذَا عَلِيٌّ وَمُعَاوِيَةُ عِنْدَ تَحَارُبِهِمَا وَحَدِيثُ أَبِي حَنِيفَةَ وَنَحْوِهِ (أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ لَمْ يَقْنُتْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ) يَنْفِيهِ فَوَجَبَ كَوْنُ بَقَاءِ الْقُنُوتِ فِي النَّوَازِلِ أَمْرًا مُجْتَهَدًا فِيهِ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يُؤْثَرْ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَا قُنُوتَ فِي نَازِلَةٍ بَعْدَ هَذِهِ بَلْ مُجَرَّدُ الْعَدَمِ بَعْدَهَا فَيُتَّجَهُ الِاجْتِهَادُ بِأَنْ يُظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ إنَّمَا هُوَ لِرَفْعِ شَرْعِيَّتِهِ وَنَسْخِهِ نَظَرًا إلَى سَبَبِ تَرْكِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَنَّهُ لَمَّا أُنْزِلَ (لَيْسَ لَك مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ) وَأَنَّهُ لِعَدَمِ وُقُوعِ نَازِلَةٍ تَسْتَدْعِي الْقُنُوتَ بَعْدَهَا فَتَكُونُ شَرْعِيَّتُهُ مُسْتَمِرَّةً وَهُوَ مَحْمَلُ قُنُوتِ مَنْ قَنَتَ مِنْ الصَّحَابَةِ بَعْدَ وَفَاتِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ مَذْهَبُنَا وَعَلَيْهِ الْجُمْهُورُ قَالَ الْحَافِظُ أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ إنَّمَا لَا يَقْنُتُ عِنْدَنَا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ غَيْرِ بَلِيَّةٍ فَإِذَا وَقَعَتْ فِتْنَةٌ أَوْ بَلِيَّةٌ

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر﴾

اور ت علی ری رحمہ اللہ فر ہیں :

فَـلا يَكُوْنُ بِالنِّسْبَةِ إِلَى النَّازِلَةِ مَنْسُوْخًا بَلْ مُسْتَمِرًّا .وَبِهٖ قَالَ جَمَاعَةٌ مِّنْ أَهْـلِ الْحَدِيْثِ ، إِذْ لَيْسَ فِى الْأَخْبَارِ مَا يُعَارِضُهٗ (شـرح النقاية ، فصل فى الوتر والنوافل)

جمہ ت ،ناز وف (یعنی ف و وف)منسوخ نہیں ہوا، بلکہ با ،اورمحدثین عت بھی یہی ل ،اس لئے احا ث میں ئی ایسی بات نہیں، جواس خلاف ہو(ترجمہ ختم)

اور عبدالحیی لکھنوی رحمہ اللہ فر ہیں:

وَذَهَـبَ نَـفَـرٌ مِّـنَ الْأَئِـمَّةِ مِـنْهُـمْ إِبْرَاهِيْمُ وَالثَّوْرِيُّ فِىْ رِوَايَةٍ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَصْـحَـابُهٗ إِلٰى أَنْ لَّا قُنُوْتَ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الصَّلَوَات إِلَّا فِى الْوِتْرِ وَإِلَّا فِىْ نَـازِلَةٍ فَإِنَّهٗ حِيْنَئِذٍ يَشْرَعُ الْقُنُوْتُ فِى الْفَجْرِ (التعليق المُمَجَّد علىٰ موطّأ الإمام محمد، صفحه ۱۴۵ ، باب القنوت فى الفجر)

جمہ ائمہ ام ایک عت میں ت ابراہیم اورایک رواب مطا سفیان ری،اورا ما حنیفہ اوران اصحاب ر یک کسی زمیں ت نہیں

﴿ صفحے بقیہ ﴾

فَلا بَـأْسَ بِـهِ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا الْقُنُوتُ فِى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا عِـنْدَ النَّوَازِلِ فَلَمْ يَقُلْ بِهِ إِلَّا الشَّافِعِيُّ وَكَأَنَّهُمْ حَمَلُوا مَا رُوِىَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَنَتَ فِى الـظُّهْـرِ وَالْعِشَاءِ عَلَى مَا فِى مُسْلِمٍ وَأَنَّهُ قَنَتَ فِى الْمَغْرِبِ أَيْضًا عَلَى مَا فِى الْبُخَارِيِّ عَلَى النَّسْخِ لِعَدَمِ وُرُودِ الْمُوَاظَبَةِ وَالتَّكْرَارِ الْوَارِدَيْنِ فِى الْفَجْرِ عَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اهـ . وَمُـقْتَـضَى هَذَا أَنَّ الْقُنُوتَ لِنَازِلَةٍ خَاصٌّ بِالْفَجْرِ وَيُخَالِفُهُ مَا ذَكَرَهُ الْمُؤَلِّفُ مُعَزِّيًا إِلَى الْغَايَةِ مِـنْ قَـوْلِـهِ فِـى صَلاةِ الْجَهْرِ وَلَعَلَّهُ مُحَرَّفٌ عَنْ الْفَجْرِ وَقَدْ وَجَدْته بِهَذَا اللَّفْظِ فِى حَوَاشِى مِسْكِينٍ وَكَذَا فِى الْأَشْبَاهِ وَكَذَا فِى شَرْحِ الشَّيْخِ إِسْمَاعِيلَ لَكِنَّهُ عَزَاهُ إِلَى غَايَةِ الْبَيَانِ وَلَمْ أَجِـدْ الْـمَسْـأَلَةَ فِيهَـا فَـلَـعَلَّهُ اشْتَبَهَ عَلَيْهِ غَايَةُ السُّرُوجِيِّ بِغَايَةِ الْبَيَانِ لَكِنْ نَقَلَ عَنْ الْبِنَايَةِ مَا نَـصُّـهُ إِذَا وَقَـعَـتْ نَازِلَةٌ قَنَتَ الْإِمَامُ فِى الصَّلَاةِ الْجَهْرِيَّةِ وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ لَا يَقْنُتُ عِنْدَنَا فِى صَلَاةِ الْفَجْرِ فِى غَيْرِ بَلِيَّةٍ أَمَّا إِذَا وَقَعَتْ فَلَا بَأْسَ بِهِ اهـ .وَلَعَلَّ فِى الْمَسْأَلَةِ قَوْلَيْنِ فَلْيُرَاجَعْ (منحة الخالق علىٰ هامش البحر الرائق ، ج ۲ ص ۴۴ ،كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل)

، ائے وتر ، اور ائے کسی آفت وف ، اس وف فجر میں ت
یعت ثابت (ترجمہ ختم)

اور ا رشاہ کشمیری رحمہ اللہ ور ہیں :

ثُمَّ فِيْ عَامَّةِ كُتُبِنَا أَنَّ قُنُوْتَ النَّازِلَةِ فِي الْفَجْرِ فَقَطُ ......(وَبَعْدَ اَسْطُرٍ) وَنَقُوْلُ :إِنَّهَا فِي النَّازِلَةِ لَا فِيْ تَمَامِ السَّنَةِ (العرف الشذی شرح سنن الترمذی،باب ما جاء فی القنوت فی صلاة الفجر)

جمہ اور ہماری عام ں میں تِ ماز ف فجر ز میں ......(اور چند سطروں بعدو ہیں)اور کہتے ہیں تِ ماز ف حا ثات وبلیات وف ، رے سال نہیں (ترجمہ ختم)

اورا ءالسنن میں :

وَوَفَّقَ شَيْخُنَا بَيْنَ رِوَايَةِ الطَّحَاوِيّ عَنْ اَئِمَّتِنَا اَوَّلًا وَبَيْنَ مَاحَكٰى عَنْهُ شَارِحُ الْمُنِيَّةِ ،ثَانِيًا : بِاَنَّ الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ لَايَشْرَعُ لِمُطْلَقِ الْحَرْبِ عِنْدَنَا، وَاِنَّمَا يَشْرَعُ لِبَلِيَّةٍ شَدِيْدَةٍ تَبْلُغُ بِهَا الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، وَلَوْلَاذٰلِكَ لَلَزِمَ الصَّحَابَةَ الْقَائِلِيْنَ بِالْقُنُوْتِ لِلنَّازِلَةِ اَنْ يَّقْنُتُوْا اَبَدًا، وَلَايَتْرُكُهُ يَوْمًا لِعَدِمِ خُلُوِّالْمُسْلِمِيْنَ عَنْ نَازِلَةٍ مَّا غَالِبًا لَاسَيِّمَا فِيْ زَمَنِ الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَةِ اهـ.

قُلْتُ: وَهٰذَاهُوَالَّذِيْ يَحْصُلُ بِهِ الْجَمْعُ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُخْتَلِفَةِ فِي الْبَابِ ، وَاَمَّا دَعْوَى نَسْخِ الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ مُطْلَقًا، فَتَرُدُّهَا آثَارُ الصَّحَابَةِ وَقُنُوْتُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَحْيَانًا (اعلاء السنن ج٦ ص،١١٤، ١١٥، احكام القنوت النازلة)

جمہ اور ہمارے شیخ (ت حکیم ا مت تھا ی رحمہ اللہ) ا م وی ہمارے ائمہ پہلی رواںت میں اوراس رواںت میں شارح منیۃ و ی

تبہ ذ کیا ،اس طرح افقت فر ئی (اور ظاہری تعارض ختم فر ما)

ہمارے ر ک فجر زمیں تِ ماز ر جنگ وف یعت ثابت نہیں، بلکہ اس وف یعت ثابت ،جبکہ شدیدآ فت ہو، ں ل حلق تک پہنچ جا ،واللہ اعلم۔

اوراگر ایسا ہوتا جوصحابہؓ ام تِ ماز ،وہ ہمیشہ تِ ماز پڑھتے، اور کبھی ایک ن بھی اس چھوڑ ،کیو ن کسی ماز (وحا ثہ) ا خا نہیں ر ،خاص ر خلفائے راشدین ز میں۔

میں کہتا ہوں اس تِ ماز بارے میں مختلف احا ث رمیان جمع و اتفاق ہو جاتا (اور ئی ا نہیں رہتا) اور ر تِ ماز فجر زمیں مطلقاً منسوخ ہو یٰ صحابہؓ ام آ ثار اوران ر ل اللہ ﷺ وصال بعد کبھی کبھی تِ ماز پڑھنا اس ے تر ید تا (ترجمہ ختم) [1]

---

[1] ا ءالسنن رہ عبارت ح معا الآ ثار بظاہر ومتعارض عبار ں جواب بھی معلوم ہو گیا۔

چنانچہ ا م وی رحمہ اللہ ایک مقام پر فر ہیں:

حَـدَّثَـنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ :ثنا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ :أَخْبَـرَنِـي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَعْقِلٍ، يَقُولُ " :صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمَغْرِبَ فَقَنَتَ وَدَعَا "فَـكُـلٌّ قَـدْ أَجْـمَـعَ أَنَّ الْمَغْرِبَ لَا يُقْنَتُ فِيهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ حَرْبٌ ,وَأَنَّ عَلِيًّا رَضِـيَ الـلـهُ عَـنْـهُ إِنَّمَا كَانَ قَنَتَ فِيهَا مِنْ أَجْلِ الْحَرْبِ ,فَـقُـنُـوتُـهُ فِي الْفَجْرِ أَيْضًا عِنْدَنَا كَذَلِكَ(شرح معانی الآثار، حدیث نمبر ۱۴۹۸ باب القنوت فی صلاۃ الفجر وغیرھا)

اورایک مقام پر فر ہیں:

فَثَبَـتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ ,فِي حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهِ ,قِيَاسًا وَنَظَرًا عَـلَـى مَـا ذَكَـرْنَـا مِـنْ ذَلِكَ وَهَـذَا قَـوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى(شرح معانی الآثار، ،باب القنوت فی صلاۃ الفجر وغیرھا)

بظاہر پہلی عبارت میں ''عندالحرب'' ت الفجر جواز اور و ی عبارت میں ''عندالحرب'' بھی عدمِ جواز ذ کیا گیا

۔

جواب خلاصہ تِ ماز ر حرب وف مشروع نہیں، بلکہ ماز وف مشروع ، اہ وہ حرب حالت ہو، یا غیر حرب حالت ،پہلی عبارت میں ''عندالحرب'' ضرورت وف اثبات اور و ی عبارت میں ''عند الحرب وغیرالحرب'' عدمِ ضرورت وف ا ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔محمد ر ان۔

ان عبارات معلوم ہوا فقہ حنفی مطا جب ئی غیر معمو ماز وحا ثہ ایسا پیش آئے، وجہ تِ ماز ضرورت ہو، فجر زمیں تِ ماز پڑھنا جار ۔

(۲)...... تِ ماز ام تِ ماز کیوں رکھا گیا؟

تِ ماز بارے میں و ا ال اس ام تِ ماز کیوں رکھا گیا؟

اس جواب ت عر میں کئی معنیٰ آ ہیں، میں اک معنیٰ'' عا'' ہیں، اور یہاں عا معنیٰ ہی ا ہیں۔ [1]

اور ماز معنیٰ شدید مصا ب آ ہیں، اور تِ ماز ایسے ہی حا ت میں پڑ ۔ [2]

پس تِ ماز معنیٰ ہوئے'' شدید مصا ب وحا ت وف مخصوص عا''

اور کیو تِ ماز میں ایسے ہی حا ت میں مخصوص عا جا ، اس لئے اس ام تِ ماز رکھا گیا۔ [3]

---

[1] فی النهاية القنوت يرد لمعان كالطاعة والخشوع والصلاة والدعاء والعبادة والقيام والسكوت فينصرف لفظ الحديث إلى ما يحتمل(مرقاة، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة)

والأظهر أن المراد بالقنوت هنا الدعاء وهو أحد معانى القنوت كما فى النهاية وغيره وكذا نقل الأبهرى عن زين العرب(مرقاة، كتاب الصلاة، باب القنوت)

[2] النازِلَة :الشديدةُ من نَوازِلِ الدهرِ أى شدائِدِها وفى المُحُكَم :النازِلَة :الشّدَّةُ من شدائدِ الدهرِ تَنْزِلُ بالناس نسألُ اللهَ العافيَةَ وقد نَزَلَ به مَكْرُوهٌ (تاج العروس، تحت مادة "نزل")

النّازِلَةُ :الشَّدِيْدَةُ من شَدَائِدِ الدهْرِ تَنْزِلُ بالنَّازِلِ، والجميعُ النوَازِلُ .ونَزَلَ الراكِبُ عن دابتِه، والرجُلُ من عُلُوٍ إلى سُفُلٍ .والنَّزْلَةُ :المَرةُ الواحِدَةُ .ونَزَّلْتُ الشَيْءَ تَنْزِيْلاً .والنُزُلُ :ما يُهَيأ للضيْفِ إذا نَزَلَ .ورَيْعُ ما يُزْرَعُ .وأرْض نَزُلَةٌ :كثيرةُ النُّزُلِ .وهى البَعِيْدَةُ أيضاً، وسَحَابٌ نَزِل .(المحيط فى اللغة ، تحت مادة "نزل")

[3] (قوله إلا لنازلة) قال فى الصحاح :النازلة الشديدة من شدائد الدهر ، ولا شك أن الطاعون من أشد النوازل أشباه (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فى القنوت للنازلة)

قال ابن الملك وهذا يدل على أن القنوت فى الفرض ليس فى جميع الأوقات بل إذا نزلت بالمسلمين من قحط وغلبة عدو وغير ذلك(مرقاة، كتاب الصلاة، باب القنوت)

اذا نزلت نازلة كعدو أو قحط أو وباء أو عطش أو ضرر ظاهر فى المسلمين ونحو ذلك(مرقاة، كتاب الصلاة، باب القنوت)

(۳)...... تِ ماز کب اور ن زمیں پڑ جا ؟

تِ ماز بارے میں تیسرا ال تِ ماز وف اور زمیں پڑ جا ،اور کیا تِ ماز رے سال ہمیشہ پڑھنی چاہئے یا مخصوص او ت میں؟

اس جواب ر ک تِ ماز ہمیشہ اور بارہ نہیں پڑ جا ، بلکہ مخصوص حا ت میں پڑ جا ،جبکہ ں پر ئی غیر معمو آفت ومصیبت آ پڑے، مثلاً شمنوں طرف چڑ ئی ہوجائے، یا ں قید لیا جائے، وجہ ں جان اور ل ات ہوجا ، یا ں میں باہمی اختلاف ونزاع ل پکڑ جائے، یا ئی قحط وغیرہ آ پڑے، یا ئی وبا پھوٹ پڑے، جیسا پہلے کر ر ۔

اور ر ک تِ ماز ف فجر ز و ی رکعت میں پڑ جا ۔

چنانچہ ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ روایت :

لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأْسَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِنْ صَلَاۃِ الصُّبْحِ قَالَ اَللّٰھُمَّ أَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ أَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ بِمَکَّۃَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ (نسائی) [1]

ترجمہ ر ل اللہ ﷺ جب فجر ز و ی رکعت ر ع ٹھایا عا اے اللہ! ولید ولید اور سلمہ ہشام اور عیاش ا ربیعہ اور مکہ کمزور ات ت فر ، اور اے اللہ! اپنی پکڑ مضر قبیلہ پر سخت کیجئے، اور ان ت یوسف علیہ السلام (ز) قحط طرح قحط میں مبتلا کیجئے (ترجمہ ختم)

اور ایک روایت میں مستضعفین مکہ بجائے مستضعفینِ منین ذ ،اس الفاظ ہیں:

---

[1] حدیث نمبر ۱۰۷۲ ،باب القنوت فی صلاۃ الصبح ، واللفظ لہٗ،مسند احمد حدیث نمبر ۷۲۶۰، ابنِ ماجۃ حدیث نمبر ۱۲۳۴ ،السنن الکبری للنسائی حدیث نمبر ۲۶۰ ،تھذیب الآثار للطبری حدیث نمبر ۲۶۰۱ .

اسنادہٗ صحیح علیٰ شرط الصحیحین (حاشیۃ مسند احمد)

اَللّٰھُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (بخاری) ؎۱

جمہ اے اللہ کمزور ل ت ور (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا آپ ﷺ زمیں مخصوص ل حفاظت عا اور ظا فروں ہلاکت بد عا فر ئی ۔

اس حدث میں ت باز لئے اٹھا اور تکبیر کہنے ذ نہیں۔

اور بعض روایات آ خر میں اضا بھی :

قَالَ أَبُوْ هُرَیْرَۃَ وَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمْ یَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ وَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا (ابو داؤد) ؎۲

جمہ ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ فر ہیں ر ل اللہ ﷺ ا ک ن صبح ان ات لئے عا نہیں فر ئی، میں نبی ﷺ اس ذ کیا، آپ جواب میں فر ما، کیا آپ نہیں یکھتے وہ (بحفاظت واپس) آ ہیں (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا جب وہ ات (ولید ولید اور سلمہ ہشام اور عیاش ا ربیعہ) واپس آ گئے، حفاظت و ت لئے آپ ﷺ عا فر ر ، پھر آپ ان لئے زمیں عا نہیں فر ئی، کیو ان لئے عا ضرورت ختم ہو ۔ ؎۳

اور بخاری میں ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ اس طرح روا ت :

؎۱ حدیث نمبر ۲۷۱۵، کتاب الجهاد والسیر، باب الدعاء علی المشرکین بالهزیمة والزلزلة.

؎۲ حدیث نمبر ۱۴۴۴، کتاب الوتر، باب القنوت فی الصلوات، سنن البیهقی حدیث نمبر ۳۲۲۵، صحیح ابنِ حبان حدیث نمبر ۱۹۸۶، باب ذكر الخبر الدال علی أن الحادثة إذا زالت لا یجب علی المرء القنوت حینئذ، صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۹۵، صحیح ابنِ خزیمة حدیث نمبر ۶۲۱، مستخرج ابی عوانة حدیث نمبر ۲۱۸۰.

قلت: اسنادهٗ صحیح علی شرط البخاری (صحیح ابی داؤد للالبانی، حواله بالا)

؎۳ وما تراهم قد قدموا ای کان ذلک الدعاء لهم لاجل تخلصهم من ایدی الکفرة وقد نجوا منهم وجاء وا الی المدینة فمابقی حاجة الی الدعاء لهم بذلک (بذل المجهود فی حل ابی داؤد، ج۲ ص۳۳۵، باب القنوت فی الصلوات)

أَنَّ رَسُـوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ أَوْ يَـدْعُـوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُـمَّ رَبَّـنَـا لَکَ الْـحَمْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّـاشَ بْـنَ أَبِـىْ رَبِيْـعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِـنِـىْ يُـوْسُفَ يَـجْهَـرُ بِذٰلِکَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِىْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ فِىْ صَلَاةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُـلَانًا وَفُـلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ(لَيْسَ لَـکَ مِنَ الْأَمْرِ شَىْءٌ)الْآيَةَ (بخاری،حدیث نمبر ۴۱۹۴ کتاب تفسیر القرآن، باب لیس لک من الأمر شیء)

جمہ ر ل اللہ ﷺ جب کسی لئے عا یا بد عا فر نا چاہتے، ر ع بعد ت پڑ ، پس بعض او ت جب ''سمع اللہ حمدہ، اللھم ربنا الحمد'' کہتے ، عا اے اللہ! ولید ولید اور سلمہ ہشام اور عیاش ا ربیعہ ت فر ،اور اے اللہ! اپنی پکڑ مضر قبیلہ پر سخت تیجئے، اور ان ت یوسف علیہ السلام (ز) قحط طرح قحط میں مبتلا تیجئے۔

عا بلند آواز کیا ،اور کسی ن فجر زمیں بھی عا کیا

اے اللہ! عرب محلّہ ں ں پر لعنت نازل فر ۔

یہاں تک اللہ تعالیٰ آ ت نازل فر ی :

لَيْسَ لَـکَ مِنَ الْأَمْرِ شَىْءٌ آخرتک

یعنی تمہیں ئی خل نہیں، یہاں تک اللہ تعالیٰ ان پر نا متوجہ ہو جا ، نا ان ئی ا یں، پس شک گ ظا ہیں (ترجمہ ختم)

اس حد ت معلوم ہوا آپ ﷺ مخصوص پر زمیں مخصوص ں حفاظت لئے عا اور ر خلاف بد عا فر ئی ، بعد میں جب آپ بد عا فر نا گیا، آپ بد عا ترک فر نا، اور ممکن نا اس وجہ ہو اس وق وہ ناز

ختم ہوگیا تھا۔ [1]

پس اس حدیث بات ظاہر ہوگئی حضور ﷺ مخصوص ازل (آفات وحا ثات)

وت ہی فجر زمیں تِ ماز پڑ ۔ [2]

مضر ایک بڑے قبیلہ نام تھا، مختلف شاخیں تھیں۔ [3]

مکہ مشرکین بعض صحابہ مکہ میں قید لیا تھا، وجہ ان جان ہ تھا، اس لئے

آپ ﷺ ان ت لئے اور ظا فروں پر عذاب لئے عا فر ئی ۔ [4]

---

[1] اور ایک روایت میں :

أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ مِنْ الْمُنَافِقِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ)(نسائی، حدیث نمبر ۱۰۷۷ ،بَاب لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقُنُوتِ)

[2] قلت دلالته على كون القنوت مختصا بالنوازل وعروض عارض من الدعاء لقوم او الدعاء على قوم ظاهرة (اعلاء السنن ج٦ص ٩٩، اخفاء القنوت فى الوتر والفاظه وحكم القنوت فى الفجر)

[3] ومضر بضم الميم وفتح الضاد المعجمة ابن نزار بن معد بن عدنان وهو شعب عظيم فيه قبائل كثيرة كقريش وهذيل وأسد وتميم وضبة ومزينة والضباب وغيرهم ومضر شعب رسول الله واشتقاقه من اللبن المضير وهو الحامض(عمدة القارى، كتاب الاذان، باب يهوى بالتكبير حين يسجد)

[4] اللهم أنج أمره من الانجاء أى خلص الوليد بن الوليد هو أخو خالد أسر يوم بدر كافرا فلما فدى أسلم فقيل له هلا أسلمت قبل أن تفتدى فقال كرهت أن يظن بى أنى إنما أسلمت جزعا فحبس بمكة ثم أفلت من أسرهم بدعائه عليه الصلاة والسلام ولحق بالنبى وسلمة بن هشام بفتح اللام وهو أخو أبى جهل أسلم قديما وعذب فى الله ومنع من الهجرة إلى المدينة وعياش بفتح العين المهملة وتشديد التحتية ابن أبى ربيعة وهو أخو أبى جهل لأمه أسلم قديما فأوثقه أبو جهل بمكة وهؤلاء الثلاثة جدهم المغيرة وهم أسباط كل واحد ابن عم الآخر دعا لهم بالنجاة من أسر كفار مكة وقهرهم اللهم اشدد وطأتك بفتح الواو وسكون الطاء أى شدتك وعقوبتك على مضر أى كفارهم قال الطيبى الوطء فى الأصل الدوس بالقدم فسمى به الغزو والقتل لأن من يطأ على الشىء برجله فقد استقصى فى إهلاكه وإماتته والمعنى خذهم أخذا شديدا واجعلها أى وطأتك سنين جمع سنة وهو القحط أى اجعل عذابك عليهم بأن تسلط عليهم قحطا عظيما سبع سنين أو أكثر كسنى يوسف أى كسنى أيام يوسف عليه الصلاة والسلام من القحط العام فى سبعة أعوام قال الطيبى الضمير فى واجعلها أما للوطأة وأما للأيام التى يستمرون فيها على كفرهم وإن لم يجر لها ذكر لما يدل عليه المفعول الثانى الذى

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ﴾

اور ت خا ا عمران سلاً رواں :

بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ عَلٰى مُضَرَ إِذْ جَاءَهُ جِبْرِيْلُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنِ اسْكُتْ ، فَسَكَتَ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْكَ سَبَّابًا وَلَا لَعَّانًا ، وَإِنَّمَا بَعَثَكَ رَحْمَةً ، وَلَمْ يَبْعَثْكَ عَذَابًا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ ، ثُمَّ عَلَّمَهُ هٰذَا الْقُنُوْتَ :اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ ، وَنُؤْمِنُ بِكَ ، وَنَخْضَعُ لَكَ ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّكْفُرُكَ ،اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ ، وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ ، نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ(سنن البیهقی) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ مضر قبیلہ خلاف بد عا فر ر اچا نک جبر علیہ السلام تشر ئے، اور نبی ﷺ طرف اشارہ کیا خا ش ہوجا ، نبی ﷺ خا ش ہوگئے، پھر ت جبر کہا اے محمد! شک اللہ تعالیٰ آپ لعن طعن وا بنا نہیں ، بلکہ آپ ر ذریعہ بنا مبعوث فر ما ، اور آپ عذاب ذریعہ بنا مبعوث نہیں فر ما، تمہیں ئی خل نہیں، یہاں تک اللہ تعالیٰ ان پر یا متوجہ ہوجا ، ما ان ئی ا یں، پس شک گ ظا ہیں۔

﴿ صفحے بقیہ ﴾ ھو سنین جمع سنة بمعنى القحط وهي من الأسماء الغالبة كالنجم للثريا وسني يوسف هي السبع الشداد التي أصابهم فيها القحط يجهر بذلك أي بالدعاء المذكور قال الخطابي فيه دليل على جواز القنوت في غير الوتر قلت لكن يقيد بما إذا نزلت نازلة وحينئذ لا خلاف فيه قال وعلى أن الدعاء لقوم بأسمائهم لا يقطع الصلاة وإن الدعاء على الكفار والظلمة لا يفسدها (مرقاة، كتاب الصلاة، باب القنوت)

[1] حديث نمبر ٣٢٦٧،باب دُعَاءِ الْقُنُوتِ،الدعوات الكبير للبيهقي حديث نمبر ٣٦٣،مراسيل ابي داؤد حديث نمبر ٨٦.مرسل ورجالهٔ موثقون(روضة المحدثين ،تحت حديث رقم ٥٢٩٣) وفيه عبدالقاهر ذكره ابن حبان في الثقات كمافي التهذيب (٦ :٣٦٨)وخالد بن ابي عمران من الطبقة الصغرىٰ من التابعين ، فالامر مرسل ، وقال الحازمي في الاعتبار (ص-٩٠)اخرجه ابوداؤد في المراسيل ، وهو حسن في المتابعات اهـ(متن اعلاء السنن ج٦ ص١٠٧ ، اخفاء القنوت في الوتر والفاظه وحكم القنوت في الفجر)

پھر ت جبر حضورﷺ ت(جو آج عام ر پر وتروں میں پڑ
جاتا)سکھلایا:

اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ ، وَنُؤْمِنُ بِکَ ، وَنَخْضَعُ لَکَ ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّکْفُرُکَ ،اَللّٰھُمَّ إِیَّاکَ نَعْبُدُ ، وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ ، وَإِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ ، نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخَافُ عَذَابَکَ الْجِدَّ ، إِنَّ عَذَابَکَ بِالْکَافِرِیْنَ مُلْحِقٌ.

(ترجمہ)اے اللہ! آپ طلب ہیں،اورآپ گناہوں معا ر است ہیں،اورآپ پر ایمان ہیں،اورآپ تابعداری اختیار ہیں،اورجوآپ انکار ے، اس ا ہو اوراس چھوڑ ہیں،اے اللہ! آپ ہی عبا ت ہیں،اورآپ ہی لئے ز پڑھتے اورسجدہ ہیں،اورآپ ہی طرف سعی اورجلدی ہیں، اورآپ ر امید ہیں،اورآپ سخت عذاب ڈر ہیں، شک آپ عذاب فروں پہنچنے وا (ترجمہ ختم)

ممکن آپﷺ قبیلۂ مضر خلاف جو عا ر ، اس وف بات ہو،جبکہ وہ ماز ختم ہوگیا ہو،اس لئے آپ کیا گیا،اورآئندہ ہمیشہ لیے عائے ت وتروں لیے مقرر کیا گیا،کیو تِ ماز عام حا ت میں نہیں ،بلکہ مخصوص حا ت میں ،اور وتروں میں عائے ت ہمیشہ لیے ،جیسا پہلے کررا۔

اور بخاری ہی ایک لمبی حدیث میں الفاظ ہیں :

فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ شَھْرًا فِیْ صَلَاۃِ الْغَدَاۃِ وَذٰلِکَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا کُنَّا نَقْنُتُ.قَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ أَبَعْدَ الرُّکُوْعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَ ۃِ؟ قَالَ :لاَ بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَ ۃِ(صحیح بخاری) [1]

[1] حدیث نمبر ۴۰۸۸،کتاب المغازی ، بَاب غَزْوَۃِ الرَّجِیعِ وَرِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَبِئْرِ مَعُونَۃَ.

جمہ نبی ﷺ ان ں خلاف فجر زمیں ایک مہینہ تک بدعا فر ئی اور
ت ابتداء اور تنہیں پڑھتے۔

عبدالعزیز رفر ہیں ایک آ تا ر اللہ عنہ ال کیا عائے
ت بارے میں کیا وہ ر ع بعد ما قراءت فارغ ہو وف
؟ تا ر اللہ عنہ فر ما ر ع بعد نہیں بلکہ قراءت فارغ
ہو وف (ترجمہ ختم) [1]

تا مجلز رحمہ اللہ تا ر اللہ عنہ رواۃ ہیں:

قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (مسلم) [2]

جمہ ر ل اللہ ﷺ ایک مہینہ تک فجر زمیں ر ع بعد ت (ماز)
پڑ تھا، میں قبیلۂ رعل اور ذ ان خلاف عا ،اور فر
قبیلۂ بنوعصیۃ اللہ اور اس ر ل ما فر (ترجمہ ختم)

اور تقتا دہ رحمہ اللہ تا ر اللہ عنہ رواۃ ہیں:

أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ (بخاری) [3]

جمہ اللہ نبی ﷺ ایک مہینہ تک فجر زمیں ت (ماز) پڑ تھا،
میں عرب قبیلوں میں بعض قبیلوں پر مثلاً رعل اور ذ ان اور عصیۃ اور بنی

---

[1] قوله وذلک بدء القنوت أى ابتداء القنوت فى الصلاة وقد تقدم الكلام فيه فى الصلاة قوله وما كنا نقنت أى قبل ذلک(عمدة القارى، كتاب المغازى،بَاب غَزْوَةِ الرَّجِيعِ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُونَةَ)

[2] حديث نمبر ١٥٧٩،كتاب المساجد، باب استحباب القنوت فى جميع الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة.

[3] حديث نمبر ٣٧٨١، كتاب المغازى ، بَاب غَزْوَةِ الرَّجِيعِ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُونَةَ الخ.

لحیان پر بد عا فر (ترجمہ ختم)

اوراىک رواىت مىں الفاظ ہىں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ(مسلم) [1]

ترجمہ: ر ل اللہ علیہ وسلم اىک مہىنہ تک ت (ناز) عرب قبىلوں مىں بعض قبىلوں پر پڑ ، مىں ان خلاف عا فر ئى، پھراس چھوڑ ىا تھا (ترجمہ ختم)

اورچھوڑ وجہ ىہى وہ ناز وحا ثہ ختم ہوگىا تھا۔ [2]

ا سىرىن اورقتا ہ رحمہما اللہ، ت ا ر اللہ عنہ رواىت ہىں :

أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ(ابوداؤد) [3]

ترجمہ: نبى علیہ وسلم اىک مہىنہ تک ت (ناز)پڑ تھا، پھر چھوڑ ىا تھا (ترجمہ ختم)

اور ت عا ا ل رحمہ اللہ ت ا ر اللہ عنہ رواىت ہىں :

قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِيْنَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ(بخارى) [4]

ترجمہ: ر ل اللہ علیہ وسلم اىک مہىنہ تک ت (ناز)پڑ تھا، جب قراءِ ام عت ىا گىا تھا، مىں ر ل اللہ علیہ وسلم کبھى اس واقعہ زىا ہ شدىد غمگىن نہىں ىکھا (ترجمہ ختم)

اس رواىت معلوم ہوا حضور علیہ وسلم سخت پرىشا اور غمگىنى حالت مىں تِ ناز پڑ ۔

---

[1] حدیث نمبر ۱۴۴۵، کتاب الصلاۃ، باب القنوت فی الصلوات، مسند احمد حدیث نمبر ۱۲۹۹۰. اسنادہٗ صحیح علی شرط الصحیحین(حاشیۃ مسند احمد)

[2] ثم ترکہ لانہ قنت فی نازلہ فارتفعت وزالت (بذل المجهود ج۲ ص۳۳۵،باب القنوت فی الصلوات)

[3] حدیث نمبر۱۴۴۷، کتاب الصلاۃ، باب القنوت فی الصلوات.

[4] حدیث نمبر ۱۲۱۷، کتاب المغازی ، بَاب غَزْوَةِ الرَّجِيعِ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُونَةَ الخ.

ت ا ر اللہ عنہ ان سب صحیح روایات معلوم ہوا حضور ﷺ ہمیشہ تِ ماز نہیں پڑ ، بلکہ مخصوص پر اىک مہینہ لئے تِ ماز پڑ تھا۔ ۱؎

اور ت شعبی ر ہیں:

لَـمَّـا قَـنَـتَ عَلِيٌّ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ أَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ ، قَالَ :فَقَالَ:إنَّمَا اِسْتَنْصَرْنَا عَلٰى عَدُوِّنَا(مصنف ابن ابی شیبة) ۲؎

جمہ: جب ت علی اللہ عنہ فجر ز میں ت (ماز) پڑ ، ں اس پر نکیر ، ت علی ر اللہ عنہ ر ما اپنے شمنوں پر (اس ت عا) حا (ترجمہ ختم)

ان احا س وروایات معلوم ہوا تِ ماز فجر ز میں کسی سخت آفت ومصیبت وف پڑ جائے ،اورعام حا ت میں نہیں پڑ جائے ۔

اور تِ ماز عام حا ت میں اور مستقل پڑ معمول بنا اىک حکمت معلوم ہو اس میں بد عا عنصر شا ،اور یعتِ مطہرہ بلاسخت ضرورت بد عا پسند نہیں کیا۔

اورا وجہ حضور ﷺ بھی غیرضروری پر پڑ کہہ ر ما گیا آپ سب وشتم اورلعن طعن وا بنا مبعوث نہیں ر ماگیا۔

۱؎ قلت احادیث انس المخرجة فی الصحاح کلها تدل علی تخصیص القنوت بالنازلة ، وانه کان موقتا بشهر ، وان بدء القنوت کان فی وقعة القراء حیث غدر بهم رعل وذکوان ولم یکن رسول الله ﷺ یقنت قبل ذلک ، وما قنت له الا شهرا واحدا (اعلاء السنن ج٦ص٩٢)

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْنُتُ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ.

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَيَّامًا.

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :قَدْ عَلِمُوا ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم إنَّمَا قَنَتَ شَهْرًا.

(مصنف ابن ابی شیبة ، کتاب الصلاة، باب من کان لا یقنت فی الفجر)

۲؎ حدیث نمبر ٧٠٥٥، کتاب الصلاة، باب من کان لا یقنت فی الفجر. وهذا سند صحیح (الجوهر النقی ج٢ص٢٠٢)

(۴)...... تِ ماز ر ع میں جا پہلے مار ع بعد؟

تِ ماز بارے میں تھا ال تِ ماز ر ع میں جا پہلے پڑھنی چاہئے مار ع اٹھنے بعد؟

اس جواب تِ ماز اکرچہ بعض اہلِ علم ر ک فجر و ی رکعت قرأت فارغ ہو ر ع میں جا پہلے بھی پڑ گنجا ،جیسا وتروں زمیں عائے ت بھی قرأت فارغ ہو ر ع میں جا پہلے پڑ جا ،لیکن احناف ر ک را تِ ماز فجر و ی رکعت ر ع ا سجدہ میں جا پہلے م حالت میں پڑ جائے۔

کیو ا احا ب میں تِ ماز ا وف میں پڑ ذ ۔[1]

چنانچہ ت محمد سیرین رحمہ اللہ رواب ،وہ فر ہیں :

قُلْتُ لِاَنَسٍ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ

---

[1] وأنه يقنت بعد الركوع لا قبله ، بدليل أن ما استدل به الشافعي على قنوت الفجر وفيه التصريح بالقنوت بعد الركوع حمله علماؤنا على القنوت للنازلة ، ثم رأيت الشرنبلالي في مراقي الفلاح صرح بأنه بعده ؛ واستظهر الحموي أنه قبله والأظهر ما قلناه ، والله أعلم (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل)

ثُمَّ لِيَنْظُرَ هَلْ الْقُنُوتُ لِلنَّازِلَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ وَظَاهِرُ حَمْلِهِمْ مَا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِي الْفَجْرِ عَلَى النَّازِلَةِ يَقْتَضِي الثَّانِيَ ثُمَّ رَأَيْت الشُّرُنْبُلَالِيَّ فِي مَرَاقِي الْفَلَاحِ صَرَّحَ بِذَلِكَ وَاسْتَظْهَرَ الْحَمَوِيُّ فِي حَوَاشِي الْأَشْبَاهِ الْأَوَّلَ وَمَا ذَكَرْنَاهُ أَظْهَرُ (منحة الخالق علىٰ هامش البحرالرائق ، ج ۲ ص ۴۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل)

ثم القنوت الراتبة قبل الركوع عندنا .وأما قنوت النازلة فيجوز قبله وبعده، والظاهر أن الأولى بعده(فيض الباري شرح البخارى، باب القنوت قبل الركوع وبعده)

والذي يظهر به ان يقنت بعد الركوع لا قبله بدليل ان ما استدل به الشافعي رحمه الله على قنوت الفجر وفيه التصريح بالقنوت بعد الركوع ،حمله علمائنا على القنوتِ للنازلة ثم رأيت الشرنبلالي في مراقي الفلاح صرح بانه بعده واستظهر الحموي انه قبله والاظهر ما قلناه ،قلت حديث انس في الصحيح يفيد القنوت للنوازل بعدالركوع وكذا حديث ابي هريرة (اعلاء السنن جلد ۶ صفحه ۱۱۹ ،احكام القنوت النازلة)

الرُّکُوْعِ یَسِیْرًا (مسلم) ۱؎

جمہ میں ت ا ر اللہ عنہ عرض کیا کیا ر ل اللہ ﷺ فجر زمیں ت (ناز) پڑ تھا؟ ت ا ر اللہ عنہ فر ما ل پڑ تھا، ر ع کچھ بعد (ترجمہ ختم)

اور شعب ا یمان میں ت محمد سیرین رحمہ اللہ رواے میں ت ا ر اللہ عنہ الفاظ ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْغَدَاةِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْ (شعب الایمان للبیهقی) ۲؎

جمہ ر ل اللہ ﷺ فجر زمیں ت (ناز) ر ع بعد پڑ تھا، میں آپ عا (ترجمہ ختم)

اور ت ا مجلز رحمہ اللہ ت ا ر اللہ عنہ رواے ہیں :

قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (مسلم) ۳؎

جمہ ر ل اللہ ﷺ ایک مہینہ تک فجر زمیں ر ع بعد ت (ناز) پڑ تھا، میں قبیلۂ رعل، اور ذ ان خلاف عا ، اور کہتے بنی عصیۃ اللہ اور اس ر ل نا (ترجمہ ختم)

اور ت قتا ہ رحمہ اللہ ت ا ر اللہ عنہ صحیح سند سا رواے ہیں :

۱؎ حدیث نمبر ۱۵۷۸، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة إذا نزلت بالمسلمین نازلة، واللفظ لهٗ، ابوداؤد، حدیث نمبر ۱۴۴۶، کتاب الوتر، باب القنوت فی الصلوات، نسائی، حدیث نمبر ۱۰۷۰، بَاب الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، مسند احمد حدیث نمبر ۱۲۱۱۷.

۲؎ حدیث نمبر ۲۸۶۷، کتاب الصلاة، باب تحسین الصلاة، والإکثار منها لیلا ونهارا وما حضرنا عن السلف الصالحین فی ذلک.

۳؎ حدیث نمبر ۱۵۷۹، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة إذا نزلت بالمسلمین نازلة، واللفظ لهٗ، مصنف ابنِ ابی شیبة، حدیث نمبر ۷۰۷۳.

قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ، يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ (مسند احمد) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ اک مہینہ تک ر ع بعد ت (ماز) پڑ تھا، میں عرب بعض قبیلوں خلاف عا ر ، پھر بعد میں عمل چھوڑ ا تھا (ترجمہ ختم)

اور ت حنظلہ رحمہ اللہ ر ہیں ا ل ت ا ر اللہ عنہ سناوہ ر ر :

قَنَتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفَجْرِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ (مصنف عبدالرزاق) [2]

جمہ ر ل اللہ ﷺ فجر زمیں ر ع بعد ت (ماز) پڑ تھا (ترجمہ ختم)

اور ت ا عثمان اورا را ر ہیں :

أَنَّ عُمَرَ، قَنَتَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ (تهذيب الآثار للطبرى) [3]

جمہ ت عمر ر اللہ عنہ صبح زمیں ر ع بعد ت (ماز) پڑ (ترجمہ ختم)

اور ت عبید عمر ر ہیں:

أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ (سنن البيهقى) [4]

جمہ ت عمر ر اللہ عنہ ر ع بعد ت پڑ تھا (ترجمہ ختم)

اور ت ام ہ رحمہ اللہ رواب :

---

[1] حديث نمبر ١٢١٥٠، واللفظ لهٗ، مصنف ابنِ ابى شيبة، حديث نمبر ٧٠٥٢.

[2] حديث نمبر ٤٩٦٥، كتاب الصلاة، باب القنوت، واللفظ لهٗ، مسند احمد حديث نمبر ١٣٤٣١.

[3] حديث نمبر ٢٦٤٣و، حديث نمبر ٢٦٣٥، سنن البيهقى حديث نمبر ٣٢٥٩.

[4] حديث نمبر ٣٢٦٨، كتاب الصلاة، باب دعاء القنوت.

كذا قال قبل الركوع .وهو وإن كان إسنادا صحيحا فمن روى عن عمر قنوته بعد الركوع أكثر فقد رواه أبو رافع وعبيد بن عمير وأبو عثمان النهدى وزيد بن وهب والعدد أولى بالحفظ من الواحد ، وفى حسن سياق عبيد بن عمير للحديث دلالة على حفظه وحفظ من حفظ عنه(سنن البيهقى ، تحت حديث رقم ٣٢٦٩، كتاب الصلاة، باب دعاء القنوت)

سَأَلْتُ أَبَا عُثْمَانَ ، عَنِ الْقُنُوْتِ ، فَقَالَ :بَعْدَ الرُّكُوْعِ ، فَقُلْتُ :عَمَّنْ ؟

فَقَالَ :عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ(مصنف ابنِ ابی شیبۃ) [1]

جمہ میں ا عثمان ت(ماز) بارے میں ال کیا، ا ل

فر ما ر ع بعد ،پھرمیں ان کہا ثابت ؟ ا ل

فر ما ت ا بکراورعمراور ت عثمان ر اللہ عنہم (ترجمہ ختم)

اورا ما بکرابنِ منذر رحمہ اللہ فر ہیں:

ثَبَتَتِ الْأَخْبَارُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، وَبِهٖ نَقُوْلُ ، إِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ اِحْتَاجَ النَّاسُ مِنْ أَجْلِهَا إِلَى الْقُنُوْتِ قَنَتَ إِمَامُهُمْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ(الاوسط لابن المنذر، تحت حدیث رقم ۲۶۶۲)

جمہ ر ل اللہ ﷺ احا ث ثابت ہیں آپ ﷺ فجر ز میں ر ع بعد ت(ماز) پڑ تھا،اور بھی یہی کہتے ہیں جب ئی آفت (ومصیبت) نازل ہو، وجہ گ ت محتاج ہوں، ان ا م ر ع بعد ت پڑ (ترجمہ ختم)

ان احا ث وروایات اورعبارات معلوم ہوا را تِ ماز فجر ز و ی رکعت میں ر ع اٹھنے بعد پڑ جائے ۔

(۵)......کیا تِ ماز عت ز سا خاص ؟

تِ ماز بارے میں پا اں ال کیا تِ ماز عت سا خاص ،ما تنہاء ز پڑ رت میں بھی تِ ماز پڑھنی چاہئے،اور اتین لئے تِ ماز کیا ؟

اس جواب احا ث تِ ماز عت پڑھناہی ثابت ،اس لئے تنہا

---

[1] حدیث نمبر ۷۰۸۵،کتاب الصلاۃ، باب فی قنوت الفجر قبل الرکوع ، أو بعدہ، الاوسط لابن المنذر حدیث نمبر ۲۶۵۹، السنن الصغیر للبیھقی حدیث نمبر ۳۳۲.

زبر بڑ وا ت ماز نہیں بڑھنی چاہئے۔

البتہ تِ ماز عا ہر شخص ز وہ و ے او ت میں بڑھ سکتا ،اور ا تین بھی بغیر ز اس عا سکتی ہیں۔ ۱؎

(۶)......کیا ا م تِ ماز بلند آ واز بڑھنی چاہئے؟

تِ ماز بارے میں چھٹا ال عت زبڑ جا رت میں ا م تِ ماز بلند آ واز بڑھنی چاہئے یا آ ہستہ آ واز ؟

اس جواب ا م تِ ماز جہری (یعنی بلند) آ واز بڑھنی چاہئے، جیسا حضور ﷺ جہری آ واز میں بڑھنا ہی ثابت ۔

البتہ اگر ئی ا م خا تِ ماز بڑ ، بھی گناہ نہیں۔ ۲؎

(۷)...... تِ ماز ا م بڑ یا مقتدی بھی؟

تِ ماز بارے میں سا اں ال عت زبڑ رت میں تِ

۱؎ وظاهر تقييدهم بالإمام أنه لا يقنت المنفرد (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل)

۲؎ واما قنوت النوازل فالراجح فيه عندنا، وعندشيخنا الجهر به(اعلاء السنن ج٦ص ١١٢،اخفاء القنوت فى الوتر والفاظه وحكم القنوت فى الفجر)

قلت وانما كان الراجح عندنا فى قنوت النازلة الجهر بحديث ابى هريرة ......(وبعد اسطر) قلت وايضا فان قنوت النوازل لايعلمه العوام بل كثير من الخواص ايضا، فالافضل الجهر به كما هو مقتضى تفصيل البعض من فقهائنا ، وهو تفصيل حسن ، وقد ذكر القاضى فى شرح مختصر الطحاوى ان الامام يجهر به قولا واحدا كما مر، فرجحنا من الروايات فى المذهب ما وافقت الحديث المرفوعة ،وهى رواية الجهر للامام ، ولكن لامطلقا بل فى قنوت النازلة للعلة التى ذكرناها ، وهى كون الحديث واردا فيها ، واللّٰہتعالیٰ اعلم (اعلاء السنن ج٦ص ١١٢،١١٣،اخفاء القنوت فى الوتر والفاظه وحكم القنوت فى الفجر)

والمختار انه يجهر به لثبوت جهرالنبى ﷺ وعمر به (اعلاء السنن ج٦ص ١٢٠، احكام القنوت النازلة)

قلت: وقد تقدم ان المختار فيه جهر الامام فيه ، فيؤمن المقتدى لاغير،وقد مر فى حديث ابن عباس قال: قنت رسول الله ﷺ شهرا متتابعا الحديث، وفيه ويؤمن من خلفه (اعلاء السنن ج٦ص ١٢٠، احكام القنوت النازلة)

ماز کیا ف ا م پڑھنی چاہئے مامقتدیوں بھی،اگر ف ا م پڑھنی چاہئے مقتدیوں کیا ا م تِ ماز عائیہ کلمات جواب میں آمین کہنا چاہئے ماخا ش رہنا چاہئے،اور آمین کہنے رت میں آہستہ آواز آمین کہنا چاہئے مابلندآواز ؟

اس جواب تِ ماز ف ا م پڑھنی چاہئے، مقتدیوں ،البتہ مقتدیوں ا م عائیہ کلمات آمین کہنا چاہئے،احا ب ا طرح ثابت ۔

اورا م بلندآواز عا پڑھنا ضرورت وجہ ،اورمقتدیوں بلندآواز آمین کہنے ضرورت نہیں، عا پڑ وا ا م ایک ہی ہوتا ،اورآمین کہنے وا افرا تعدا ایک زیا ہ ہو ،اس لئے انہیں آہستہ آواز آمین کہنا چاہئے۔

البتہ اگر ئی ا م تِ ماز خا سا پڑ ،اورجہر ے، مقتدیوں بھی خا سا تِ ماز پڑھنی چاہئے۔ [1]

---

[1] وظاهر تقييدهم بالإمام أنه لا يقنت المنفرد ، وهل المقتدى مثله أم لا ؟ وهل القنوت هنا قبل الركوع أم بعده ؟ لم أره .والذى يظهر لى أن المقتدى يتابع إمامه إلا إذا جهر فيؤمن (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل)

والمختار فى النازلة عن الشامى انه يقرأ ان اسر الامام ويؤمن اذا جهر به ، ولاشک ان القرأة للتامين اوالتامين فى الوتر لايكون الا سرا، فكذافى القنوت للنازلة فى الفجر كيف؟ والتامين عند فراغ الامام من الفاتحة ليس عندنا الا سرا ، كما مر فى بابه، فكذا فيما سواه لكون التامين عندالفاتحة مامورابه، وورد الجهر به فى كثير من الاحاديث فلما رجحنا الاسرار فيه لكونه دعاء فترجيح الاسراربه فيما سوى ذلک المحل اظهر (اعلاء السنن ج٦ص ١٢٠، ١٢١، احكام القنوت النازلة)

[1] والذى يقتضيه النظر انه يرفع ان قنت فى الفجر قبل الركوع قياسا له على قنوت الوتر ، ولايرفع اذا قنت بعده ، وسيأتى وجهه قريبا ......وهل يكبر له اذا قنت بعدالركوع لم ار من تعرض له ، ومقتضى النظر انه لايكبرله حينئذ ، لان التكبير له اذافعله قبل الركوع انما هو للفصل عن القرأة ولاجل الانتقال من حال الىٰ حال ،ولاكذلک بعدالركوع ، فان التسميع هناک كاف للفصل .قلت: وهذا هو الوجه فى عدم رفع اليدين اذاقنت بعدالركوع ، فان الرفع للاعلام وهناک قيامه برفع الرأس عن الركوع كاف له ولم نجد فى اثرماعن احد من الصحابة انه كبر للقنوت فى الفجر بعدالركوع ، نعم ثبت عن عمر رضى الله عنه انه كبر له لما قنت قبل الركوع كمامر(اعلاء السنن ج٦ص ١٢١، احكام القنوت النازلة)

(۸)...... تِ ماز لئےتکبیر سا اٹھا

تِ ماز بارے میں آٹھواں ال کیا تِ ماز وع پہلے وتروں عائے ت طرح تکبیر کہتے ہوئے ں تک اٹھانا چاہئے یا نہیں۔

اس جواب اگر تِ ماز ر ع بعد پڑ جائے (جیسا احا ث روشنی میں را بھی یہی) تِ ماز وع لئے اٹھا اور تکبیر ضرورت نہیں۔

اور وتروں میں عائے ت لئے جو تکبیر کہتے وف اٹھائے جا ہیں، اس وجہ وتروں میں عائے ت قرأت بعد اور ر ع پہلے ، اس لئے یہاں قرأت اور عا میں اٹھا فصل اور ایک حالت و ی حالت طرف ہو لئے اٹھا اور تکبیر ضرورت ، اور تِ ماز جب ر ع بعد پڑ جائے ، اس میں ر ع فصل جاتا ، اور ر ع اٹھنے تسمیع تکبیر ئم مقام ہو جا ، اس لئے و ں اٹھا اور تکبیر کہنے ضرورت نہیں ہو ۔ [۱]

(۹)...... تِ ماز وف تھوں کیا کیفیت ہو؟

تِ ماز بارے میں اں ال تِ ماز پڑ جا وف ا م اور مقتدیوں اپنے آ باندھ رکھنا چاہئے یا چھوڑ ، یا پھر عا طرح اٹھا رکھنا چاہئے؟

اس جواب ویسے حالت طرح چھوڑ رکھنے بھی گنجا ، لیکن افضل و ں آ باندھ رکھے جا ، طرح م وقرأت حالت میں ، اور تھوں عا طرح اٹھانا مناسب نہیں۔ [۱]

---

[۱] والحاصل :انه یضع عند الشیخن فی القنوت سواء کان قبل الرکوع اوبعده،وعند محمد یرسل ولایرفع یدیه فی خلال القنوت حذاء الوجه او الصدر کرفعها فی الدعاء خارج الصلاة عندهم اتفاقا، فان المشروع عندهم بعد رفعهما فی افتتاح الصلاة اوعند القنوت، اما الوضع واما الارسال لابقائهما مرفوعتین......ان الوضع والارسال بعد الرفع مسکوت عنهما فی الاحادیث فجری محمد

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ﴾

(۱۰)...... تِ ماز فارغ ہو کیا عمل ما چاہئے؟

تِ ماز بارے میں اں ال تِ ماز فارغ ہو کیا ما چاہئے؟

اس جواب تِ ماز فارغ ہو سجدہ تکبیر کہتے ہوئے ا م اورمقتدیوں سجدہ میں چلے جاناچاہئے،اس وہ اورکسی عمل ضرورت نہیں (ولیس فی الحدیث بعد القنوت النازلة العمل الاضافی)

(۱۱)...... تِ ماز کتنی ت تک پڑھنی چاہئے؟

تِ ماز بارے میں گیارھواں ال تِ ماز کتنی ت تک پڑھنی چاہئے؟

اس جواب ویسے تِ ماز لئے ت مقررنہیں، بلکہ اس ارو ارضرورت پر ،لیکن سب اتباع تقاضا اک مہینہ تک پڑ جائے،جیسا حضورﷺ اتنی ہی ت تک ثابت ۔ ؎

صفحے بقیہ

علی الاصل وهو الارسال ،لان الوضع عمل حادث يحتاج الى الدليل ، واخذ الشيخان بالقياس وقالا ان ارسال اليدين زمانا طويلا ينافى الخشوع وانما السنة ان نقول وضع الكف على الاكف تحت السرة كما مر فى باب صفة الصلاة، وكان مقتضى ذلك ان نقول بالوضع فى القومة بين الركوع والسجدة ايضا ،لكن فى الوضع للقيام اليسير وتركه معا حرج ، فقلنا بان الوضع سنة قيام فيه ذكر مسنون طويل ،فيضع يديه فى القنوت للنازلة ايضا ،لكونه ذكراً طويلا ، ولايرفعهما حذاء الوجه (اعلاء السنن ج٦ ص ١٢٢ ،١٢٣ ، احكام القنوت النازلة ملخصاً)

اور ا رالنوا رمیں :

مسئلہ مجتہد ، و ں طرف گنجا ،اور ممکن ترجیح اعد و ہو،کما ہو مقتضیٰ
ب الشیخین ،لیکن عارض التباس وتشویشِ ام وجہ ارسال ترجیح ی جاسکتی ،کما ہو مقتضیٰ ب
محمد(ا رالنوا رص۴۷۳، ے واں ما رہ تحقیق ارسال ما و ددین ر تِ ماز)

؎ قلت وفيه بيان غاية القنوت للنازلة انه ينبغى ان يقنت اياما معلومة عن النبى ﷺ ، وهى قدر شهر كما فى الروايات عن انس: ’’انه ﷺ قنت شهرا ثم ترک‘‘ فاحفظه فهذا غاية اتباع السنة النبوية(اعلاء السنن ج٦ ص١١٨ ، احام القنوت النازلة)

(۱۲)...... تِ ماز میں شا مقتدی لئے رکعت

تِ ماز بارے میں بارھواں ال جو مقتدی تِ ماز میں آ شا ہو، اس میں اس رکعت ملنا شمار ہو یا نہیں؟

اس جواب جو مقتدی ا م سا ر ع میں شا ہوجائے، اس میں رکعت ملنے ہوتا ، اب جبکہ تِ ماز ر ع بعد پڑ جائے ، اس رت میں تِ ماز میں ک ہو وا مقتدی رکعت نہیں ملے ۔

البتہ اگر ئی ا م ر ع پہلے تِ ماز پڑ ، اور پھر تِ ماز میں ئی مقتدی ک ہوجائے، بلکہ اس بھی بعد ر ع میں ک ہوجائے اس میں رکعت معتبر ہوجائے (وھٰذا ظاھر)

(۱۳)...... تِ ماز میں کن عا ں پڑھنا چاہئے؟

تِ ماز بارے میں ہواں اور آخری ال تِ ماز میں کن عا ں پڑھنا چاہئے؟

اس جواب میں عرض جب ں ئی غیر معمو مصیبت و (مثلاً طا ن یا اس جیسی و ی وبا) ہو، تِ ماز میں عا پڑھنی چاہئے۔ ل

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ ، وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ ، وَتَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ ، وَبَارِکْ لَنَا فِیْمَا أَعْطَیْتَ ، وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ ، إِنَّکَ تَقْضِیْ وَلاَ یُقْضٰی عَلَیْکَ ، إِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ .

جمہ یااللہ! ہمیں اس یجیے اُن ں میں آپ اس فر ئی، اور عافیت یجیے ہمیں ان ں میں ں آپ عافیت فر ئی، اور رسازی فر ، ہماری اُن ں میں آپ رسازی فر ئی، اور برک

ل اس عا بارے میں ت عبداللہ عباس ر اللہ عنہ رواںت ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صبح ز ت (ماز)میں اس عا تعلیم یا ۔

فر ہمیں اُن چیزوں میں جو آپ ہمیں فر ، اورحفاظت فر
ہماری اُن چیزوں شَر آپ فیصلہ فر ما، شک آپ ہی فیصلہ
وا ہیں، اور آپ خلاف ئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، شک
آپ فر ، وہ ذلیل نہیں ہوسکتا، آپ بابرکت ہیں، ہمارے رب ہیں، اور بلند
وبا ہیں(السنن الکبریٰ للبیھقی ،حدیث نمبر ۳۲۶۶، کتاب الصلاۃ، باب دعاء القنوت) [1]

اوراگر شمنوں طرف ات ہوں ،یا ں کیا جار ہو،یا شمنوں ں میں اختلاف وانتشار پیدا رکھا ہو، رہ عا سا رج ذ عا بھی پڑھنا چاہئے۔ [2]

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا ، وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، وَأَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ ، وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ ، اَللّٰھُمَّ الْعَنْ کَفَرَۃَ أَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ ، وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ ، وَیُقَاتِلُوْنَ أَوْلِیَآءَ کَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَھُمْ ، وَأَنْزِلْ بِھِمْ بَأْسَکَ الَّذِیْ لاَ تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ وَلاَ نَکْفُرُکَ ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ

---

[1] اورا م تر ی رحمہ اللہ تِ وتر اس عا رواۃ کیا :
حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِی إِسْحَقَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ أَبِی مَرْیَمَ عَنْ أَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیِّ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَّمَنِی رَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ أَقُولُھُنَّ فِی الْوِتْرِ اللَّھُمَّ اھْدِنِی فِیمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِی فِیمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِی فِیمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِی فِیمَا أَعْطَیْتَ وَقِنِی شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَإِنَّکَ تَقْضِی وَلَا یُقْضَی عَلَیْکَ وَإِنَّہُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ ھَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُہُ إِلَّا مِنْ ھَذَا الْوَجْہِ مِنْ حَدِیثِ أَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیِّ وَاسْمُہُ رَبِیعَۃُ بْنُ شَیْبَانَ وَلَا نَعْرِفُ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقُنُوتِ فِی الْوِتْرِ شَیْئًا أَحْسَنَ مِنْ ھَذَا(ترمذی، حدیث نمبر ۴۶۴،بَاب مَا جَاءَ فِی الْقُنُوتِ فِی الْوِتْرِ)

[2] اس عا بارے میں ت عبید عمیر صحیح سند سا رواۃ ت عمر اللہ عنہ ر ع بعد ان الفاظ میں ت پڑ ۔

الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ ، وَلَكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ ، نَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ ، وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ.

اے اللہ! ہمارے اورمؤ مَر وں اور ر ل اور ن مَر وں اور ر ل گناہ معاف فر ،اوران دِ ل میں باہمی محبت پیدافر ،اوراُن باہمی تعلقات رست فر ،اوران اپنے اوراُن شمنوں خلاف فر ،اے اللہ! اُن اہلِ ب فروں پرلعنت فر ،جوآپ راستے رو ہیں، اورآپ ر ل جھٹلا ہیں، اورآپ ولیوں ہیں، اے اللہ! اُن آپس میں اختلاف پیدافر ،اوراُن ل اُکھاڑ ے، اوراُن پراپناایساعذاب نازل فر ، آپ مجرم م دُورنہیں فر ۔اللہ نام جوبڑامہربان نہاست رحم وا ،اے اللہ! آپ طلب ہیں، اورآپ اپنے گناہوں مغفرت طلب ہیں، اورآپ تعر ہیں، اورآپ ناشکری نہیں ،اور ا ہو ہیں، اورچھوڑ ہیں اُس شخص جوآپ نافر تا ،اللہ نام جوبڑامہربان نہاست رحم وا ،اے اللہ! آپ ہی عبا ت ہیں، اورآپ ہی لیے ز پڑھتے اورسجدہ ہیں، اورآپ ہی لیے سعی اورجلدی ہیں، اورآپ سخت عذاب ڈر ہیں، اورآپ ر امیدوار ہیں، شک آپ عذاب فروں ضرور پہنچنے وا ۔

(السنن الکبریٰ للبیهقی ، حدیث نمبر ۳۲۶۸، کتاب الصلاة، باب دعاء القنوت) [1]

بعض روایات میں ره عا کچھ تھوڑے بہت الفاظ فرق بھی آیا ۔ [2]

---

[1] قلت: وهذا قنوت النازلةيستحب ان يقرأ به الامام فی صلاة الفجر اذا نزلت بالمسلمین نازلة، والعياذ بالله تعالیٰ(اعلاء السنن ج٦ ص١٢٨ ، باب لاوتران فی لیلة واحدة، فائدة)

[2] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْكَلَامِ فِي

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر﴾

اوربعض تابعین بھی کچھ مختلف الفاظ سا وی ۔ ا؎

صفحے بقیہ

الْقُنُوتِ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ الْجِدَّ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ، اللَّهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ، وَأَلْقِ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اللَّهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَجْحَدُونَ رُسُلَكَ، وَيُكَذِّبُونَ أَنْبِيَاءَكَ، وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَيَجْعَلُونَ مَعَكَ إِلَهًا آخَرَ، لَا إِلَهَ غَيْرُكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَصْلِحْهُمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَاجْعَلْ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ، وَثَبِّتْهُمْ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِكَ، وَأَوْزِعْهُمْ أَنْ يَشْكُرُوا نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْ يُوفُوا بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، إِلَهَ الْحَقِّ وَقَالَ أَنَسٌ :وَاللَّهِ إِنْ نَزَلَتْ إِلَّا مِنَ السَّمَاءِ .أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ ضَعِيفٌ، إِلَّا أَنَّ لِأَوَّلِ حَدِيثِهِ شَاهِدًا بِإِسْنَادٍ مُرْسَلٍ(الدعوات الكبير للبيهقي حديث نمبر ۴۳۲،باب القول والدعاء في قنوت الوتر وصلاة الصبح)

ا؎ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ يَقُولُ :الْقُنُوتُ فِي الْوِتْرِ وَالصُّبْحِ :اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخْشَى عَذَابَكَ الْجِدَّ، إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ، اللَّهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ وَالْمُشْرِكِينَ، وَأَلْقِ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اللَّهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، اللَّهُمَّ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَاجْعَلْ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ، وَأَوْزِعْهُمْ أَنْ يَشْكُرُوا نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْ يُوَفُّوا بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَتَوَفَّهُمْ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِكَ، وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ إِلَهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ ، فَكَانَ يَقُولُ هَذَا، ثُمَّ يَخِرُّ سَاجِدًا، وَكَانَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ بَعْضُ مَنْ يَسْأَلُهُ يَقُولُ :يَا أَبَا سَعِيدٍ أَيَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالدُّعَاءِ ، وَالتَّسْبِيحِ، وَالتَّكْبِيرِ، فَيَقُولُ " :لَا أَنْهَاكُمْ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُونَ عَلَى هَذَا شَيْئًا، وَيَغْضَبُ إِذَا أَرَادُوهُ عَلَى الزِّيَادَةِ(مصنف عبدالرزاق ، حديث نمبر ۴۹۸۲ كتاب الصلاة، باب القنوت)

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :يَقُولُ آخَرُونَ فِي الْقُنُوتِ :بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، اللَّهُمَّ لَكَ نُصَلِّي وَلَكَ نَسْجُدُ، وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ أَسْلَمْنَا نُفُوسَنَا إِلَيْكَ، وَصَلَّيْنَا وُجُوهَنَا إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْنَا ظُهُورَنَا إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ

بقیہ گلے صفحے حظہ مر

اوراکر الفاظ بھی اضا لئے جا بہتر ،جیسا حضور ﷺ ان الفاظ عا فر ئی :

اَللّٰھُمَّ أَنۡجِ الۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ.

اے اللہ کمزور ل ت فر (بخاری) [1]

خلاصۂ کلام

جو میں ذ گئی اس خلاصہ تِ ناز مخصوص حا ت میں جبکہ ئی غیر معمو حا شہ پیش آ جائے، پڑھنا جا ر ۔

طر فجر ز و ی رکعت ر ع ا ا م بلند آواز تِ ناز عا پڑ ،اور مقتدی اس پر آ ہستہ آ واز آ مین کہتے رہیں،اور ا م اور مقتدی سب اس وران اپنے سامنے باندھ رکھیں (اور چھوڑ اور لٹکا رکھنا بھی گناہ نہیں) اور تِ ناز عا ختم بعد اٹھائے بغیر اللہ ا کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جا ،اور حسبِ معمول ز ری یں۔

فقط واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد ر ان

۲۷/ ذوالقعدۃ/۱۴۳۰ھ 16 / مبر/2009ء، بروز پیر

ا ارہ غفران، چاہ ن، راولپنڈی، پاکستان

صفحے بقیہ

بِکِتَابِکَ الَّذِی أَنۡزَلۡتَ وَرَسُولَکَ الَّذِی أَرۡسَلۡتَ، اللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِلۡمُؤۡمِنِینَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ وَالۡمُسۡلِمِینَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ، وَأَصۡلِحۡ ذَاتَ بَیۡنِھِمۡ، وَأَلِّفۡ بَیۡنَ قُلُوبِھِمۡ، وَاجۡعَلۡ فِی قُلُوبِھِمُ الۡإِیمَانَ وَالۡحِکۡمَةَ، وَأَوۡزِعۡھُمۡ أَنۡ یُوفُوا بِعَھۡدِکَ الَّذِی عَاھَدۡتَھُمۡ عَلَیۡهِ، وَتَوَفَّھُمۡ عَلَی مِلَّةِ نَبِیِّکَ، وَانۡصُرۡھُمۡ عَلَی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمۡ، إِلٰهَ الۡحَقِّ، اللّٰھُمَّ عَذِّبِ الۡکَفَرَةَ، وَأَلۡقِ فِی قُلُوبِھِمُ الرُّعۡبَ وَخَالِفۡ بَیۡنَ کَلِمَتِھِمۡ، وَأَنۡزِلۡ عَلَیۡھِمۡ رِجۡزَکَ وَعَذَابَکَ، اللّٰھُمَّ عَذِّبۡ کَفَرَةَ أَھۡلِ الۡکِتَابِ الَّذِینَ یُکَذِّبُونَ رُسُلَکَ، وَیَصُدُّونَ عَنۡ سَبِیلِکَ، اللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَارۡضَ عَنَّا (مصنف عبدالرزاق ، حدیث نمبر ۴۹۸۹ کتاب الصلاۃ، باب القنوت)

[1] حدیث نمبر ۲۷۱۵ ،باب الدعاء علی المشرکین بالھزیمة والزلزلة.

رج اور چاند گرہن زو عا ا م

سوال

کیا فر ہیں علمائے ام اس مسئلہ بارے میں رج گرہن اور چاند گرہن ز ثبوت اور اس ا م کیا ہیں؟ کچھ وضاحت ر ر ۔

بسم اللہ ا حیم

جواب

گرہن عر زبان میں ف اور خسوف کہا جاتا ، لیکن فقہائے ام یہاں عام ر پر ف لفظ رج گرہن (Eclipse) لئے اور خسوف لفظ چاند گرہن (Lunar Eclipse) لئے جاتا ، اور کبھی کبھی اس برعکس و ں الفاظ میں فرق کئے بغیر ان ا ک و ے لئے استعمال بھی ہو جاتا ۔ [1]

گرہن اللہ تعالیٰ رت ا سانیوں میں ، اہ رج گرہن ہو، جو ن وف ہوتا ، یا چاند گرہن ہو، جو رات وف ہوتا ۔

کیو رج گرہن (Eclipse) اس وف ہوتا جب رج اور زمین رمیان چاند حا ہو رج روشنی زمین پر پڑ میں ر وٹ جاتا ۔

اس برعکس چاند گرہن (Lunar Eclipse) اس وف ہوتا ، جبکہ رج اور چاند رمیان زمین حا ہو چاند پر رج پڑ وا روشنی میں ر وٹ جا ۔

---

[1] وقال ميرك الكسوف لغة التغير إلى سواد واختلف في أن الكسوف والخسوف هل هما مترادفان أولا قال الكرماني يقال كسفت الشمس والقمر بفتح الكاف وضمها وانكسفا وخسفا بفتح الخاء وضمها وانخسفا كلها بمعنى واحد وقيل الكسوف تغير اللون والخسوف ذهابه والمشهور في استعمال الفقهاء أن الكسوف للشمس والخسوف للقمر واختاره ثعلب وذكر الجوهري أنه أفصح(مرقاة، كتاب الصلاة، باب صلاة الخسوف)

اس لئے اللہ تعالیٰ عظمت وجلال اعتراف لئے زاور عاوغیرہ شکل میں اللہ تعالیٰ طرف رجوع ۔ ۱؎

اہلِ علم ات کرہن اس وہ اور بھی حکمتیں بیان فر ئی ہیں۔ ۲؎

رج اور چاند کرہن پر ز پڑھنا ثابت ، کرہن ز کہا جاتا ۔ ۳؎

رج اور چاند کرہن پر زاور عا ثبوت

رج کرہن اور چاند کرہن وف ز پڑ اور عا کئی احا ث ثابت ، افسوس اس ور میں ا ل کرہن ز اہمیت علم ، اور ہی جو ہ ور میں اس ز عملی رجہ میں ئی اہتمام ، اس لئے اس سلسلہ میں چند احا ث ذ جا ہیں۔

۱؎ جد ید سائنس تحقیق مطا ف وخسوف لمحات انتہائی نازک ہو ہیں، کیو ف وف چاند رج اور زمین رمیان حا ہوجاتا ، رج اور زمین و ل اپنی کشش ثقل ا اپنی طرف کھینچتے ہیں، ان لمحات میں خدانخواستہ اگر کسی ایک جا ب کشش غالب آ جائے، اجرامِ فلکیہ سارا م ر بر ہوجائے، لہٰذا ایسے نازک وف میں رجوع ا اللہ اچارہ نہیں (رسِ تر ی ج۲ص۳۴۳)

۲؎ ما قيل ما الحكمة فی الكسوف والجواب ما قاله أبو الفرج فيه سبع فوائد **الأول** ظهور التصرف فی الشمس والقمر **الثانی** تبيين قبح شأن من يعبدهما **الثالث** إزعاج القلوب الساكنة بالغفلة عن مسكن الذهول **الرابع** ليرى الناس نموذج ما سيجرى فی القيامة من قوله وجمع الشمس والقمر **الخامس** أنهما يوجدان على حال التمام فيركسان ثم يلطف بهما فيعادان إلى ما كانا عليه فيشار بذلک إلى خوف المكر ورجاء العفو **السادس** أن يفعل بهما صورة عقاب لمن لا ذنب له **السابع** أن الصلوات المفروضات عند كثير من الخلق عادة لا انزعاج لهم فيها ولا وجود هيبة فأتى بهذه الآية وسنت لهما الصلاة ليفعلوا صلاة على انزعاج وهيبة(عمدة القاری، کتاب الكسوف، باب الصلاة فی كسوف الشمس)

۳؎ لا خلاف فی مشروعية صلاة الكسوف والخسوف وأصل مشروعيتها بالكتاب والسنة وإجماع الأمة أما الكتاب فقوله تعالى وما نرسل بالآيات إلا تخويفا والكسوف آية من آيات الله المخوفة والله تعالى يخوف عباده ليتركوا المعاصی ويرجعوا إلى طاعة الله التی فيها فوزهم وأما السنة فقوله إذا رأيتم شيئا من هذه الأفزاع فافزعوا إلى الصلاة وأما الإجماع فإن الأمة قد اجتمعت عليها من غير إنكار احد.(عمدة القاری،کتاب الصلاة، باب الصلاة فی كسوف الشمس)

ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ فر ہیں:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا (بخاری) [1]

جمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فر یا رج گرہن اور چاند گرہن ں میں کسی ت ہوجا پر نہیں ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ سانیوں میں وسا ں ہیں، پس جب رج اور چاند گرہن ہوتا ہوا یکھو، کھڑے ہوجا اور زپڑ (ترجمہ ختم)

اور ت عبداللہ عمر اللہ عنہما روا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشا فر یا:

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا (بخاری) [2]

جمہ بلاشبہ رج گرہن اور چاند گرہن کسی ت اور زندہ ہو وجہ نہیں ہو ، لیکن اللہ تعالیٰ سانیوں میں وسا ں ہیں، پس جب رج اور چاند گرہن ہوتا ہوا یکھو زپڑ (ترجمہ ختم)

ت عائشہ ر اللہ عنہا اک لمبی حد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشا فر ہیں:

فَإِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ (ابوداؤد) [3]

جمہ پس جب رج و چاند گرہن ہو، ز طرف متوجہ ہوجا (ترجمہ ختم)

اور ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ وی :

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَانَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ، وَالْقَمَرِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ قَدْ أَصَابَهُمَا، فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ (مسند

---

[1] حديث نمبر ۱۰۴۱، كتاب الاذان، بَاب الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ.

[2] حديث نمبر ۱۰۴۲، كتاب الاذان، بَاب الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ.

[3] حديث نمبر ۱۱۷۹، كتاب الاستسقاء، باب صلاة الكسوف ، واللفظ لهٔ، بخاری، حديث نمبر ۹۹۸.

احمد) ؎۱

جمہ ر ل اللہ ﷺ ہمیں رج اور چاند کرہن وف ز پڑ یتے ،پس جب یکھو رج اور چاند کرہن گیا ، ز طرف متوجہ ہوجا (ترجمہ ختم)

اور ت لبیدر اللہ عنہ اک لمبی حدیث میں حضور ﷺ ارشا اس طرح فر ہیں:

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، أَلَا وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا كَذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ (مسند احمد، حدیث نمبر ۲۳۶۲۹) ؎۲

جمہ بلاشبہ رج اور چاند (کرہن) اللہ سانیوں میں وسا ل ہیں، خبر ار کسی ت اور حیات وجہ کرہن نہیں ہو ، پس جب ان میں ئی کرہن ہو مساجد (یعنی ز) طرف متوجہ ہوجا (ترجمہ ختم)

اور ت عبداللہ عمرور اللہ عنہ اک لمبی حدیث میں :

؎۱ حدیث نمبر ۴۳۸۷، واللفظ لهٗ، المعجم الكبير للطبراني حديث نمبر ۹۶۲۳، مسندالبزار حديث نمبر ۱۴۴۹.

قال الهيثمي:

رواه أحمد وأبو يعلى والطبراني في الكبير والبزار ورجاله موثقون(مجمع الزوائد ج۲ص۲۰۷)

؎۲ قال الهيثمي:

رواه أحمد ورجاله ثقات(مجمع الزوائد، ج۲ص۲۰۷، باب الكسوف)

وفي حاشية مسند احمد:

إسناده جيد، رجاله رجال الصحيح. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد 2/207"، وقال :رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو بن العاص، سلف برقم (6483) ، وذكرنا هناك أحاديث الباب، ونزيد عليها :حديث سمرة بن جندب، سلف برقم (20178). وحديث قبيصة بن مخارق، سلف برقم 20607)(حاشيه مسند احمد)

ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا كَسَفَ أَحَدُهُمَا، فَافْزَعُوْا إِلَى الْمَسَاجِدِ (مسند احمد) ؏

جمہ پھر ر ل اللہ ﷺ فر یا اے ! بلاشبہ رج اور چاند (گرہن) اللہ عزو سانیوں میں وسا ں ہیں، پس جب ان میں ئی گرہن وا ہو مساجد (یعنی ز) طرف متوجہ ہوجا (ترجمہ ختم)

ان تمام احا ث رج اور چاند گرہن وف ز پڑ معلوم ہوا۔

ت مغیرہ شعبہ ر اللہ عنہ فر ہیں:

كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ (بخاری) ؏

جمہ ر ل اللہ ﷺ ز میں ابراہیم (نبی ﷺ بیٹے) ت ہو ن رج گرہن ہوگیا، ں کہا رج گرہن ابراہیم ت وجہ ہوا ، ر ل اللہ ﷺ فر یا بلاشبہ رج گرہن اور چاند گرہن کسی ت اور حیات وجہ نہیں ہوتا، پس جب گرہن ہوتا ہوا یکھو، ز پڑ ، اور اللہ تعالیٰ عا و، (ترجمہ ختم)

اور ت ا بکرہ ر اللہ عنہ اک لمبی حدیث میں روا ت :

فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ (بخاری) ؏

؏ حدیث نمبر ۲۰۴۸۳، واللفظ لهٗ، صحيح ابنِ حبان حديث نمبر ۲۸۲۹.
قال أبو حاتم :أمر فى هذا الخبر بالصلاة عند كسوف الشمس والقمر وهو المقصود فأطلق هذا المقصود على سببه وهو المساجد لأن الصلاة تتصل فيها لا أن المساجد يستغنى بحضورها عند كسوف الشمس أو القمر دون الصلاة (صحيح ابنِ حبان، حواله بالا)
؏ حديث نمبر ۹۸۵، ابواب الكسوف ، بَاب الصَّلَاةِ فِى كُسُوفِ الشَّمْسِ.
؏ حديث نمبر ۹۸۲، ابواب الكسوف، بَاب الصَّلَاةِ فِى كُسُوفِ الشَّمْسِ.

جمہ پھرر ل اللہ علیہ وسلم ور ما رج اور چاند کسی کرہن نہیں ہو ، جب رج اور چاند کرہن ہوتا ہوا یکھو، زیڑ ،اور عا و، یہاں تک اس کرہن ختم ماجائے (ترجمہ ختم)

ت ا مسعو ا ری ر اللہ عنہ رواب :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ (مسلم) [1]

جمہ ر ل اللہ علیہ وسلم ور ما بلاشبہ رج اور چاند (کرہن) اللہ تعالیٰ سانیوں میں وسا ں ہیں، ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں ڈرا ہیں،اور ں میں کسی ت ہو وجہ کرہن ز ہ نہیں ہو ،پس جب ان میں کسی کرہن ہوتا ہوا یکھو، زیڑ ،اوراللہ تعالیٰ عا و، یہاں تک تمہارے اس کرہن ہٹا ماجائے (ترجمہ ختم)

ان احا ں رج اور چاند کرہن پر زاور عا و ں معلوم ہوا۔ [2]

ت ا ہریرہ ر اللہ عنہ ایک لمبی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشا ور ہیں :

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ

---

[1] حدیث نمبر ۲۱۵۳، کتاب الکسوف،باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف الصلاۃ جامعۃ.

[2] وأما حديث عائشة فوقع الأمر فيه بالدعاء من طريق هشام عن أبيه وهو فى الباب الثانى وورد الأمر بالدعاء أيضا من حديث أبى بكرة وغيره ومنهم من حمل الذكر والدعاء على الصلاة لكونهما من أجزائها والأول أولى لأنه جمع بينهما فى حديث أبى بكرة حيث قال فصلوا وادعوا ووقع فى حديث بن عباس عند سعيد بن منصور فاذكروا الله وكبروه وسبحوه وهللوه وهو من عطف الخاص على العام(فتح البارى لابن حجر، ابواب الكسوف، باب الدعاء فى الكسوف)

فيه مسائل . الاولىٰ: صلاة الكسوف فى المسجد ، وكذا الخسوف، فانه صلی اللہ علیہ وسلم امر بالصلاة عندهما ولم يفرق. الثانية: انها ركعتان بالجماع. الثالثة: الدعاء فيها. الرابعة: انها كالصلاة المعهود ، فلا يتعدد الركوع وسيأتى تفصيله. الخامسة: استحباب تلك الصلاة ،والدعاء حملا للامر عليه (اعلاء السنن ج۸ص۱۶۳ ، باب صلاة الكسوف والخسوف)

وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلٰى الصَّلَاةِ (نسائی، حدیث نمبر ۱۴۸۲،کتاب الکسوف)

جمہ بلاشبہ رج اور چاند (گرہن) اللہ تعالیٰ سانیوں میں وسا ں ہیں، اور کسی ت اور حیات وجہ گرہن نہیں ہو ، پس جب گرہن ہوتا ہوا یکھو، اللہ عزو ما (عاواستغفاروغیرہ)اور ز طرف متوجہ ہوجا (ترجمہ ختم)

اور ت ا سیٰ ر اللہ عنہ اک لمبی حدیث میں حضورﷺ ارشا :

فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ (بخاری) [1]

جمہ جب رج اور چاند گرہن میں کسی یکھو، اللہ تعالیٰ ذ (ز) طرف، اور عا اور استغفار طرف متوجہ ہوجا (ترجمہ ختم) [2]

اور ت عبداللہ مسعو ر اللہ عنہ اک حدیث میں حضورﷺ ارشا :

فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاحْمِدُوا اللّٰهَ، وَكَبِّرُوْا، وَسَبِّحُوْا، وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ كُسُوْفٌ أَيُّهُمَا انْكَسَفَ (صحيح ابن خزيمة) [3]

جمہ پس جب گرہن یکھو اللہ تعالیٰ حمد اور تکبیر اور تسبیح و، اور ز پڑ ، یہاں تک رج یا چاند گرہن جو بھی ہوا ، وہ ختم ہوجائے (ترجمہ ختم)

ان احا س گرہن وف ذ ، ز اور عا واستغفار میں مشغول ہو معلوم ہوا۔ اور استغفار عا مفہوم میں اخل ۔ [4]

---

[1] حدیث نمبر ۹۹۹،ابواب الکسوف، بَاب الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

[2] قال أبو حاتم :قوله صلى الله عليه وسلم :(فافزعوا إلى ذكره) يريد به إلى صلاة الكسوف لأن الصلاة تسمى ذكرا أو فيها ذكر الله فسمى الصلاة ذكرا(صحيح ابن حبان ذكر ما يستحب للمرء الاستغفار لله جل وعلا عند رؤية كسوف الشمس أو القمر)

[3] حديث نمبر ۱۲۹۸؛ الأوسط لابن المنذر، حديث نمبر ۲۸۱۹، ذكر الخطبة على المنبر والأمر بالتسبيح والتحميد والتكبير مع الصلاة عند الكسوف.

قال أبو بكر :وفي قوله : حتى ينجلي كسوف أيهما انكسف دليل على إثبات الصلاة لكسوف القمر(صحيح ابنِ خزيمة ،حواله بالا)

[4] الاستغفار دعاء (مرقاة، كتاب الدعوات، باب الاستغفار)

اور ت عائشہر اللہ عنہا رواب نبی ﷺ فر ما:

فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِکَ فَادْعُوْا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا(بخاری) [1]

جمہ پس جب (رج وچاند) کرہن یکھو، اللہ عا و،اورتکبیر پڑ ،

اور زپڑ ،اورصد و(ترجمہ ختم)

اس حدث کرہن پر عااور ز وہ حسبِ حیثیت صد بھی معلوم ہوا۔

اور رہ احا ث رپر معلوم ہوا رج اور چاند کرہن ہو پراللہ تعالیٰ ما بطورِ خاص زاور عا واستغفار(جو عا مفہوم میں اخل) طرف متوجہ ہونا چاہیئے ،اور حسبِ حیثیت صد بھی اہتمام ما چاہیئے ،کیو صد اللہ تعالیٰ ماراضگی ور اوراللہ تعالیٰ قرب حا ذریعہ ۔ [2]

---

[1] حديث نمبر ۹۸٦، ابواب الكسوف ، باب الصدقة فى الكسوف،واللفظ لهٗ،سنن أبى داؤد،حديث نمبر ۱۱۹۳ .

[2] فإذا رأيتم ذلك فادعوا الله أى اعبدوه وأفضل العبادات الصلاة والأمر للإستحباب عند الجمهور قال ابن الهمام واختار فى الأسرار وجوبها للأمر فى قوله عليه الصلاة والسلام إذا رأيتم شيئا من هذه فافزعوا إلى الصلاة قال ابن الملك إنما أمر بالدعاء لأن النفوس عند مشاهدة ما هو خارق للعادة تكون معرضة عن الدنيا ومتوجهة إلى الحضرة العليا فتكون معرضة عن الدنيا ومتوجهة إلى الحضرة العليا فتكون أقرب إلى الإجابة وكبروا أى عظموا الرب أو قولوا الله أكبر فإنه يطفىء نار الرب وصلوا أى صلاة الكسوف أو الخسوف وتصدقوا بالترحم على الفقراء والمساكين وفيه إشارة إلى أن الأغنياء والمتنعمين هم المقصود بالتخويف من بين العالمين لكونهم غالبا للمعاصى مرتكبين(مرقاة، كتاب الصلاة، باب صلاة الخسوف)

فإذا رأيتم مثل ذلك فعليكم بذكر الله والصلاة فدل ذلك على أنه لم يرد منهم مجرد الصلاة بل أراد منهم ما يتقربون به إلى الله تعالى من الصلاة والدعاء والاستغفار وغير ذلك نحو الصدقة والعتاقة .وقال بعضهم بعد أن نقل بعض كلام الطحاوى فى هذا وقرره ابن دقيق العيد بأنه جعل الغاية لمجموع الأمرين ولا يلزم من ذلك أن يكون غاية لكل منهما على انفراده فجاز أن يكون الدعاء ممتدا إلى غاية الانجلاء بعد الصلاة فيصير غاية للمجموع ولا يلزم منه تطويل الصلاة ولا تكريرها قلت فى الحديث أعنى حديث أبى بكرة فصلوا وادعوا حتى ينكشف ما بكم فقد ذكر الصلاة والدعاء بواو الجمع فاقتضى أن يجمع بينهما إلى وقت الانجلاء قبل الخروج من الصلاة وذلك لا يكون إلا بإطالة الركوع والسجود بالذكر فيهما وبإطالة القراء ة أما إطالة الركوع والسجود فقد وردت فى حديث عائشة رضى الله تعالى عنها فى رواية مسلم ما ركعت ركوعا قط

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر﴾

زِکرہن کتنی رکعات ہیں؟

احناف ر ک رج وچادکرہن از ورکعتیں ہیں۔

اوراکر ورکعتوں زاہ پڑ جا ، بھی ف جارہیں بلکہ بعض احا ث ثابت ہیں۔

ت ا بکرہ ر اللہ عنہ فر ہیں:

اِنۡکَسَفَتِ الشَّمۡسُ عَلٰی عَھۡدِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی

صفحے بقیہ

ولا سجدت سجودا قط كان أطول منه وفى رواية البخارى أيضا ثم سجد سجودا طويلا وقال أيضا فصلى بأطول قيام وركوع وسجود وأما إطالة القراء ة ففى حديث عائشة فأطال القراء ة وفى حديث ابن عباس فقام قياما طويلا قدر نحو سورة البقرة ولا يشك أنه لم يكن فى طول قيامه ساكتا بل كان مشتغلا بالقراء ة وبالدعاء وإذا مد الدعاء بعد خروجه من الصلاة لا يكون جامعا بين الصلاة والدعاء فى وقت واحد لأن خروجه من الصلاة يكون قاطعا للجمع ولا شك أن الواو تدل على الجمع وقد وقع فى رواية النسائى من حديث النعمان بن بشير قال كسفت الشمس على عهد رسول الله فجعل يصلى ركعتين ركعتين ويسأل عنها حتى انجلت فهذا يدل على أن إطالته كانت بتعداد الركعات وقال بعضهم يحتمل أن يكون معنى قوله ركعتين أى ركوعين وأن يكون السؤال وقع بالإشارة فلا يلزم التكرار قلت مراد هذا القائل الرد على الحنفية فى قولهم أن صلاة الكسوف كسائر الصلوات بلا تكرار الركوع لما ذكرنا وجه ذلك ولا يساعده ما يذكره لأن تأويله ركعتين بركوعين تأويل فاسد باحتمال غير ناشىء عن دليل وهو مردود فإن قلت فعلى ما ذكرت فقد دل الحديث على أنه يصلى للكسوف ركعتان بعد ركعتين ويزاد أيضا إلى وقت الانجلاء فأنتم ما تقولون به قلت لا نسلم ذلك وقد روى الحسن عن أبى حنيفة إن شاؤا صلوا ركعتين وإن شاؤا صلوا أربعا وإن شاؤا صلوا أكثر من ذلك ذكره فى (المحيط) وغيره فدل ذلك على أن الصلاة إن كانت بركعتين يطول ذلك بالقراءة والدعاء فى الركوع والسجود إلى وقت الانجلاء وإن كانت أكثر من ركعتين فالتطويل يكون بتكرار الركعات دون الركوعات وقول القائل المذكور وإن يكون السؤال وقع بالإشارة قلت يرد هذا ما أخرجه عبد الرزاق بإسناد صحيح عن أبى قلابة أنه كلما ركع ركعة أرسل رجلا لينظر هل انجلت قلت فهذا يدل على أن السؤال فى حديث النعمان كان بالإرسال لا بالإشارة وأنه كلما كان يصلى ركعتين على العادة يرسل رجلا يكشف عن الانجلاء فإن قلت قوله ركع ركعة يدل على تكرار الركوع قلت لا نسلم ذلك بل المراد كلما ركع ركعتين من باب إطلاق الجزء على الكل وهو كثير فلا يقدر المعترض على رده(عمدة القارى،ابواب الكسوف، باب الصلاة فى كسوف الشمس)

رَكْعَتَيْنِ (بخاری) ؎۱

ترجمہ: ر ل اللہ ﷺ ز میں رج کرہن ہوگیا، ر ل اللہ ﷺ و رکعتیں پڑھیں (ترجمہ ختم)

ت ا بکرہ ر اللہ عنہ ہی رواںت :

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ هٰذِهٖ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ (سنن البیهقی) ؎۲

ترجمہ: نبی ﷺ رج اور چاند کرہن پر تمہاری اِس ز طرح و رکعتیں پڑھیں (ترجمہ ختم)

اس قسم احا س معلوم ہوتا کرہن ز از ورکعات ہیں۔

اور ت نعمان بشیر ر اللہ عنہ فر ہیں:

كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتّٰى انْجَلَتْ (سنن أبي داوٗد) ؎۳

ترجمہ: ر ل اللہ ﷺ ز میں رج کرہن ہوگیا، آپ و ورکعتیں پڑھنی وع کیں، اور رج کرہن (ختم ہا جو ہو)بارے میں ال ر ، یہاں تک کرہن ختم ہوگیا (ترجمہ ختم)

؎۱ حدیث نمبر ۱۰۰۱، ابواب الکسوف، باب الصلاۃ فی کسوف القمر.

؎۲ حدیث نمبر ۶۵۸۴، کتاب صلاۃ الخسوف، باب الصلاۃ فی خسوف القمر، واللفظ لہٗ، معرفۃ السنن والآثار للبیہقی حدیث نمبر ۲۰۲۹، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۱۱۹۰.

؎۳ حدیث نمبر ۱۱۹۵، کتاب الاستسقاء، باب من قال یرکع رکعتین، واللفظ لہٗ، الدعاء للطبرانی حدیث نمبر ۲۱۱۵، مستخرج ابی عوانہ حدیث نمبر ۱۹۸۵.

قال البیہقی :ھذا مرسل، أبو قلابۃ لم یسمع من النعمان.

قلت :صرح فیہ الکمال بسماعہ من النعمان .وقال ابن حزم :أبو قلابۃ أدرک النعمان، وروی ھذا الخبر عنہ .وصرح ابن عبد البر بصحۃ ھذا الحدیث وقال :من أحسن حدیث ذھب إلیہ الکوفیون حدیث أبی قلابۃ عن النعمان، فصار قول البیہقی " :لم یسمعہ منہ "دعوی بلا دلیل(شرح سنن أبی داود للعینی، کتاب الاستسقاء، بَابُ مَنْ قَالَ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْن)

اوراىک رواىت مىں :

كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيَسْأَلُ حَتّٰى اِنْجَلَتْ (شرح معانى الآثار) ؎1

جمہ ر ل اللہ ﷺ ز مىں رج گرہن ہوگیا، ر ل اللہ ﷺ و و رکعتیں پڑھ سلام پھیر لگے،اور رج گرہن (ختم ہا جو ہو) بارے میں ال لگے ،یہاں تک گرہن ختم ہوگیا(ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا کہ گرہن ز ورکعت زىا ہ پڑھنا بھی رست ۔ ؎2

ت عبدا سمرہ ر اللہ عنہ، رج گرہن وف حضور ﷺ بارے

؎1 حديث نمبر ١٩٤٣، كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف كيف هى ؟،واللفظ لهٔ، سنن البيهقى حديث نمبر ٦٥٦٢، معرفة السنن والآثار للبيهقى حديث نمبر ٢٠٢٨.

؎2 بعض اىات بقول حضور ﷺ ز مىں ف اىک تبہ گرہن ہوا تھا،لیکن بعض فلکیین کہنا اىک سال مىں سات گہن وا ہونا ممکن ، میں پا ف اور خسوف ہونگے،عموماً سال مىں و فعہ رج گرہن لگتا (فلکیاتِ جدیدہ،ازمحدث ت ىا محمد سیٰ روحا بازی رحمہ اللہ،صفحہ۲۴۲،باب نمبر۴۲)

ىا محمد سیٰ روحا بازی صاحب اپنی رہ ب مىں ۲۳سا عہدِ ت فِ شمس جو جدول تحریر رئی ،اس مىں ۲ہجری ۱۰ہجری تک ۱۰ تبہ ف ذ ر ىا (حظہ ہو:فلکیاتِ جدیدہ،صفحہ۲۴۵)

لہٰذا اگر زىہ ت میں ف تعد تسلیم لیا جائے، اس سلسلہ میں وارِ ہو وا رواىات بھی مختلف واقعات پر ل ىا رست ہوجاتا ۔

أخرجه عبد الرزاق بإسناد صحيح عن أبى قلابة أنه كلما ركع ركعة أرسل رجلا لينظر هل انجلت قلت فهذا يدل على أن السؤال فى حديث النعمان كان بالإرسال لا بالإشارة وأنه كلما كان يصلى ركعتين على العادة يرسل رجلا يكشف عن الانجلاء فإن قلت قوله ركع ركعة يدل على تكرار الركوع قلت لا نسلم ذلک بل المراد كلما ركع ركعتين من باب إطلاق الجزء على الكل وهو كثير(عمدة القارى، ابواب الكسوف،باب الصلاة فى كسوف الشمس)

فهذه الروايات لاسيما رواية احمد تدل على انه صلى فى الكسوف اربع ركعات او ازيد من ذلک ، وقد صرح فقهائنا رحمهم الله تعالىٰ بجواز اربع ركعات واكثر منهافى الكسوف كما فى البدائع، فيمكن ان يقال انه ركع فى شفع من صلاه ركوعا فى كل ركعة وفى اخرى ركوعين وفى بعضها ثلاثا او اربعا وعامة الصحابة رضى الله عنهم لم يقصدوا بيان عدد الركعتان واهتموا ببيان كيفية الصلاة والبعض منهم قد بينه كالنعمان بن بشير وقبيصة الهلالى واما الالفاظ الذى يتبادر منها الاقتصار على الركعتين فقط فتحتمل الاختصار والتاويل كمايظهر بادنى تامل والله سبحانه وتعالىٰ اعلم بالصواب(فتح الملهم ج٢ ص٤٥٣، كتاب الكسوف)

میں ور ہیں:

فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ (صحیح مسلم) [1]

جمہ پس میں ر ل اللہ ﷺ طرف پہنچا ر ل اللہ ﷺ اپنے اُٹھا عا ر ، اور تکبیر پڑھ ر ، اور اور تہلیل ر ، یہاں تک رج صاف ہوگیا، آپ (ورکعتوں میں) و رتیں پڑھیں، اور ور ع کیے (ترجمہ ختم)

اور ابنِ خزیمہ رواب میں :

فَانْتَهَيْتُ وَهُوَ قَائِمٌ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ ، وَيُكَبِّرُ ، وَيَحْمَدُ ، وَيَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلَتْ ، وَقَرَأَ سُوْرَتَيْنِ ، وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ (صحیح ابن خزیمة) [2]

جمہ پس میں ر ل اللہ ﷺ طرف پہنچا آپ کھڑے ہوئے ، اپنے اُٹھا رکھے ، تسبیح، تکبیر اور اور عا ر ، یہاں تک رج صاف ہوگیا، اور آپ (ورکعتوں میں) و رتیں پڑھیں، اور ور ع کیے (ترجمہ ختم)

اور مستدرک حا رواب میں :

فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ، وَيَحْمَدُ رَبَّهُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلَتْ ، وَقَرَأَ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَتَيْنِ (مستدرک حاکم، حدیث نمبر ۱۱۷۴) [3]

جمہ پس میں ر ل اللہ ﷺ طرف پہنچا آپ کھڑے ہوئے ، اپنے اُٹھا رکھے ، اپنے رب تسبیح، تکبیر اور اور عا ر ، یہاں تک رج

---

[1] حدیث نمبر ۲۱۵۷، کتاب الکسوف، باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف الصلاۃ جامعة ، واللفظ لهٗ، مسند احمد، حدیث نمبر ۲۰۶۱۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۱۹۷، مستخرج ابی عوانة حدیث نمبر ۱۹۸۰.

[2] حدیث نمبر ۱۲۹۹، ابواب صلاۃ الکسوف.

[3] قال الحاکم: " هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "ووافقه الذهبی فی التعليق(حواله بالا)

صاف ہوگیا،اورآپ ورکعتوں میں و رتیں پڑھیں (ترجمہ ختم)

اورمستخرج ا ا اک رواب میں :

فَقُمْنَا خَلْفَ ظَهْرِهِ ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ ، وَيُسَبِّحُ ، وَيَدْعُوْ ، حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، وَقَرَأَ سُوْرَتَيْنِ(مستخرج ابی عوانة) [1]

جمہ پھر نبی ﷺ پشت پیچھے کھڑے ہوئے،آپ تکبیراورتسبیح اور عا ما وع ، یہاں تک رج صاف ہوگیا،اورآپ ورکعتیں پڑھیں،اور و ر ں قرأت (ترجمہ ختم)

اورنسائی روا ب میں :

فَأَتَيْتُهُ مِمَّا يَلِي ظَهْرَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ(سنن النسائی) [2]

جمہ پھرمیں نبی ﷺ پشت قر ب آ ا،آپ مسجد میں جو ، پھرآپ تسبیح اورتکبیراور عاء وع ، یہاں تک رج صاف ہوگیا، پھرآپ کھڑے ہو ورکعتیں پڑھیں،اور(ان میں) چارسجدے کئے (یعنی ہررکعت میں و سجدے)(ترجمہ ختم)

ا روایات میں حضورﷺ ویسے ہی کھڑے ہو عا ذ ، زمیں کھڑے ہو اس عا ذ نہیں،جیسا کرشتہ روایات معلوم ہوتا ،البتہ عبدا علیٰ عبد ا علیٰ جوروا ب ،اس میں الفاظ ہیں۔

فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا(مسلم) [3]

---

[1] حديث نمبر ۱۹۷۹،كتاب الصلاة،باب ذكر الخبر المبين أن النبى ﷺ كان رافعا يديه قائما فى كسوف الشمس إلى القبلة الخ.

[2] حديث نمبر ۱۴۵۹،باب التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ.

[3] حديث نمبر ۲۱۵۸،كتاب الكسوف،باب ذكر النداء بصلاة الكسوف الصلاة جامعة.

جمہ پس میں ر ل اللہ ﷺ پاس حاضر ہوا، آپ ز میں کھڑے ہوئے ، اپنے اُٹھا رکھے ، آپ تسبیح اور تہلیل اور تکبیر اور عا میں مشغول ہو گئے ، یہاں تک کرہن ختم ہو گیا (ترجمہ ختم)

و ی بکثرت روایات پیش محدثین اس رواب میں ز میں کھڑے ہو مطلب بیان کیا آپ رحقیقت ز نہیں پڑھ ر ، بلکہ ز ھیئت میں کھڑے ہوئے ، ز طرح قبلہ طرف منہ تھا، اور گ آپ پیچھے صف بہ صف جو ، ما پھر یہاں صلاۃ لفظ عا معنیٰ میں استعمال ہوا ، اور مطلب آپ عا میں اٹھا رکھے ۔ [1]

روایتوں میں رج کرہن ختم ہو بعد ورکعتیں پڑ ذ ، ان میں ما رج کرہن ختم ہو ا ہوسکتا کرہن شدت ختم ہوگئی ، اور ما پھر ممکن آپ ﷺ ورکعتیں رج کرہن ختم ہو بعد بطور شکرا پڑ ہوں اللہ تعالیٰ عا ل فر ئی ، اور اس آز گھڑی ل ت فر ئی ، اور کرہن ز آپ عا پہلے پڑھ ہوں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

بہرحال کرہن ز از ورکعت ، اور اس زا ہ پڑھنا بھی احا ب رو جا ر ، اور ز بعد عا بھی چاہئے ۔

البتہ کرہن ختم ہو تک ز و عا میں مشغو رہنی چاہئے ، اور ا وجہ حضور ﷺ کرہن ز لمبے م اور لمبے ر ع وسجدوں سا ا فر ئی ۔

چنانچہ ت ا سیٰ ر اللہ عنہ فر ہیں:

خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ

---

[1] لأنظرن أى لأبصرن إلى ما حدث أى تجدد من السنة لرسول الله فى كسوف الشمس قال فأتيته وهو قائم فى الصلاة رافع يديه أى واقف فى هيئة الصلاة من القيام والاستقبال واجتماع الناس خلفه صفوفا أو الصلاة بمعنى الدعاء إذ لم يعرف مذهب أنه يرفع يديه فى صلاة الكسوف فى أوقات الأذكار (مرقاة المفاتيح ،كتاب الصلاة، باب صلاة الخسوف)

تَـكُوْنَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ رَأَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ(بخاری) [1]

جمہ رج کرہن ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کھڑے ہوئے، مت ئم ہو ف ، پھر مسجد میں آئے، اور اتنے لمبے م اور لمبے ر ع اور لمبے سجدوں سا زپڑ ئی، جو میں آپ کبھی پڑھتے ہوئے نہیں یکھی (ترجمہ ختم)

اور ت عبداللہ عمرو اللہ عنہ رواۓ :

اِنْـكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَـكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَـكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِـي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ،ثُمَّ نَفَخَ فِيْ آخِرِ سُجُوْدِهٖ فَقَالَ أُفْ أُفْ .ثُـمَّ قَالَ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (سنن أبی داوٗد) [2]

---

[1] حديث نمبر ۹۹۹،ابواب الكسوف ، بَاب الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ.

[2] حديث نمبر ۱۱۹۶،كتاب الاستسقاء، باب من قال يركع ركعتين،واللفظ لهٗ، مسند احمد حديث نمبر ۶۴۸۳،صحيح ابن خزيمة،حديث نمبر ۱۳۱۳ باب تطويل السجود فی صلاة الكسوف، الشمائل المحمدية للترمذی،حديث نمبر ۳۱۵، باب ما جاء فی بكاء رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم.

حديث حسن .ابن فضيل -وهو محمد-، وإن سمع من عطاء بعد اختلاطه؛ قد تابعه شعبة فی الرواية (6763) ، وسفيان (6868) ، وهما ممن سمع من عطاء قديماً قبل الاختلاط، وباقی رجاله ثقات(حاشية مسند احمد)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي الشَّمَائِل عَن قُتَيْبَة عَن جرير فَوَقع لنا بَدَلا لَهُ عَالِيا وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَة وَحَمَّاد بن سَلمَة وسُفْيَان الثَّوْرِيّ وزائدة وَغَيرهم عَن عَطاء وَعَطَاء بن السَّائِب ثِقَة ضعف من قبل اخْتِلَاطه فَمِمَّنْ سمع مِنْهُ من قبل الِاخْتِلَاط شُعْبَة قيل وَحَمَّاد بن سَلمَة فَالْحَدِيث ز 105ب عَلَى هَذَا قوی وَقد وثق السَّائِب الْعجلِيّ وَابْن حبَان وَأخرج هَذَا الحَدِيث ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه من طرق مِنْهَا عَن يُوسُف بن مُوسَى عَن جرير مطولا وَمن طَرِيق الثَّوْرِيّ عَن عَطاء مُخْتَصرا وَصَححهُ مُحَمَّد بن جرير الطَّبَرِيّ أَيْضا ،وَأخرجه ابْن حبَان فِي صَحِيحه عَن أبی يعْلى وَعَن أبی خَيْثَمَة عَن ح 83أ جرير بِهِ وَمن طَرِيق زيد بن أبی انيسة عَن عَطاء قَالَ سَمِعت أبی يَقُول سَمِعت عبد الله بن عَمْرو فَذكره بِطُولِهِ وَعِنْدِی أَن البُخَارِيّ إِنَّمَا علقه بِغَيْر صِيغَة الْجَزْم لِلِاخْتِلَاف فِي عَطاء وَالله أعلم(تغليق التعليق على صحيح البخاری لابن حجر بَاب مَا يجوز من البصاق والنفخ فِي الصَّلَاة)

جمہ ر ل اللہ ﷺ ز میں رج کرہن ہوا، ر ل اللہ ﷺ ز لئے کھڑے ہوگئے،اورنہیں لگتا تھا ر ع بھی یں (یعنی لمبا م کیا) پھرر ع کیا، نہیں ر تھا ر ع اٹھا (یعنی لمبار ع کیا) پھرر ع اٹھانا نہیں ر تھا سجدہ میں بھی جا ،پھرسجدہ کیا اس میں نہیں اٹھار (یعنی لمباسجدہ کیا) پھرسجدے اٹھانا، و اسجدہ نہیں ر ، پھر جب و ے سجدے میں تشر گئے، اس نہیں ا ر ، پھر و ے سجدے اٹھے،اور و ی رکعت میں ا طرح کیا، پھرآخری سجدے میں سا لیا،اوراف اف کہا (یعنی اس شکل میں بغیرحروف آوازنکلی) پھر عا اے میرے رب! کیا آپ مجھ وعدہ نہیں فر ما آپ میری ل میں جو وف ان عذاب نہیں یں ،کیا آپ مجھ وعدہ نہیں فر ما آپ ان عذاب نہیں یں ،جب استغفار ر ہوں (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا ر ل اللہ ﷺ لمبے م، لمبے ر ع اورلمبے سجدوں سا رج کرہن ز پڑ ،اورسجدے میں عا بھی فر ئی ،تا کرہن وف اللہ تعالیٰ طرف رجوع جاری ر ۔ ؎

کرہن زمیں ر ع وسجو تعدا

کرہن ز ہررکعت میں کتنے ر ع اور کتنے سجدے ہیں؟

اس سلسلہ میں احا ث میں اختلاف پایا جاتا ،اورا وجہ اس مسئلہ میں فقہائے ام رمیان بھی اختلافِ رائے پایا جاتا ۔

اور بہت فقہاء ایک رکعت میں ور ع اور وسجدوں ہیں، ا ام ا حنیفہ رحمہ اللہ اور

؎ الْـمُـصَـلِّيَ إنْ شَاءَ طَوَّلَهُمَا ، وَإِنْ شَاءَ قَصَّرَهُمَا إِذَا وَصَلَهُمَا بِالدُّعَاءِ حَتَّى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ .وَهُوَ قَـوْلُ أَبِـي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ -رَحِـمَهُـمُ الـلَّـهُ تَـعَالَى ، وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا ؛ لِأَنَّا رَأَيْنَا سَائِرَ الـصَّلَاةِ مِنْ الْـمَـكْتُوبَاتِ وَالتَّطَوُّعِ مَعَ كُلِّ رَكْعَةٍ سَجْدَتَيْنِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ هَذِهِ الصَّلَاةُ كَذَلِكَ (شرح معانی الآثار،کتاب الصلاۃ، بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ كَيْفَ هِيَ ؟)

بعض و ےفقہاء ر ک کرہن زمیں ر ع اورسجدوں تعدا عام و ی زوں طرح ،یعنی اںک رکعت میں اںک ر ع اور وسجدے۔ ؎

ان ات کہنا ت احا ث میں رج کرہن اور چا ںد کرہن پر ز پڑ ر ،ان میں ز ئی خاص و اطر بیان نہیں کیا گیا (جیسا وہ احا ث پہلے کرر یں)

اس وہ کئی احا ث میں کرہن ز عام زوں طرح پڑ ذ ،بطورِخاص احا ث میں ، اوراس برعکس کسی بھی حد ث میں کرہن ز کسی و ےطر پر پڑ رنہیں۔

؎ السابع فی کمیة عدد رکعاتها فعند اللیث بن سعد ومالک والشافعی وأحمد وأبی ثور صلاة الکسوف رکعتان فی کل رکعة رکوعان وسجودان فتکون الجملة أربع رکوعات وأربع سجدات فی رکعتین وعند طاووس وحبیب بن أبی ثابت وعبد الملک بن جریج رکعتان فی کل رکعة أربع رکوعات وسجدتان فتکون الجملة ثمان رکوعات وأربع سجدات ویحکی هذا عن علی وابن عباس رضی الله تعالی عنهم وعند قتادة وعطاء بن أبی رباح وإسحاق وابن المنذر رکعتان فی کل رکعة ثلاث رکوعات وسجدتان فتکون الجملة ست رکوعات وأربع سجدات وعند سعید بن جبیر وإسحاق بن راهویه فی روایة ومحمد بن جریر الطبری وبعض الشافعیة لا توقیت فیها بل یطیل أبدا ویسجد إلی أن تنجلی الشمس وقال عیاض وقال بعض أهل العلم إنما ذلک بحسب مکث الکسوف فما طال مکثه زاد تکریر الرکوع فیه وما قصر اقتصر فیه وما توسط اقتصد فیه قال وإلی هذا نحا الخطابی ویحیی وغیرهما وقد یعترض علیه بأن طولها ودوامها لا یعلم من أول الحال ولا من الرکعة الأولی وعند إبراهیم النخعی وسفیان الثوری وأبی حنیفة وأبی یوسف ومحمد هی رکعتان کسائر صلاة التطوع فی کل رکعة رکوع واحد وسجدتان ویروی ذلک عن ابن عمر وأبی بکرة وسمرة بن جندب وعبد الله بن عمرو وقبیصة الهلالی والنعمان بن بشیر وعبد الرحمن ابن سمرة وعبد الله بن الزبیر ورواه ابن أبی شیبة عن ابن عباس وفی (المحیط) عن أبی حنیفة إن شاؤا صلوها رکعتین وإن شاؤا أربعا وفی (البدائع) وإن شاؤا أکثر من ذلک هکذا رواه الحسن عن أبی حنیفة وعند الظاهریة یصلی لکسوف الشمس خاصة إن کسفت من طلوعها إلی أن یصلی الظهر رکعتین وإن کسفت من بعد صلاة الظهر إلی أخذها فی الغروب صلی أربع رکعات کصلاة الظهر والعصر وفی کسوف القمر خاصة إن کسف بعد صلاة المغرب إلی أن یصلی العشاء الآخرة صلی ثلاث رکعات کصلاة المغرب وإن کسفت بعد صلاة العتمة إلی الصبح صلی أربعا کصلاة العتمة واحتجوا فی ذلک بحدیث النعمان بن بشیر إذا خسفت الشمس والقمر فصلوا کأحدث صلاة صلیتموها (عمدة القاری،ابواب الکسوف، باب الصلاة فی کسوف الشمس)

ان ات استد ل رجِ ذ اوران جیسی احا ث ۔

ت ا بکرہ ر اللہ عنہ ؤ ہیں:

كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ (بخاری) [1]

جمہ ر ل اللہ ﷺ پاس رج کرہن ہوگیا، نبی ﷺ کھڑے ہوئے، اپنی چا ر کھینچ ر (یعنی جلدی ر) یہاں تک مسجد میں اخل ہوئے، اور بھی سا اخل ہوئے، پھر ر ل اللہ ﷺ ہمیں ورکعتیں پڑ ، یہاں تک رج کرہن ختم ہوگیا (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا ت ا بکرہ ر اللہ عنہ وع آپ ﷺ سا ، اور زمیں بھی سا ہی نک ہوئے ۔

اس حدیث میں کسی و ے طر رج کرہن ز پڑ ذ نہیں، معلوم ہوا کرہن زمیں ر ع وسجدوں تعدا عام زوں طرح ۔

جبکہ ت ا بکرہ ر اللہ عنہ بعض روایات میں رج کرہن ز عام زوں طرح پڑ احتاً بھی ذ ۔

چنانچہ ت ا بکرہ ر اللہ عنہ ہی ایک روایت میں الفاظ ہیں:

فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلُّوْنَ (سنن النسائی) [2]

جمہ ر ل اللہ ﷺ کرہن ز ورکعتیں پڑھیں، ا طر طرح گ (و ی عام) ز پڑھتے ہیں (ترجمہ ختم)

---

[1] حدیث نمبر ۹۸۲، ابواب الکسوف، بَاب الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ.

[2] حدیث نمبر ۱۵۰۱، باب الْأَمْرُ بِالدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ، واللفظ لهٗ، الاوسط لابن المنذر حدیث نمبر ۲۸۲۱.

تحقیق الألبانی: صحیح (صحیح وضعیف سنن النسائی، حوالہ بالا)

اورنسائی ایک رواىت میں ت ا بکرہ الفاظ ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ هٰذِهٖ وَذَكَرَ كُسُوْفَ الشَّمْسِ(سنن النسائی حدیث نمبر ۱۴۹۱)

جمہ ر ل اللہ ﷺ ورکعتیں پڑھیں،تمہاری اس ز طرح،اور رج کرہن ذ ر ما(ترجمہ ختم)

اورصحیح ابنِ خزیمہ رواىت میں الفاظ ہیں:

فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا تُصَلُّوْنَ (صحیح ابن خزیمة) ؎۱

جمہ نبی ﷺ کرہن ورکعتیں ا طرح پڑھیں، طرح عام زیں پڑھتے ہو(ترجمہ ختم)

اور ت ا بکرہ ر اللہ عنہ ہی رواىت :

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ هٰذِهٖ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ(سنن البیهقی) ؎۲

جمہ نبی ﷺ رج اور چاند کرہن پرتمہاری اِس ز طرح و رکعتیں پڑھیں (ترجمہ ختم)

اور ت ا بکرہ ر اللہ عنہ ایک رواىت میں الفاظ ہیں:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ(صحيح ابنِ حبان) ؎۳

؎۱ حديث نمبر ۱۳۰۰، باب الأمر بالدعاء مع الصلاة عند كسوف الشمس والقمر.

؎۲ حديث نمبر ۶۵۸۴،واللفظ لهٗ، معرفة السنن والآثار للبيهقی حديث نمبر ۲۰۲۹،مستدرک حاكم حديث نمبر ۱۱۹۰.

؎۳ حديث نمبر ۲۸۳۷،ذكر خبر أوهم عالما من الناس أن صلاة الكسوف كسائر الصلوات سواء.

قال شعيب الأرنؤوط :رجاله ثقات غير عبدالكريم بن عبدالله السكری لم أقف له على ترجمة(حاشية ابنِ حبان)

جمہ نبی ﷺ رج اور چاند گرہن ور کعتیں تمہاری ز طرح پڑھیں (ترجمہ ختم)

ان وفعلی احا ب معلوم ہوا رج وچاند گرہن ز میں ر ع اور سجدوں تعدا و ی زوں طرح ، یعنی ایک رکعت میں ایک ر ع اور وسجدے۔ [1]

اور ت نعمان بشیر ر اللہ عنہ فر ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حِيْنَ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ(سنن النسائی،حدیث نمبر ۱۴۸۸)

جمہ ر ل اللہ ﷺ رج گرہن وف میں ہماری (عام) زوں طرح ر ع وسجدے سا ز پڑ (ترجمہ ختم)

اور ت نعمان ایک روا میں الفاظ ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ كَمَا تُصَلُّوْنَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ (شرح معانی الآثار) [2]

---

[1] والمتبادر إلى الفهم :التشبيه بصلاة ركعتين ، يتطوع بهما .وهذا مما تعلّق به من قال :إن صلاة الكسوف ليس فيها ركوع زائد(فتح الباری۔ لابن رجب باب الصلاة فی كسوف الشمس)

التشبيه، أنه فی وحدة الركوع لا فی تعدد الركعتين .فإنه لم يثبت عنه فی لفظ :أن صلوا كصلاتی هذه، بل أتی فيه إما بالأمر بالصلاة المطلقة، أو بالتشبيه بصلاة الصبح .وفيه إيماء إلی ما قلنا وتشييد ما ذهبنا(فيض الباری باب قول النبی صلی الله عليه وسلم يخوف الله عباده بالكسوف)

وظاهر هذين الحديثة أن الركعتين بركوع واحد ، وقد تكلفوا للجواب عنهما فقال النووی :قوله :سب "وصلی ركعتين "يعنی :فی كل ركعة قياما وركوعا .وقال القرطبی :يحتمل أنه إنما أخبر عن حكم ركعة واحدة، وسكت عن الأخری.

قلت :وفی هذين الجوابين إخراج اللفظ عن ظاهره، وهو لا يجوز إلا بدليل، وأيضا فلفظ النسائی " :كما يصلون "، وابن حبان " :مثل صلاتكم "يرد ذلک ، وتأوله المازری علی أنها كانت صلاة تطوع لا كسوف، فإنه إنما صلی بعد الانجلاء ، وابتداؤها بعد الانجلاء لا يجوز(شرح سنن أبی داودلبدر الدين العينی بابصلاة الكسوف)

[2] حديث نمبر ۱۹۴۰ ،كتاب الصلاة، بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ كَيْفَ هِيَ ؟.

جمہ نبی ﷺ رج کرہن زا طرح پڑھتے ، طرح پڑھتے ہو، اک ر ع اور وسجدوں سا (ترجمہ ختم)

اور ت نعمان بشیر ر اللہ عنہ ہی فر ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا(سنن النسائی،حدیث نمبر ۱۴۸۷)

جمہ نبی ﷺ فر ما جب رج اور چاند کرہن ہو، ا طرح ز پڑ ، طرح نئ (یعنی فجر) ز پڑ (ترجمہ ختم)

نئ ز فجر ز ا ،کیو کرہن زا اق وف پڑ گئ ،اوراس وف نئ (یعنی قر ب ترین) ز فجر ہی ۔ ا

اور ت نعمان بشیر ر اللہ عنہ اک لمبی رواب میں ر ل اللہ ﷺ الفاظ ہیں:

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ

ا ومنها الأمر بأن يجعلوه كأحدث صلاة من المكتوبة وهى الصبح فإن كسوف الشمس كان عند ارتفاعها قيد رمحين على ما فى حديث سمرة فأفاد أن السنة ركعتان أقول ويمكن حمل الأحدث على الأقل استعارة من حداثة السن فإنه يعبر بها عن صغره بمعنى قلة عمره (مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب صلاة الخسوف)

قوله :(فصلى بنا ركعتين) فلم يخرج البخارى أول إلا ما لم يكن فيه تعدد الركوع . وأقر الحافظ رحمه الله تعالى أنه أشار إلى جواز الاكتفاء بركوع واحد وإن كان الكمال فى الركوعين .ووجه الاستدلال منه أنه حمل الصلاة على الصلاة المطلقة وليس فيها إلا ركوع واحد .وحيئنذ قوى تمسك الحنفية بما عند أبى داود، فإنه على نحو تمسك الإمام، لأنا نحمل قوله :فصلوها كأحدث صلاة صليتموها ...إلخ أى صلاة الفجر وفيها ركوع واحد .ولو كان التشبيه فى العدد فقط، لناسب أن يحيل على صلاة صلاها فى الكسوف، فترك الأقرب والإحالة على الأبعد دليل على أنه أراد به وحدة الركوع أيضا(فيض البارى،ابواب الكسوف، باب الصدقة فى الكسوف)

الْمَكْتُوبَةِ(سنن النسائی،حدیث نمبر ۱۴۸۴) [1]

جمہ رج اور چاند کسی ت اور حیات وجہ کرہن نہیں ہو ،لیکن
اللہ عزو سانیوں میں وسا ل ہیں، شک اللہ عزو جب کسی چیز پر
اپنی تجلی ڈالتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ فر ہ ہو جا ،پس جب کرہن یکھو ا
طرح زپڑ ، طرح نئ(یعنی فجر)فرض زپڑ (ترجمہ ختم)
ان وفعلی احا ث بھی معلوم ہوا کرہن ز،فجر ز طرح ،یعنی کرہن ہر
رکعت میں اک ر ع اور وسجدے ہیں۔ [2]

---

[1] قال البيهقى :هذا مرسل، أبو قلابة لم يسمع من النعمان.
قلت :صرح فيه الكمال بسماعه من النعمان .وقال ابن حزم :أبو قلابة أدرک النعمان، وروى هذا الخبر عنه .وصرح ابن عبد البر بصحة هذا الحديث وقال :من أحسن حديث ذهب إليه الكوفيون حديث أبى قلابة عن النعمان، فصار قول البيهقى " :لم يسمعه منه "دعوى بلا دليل(شرح سنن أبى داود للعينى،كتاب الاستسقاء، بَابُ :مَنْ قَالَ :يَرْكَعُ رَكعَتَيْن)
وقال بإثره :اختلف فى إسناد هذا الحديث .لم يزد على (هذا ، ومدار الاختلاف المذكور على أبى قلابة ، فيروى) عنه عن النعمان ، ويروى عنه ، عن قبيصة بن المخارق الهلالى ، ويروى عنه عن هلال بن عامر ، عن قبيصة بن المخارق .وهذا النوع من الاختلاف فى الأسانيد لا يعدم فى أعداد ما لم يعرض له بشىء من الأحاديث التى ذكر ، فلا نراه علة ، والله أعلم(بيان الوهم والإيهام فى كتاب الأحكام للحافظ ابن القطان الفاسى ،باب ذكر الزيادة فى الأسانيد)
كحديث أبى قلابة عن النعمان بن بشير ، عن النبى ﷺصلوا كأحدث صلاة صليتموها من المكتوبة 'يعنى فى الكسوف وأتبعه أن قال :اختلف فى إسناد هذا الحديث .لم يزد على هذا ، وهو كما ذكر مختلف فيه ، ولكنه عندى اختلاف لا يضره ، وذلك أن قوما رووه عن أبى قلابة ، عن النعمان بن بشير ، عن النبى ﷺ، وقوما رووه عن أبى قلابة ، عن قبيصة بن المخارق الهلالى ، عن النبى ﷺذكر الاختلاف فيه على أبى قلابة ، أبو بكر البزار فى روايته عن قبيصة .ولا بعد فى أن يكون عنده فيه جميع ذلك (بيان الوهم والإيهام فى كتاب الأحكام للحافظ ابن القطان الفاسى باب ذكر الزيادة فى الأسانيد)
قلت: ومن قال ان فى متنه اضطراب فهو ايضا لايضر.

[2] (وصلوا كأحدث صلاة)فيه أنه ينبغى أن يلاحظ وقت الكسوف فيصلى لأجله صلاة هى مثل ما صلاها من المكتوبة قبيلها ويلزم منه أن يكون عند الركعات على حسب تلك الصلاة وأن يكون الركوع واحدا ومقتضى هذا الحديث أنه يجب على الناس العمل بهذا وإن سلم أنه صلى الله تعالى عليه وسلم صلى بركوعين لأن هذا أمر للناس وذلك فعل فليتأمل (حاشية السندى على النسائى، كتاب الكسوف)
والقول مقدم على الفعل(العرف الشذى شرح سنن الترمذى للكشميرى ، ج۲ ص۵۸، باب ما جاء فى صلاة الكسوف)

ت قبیصہ مخارق ہلا ر اللہ عنہ ایک لمبی حدیث میں حضور ﷺ ارشا

ور ہیں:

فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ (ابو داؤد) [1]

جمہ پس جب رج اور چاند گرہن ہوتا ہوا یکھو، رج و چاند گرہن ا طرح زپڑ ، طرح ورسترین (یعنی فجر)ورض زپڑ (ترجمہ ختم)

ت بلال ر اللہ عنہ وی ا ں ور ما:

كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ :إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ ، وَلَا لِحَيَاتِهٖ ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا (مسند البزاز، حدیث نمبر ۱۳۷۰، ۱۳۷۱) [2]

جمہ ر ل اللہ ﷺ ز میں رج گرہن ہوا آپ ﷺ ور ما رج اور چاند کسی ت اور حیات وجہ گرہن نہیں ہو ، لیکن اللہ

---

[1] حدیث نمبر ۱۱۸۷، کتاب الاستسقاء، باب من قال أربع ركعات، واللفظ لهٗ، سنن نسائی حدیث نمبر ۱۴۸۵، مسند احمد حدیث نمبر ۲۰۶۰۷، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۱۱۸۴، الآحاد والمثانی لابنِ ابی عاصم حدیث نمبر ۱۳۰۰، معجم الصحابة لابن قانع، حدیث نمبر ۱۳۹۰.

قال الحاكم:

"هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالَّذِي عِنْدِي أَنَّهُمَا عَلَّلَاهُ بِحَدِيثِ رَيْحَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ هَلَالِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ قَبِيصَةَ، وَحَدِيثٍ يَرْوِيهِ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ وُهَيْبٍ لَا يُعَلِّلُهُ حَدِيثُ رَيْحَانَ، وَعَبَّادٍ "(حوالہ بالا)

[2] قال الهيثمی:

رواه البزار والطبرانی فی الاوسط والكبير ، وعبد الرحمن بن أبی ليلى لم يدرك بلالا وبقية رجاله ثقات.(مجمع الزوائد ، ج۲ ص۲۰۸)

عبد الرحمن بن أبی ليلى الأنصاری المدنی ثم الكوفی ثقة من الثانية (تقريب التهذيب ج۱ ص۵۸۸)

والمرسل حجة عند الاكثر لاسيما اذا تأيده الحديث الآخر.

عزو سانیوں میں وسا ں ہیں،پس جب کرہن یکھو ا طرح ز پڑ ، طرح ر وف (یعنی فجر) زپڑ (ترجمہ ختم)

اور ت لبیدر اللہ عنہ اىک لمبی حدىث میں ر ہیں:

ثُـمَّ قَـامَ فَـقَرَأَ فِيْمَا نَرٰى بَعْضَ (آلر كِتَابٌ)(إِبْرَاهِيْمُ)ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ اعْتَدَلَ، ثُمَّ سَجَـدَ سَـجْـدَتَيْـنِ، ثُـمَّ قَـامَ فَـفَـعَلَ مِثْلَ مَـا فَعَلَ فِي الْأُوْلٰى (مسند احمد،حدیث نمبر ۲۳۶۲۹) ؎۱

جمہ پھر نبی ﷺ (رج کرہن ز لئے) م کیا، پھر اس میں ہمارے خیال میں ’’الرا، ب‘‘(یعنی رہ)اور رہ ابراہیم بعض قرأت ر ئی، پھر ر ع ر ما، پھر ر ع اطمینان سا کھڑے ہوئے، پھر و سجدے کئے، پھر(و ی رکعت لئے) کھڑے ہوئے،اور طرح پہلی رکعت میں کیا تھا،ا طرح و ی رکعت میں کیا(ترجمہ ختم)

اور ت سمرہ ب ر اللہ عنہ اىک لمبی حدىث میں ر ہیں:

فَـصَلّٰى فَقَامَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَـعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَـأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ (ابوداؤد) ؎۲

؎۱ قال الهيثمي:

رواه أحمد ورجاله ثقات(مجمع الزوائد ،ج۲ص۲۰۷، باب الكسوف)

وفي حاشية مسند احمد:

إسـنـاده جيـد، رجـاله رجال الصحيح.وأورده الهيـثـمي في "مـجـمع الزوائد 2/207 "، وقال :رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح.وفي الباب عن عبد الله بن عمرو بن العاص، سلف برقم (6483) ، وذكـرنـا هـنـاک أحاديث الباب، ونزيد عليها :حـديث سمرة بن جـنـدب، سـلف بـرقـم (20178). وحــديــث قبيـصـة بـن مـخـارق، سـلف بـرقـم 20607)(حاشيه مسند احمد)

؎۲ حديث نمبر ۱۱۸۲ ،كتاب الاستسقاء، باب من قال أربع ركعات.

جمہ پھر ر ل اللہ ﷺ (رج کرہن) ز پڑ ئی، اور ہمارے سا اتنا لمبا م کیا اتنا لمبا م ہمارے سا کسی ز میں کبھی نہیں کیا، ہمیں ر ل اللہ ﷺ ئی آواز نہیں آ رہی ، پھر اتنا لمبا ر ع فر ما جتنا لمبا ر ع کبھی کسی ز میں نہیں کیا، ہمیں نبی ﷺ ئی آواز سنائی نہیں ے رہی ، پھر اتنا لمبا سجدہ کیا، کبھی کسی ز میں اتنا لمبا سجدہ نہیں کیا، ہمیں نبی ﷺ ئی آواز سنائی نہیں ے رہی ، پھر و ی رکعت میں بھی ا طرح عمل کیا (ترجمہ ختم)

اور ت عبدا سمرہ ر اللہ عنہ اںک حدیث میں فر ہیں:

فَانْتَهَيْتُ وَهُوَ قَائِمٌ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ ، وَيُكَبِّرُ ، وَيَحْمَدُ ، وَيَدْعُوْ حَتّٰى اِنْجَلَتْ ، وَقَرَأَ سُوْرَتَيْنِ ، وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ (صحيح ابن خزيمة) [1]

جمہ پس میں ر ل اللہ ﷺ طرف پہنچا آپ کھڑے ہوئے ، اپنے اُٹھا رکھے ، تسبیح تکبیر اور عا ر ، یہاں تک رج صاف ہو گیا، اور آپ (ورکعتوں میں) و رتیں پڑھیں، اور ور ع کیے (ترجمہ ختم)

ت عبدا سمرہ ر اللہ عنہ اور بھی روایات پہلے ذ جا ہیں، عہ حضور ﷺ ورکعتوں میں ور ع نا معلوم ہوتا ۔

اکر چہ رہ احا ث میں بعض سند میں کچھ ضعف پایا جاتا ، لیکن احا ث اںک و ے تا ہیں، وجہ وہ ضعف ختم ہو جاتا ، اور وہ حدیث مقبول و حسن ر میں اخل ہو جا ، اور استد ل رست ہو جاتا ۔

ت ز ہری رحمہ اللہ رواںت ا ل ت عروہ کہا :

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلّٰى إِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ إِذْ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ أَجَلْ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ (بخاری) [2]

---

[1] حديث نمبر ١٢٩٩ ، ابواب صلاة الكسوف.

[2] تحت حديث رقم ١٠٠٤ ، ابواب الكسوف ، بَاب الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ، واللفظ له، سنن البيهقى حديث نمبر ٦٥٣١ ، شرح معانى الآثار بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ كَيْفَ هِيَ ؟

جمہ ت عبداللہ زبیر ر اللہ عنہ ینہ میں جب (کرہن) ز پڑ ، فجر طرح ف ورکعتیں پڑھیں۔

ت عروہ فر ما ں! ا ں سب طر ء (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا ت عبداللہ زبیر ر اللہ عنہ کرہن ز، فجر ز طرح ر ع وسجدوں تعدا سا پڑ ۔

البتہ ت عروہ جو تابعی ہیں، وہ ایک رکعت میں ور ع ،اس لئے ا ں ت عبداللہ زبیر ر اللہ عنہ عمل اختلاف کیا۔

اور بات ظاہر صحا وتابعی عمل میں تقابل ہو صحا عمل رجہ زیا ہ ہوتا ، کیو صحا عمل براہِ راست حضور ﷺ لیا ہوا ہوتا ۔ [1]

اور ت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فر ہیں:

كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوا كَصَلَاتِكُمْ حَتّٰى تَنْجَلِيَ (مصنف ابنِ ابی شیبة) [2]

---

[1] فَهَذَا عُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ قَدْ ذَكَرَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ صَلَّى لِكُسُوفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَجُلٌ لَهُ صُحْبَةٌ وَقَدْ حَضَرَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .فَأَمَّا قَوْلُ عُرْوَةَ (إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ) ذَلِكَ عِنْدَنَا لَيْسَ لِشَيْءٍ(شرح معانی الآثار بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ كَيْفَ هِيَ ؟)

لفظ مسلم قوله فقلت القائل هو الزهری قوله أن أخاک يعنی عبد الله بن الزبير قوله مثل الصبح أی مثل صلاة الصبح فی العدد والهيئة قوله قال أجل أی قال عروة نعم صلی كذلک وفی رواية ابن حبان فقال أجل كذلک صنع لأنه إخطأ السنة أی لأن عبد الله بن الزبير أخطأ السنة لأن السنة هی أن تصلی فی كل ركعة ركوعان وقال بعضهم وتعقب بأن عروة تابعی وعبد الله صحابی فالأخذ بفعله أولی ثم أجاب بما حاصله إن ما صنعه عبد الله يتأدی به أصل السنة وإن كان فيه تقصير بالنسبة إلی كمال السنة ويحتمل أن يكون عبد الله أخطأ السنة من غير قصد لأنها لم تبلغه قلت وقد قلنا فی أول أبواب الكسوف إن عروة أحق بالخطأ من عبد الله الصاحب الذی عمل بما علم وعروة أنكر ما لا يعلم ولا نسلم أنها لم تبلغه لاحتمال أنه بلغه من أبی بكرة أو من غيره مع بلوغ حديث عائشة إياه فاختار حديث أبی بكرة لموافقته القياس فإذا لا يقال فيه إنه أخطأ السنة والله أعلم بالصواب(عمدة القاری باب خطبة الإمام فی الكسوف)

[2] حديث نمبر ۸۳۹۵،كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف كم هی؟

جمہ صحابہ وتابعین کرہن وف تمہاری ز طرح زپڑ ور ،کرہن ختم ہو تک (ترجمہ ختم)

اس قسم احا ث وروایات استد ل ہوئے فقہائے احناف ور ما رج اور چاند کرہن زمیں ر ع اور سجدوں تعدا عام زوں طرح ہی ،یعنی ایک رکعت میں ایک ر ع اور وسجدے ہیں۔

البتہ رہ احا ث برعکس کئی فعلی احا ث میں حضور ﷺ رج کرہن زمیں عام زوں مختلف تعدا میں ر ع وسجدے ذ ملتا (چنانچہ بعض احا ث میں ایک رکعت میں ور ع اور ایک سجدے ،اور بعض میں ایک رکعت میں ور ع اور وسجدوں اور بعض میں اس بھی مختلف تعدا ذ ملتا) [1]

---

[1] عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الْأَوَّلُ الْأَوَّلُ أَطْوَلُ(بخاری حدیث نمبر ۱۰۰۳)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتْ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى (بخاری حدیث نمبر ۹۸۶)

عَائِشَةَ -أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ (مسلم حدیث نمبر ۲۱۳۴،واللفظ لہٗ، سنن ابی داوٗد حدیث نمبر ۱۱۷۹)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَاكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ (مسلم حدیث نمبر ۲۱۳۸)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ(بخاری حدیث نمبر ۹۹۳)

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ور﴾

لیکن فقہائے احناف مختلف قسم احا ث میں روفکر ہوئے پہلی قسم احا ث
عمل لحاظ را قرار یا ،کیو ایک احا ث عام زوں میں یعت طرف
مقرر ہ ر ع وسجدوں تعدا مطا ہیں، و ے ان میں وفعلی و ں قسم
احا ث ہیں، جبکہ احا ث ف فعلی رجہ ہیں، اور احا ث عام حا ت میں فعلی
احا ث پرترجیح حا ہوا ۔

اور احا ث میں کرہن زمیں عام زوں مقابلہ میں ر ع وسجدوں مختلف تعدا
ذ ۔ ان میں با اختلاف پایا جاتا ،کسی میں ایک رکعت میں ور ع، اورکسی میں تین
ر ع، اورکسی میں چار ر ع، اورکسی میں پا ر ع ذ ،اورسجدوں تعدا میں بھی اختلاف
۔

ایسے اختلاف رت میں اِن بجائے اُن احا ث پرعمل زیا ہ مناسب ،جو و ی عام
زوں ر ع وسجو تعدا مطا ہیں، بارے میں کسی اختلاف ہی نہیں، یعنی

﴿ صفحہ بقیہ ﴾

عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلُ ذَلِكَ(سنن نسائی حدیث نمبر ۱۴۶۶ ،باب كَيْفَ صَلَاةُ الْكُسُوفِ ،السنن الکبریٰ للنسائی حدیث نمبر ۵۰۶ ، قال أبو عبد الرحمن هذا حديث جيد)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا

قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنِ عُمَرَ وَقَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَق(ترمذی حدیث نمبر ۵۱۳، باب ماجاء في صلاة الكسوف)

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -وَإِنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم -صَلَّى بِهِمْ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ سُورَةً مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى انْجَلَى كُسُوفُهَا(ابوداوٗد حدیث نمبر ۱۱۸۴)

و ی عام زوں ہر رکعت میں ایک ر ع اور وسجدوں ہوتا۔

لہٰذا فعلی احا ث میں اختلاف وف احا ث اور ان فعلی احا ث پر عمل را ہو ، جو ا ل و اعد مطا ہیں۔[1]

اور فقہائے احناف عام زوں مقابلہ میں حضور ﷺ کرہن زمیں مختلف تعدا میں ر ع وسجدوں وا احا ث جیہ ہوئے فر ا حضور ﷺ کرہن زمیں عام زوں طرح ایک رکعت میں ایک ر ع اور وسجدے فر ئے ،لیکن غیر معمو لمبے ر ع اور لمبے سجدے فر ئے ، وجہ بعض پیچھے مقتدیوں رمیان میں اٹھا یکھا کہیں آپ ﷺ ر ع نہیں ا گئے ،اور جب آ ا آپ ﷺ ابھی تک ر ع میں ہیں، وبارہ ماسہ بارہ ر ع میں چلے گئے، پیچھے وا ل انہیں یکھ سمجھا و ا ا تیسرا ر ع ہوا ،وغیرہ۔

اور پھر ا ل اپنے گمان مطا ا طرح بیان ا۔[2]

---

[1] فإن قالوا الزيادة المذكورة ثبتت فى رواية الحفاظ الثقات فوجب قبولها والعمل بها قلنا قد ثبت عند مسلم عن عائشة وجابر رضى الله تعالى عنهما أن فى كل ركعة ثلاث ركوعات وعنده عن ابن عباس أن فى كل ركعة ثلاث ركوعات وعند أبى داود عن أبى بن كعب وعند البزار عن على أن فى كل ركعة خمس ركوعات فما كان جوابهم فى هذه فهو جوابنا فى تلك ثم إن هذا القائل نقل عن صاحب (الهدى) أنه نقل عن الشافعى وأحمد والبخارى أنهم كانوا يعدون الزيادة على الركوعين فى كل ركعة غلطا من بعض الرواة قلت ينبغى أن لا يؤاخذ بهذا لأنه ثبت فى (صحيح مسلم) ثلاث ركوعات وأربع ركوعات كما ذكرناه الآن(عمدة القارى، ابواب الكسوف، باب الصدقة فى الكسوف)

[2] (ولنا) ما روى محمد بإسناده عن أبى بكرة أنه قال (: كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يجر ثوبه حتى دخل المسجد فصلى ركعتين فأطالهما حتى تجلت الشمس وذلك حين مات ولده إبراهيم ، ثم قال :إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله تعالى ، وإنهما لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته ، فإذا رأيتم من هذه الأفزاع شيئا فافزعوا إلى الصلاة والدعاء ؛ لينكشف ما بكم) ومطلق اسم الصلاة ينصرف إلى الصلاة المعهودة .وفى رواية عن أبى بكرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم (صلى ركعتين نحو صلاة أحدكم) ، وروى الجصاص عن على والنعمان بن بشير وعبد الله بن عمر وسمرة بن جندب والمغيرة بن شعبة رضى الله عنهم أن النبى صلى الله عليه وسلم (صلى فى الكسوف ركعتين كهيئة

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر ﴾

بعض ات اس جواب را نہیں سمجھا، کیو بعض احا ث احتاً حضورﷺ

''سمع اللہ حمدہٗ'' کہہ وبارہ ر ع ما ثابت ، اس لئے ا ں اس بجائے ﻗﺮ ما

حضورﷺ پر کرہن ز پڑ وران مختلف غیر معمو واقعات پیش آئے ،

میں آپ جنت وجہنم رہ بھی اما گیا تھا، لہٰذا اس زمیں آپ عام زوں مقابلہ

میں کئی ر ع ﻗﺮ ئے ، لیکن ر ع، سجدۂ شکر طرح (ر عاتِ تخشّع) ، رج کرہن

ز جزو نہیں ، آئندہ تمام امتیوں لئے بھی اس طرح ہو، لہٰذا بعض

احا ث میں ان بھی ذ ما گیا، اور بعض میں ا ز ر ع وسجو ذ کیا گیا، اور و ے

ر ع وسجو ذ ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ لے

صفحے بقیہ

صلاتنا) ، والجواب عن تعلقه بحديث ابن عباس وعائشة رضى الله عنهما أن روايتهما قد تعارضت روى كما قلتم .وروى أنه صلى أربع ركعات فى أربع سجدات ، والمتعارض لا يصلح معارضا ، أو نقول تعاضد ما روينا بالاعتبار بسائر الصلوات ؛ فكان العمل به ، أولى أو نحمل ما رويتم على أن النبى صلى الله عليه وسلم ركع فأطال الركوع كثيرا زيادة على قدر ركوع سائر الصلوات ؛ لما روى أنه عرض عليه الجنة والنار فى تلك الصلاة فرفع أهل الصف الأول رء وسهم ظنا منهم أنه صلى الله عليه وسلم رفع رأسه من الركوع فرفع من خلفهم رء وسهم فلما رأى أهل الصف الأول رسول الله صلى الله عليه وسلم راكعا ركعوا وركع من خلفهم ، فلما رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه من الركوع رفع القوم رء وسهم فمن كان خلف الصف الأول ظنوا أنه ركع ركوعين فرووا على حسب ما وقع عندهم ، وعلم الصف الأول حقيقة الأمر فنقلوا على حسب ما علموه ، ومثل هذا الاشتباه قد يقع لمن كان فى آخر الصفوف ، وعائشة رضى الله عنها كانت واقفة فى خير صفوف النساء وابن عباس فى صف الصبيان فى ذلك الوقت فنقلا كما وقع عندهما ، فيحمل على هذا توفيقا بين الروايتين ، كذا وفق محمد -رحمه الله -فى صلاة الأثر ، وذكر الشيخ أبو منصور أن اختلاف الروايات خرج مخرج التناسخ لا مخرج التخيير ؛ لاختلاف الأئمة فى ذلك .

ولو كان على التخيير لما اختلفوا ثم فيظهر أنه قد ظهر انتساخ زيادات كانت فى الابتداء فى الصلوات ، واستقرت الصلاة على الصلاة المعهودة اليوم عندنا ، فكان صرف النسخ إلى ما ظهر انتساخه أولى من صرفه إلى ما لم يظهر أنه نسخه غيره(بدائع الصنائع، كتاب الصلاة،فصل قدر وكيفية صلاة الكسوف)

لے وروى الشيخ أبو منصور عن أبى عبد الله البلخى أنه قال :إن الزيادة ثبتت فى صلاة الكسوف لا للكسوف ، بل لأحوال اعترضت ، حتى روى أنه صلى الله عليه وسلم تقدم فى الركوع حتى كان كمن يأخذ شيئا ثم تأخر كمن ينفر عن شىء فيجوز أن تكون الزيادة منه باعتراض تلك الأحوال ، فمن لا يعرفها لا يسعه التكلم فيها ، ويحتمل أن يكون فعل ذلك ؛ لأنه سنة فلما أشكل الأمر لم يعدل عن المعتمد عليه إلا بيقين (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة،فصل قدر وكيفية صلاة الكسوف)

اورا وجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احا ب میں امب کرہن زعام فرض زوں طرح پڑ فر ما، جیسا کررا۔

لہٰذا امب لئے عمو زوں طرح ر ع وسجو برقرارر ،اور ہر رکعت میں اک ر ع اور وسجدوں ماہی سب ہوا۔ [1]

کرہن زبا عت پڑ اورا م قرأت بحث

رج اور چاند کرہن وب ز پڑھنا احا ب ثابت ،البتہ رج کرہن ز اہمیت و رجہ چاند کرہن ز زبا ہ ، رج کرہن زسب اور بعض ر ک واجب ،جبکہ چاند کرہن زسب مستحب ۔

جہاں تک ان زوں عت پڑ پڑ تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم رج کرہن ز با عت پڑھنا ثابت ،کیو رج کرہن ن وب ہوتا ، میں ل جمع ہو میں ئی مشکل وقتنہ نہیں،اس لئے رج کرہن ز ات با عت پڑھنا زبا ہ فضیلت باعث ،اور تنہا پڑھنا بھی جار ۔

اس برخلاف چاند کرہن ز آپ صلی اللہ علیہ وسلم با عت پڑھنا ثابت نہیں،کیو چاند کرہن رات وب میں ہوتا ، میں ل عت لئے جمع میں حرج اور تنگی زم آ ،اور عت ا ا رت میں سب لمبے م اور ترکِ آرام پابند ما زم آتا ،اس لئے فقہائے احناف چاند کرہن زمیں عت سب قرار نہیں ما،لہٰذا چاند کرہن زبغیر عت ا ا پڑھ لینی چاہیئے،اور ہر شخص اپنی حسبِ حیثیت عاو م لینا چاہیئے،لیکن اکر کچھ گ اپنی ورغبت چاند کرہن زبا عت ا ا یں،

---

[1] اورا کر مختلف روایات مختلف واقعات پر ل کیا جائے، اس و ے جوابات بھی ممکن ہیں،اور ز نہ ت میں ف تعد بارے میں ذ پہلے کرر ۔

وفيه دليل صريح لأبي حنيفة وحيث اجتمع القول والفعل تقدم على الفعل فقط مع أنه اضطرب في الزيادة والحال أنه ما ثبت تعدد القضية بل تعدد الكسوف في مدة قليلة من المحالات العادية والله أعلم(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،كتاب الصلاة، باب صلاة الخسوف)

عمل گناہ نہیں۔بشرطیکہ ئی خرا زم آ ئے،مثلاً و وں آرام میں خلل،یا اس ضروری سمجھنا ئی اورفتنہ وغیرہ۔ [1]

اورچاندگرہن ز عت پڑ رت میں اس طر وہی ہو ،جو رج گرہن ز ۔ لأن حکم الکسوف والخسوف واحد فی أکثر المسائل(کذافی المرقاة،فی باب صلاة الخسوف) [2]

---

[1] فالکراهة فی جماعة الخسوف لغیره لالعینه ، فمن قال بکراهته فهو لغیره ومن جوز فهو لعینه فلا تعارض.

[2] قلت وتری فی کسوف القمر صلاة قال نعم الصلاة فیه حسنة قلت فهل یصلون جماعة کما یصلون فی کسوف الشمس قال لا(الاصل للشیبانی،کتاب الصلاة، باب صلاة الکسوف)

وقال محمد لا یجمع الامام الصلاة فی کسوف القمر کما یجمعها فی کسوف الشمس ولکن الناس یفزعون عند ذلک إلی المسجد فیصلون فی غیر جماعة ویکبرون الله ویدعون وکذلک قال أهل المدینة (کتاب الحجة علی اهل المدینة للشیبانی، باب صلاة الکسوف)

(فإذا رأیتم ذلک) أی ما ذکر من کسوف أو خسوف (فصلوا) أی بجماعة فی الکسوف مع إمام الجمعة وفرادی فی الخسوف علی طریق السنة ، ویصلی للکسوف فرادی کما یصلی جماعة بالاتفاق(شرح مسند أبی حنیفة ،ص ۱۴)

الوجه السادس فی صلاة خسوف القمر قال أصحابنا لیس فی خسوف القمر جماعة وقیل الجماعة جائزة عندنا لکنها لیست بسنة لتعذر اجتماع الناس باللیل وإنما یصلی کل واحد منفردا (عمدة القاری ،کتاب الاذان، باب مایقول بعد التکبیر)

قلت أبو حنیفة لم ینف الجماعة فیه وإنما قال الجماعة فیه غیر سنة بل هی جائزة وذلک لتعذر اجتماع الناس من أطراف البلد باللیل وکیف وقد ورد قوله أفضل صلاة المرء فی بیته إلا المکتوبة وقال مالک لم یبلغنا ولا أهل بلدنا أنه جمع لکسوف القمر ولا نقل عن أحد من الأئمة بعده أنه جمع فیه ونقل ابن قدامة فی (المغنی) عن مالک لیس فی کسوف القمر سنة ولا صلاة وقال المهلب یمکن أن یکون ترکه والله أعلم رحمة للمؤمنین لئلا تخلو بیوتهم باللیل فیخطفهم الناس ویسرقون یدل علی ذلک قوله لأم سلمة لیلة نزول التوبة علی کعب بن مالک وصاحبیه قلت له ألا أبشر الناس فقال أخشی أن یخطفهم الناس وفی حدیث آخر أخشی أن یمنع الناس نومهم وقال تعالی ومن رحمته جعل لکم اللیل والنهار لتسکنوا فیه (القصص 37) فجعل السکون فی اللیل من النعم التی عددها الله تعالی علی عباده وقد سمی ذلک رحمة وقد قال ابن

بقیہ گلے صفحے حظہ ہو

البتہ کرہن زبا عت پڑ رت میں اذان سنت نہیں۔

چنانچہ ت عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہ فر ہیں:

لَـمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِىَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ(بخاری) ۲

جمہ جب ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ز میں رج کرہن ہوا، اس طرح ا ن کیا گیا ز ر (ترجمہ ختم)

اس حدث معلوم ہوا رج کرہن ز لئے اذان ضرورت نہیں، البتہ اکر ل ز لئے جمع ا ن ماجائے، حرج نہیں۔

اور کرہن زبا عت پڑ رت میں ا م قرأت بلند آواز ے، یا آہستہ آواز ،اس سلسلہ میں فقہائے ام اختلاف ۔

ا م ا حنیفہ رحمہ اللہ سمیت کئی فقہائے ام ر ک کرہن ز میں ا م آہستہ آواز میں

﴿ صفحہ بقیہ ﴾

القصار خسوف القمر يتفق ليلا فيشق الاجتماع له وربما أدرك الناس نياما فيثقل عليهم الخروج لها ولا ينبغي أن يقاس على كسوف الشمس لأنه يدرك الناس مستيقظين متصرفين ولا يشق اجتماعهم كالعيدين والجمعة والاستسقاء .... أما رواية الحسن فرواها الشافعي عن إبراهيم بن محمد وهو ضعيف وقول الحسن خطبنا لا يصح فإن الحسن لم يكن بالبصرة لما كان ابن عباس بها وقيل إن هذا من تدليساته (عمدة القارى، كتاب الكسوف، باب الصلاة فى كسوف الشمس)

(ركعتين أو أربعا كالخسوف) كما يصلون فى خسوف القمر فرادى بلا جماعة لتعذر الاجتماع بالليل أولخوف الفتنة .وفى التحفة يصلون فى منازلهم وقيل :الجماعة جائزة فيه عندنا لكنها ليست بسنة (مجمع الأنهر فى شرح ملتقى الأبحر، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، فصل فى صلاة الكسوف)

قال الحنفية رحمهم الله تعالى :يصلى فيه فرادى .وقال الآخرون :بل مثل كسوف الشمس .وقال صاحب الهدى :لم ينقل أنه صلى فى كسوف القمر فى جماعة إلا ما ذكره ابن حبان .قلت :وأكبر ظنى أن فى بعض كتب الحنفية :أن الجماعة فى الخسوف محتملة وإن لم تكن سنة(فيض البارى شرح البخارى للكشميرى، كتاب الكسوف، باب الصلاة فى كسوف القمر)

۲ حديث نمبر ۹۸۷،ابواب الكسوف، بَاب النِّدَاءِ بِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فِى الْكُسُوفِ.

قرأت ناسب ۔

جبکہ ا م ا حنیفہ رحمہ اللہ شاگر ت ا م ا یوسف اور ت ا م محمد رحمہما اللہ اور بعض فقہاء ر نک کرہن زمیں ا م بلند آواز قرأت ناسب ۔[1]

اور اس اختلاف وجہ اس سلسلہ میں احا ث میں بھی اختلاف پایا جاتا ۔

چنانچہ ت سمرہ ب ر اللہ عنہ فر ہیں:

صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا (ترمذی) [2]

---

[1] وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُسِرَّ بِالْقِرَائَةِ فِيهَا بِالنَّهَارِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا كَنَحْوِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيهَا و قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجْهَرُ فِيهَا(ترمذی ، باب ماجاء فی صلاة الكسوف)

قوله :(جهر فی صلاة الخسوف)هذا عند أصحابنا والجمهور محمول علی کسوف القمر ؛ لأن مذهبنا ومذهب مالک وأبی حنيفة والليث بن سعد وجمهور الفقهاء أنه يسر فی کسوف الشمس ويجهر فی خسوف القمر .وقال أبو يوسف ومحمد بن الحسن وأحمد وإسحاق وغيرهم :يجهر فيهما ، وتمسكوا بهذا الحديث .واحتج الآخرون بأن الصحابة حزروا القراءة بقدر البقرة وغيرها ، ولو كان جهرا لعلم قدرها بلا حزر ، وقال ابن جرير الطبری :الجهر والإسرار سواء (شرح النووی علی مسلم كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف)

وأخرجه الترمذی عن محمد بن أبان عن إبراهيم بن صدقة عن سفيان بن حسين عن الزهری عن عروة عن عائشة أن النبی صلی صلاة الكسوف وجهر بالقراءة فيها قال هذا حديث حسن صحيح واحتج بهذا الحديث مالک وأحمد وإسحاق فی أن صلاة الكسوف يجهر فيها بالقراءة حكی الترمذی ذلک عنهم ثم حكی عن الشافعی مثل ذلک وقال النووی فی (شرح مسلم) إن مذهبنا ومذهب مالک وأبی حنيفة والليث بن سعد وجمهور الفقهاء أنه يسر فی كسوف الشمس ويجهر فی خسوف القمر قال وقال أبو يوسف ومحمد بن الحسن وأحمد وإسحاق يجهر فيهما وحكی الرافعی عن الصيدلانی أن مثله يروی عن أبی حنيفة وقال محمد بن جرير الطبری الجهر والإسرار سواء وما حكاه النووی عن مالک هو المشهور عنه بخلاف ما حكاه الترمذی فقد حكی عن مالک الإسرار كقول الشافعی ابن المنذر فی (الأشراف) وابن عبد البر فی (الاستذكار) وقال أبو عبد الله المازری أن ما حكاه الترمذی عن مالک من الجهر بالقراءة رواية شاذة ما وقفت عليها فی غير كتابه قال وذكرها ابن شعبان عن الواقدی عن مالک وقال القاضی عياض فی (الإكمال) والقرطبی فی (المفهم) أن معن بن عيسی والواقدی رويا عن مالک الجهر قالا ومشهور قول مالک الإسرار فيها وقال ابن العربی روی المصريون أنه يسر وروی المدنيون أنه يجهر قال والجهر عندی أولی(عمدة القاری ،ابواب صلاة الكسوف،باب الجهر بالقراءة فی الكسوف)

[2] حديث نمبر ۵۵۱،كتاب الجمعة، بَاب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ، واللفظ لهٗ، ابنِ ماجة حديث نمبر ۱۲۵۴، شرح السنة للبغوی، باب كيفية القرأة فی صلاة الخسوف، السنن الكبریٰ للنسائی حديث نمبر ۱۸۸۲ ،باب ترک الجهر بالقرأة فی صلاة الكسوف.

جمہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم رج کرہن میں زپڑ ئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ئی آوازنہیں سنی (ترجمہ ختم) [1]

اور ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ رواے :

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكُسُوف، فَلَمْ أَسْمَعُ مِنْهُ فِيْهَا حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ (مسند احمد حديث نمبر ۲٦٧٣) [2]

جمہ میں ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سا رج کرہن زپڑ ، میں ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرآن اک حرف بھی نہیں سنا (ترجمہ ختم)

اور ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ ہی اک لمبی حدے میں فر ہیں:

---

[1] ا م تر ی اس حدے حسن صحیح قرار دیا ،اور بعض اس حدے ثعلبہ عبا وجہ ضعیف قرار دیا ، ابنِ حبان ان ثقہ قرار دیا ،اور ابنِ ان مقبول قرار دیا ،اور ا م بخاری رحمہ اللہ جرح بغیران تذ ہ فر یا ۔

لہٰذا ا م تر ی رحمہ اللہ فیصلہ رست ۔

قال الترمذى:

وَفِى الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (حواله بالا)

ثعلبة بن عباد بكسر المهملة وتخفيف الموحدة العبدى البصرى مقبول من الرابعة(تقريب التهذيب ج ا ص ۱۴۹)

ثعلبة بن عباد العبدى البصرى وقال اسرائيل :الليثى، سمع سمرة عن النبى صلى الله عليه وسلم - فى الكسوف، قاله أبو غسان مالك بن اسماعيل عن زهير سمع الاسود بن قيس عن ثعلبة(التاريخ الكبير تحت رقم الترجمة ۲۱۰۴)

رَوَاهُ الْأَرْبَعَة وَاللَّفْظ لأبى دَاوُد وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حسن صَحِيح وَكَذَا صَححهُ ابْن حبَان وَابْن السكن وَالْحَاكِم بِزِيَادَة عَلَى شَرط الشَّيْخَيْنِ.واما ابْن حزم فَقَالَ لَا يَصح لِأَنَّهُ لم يروه إِلَّا ثَعْلَبَة بن عباد الْعَبْدى وَهُوَ مَجْهُول قلت لَا فقد ذكره ابْن حبَان فِى ثقاته وَصحح الْأَئِمَّة المذكورون الحَدِيث من طَرِيقه(تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج لابن الملقن بَاب صَلَاة الْكُسُوف، تحت حديث رقم ۷۲۰)

وتصحيح الأئمة الماضين لحديثه يرفع عنه الجهالة(البدر المنير فى تخريج الأحاديث والأثار الواقعة فى الشرح الكبيرلابن الملقن،كتاب صلاة الكسوف، الحديث الحادى عشر)

[2] حسن، عبد الله بن لهيعة -وإن كان سيء الحفظ -قد رواه عنه ابن المبارك فى الطريق الآتى بعد هذا، وحديثُه عنه صالح، فقد حدث عنه قبلَ احتراق كتبه، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة، فمن رجال البخارى(حاشيه مسند احمد)

انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ (مسلم)

جمہ ر ل اللہ ﷺ ز میں رج کرہن ہوگیا، ر ل اللہ ﷺ ز پڑ ئی،اور گ آپ سا زمیں ک ،آپ لمبا م فر ما، رہ بقرہ جیسی رت مقدار برابر(ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا ت ابنِ عباس ر اللہ عنہ قرأت آواز نہیں سنی ، ف لمبے م اس مقدار اندازہ لگاتا تھا۔

اور ت عائشہ ر اللہ عنہا اک حدیث میں :

فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ فِيْ صَلَاتِهٖ، قَالَتْ :فَأَحْسِبُهٗ قَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ (مسند أحمد ،حديث نمبر ۲۴۶۷۰)

جمہ ر ل اللہ ﷺ کرہن ز لئے کھڑے ہوئے،اوراس زمیں لمبا م کیا،میرا گمان آپ رہ بقرہ پڑ (ترجمہ ختم)

اس معلوم ہوا ت عائشہ ر اللہ عنہا بھی رہ بقرہ ری قرأت نہیں سنی ، بلکہ اندازہ لگاتا تھا، یا پھر حضور ﷺ قرأت بعض کلمات آپ حضور ﷺ قرأت اندازہ لگاتا تھا۔

اور و ی احا ث میں ت عائشہ ر اللہ عنہا ا عمل جہری قرأت تعبیر فر ما۔واللہ اعلم۔ [2]

---

[1] حديث نمبر ۲۱۴۷، كتاب الكسوف، باب مَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّار، واللفظ لهٗ، سنن نسائى حديث نمبر ۱۴۹۲، باب قَدْرُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ.

[2] قوله نحوا من قراءة سورة البقرة وفى لفظ نحوا من قيام سورة البقرة وعند مسلم قدر سورة البقرة وهذا يدل على أن القراءة كانت سرا وكذا فى بعض طرق حديث عائشة فحزرت قراءته فرأيت أنه قرأ سورة البقرة وقيل إن ابن عباس كان صغيرا فمقامه آخر الصفوف فلم يسمع القراءة فحزر المدة ورد على هذا بأن فى بعض طرقه قمت إلى جانب النبى فما سمعت منه حرفا ذكره أبو عمر (عمدة القارى، ابواب الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة)

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ فر﴾

اس قسم احا ب استد ل ہوئے ا م ا حنیفہ رحمہ اللہ اور بعض فقہائے ام فر ما ر ل اللہ علیہ وسلم رج کر ہن زمیں بلند آواز قرأت نہیں فر ئی ، بلکہ آہستہ آواز میں قرأت فر ئی ۔

لہٰذا ا م کر ہن زمیں آہستہ آواز قرأت چاہئے۔

اس برعکس احا ب و روایات کر ہن زمیں جہری قرأت ئلین استد ل کیا ، وہ رجِ ذ ہیں۔

ت عائشہ ر اللہ عنہا اک لمبی حد ب میں ارشا فر ہیں:

جَهَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَ تِهٖ (بخاری) [1]

جمہ نبی علیہ وسلم رج کر ہن زمیں بآوازِ بلند قرأت فر ئی (ترجمہ ختم)

اور ت قبیصہ مخارق ہلا ر اللہ عنہ اک لمبی حد ب میں حضور علیہ وسلم ارشا فر ہیں:

فَاِذَا رَأَیْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا کَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّیْتُمُوْهَا مِنَ الْمَکْتُوْبَةِ (ابوداؤد) [2]

﴿ صفحہ بقیہ ﴾

قول ابن عباس فی حديثنا المذكور فی هذا الباب حيث قال نحوا من سورة البقرة دليل على سنة القراء ة فی صلاة الكسوف أن تكون سرا.

وكذلک روى ابن إسحاق عن هشام بن عروة وعبد الله بن أبى سلمة عن عروة عن عائشة قالت كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فصلى بالناس فأقام فأطال القيام فحزرت قراء ته فرأيت أنه قرأ سورة البقرة وساق الحديث وسجد سجدتين ثم قام فحزرت قراء ته فرأيت أنه قرأ سورة آل عمران. وهذا يدل على أن قراء ته كانت سرا ولذلک روى سمرة بن جندب عن النبى صلى الله عليه وسلم "أنه لم يسمع له صوت فی صلاة الكسوف "وبذلک قال مالک والشافعی وأصحابهما وهو قول أبی حنيفة والليث بن سعد والحجة لهم ما ذكرنا (التمهيد لابن عبد البر باب الزاى زيد بن أسلم حديث سادس لزيد بن أسلم مرسل صحيح)

[1] حديث نمبر ۱۰۰۴، ابواب الكسوف،باب الجهر بالقراء ة فی الكسوف، واللفظ لهٗ، شرح معانی الآثار حديث نمبر ۱۹۵۹.

[2] حديث نمبر ۱۱۸۷،كتاب الاستسقاء،باب من قال أربع ركعات،واللفظ لهٗ، مستدرک حاكم حديث نمبر ۱۱۸۴.

﴿بقیہ گلے صفحہ حظہ فر ﴾

جمہ پس جب رج اور چاند کرہن ہوتا ہوا یکھو، رج و چاند کرہن ا طرح زپڑ ، طرح ورسـترین (یعنی فجر)ورض زپڑ (ترجمہ ختم)

ت نعمان بشیر ر اللہ عنہ اک لمبی رواں میں ر ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفاظ ہیں:

إِنَّ الشَّـمْسَ وَالْقَمَرَ لا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَـإِذَا رَأَيْتُـمْ ذٰلِكَ فَـصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ (سنن النسائی، حدیث نمبر ۱۴۸۴)

جمہ رج اور چاند کسی ت اور حیات وجہ کرہن نہیں ہو ، لیکن اللہ عزو سانیوں میں وسا ل ہیں، شک اللہ عزو جب کسی چیز پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ور ہ ہوجا ، پس جب کرہن یکھو ا طرح زپڑ ، طرح نئ (یعنی فجر)ورض زپڑ (ترجمہ ختم)

اس قسم کئی روایات پہلے کرر ہیں، میں کرہن ز فجر ز طرح پڑ ذ ، اور فجر ز میں جہری قرأت ہو ، فجر ز طرح پڑ میں جہری قرأت ما بھی اخل ۔

اور ت حنش ور ہیں:

أَنَّ عَلِيًّا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوْفِ (مصنف ابن ابی شیبة) [1]

﴿ صفحے بقیہ ﴾

قال الحاكم:

"هٰـذَا حَـدِيـثٌ صَـحِـيـحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالَّذِى عِنْدِى أَنَّهُمَا عَلَّلَاهُ بِـحَـدِيـثِ رَيْـحَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِى قِلَابَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَـامِـرٍ، عَـنْ قَبِـيـصَـةَ، وَحَـدِيـثٍ يَـرْوِيـهِ مُـوسَـى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ وُهَيْبٍ لا يُعَلِّلُهُ حَدِيثُ رَيْحَانَ، وَعَبَّادٍ "(حواله بالا)

[1] حـديـث نـمـبـر ۸۴۱۶، كتـاب الصلاة، باب فى الجهر بالقرأة فى صلاة الكسوف، واللفظ لهٔ، شرح معانى الآثار حديث نمبر ۱۹۶۱.

جمہ ت علی ر اللہ عنہ رج کر ہن زمیں جہری قر أت قر ئی(ترجمہ ختم)

اس قسم احا ث وروایات استد ل ہوئے ت ا م محمد اور ا م ا یوسف اور بعض فقہائے ام رج کر ہن زمیں بلند آ واز قر أت ترجیح ی ۔

احناف میں ا م وی رحمہ اللہ رجحان ت ا م محمد اور ا م ا یوسف رحمہما اللہ ل طرف ۔[1]

اور احا ث میں حضور ﷺ قر أت سنائی ینے ذ ،ان فقہائے ام اس جواب میں قر ما ان ات حضور ﷺ ورہو وجہ آ واز نہیں آ ئی ۔[2]

---

[1] چنانچہ وہ قر ہیں:

فَهَـذِهِ عَائِشَةُ تُخْبِرُ أَنَّهُ قَدْ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ ,فَهِيَ أَوْلَى لِمَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ فِي ذَلِكَ لَـمَّـا اخْتَـلَفُوا أَنَّا رَأَيْنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يُصَلَّيَان نَهَارًا فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ وَلَا يُجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَرَأَيْنَا الْجُمُعَةَ تُصَلَّى فِي خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ وَيُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَكَانَتِ الْفَرَائِضُ هَـكَـذَا حُـكْـمُهَا مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا خُوفِتَ فِيهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِي خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ جُهِرَ فِيهِ .وَكَذَلِكَ جُعِلَ حُكْمُ النَّوَافِلِ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَـارًا خُوفِتَ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ ,وَمَـا كَـانَ مِـنْهَا يُفْعَلُ فِي خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ يُـجْهَـرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ .هَـذَا مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ النَّاسِ فِيهِ ,وَكَـانَتْ صَلَاةُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي قَوْلِ مَنْ يَرَى فِي الِاسْتِسْقَاءِ صَلَاةً ,هَـكَذَا حُكْمُهَا عِنْدَهُ يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ .وَقَدْ شَذَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا فِي جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ .فَـلَـمَّا ثَبَتَ مَا وَصَفْنَا فِي الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ ثَبَتَ أَنَّ صَلَاةَ الْـكُسُـوفِ كَـذَلِكَ أَيْـضًـا لَـمَّـا كَانَتْ مِنَ السُّنَّةِ الْمَفْعُولَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ وَجَبَ أَنْ يَـكُـونَ حُكْمُ الْقِرَاءَةِ فِيهَا كَحُكْمِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّنَنِ الْمَفْعُولَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ ,وَهُوَ الْـجَهْـرُ لَا الْمُخَافَتَةَ ,قِيَـاسًـا وَنَـظَـرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا .وَهُـوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ ,وَمُـحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللهُ تَعَالَى .وَقَدْ رُوِيَ ذَلِكَ أَيْضًا ,عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ :ثنا قَبِيصَةُ، قَالَ :ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ، أَنَّ عَلِيًّا، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ " :جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ "وَقَدْ صَلَّى عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَـنْـهُ مَـعَ رَسُـولِ الـلهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ مِمَّا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا(شرح معاني الآثار ، بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ كَيْفَ هِيَ ؟)

[2] عـن سـمـرـة بـن جـنـدب ، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في كسوف الشمس ، لا يسمع له صوت قال أبو بكر :واحتـج من رأى الجهر بالقراءة في صلاة كسوف الشمس بأن الذي احتج به مالك ، والشافعي حجة ، لو لم يأت غيره علة ، وعائشة تخبر أنه جهر بالقراءة ، فإن قبول

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ قر﴾

کرہن زمیں خطبہ مسئلہ

اس میں شبہ نہیں صحیح احا ب حضور ﷺ رج کرہن ز ا مب فر بعد خطبہ ینا ثابت ۔ [1]

لیکن کیا حضور ﷺ خطبہ بطورِ ذ تھا، جیسا جمعہ ز پہلے اور عیدین ز بعد خطبوں معاملہ ، یا بطورِ تذکیر اور و وتبلیغ تھا، جیسا عام و اور بیان معاملہ ۔

بالفاظِ حضور ﷺ خطبہ رج کرہن ز پڑ وجہ یا تھا، یا پھر عام و وبیان تھا، لیکن کسی خاص وجہ رج کرہن ز بعد وا ہو گیا تھا؟ [2]

﴿ صفحے بقیہ ﴾

خبرها أولى ، لأنها فى معنى شاهد ، فقبول شهادتها يجب ، والذى لم يحک الجهر فى معنى نافى ، وليس بشاهد ، وقد يجوز أن يكون ابن عباس من الصفوف بحيث لم يسمع قراء ة النبى صلى الله عليه وسلم ، فقدر ذلک بغيره ، وتكون عائشة سمعت الجهر ، فأدت ما سمعت .وقال إسحاق : لو لم يأت فى ذلک سنة لكان أشبه الأمر من الجهر تشبها بالجمعة ، والعيدين ، والاستسقاء ، وكل ذلک نهارا .قال :وأما كسوف القمر ، فقد اجتمعوا على الجهر فى صلاته ، لأن قراء ة الليل على الجهر .قال أبو بكر :بهذا أقول ، يجهر بالقراء ة فى صلاة كسوف الشمس والقمر(الأوسط لابن المنذر، ذكر الجهر بالقراء ة فى صلاة كسوف الشمس)

[1] چنانچہ ت عائشہ ر اللہ عنہا ایک لمبی حدیث میں حضور ﷺ کرہن ز بعد خطبہ اس طرح ذ فر ہیں:

فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لِأُسَكِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوقِنُ شَكَّ هِشَامٌ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَآمَنَّا وَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ قَالَ الْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا(بخارى ، كتاب الجمعة، بَاب مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ أَمَّا بَعْدُ ، واللفظ له، مسلم باب مَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)

[2] اگر اس خطبہ ذ فرار یا جائے، اور کرہن ز سب فرار یا جائے، پھر اس عر زبان میں پڑھنا اور پا حالت میں ہونا وغیرہ رعاب ہو ، ور ان چیزوں رعاب ضرورت ہو ۔

اس سلسلہ میں فقہائے ام و ں قسم آراء پائی جا ہیں، بعض فقہائے ام (میں ت ا م شافعی رحمہ اللہ سرِ فہرست ہیں) فر ہیں خطبہ بطورِ ذ تھا، اور حضور ﷺ رج کرہن ز پڑ وجہ ما تھا، لہٰذا خطبہ رج کرہن ز طرح سب ہوا، جبکہ بعض فقہائے ام (ل ا م ا حنیفہ اور ا م رحمہما اللہ) فر ہیں خطبہ بطورِ تذکیر اور و تھا، اور اس رج کرہن ز بعد یے وجہ ز نۂ جاہلیت میں رج کرہن با عقا دو مات پائے جا (مثلاً رج اور چاند کرہن کسی مقدس یا ا شخصیت ت ہو پر ہوتا)اس قسم با مات تر د اور صحیح تبلیغ لئے آپ خطبہ ما تھا، ما اس وجہ رج کرہن ہو یا اللہ تعالیٰ طرف امتحان و آز ، لہٰذا اس پر ں ایمان پر ابھار اور انہیں گناہوں بچنے اور بہ واستغفار تلقین لئے تھا۔

بھی کہا جا سکتا حضور ﷺ پر کرہن ز وران بہت برزخ و آخرت حا ت اللہ تعالیٰ منکشف فر ئے ، ز بعد نبی ﷺ ان تبلیغ ضرورت سمجھی۔ لہٰذا خطبہ جمعہ وعیدین زوں طرح کرہن ز لئے سب نہیں، یہی وجہ حضور ﷺ کرہن ہو پر ز فر ما، خطبہ نہیں فر ما۔ [1]

---

[1] واختلفوا أيضا بعد صلاة الكسوف فقال الشافعي ومن اتبعه وهو قول إسحاق والطبري يخطب بعد الصلاة في الكسوف كالعيدين والاستسقاء .واحتج الشافعي بحديث هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة في حديث الكسوف وفيه "ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله وأثنى عليه ثم قال إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله "الحديث وبه احتج كل من رأى الخطبة في الكسوف .وقال مالك وأبو حنيفة وأصحابهما لا خطبة في الكسوف واحتج بعضهم في ذلك بأن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما خطب الناس لأنهم قالوا إن الشمس كسفت لموت إبراهيم بن النبي صلى الله عليه وسلم فلذلك خطبهم يعرفهم أن الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته(التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد ، باب الزاي،حديث سادس لزيد بن اسلم)

وقوله :(ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب اک ، س) : يحتج به الشافعي وإسحق والطبري وفقهاء أصحاب الحديث في كون الخطبة مشر"عة في صلاة الكسوف ، ومالك وأبو حنيفة لا

بقیہ گلے صفحے حظہ فر

بہرحال و ں طرف ہیں،اور ہمارے ر ک را یہی حضور ﷺ خطبہ بطور و نصیحت تھا،لہٰذااگر رج کرہن بعدا م ں و نصیحت ے، میں رج

صفحے بقیہ

یریان لا) ذلک ، وحجتهما أن خطبة النبی (صلی الله علیه وسلم) إنما کانت لإعلام الناس أنَ الکسوف اية ، وأنه ليس على ما قالوه من كسوفها لموت إبراهيم -عليه السلام -ولموت عظيم ، على ما كانت(تقوله) الجاهلية ، قيل :ولتعليمه سنتها لقوله :(فإذا رأيتموهما) فافزعوا للصلاة) ، وبما أطلع عليه من أمر الجنة والنار في صلاته(إكمال المعلم شرح صحيح مسلم -للقاضی عیاض،کتاب الکسوف،باب صلاة الکسوف)

(حتى ينجلى) أى تنكشف أيهما انكشفت وهذه الخطبة بمجرد الموعظة فقد قال أبو حنيفة رضى الله عنه وأحمد لا تسن لكسوف الشمس ولا لخسوف القمر خطبة(شرح مسند أبی حنیفة لملاعلی القاری الحنفی،ص ۱۴۱)

قال فى البحر وما ورد من خطبته عليه الصلاة والسلام يوم مات ابنه إبراهيم وكسفت الشمس فإنما كان للرد على من قال إنها كسفت لموته لا لأنها مشروعة له ولذا خطب عليه الصلاة والسلام بعد الانجلاء ولو كانت سنة له لخطب قبله كالصلاة والدعاء (رد المحتار على الدر المختار،کتاب الصلاة، باب الکسوف)

قوله فخطب الناس صريح فی إستحبابها وبه قال الشافعي وإسحاق وابن جرير وفقهاء أصحاب الحديث وتكون بعد الصلاة وقال أبو حنيفة ومالك وأحمد لا خطبة فيها قالوا لأن النبی أمرهم بالصلاة والتكبير والصدقة ولم يأمرهم بالخطبة ولو كانت سنة لأمرهم بها ولأنها صلاة كان يفعلها المنفرد فی بيته فلم يشرع لها خطبة وإنما خطب بعد الصلاة ليعلمهم حكمها وكأنه مختص به وقيل خطب بعدها لا لها بل ليردهم عن قولهم إن الشمس كسفت لموت إبراهيم كما فی الحديث (عمدة القاری،ابواب الکسوف، باب الصدقة فی الکسوف)

فإن قيل ففی بعض ألفاظ الصحيحين من حديث عائشة أنه خطب فالجواب أنه خطب بعدها لا لها ليحدث الناس من قولهم إن الشمس كسفت لموت إبراهيم ولهذا فی بعض ألفاظه أنه خطب فقال إن الشمس و القمر لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته (التحقيق فی أحاديث الخلاف -لابن الجوزی مسألة ولا يسن فی الكسوفين خطبة وقال الشافعی يسن كخطبتی العيد)

(ولا بأس أن يعظ الناس) بما يأتی من المصائب الدنيوية التی تحدث بسبب المعاصی (ويذكرهم) بما مضى يخالف ما قبله لانه لا معنى للخطبة إلا هذا وأجيب بعدم المخالفة لان المنفی هو الخطبة المرتبة بالهيئة المخصوصة التی يجلس فی أولها وفی وسطها، والوعظ والتذكير من غير ترتيب ليس خطبة بالمعنى الذى نفاه، واستعمل لا بأس هنا فيما فعله أولى من تركه وقد نص فی المختصر على استحباب الوعظ(الثمر الدانی ،باب فی بيان حكم صلاة الخسوف)

ولا بأس الخ الوعظ والتذكير من غير ترتيب الخطبة واستعمل لا بأس هنا فيما فعله أولى من تركه وقد نص فی المختصر على استحباب الوعظ(كفاية الطالب، باب صلاة الخسوف)

کرہن ا م تبلیغ اور با مات تر مد ے،اور بہ واستغفار طرف متوجہ ے، حرج نہیں، بلکہ مفید ۔

اوراگر ئی کرہن ز بعدبطورذ عر زبان میں خطبہ ے،جیسا عیدین ز بعد خطبہ ا جاتا ، ہمارے بعض فقہاء ومشا اس بھی اجازت ی ،لہٰذااس پر بھی نکیر نہیں جاسکتی۔ [1]

کرہن ز متعلِّق متفرق مسا

مسئلہ رج کرہن زتنہا ہرشخص ا ا پڑھنا بھی جائز ،لیکن ات با عت پڑھناافضل ،اورچاندکرہن ز بغیر عت تنہاپڑھناہی افضل ،اورکچھ گ اگربخو ورغبت عت پڑھیں،اور ئی فتنہ و ہ زم آئے جائز (اس پہلے ذ جا)

اور اتین بہرحال بغیر عت تنہاہی پڑھنی چاہیے، اہ رج کرہن زہو یاچاندکرہن ۔ [2]

مسئلہ اگر ئی کرہن وف عاواستغفارمیں مشغول ر ،اور زبالکل پڑ ، بھی

---

[1] الثامن عشر فيه استحباب الخطبة بعد صلاة الكسوف التاسع عشر فيه أن الخطبة يكون أولها التحميد والثناء على الله عز وجل العشرون(عمدة القارى، كتاب العلم، باب من أجاب الفتيا باشارة اليد والرأس ، بيان استنباط الأحكام)

قلت :الصواب استحباب الخطبة فى الكسوف وذهب اليه بعض اصحابنا(اعلاء السنن ج٨ص ١٧٥، خطبة الكسوف براوية جماعة من الصحابة)

قوله (ولا خطبة) قال القهستانى ولا يخطب عندنا فيها بلا خلاف كما فى التحفة و المحيط والكافى والهداية وشروحها . لكن فى النظم يخطب بعد الصلاة بالاتفاق ونحوه فى الخلاصة و قاضيخان اهـ. وعلى الثانى يبتنى ما مر فى باب العيد من عد الخطب عشرا لكن المشهور الأول وهو الذى فى المتون والشروح (رد المحتار على الدر المختار،كتاب الصلاة، باب الكسوف)

[2] وإن لم يحضر الامام) للجمعة (صلى الناس فرادى) فى منازلهم تحرزا عن الفتنة (كالخسوف) للقمر(درمختار،كتاب الصلاة، باب الكسوف)

(قوله :صلى الناس فرادى) أى ركعتين أو أربعا وهو أفضل كما قدمناه والنساء يصلينها فرادى كما فى الأحكام عن البرجندى (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الكسوف)

گناہ نہیں، لیکن اگر ئی عذر ہو ز پڑھنا بہتر ، اور اتین مخصوص امام میں عا واستغفار اور ذ وغیرہ ہی میں مشغول رہنا چاہیے۔ [1]

مسئلہ ات کرہن ز با عت کسی بڑی مسجد یا بڑے میدان میں پڑھنی افضل ، طرح عیدین ز معاملہ ، تا زیا ہ زیا ہ گ کے فر سکیں، لیکن اگر کسی و ی پڑھ جائے، بھی جائز ۔

اور ز شہر اور قصبہ وہ ں، یہات میں پڑھنا بھی جائز ۔ [2]

مسئلہ کرہن ز جائز او ت وہی ہیں، جو عام ز جائز او ت ہیں، چنانچہ او ت میں ز پڑھنا جائز ، ان او ت میں کرہن ز پڑھنا بھی جائز ، اور او ت میں ز پڑھنا وہ (یعنی صبح صا ق ا اق تک، عصر بعد غروب تک، اور زوال وف) ان او ت میں کرہن ز پڑھنا بھی وہ ۔ [3]

---

[1] وإن شاء وا دعوا ، ولم يصلوا غياثية ، والصلاة أفضل سراجية كذا فى الأحكام للشيخ إسماعيل (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الكسوف)

[2] ذكر ما يستنبط منه وقد مر أكثر ذلك فيه فعل صلاة الكسوف فى المسجد دون الصحراء وإن كان يجوز فعلها فى الصحراء ولعل كونها فى المسجد ههنا لخوف الفوت بالانجلاء وقال القدورى كان أبو حنيفة يرى صلاة الكسوف فى المسجد والأفضل فى الجامع وفى (شرح الطحاوى) صلاة الكسوف فى المسجد الجامع أو فى مصلى العيد(عمدة القارى،ابواب الكسوف، باب خطبة الإمام فى الكسوف)

وأما فى كسوف الشمس فقد ذكر القاضى فى شرحه مختصر الطحاوى أنه يصلى فى الموضع الذى يصلى فيه العيد ، أو المسجد الجامع ؛ ولأنها من شعائر الإسلام فتؤدى فى المكان المعد ؛ لإظهار الشعائر .ولو اجتمعوا فى موضع آخر وصلوا بجماعة أجزأهم ، والأول أفضل ؛ لما مر (بدائع الصنائع ،كتاب الصلاة، فصل قدرو كيفية صلاة الكسوف)

[3] عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا كَانَ الْكُسُوفُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَامُوا فَذَكَرُوا رَبَّهُمْ ، وَلاَ يُصَلُّونَ(مُصنف ابن أبى شيبة ، حديث نمبر ۸۴۱۷،كتاب الصلاة، باب فى الصلاة إذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ بَعْدَ الْعَصْرِ.)

عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِى وَقْتٍ لاَ تَحِلُّ فِيهِ الصَّلاَةَ ، قَالَ : يَدْعُونَ(مُصنف ابن أبى شيبة ، حديث نمبر ۸۴۱۸،كتاب الصلاة، باب فى الصلاة إذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ بَعْدَ الْعَصْرِ.)

﴿بقیہ گلے صفحے حظہ ﴾

مسئلہ اگرگرہن وہ او ت میں وا ہو،مثلاً زوال وق، یا عصر بعد اس وق ز بجائے عا واستغفار میں مشغول ہونا چاہئے،البتہ اگر وہ وق پہلے یا بعد میں گرہن کچھ وق جو ہو، اتنے میں گرہن ز میں مشغول ہو میں ئی حرج نہیں۔ ۱؎

مسئلہ گرہن زعین گرہن وق پڑھنا سنت ،گرہن وع ہو پہلے اورا طرح گرہن ختم ہو بعد سنت نہیں۔

اگرگرہن کچھ کر رگیا،اورکچھ با بھی با میں ز پڑھنااور عا ماجائز ۔ ۲؎

مسئلہ رج اورچاند گرہن ز ورکعتیں ہیں،اوراگر ئی ورکعتوں زیا ہ پڑ ، بھی جائز ، اہ ورکعت پرسلام پھیر ما جائے،یا چار رکعتوں پرسلام پھیرا جائے، و ں طر جائز ہیں۔ ۳؎

مسئلہ گرہن ز فارغ ہو بعد اگر گرہن جاری ہو اس وق تک عا میں مشغول رہنا مستحب ،جب تک گرہن ختم ہو جائے۔ ۴؎

مسئلہ گرہن ز لئے اذان وا مت نہیں ،البتہ عت پڑ رت

﴾ صفحہ بقیہ ﴿

وأما وقتها فهو الوقت الذى يستحب فيه أداء سائر الصلوات دون الأوقات المكروهة ؛ ولأن هذه الصلاة إن كانت نافلة فالنوافل فى هذه الأوقات مكروهة وإن كانت لها أسباب عندنا كركعتى التحية ، وركعتى الطواف ؛ لما نذكر فى موضعه ، وإن كانت واجبة فأداء الواجبات فى هذه الأوقات مكروهة كسجدة التلاوة وغيرها والله الموفق (بدائع الصنائع ،كتاب الصلاة، فصل قدروكيفية صلاة الكسوف)

۱؎ قال ط وفى الحموى عن البرجندى عن الملتقط إذا انكسفت بعد العصر أو نصف النهار دعوا ولم يصلوا (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الكسوف)

۲؎ (قوله عند الكسوف) فلو انجلت لم تصل بعده ، وإذا انجلى بعضها جاز ابتداء الصلاة ، وإن سترها سحاب أو حائل صلى لأن الأصل بقاؤه ، وإن غربت كاسفة أمسك عن الدعاء وصلى المغرب جوهرة (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الكسوف)

۳؎ أما مقدارها فذكر أنها ركعتان ، وهو بيان لأقلها ؛ ولذا قال فى المجتبى إن شاء وا صلوها ركعتين أو أربعا أو أكثر كل ركعتين بتسليمة أو كل أربع (البحرالرائق، كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف)

۴؎ ثم الدعاء إلى أن تنجلى شرح المنية (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الكسوف)

میں ں اطلاع ینے اورجمع لئے ’’الصلاۃ جامعۃ‘‘ یعنی ز لئے جمع ہوجا ، وغیرہ الفاظ ا ن یناوراطلاع ے ینا بہتر ۔ [1]

مسئلہ یوں کرہن زمختصرقرأت سا اورعام زوں طرح مختصرر ع وسجدوں سا پڑھنا بھی جا ر ، کرہن زمیں قرأت (رہ بقرہ اور رہ آلِ عمران مقدار برابر) لمبا ما بہتر ،لیکن قرأت لئے قرآن کسی خاص رت پڑھنا مقرر نہیں ۔

اکرکسی لمبی رتیں ما ہوں، جو رتیں ما ہوں، وہی پڑھ ۔ [2]

مسئلہ کرہن زمیں ر ع اورسجدے لمبے ما بہتر ،لہٰذا کرہن ز ر ع اور سجدوں میں زیا ہ مقدار میں تسبیحات پڑھنی چاہئیں، اورمسنون اذ رو عا پڑھنی چاہئیں، تا ر ع اورسجدوں مقدار لمبی ہو۔ [3]

مسئلہ اکر ئی قرأت لمبی ے، اوراس مقابلہ میں ر ع وسجو میں تسبیحات واذ راور عا ں ہلکا ے، جا ر بلکہ افضل اورسب زیا ہ ئق ،اوراکراس برعکس قرأت

---

[1] (قوله بلا أذان إلخ) تصريح بما علم من قوله كالنفل ط...... (قوله وينادى إلخ) أى كما رواه مسلم فى صحيحه كما فى الفتح (قوله الصلاة جامعة) بنصبهما أى احضروا الصلاة فى حال كونها جامعة ، ورفعهما على الابتداء والخبر ، ونصب الأول مفعول فعل محذوف ورفع الثانى خبر مبتدإ محذوف أى هى جامعة وعكسه أى حضرت الصلاة حال كونها جامعة رحمتى (قوله ليجتمعوا) أى إن لم يكونوا اجتمعوا بحر (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الكسوف)

[2] (قوله ويطيل فيها الركوع والسجود والقراءة) نقل ذلک فى الشرنبلالية عن البرهان أى لورود الأحاديث المذكورة فى الفتح وغيره بذلک قال القهستانى :فيقرأ أى فى الركعتين مثل البقرة و آل عمران كما فى التحفة .والإطلاق دال على أنه يقرأ ما أحب فى سائر الصلاة كما فى المحيط اهـ (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الكسوف)

[3] (ويطيل فيها الركوع) والسجود (والقراءة) والادعية والاذكار الذى هو من خصائص النافلة(درمختار)

(قوله الذى هو من خصائص النافلة) صفة للتطويل المفهوم من قوله ويطيل كما يظهر من كلام البحر ، وظاهره أن هذه الأدعية والأذكار يأتى بها فى نفس الصلاة غير الأدعية التى يأتى بها بعد الصلاة لأن الركوع والسجود لا تشرع فيهما القراءة فلم يبق فى تطويلهما إلا زيادة الأدعية والأذكار من تسبيح ونحوه تأمل(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الكسوف)

ہلکی ے،اورر ع وسجو میں تسبیحات واذ راور عا ں لمبا ے، بھی جا ر ۔ ۱

مسئلہ کرہن ز فارغ ہو بعد اگر کرہن جاری ہو، کرہن ختم ہو تک عا چاہیئے۔

اوراگر عت ز پڑ جائے، ا م قبلہ طرف رخ بیٹھنے حالت میں یا ں طرف رخ کھڑے ہو حالت میں عا چاہیئے،اور ں اس پر آمین کہنا چاہیے۔ ۲

مسئلہ کرہن اگر مختصر وف لئے وا ہو، ف اتنے وف میں ہی ز اور عا میں مشغو سب ہو ۔

مسئلہ کرہن وف وع ہو پر اگر کسی فرض ز وف وا ہور ہو، فرض ز فارغ ہو کرہن ز پڑھنی چاہیئے،ا طرح اگر کرہن رمیان میں فرض ز وف وا ہور ہو، کرہن کچھ رکعتیں پہلے پڑھ جا ،اور کچھ بعد میں پڑھ جا ،

---

۱ (قوله ويطيل فيها الركوع والسجود والقراءة) نقل ذلك في الشرنبلالية عن البرهان أي لورود الأحاديث المذكورة في الفتح وغيره بذلك قال القهستاني :فيقرأ أي في الركعتين مثل البقرة وآل عمران كما في التحفة .والإطلاق دال على أنه يقرأ ما أحب في سائر الصلاة كما في المحيط اهـ ويجوز تطويل القراءة وتخفيف الدعاء وبالعكس وإذا خفف أحدهما طول الآخر لأن المستحب أن يبقى على الخشوع والخوف إلى انجلاء الشمس فأي ذلك فعل فقد وجد جوهرة قال الكمال وهذا مستثنى من كراهة تطويل الإمام الصلاة ولو خففها جاز ، ولا يكون مخالفا للسنة ثم قال :والحق أن السنة التطويل ، والمندوب مجرد استيعاب الوقت أي بالصلاة والدعاء كما في الشرنبلالية(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الكسوف)

۲ ثم يدعو بعدها جالسا مستقبل القبلة أو قائما مستقبل الناس والقوم يؤمنون (حتى تنجلي الشمس كلها(درمختار)

(قوله :ثم يدعو بعدها) لأنه السنة في الأدعية بحر ولعله احتراز عن الدعاء قبلها لأنه يدعو فيها كما علمت تأمل .

(قوله :أو قائما) قال الحلواني وهذا أحسن ولو اعتمد على قوس أو عصا كان حسنا ولا يصعد المنبر للدعاء ولا يخرج كذا في المحيط نهر (قوله يؤمنون) أي على دعائه (قوله كلها) أي المراد كمال الانجلاء لا ابتداؤه شرنبلالية عن الجوهرة(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الكسوف)

اور رمیان میں ورض زا ا جائے، بھی رست ۔

مسئلہ جب ئی آفت یا مصیبت آ پڑے، مثلاً سخت آ ند ، فان، گھٹا، سخت بارش، ز ، یا شمنوں طرف ف، طا ن وغیرہ، اس پر بھی اس آفت ومصیبت ت پا س اور ا تین سب تنہا بغیر عت ورکعت ز پڑھنا مستحب ۔ [1]

فقط واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد ر ان

۲۸/ ذوالقعدۃ/۱۴۳۱ھ 06/ مبر/2010ء بروز ہفتہ

ا ارہ غفران، چاہ ن، راولپنڈی، پاکستان

---

[1] وكذا الصلاة وحدانا مستحبة فى جميع الافزاع، مثل الريح الشديدة، والظلمة، والمطر الدائم، والريح الدائم، والخوف من العدو، وغير ذلک، للحديث الذى ذكرنا(تحفة الفقهاء للسمرقندى، ج ا ص ۱۸۳)

(قوله :والفزع) أى الخوف الغالب من العدو بحر ودرر (قوله :ومنه الدعاء برفع الطاعون) أى من عموم الأمراض وأراد بالدعاء الصلاة لأجل الدعاء قال فى النهر :فإذا اجتمعوا صلى كل واحد ركعتين ينوى بهما رفعه ، وهذه المسألة من حوادث الفتوى .ا هـ .(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الكسوف)

لٰی

صحیح

بکر

صد پر مُرَتَّب ہو وا فضا و اىد

صد مقاصد اور مقبول صد ا

صد میں جا اور ل پابندیوں نقصانات

بکرے وّجہ صد اور بکرے صد

س لینے اور منت ن لینے بعد

عبا تِ لیہ وعلمی اعدو ابط

موَ

مفتی محمد

غفر لپنڈ کستا